BY MOULVI MUHAMMAD NOOR-UL-HASAN,

B. A., L. L. B., VAKIL HARDOI.

We have before us Five volumes of the *Asif-ul-Lughat* compiled by SHAMS-UL-ULAMA, KHAN BAHADUR, NAWAB AZIZ JUNG, of Hyderabad.

This work is not a mere word Dictionary but a work which depicts to a certain extent the life of the people, their occupation and pleasures, with their modes of thought and feeling as reflected in their language and literature.

The collection of Urdoo equivalent of Persian words, pharses and idioms will be found to express very nearly all the general and modified ideas which are capable of being expressed by the words under which they are placed.

The task is not a small one and is beset with difficulties. It is a longed for improvement on the labours of the past.

The main and special features of this work are :—

(1) Determination of the roots and generic meanings of Persian words and phrases.

(2) Insertion of thousands of words to be found in literary works but omitted in Persian Dictionaries.

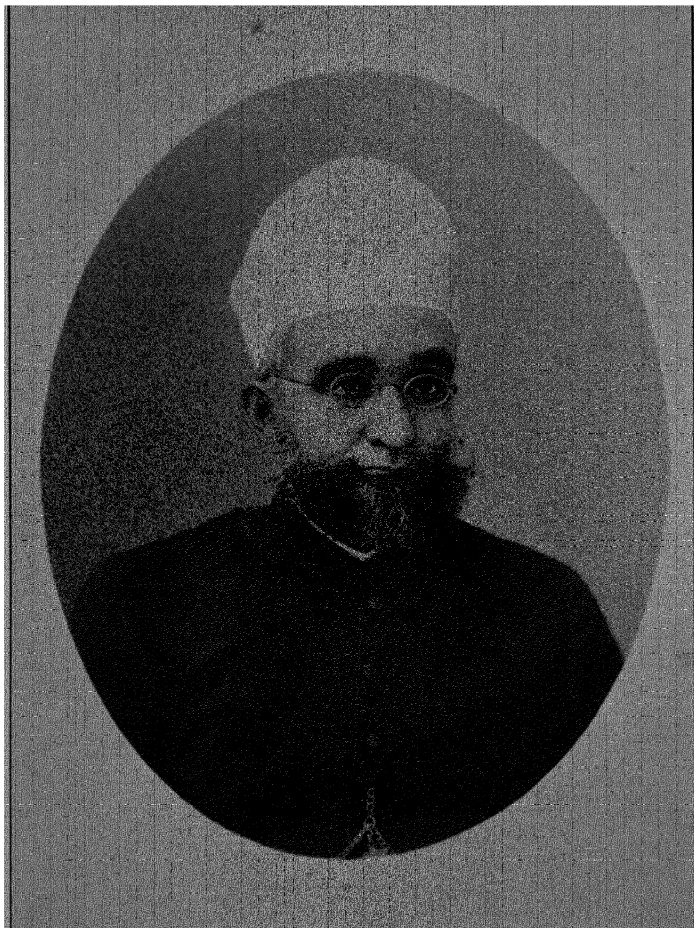
(3) Explanation of numerous synonyms in which the more advanced student may select the Urdoo word which would best express the particular sense in which a Persian word and phrase may be used.

The Government of India and the Government of Nizam deserve hearty thanks of the public for their patronizing the noble task.

I congratulate the compiler for his success in the attempt.

———————

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبهٔ اصطلاحی و استعمال فارسی زبان و مقولهای عجم ملتزم با سناد
متقدمین و متاخرین مسلمة الاستناد و برای هر یک لفظ ترجمهٔ با محاورهٔ
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد ششم

مؤلفهٔ خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمت
سرکار آصفیه

۱۳۳۰ھ هجری مطابق ۱۳۲۱ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اونکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپنے

یا جلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح
وہ شائع ہوتی جاے پانپانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے

(۴) مین اپنے آقای ولی نعمت اعلیٰحضرت والی سلطنت دکن
حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان ودل ادا
کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے ہی
مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے
پانپانسو روپیہ کا انعام صلۂ تالیف عطا کیا جاے (دیکھو مراسلۂ معتمد فینانس
نشان (۳۰۹۱) مورخۂ ۱۶ - آبان ۱۳۱۸ف موسومۂ معتمد عدالت وکوتوالی وامورعامہ

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر
معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وطبابت وامور عامہ کی علم دوستی کا بھی
شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ
کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے ۔

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی
صرفہ بقدر الاعہ سکۂ محبوبیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی قریب
تک تقریبًا الماک سکۂ محبوبیہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے
مین نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھاکر جملہ نسخہای
مطبوعہ کو مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کر دیا ہے

معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ (۲۸) جلد کی کتاب ہے اور بکمال اہتمام کے ساتھ چھ مہینے مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقیماندہ عمر مین کر سکون۔ وہو علی کلّ شیءٍ قدیر۔ اعلان وقف آخر کتاب پر طبع ہوا ہے۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نایطی
(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ آغاز جلد ششم این کتاب رسید۔ ما قطع نظر از ضعف و ناتوانی خود کہ ہنوز بطور خلیفۃ المرض میہمان ماست از شدت مرض طاعون کہ در دار السلطنت فرخندہ بنیاد حیدرآباد شائع شد خیلی سراسیمہ و پریشان بودیم و آناً فاناً از برہمی انتظام می ترسیدیم۔ تعداد ممات روزانہ این شہر تا بہ سہ صد نفری رسیدہ بود۔ بسیاری از ساکنین این شہر خانہای خود را الوداع گفتند و بہ دشت و بیابان پناہ بردند و بسیاری از بیان و مضافات شہر نقل مقام کردند۔ ہمدرین اثنا آقای ولی نعمت ما میر محبوب علیخان والی ریاست حیدرآباد داعی اجل را لبیک اجابت گفت و تہلکۂ عظیم در کار و بار سلطنت افتاد۔ بحمد اللہ کہ ولیعہدش میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ عنان حکومت را بدست گرفت و اطمینانی نصیب رعایا شد۔ اندرین قیامت صغری چیزیکہ

مارا اعانت استقلال طبیعت کرد کارہمین یک کتاب بود - نمی خواستیم که این را در معرض التوا اندازیم - حالا بافضال خداوندی مرض طاعون دفع وہمین فرمانروای جوان بخت اطمینانی نصیب خاص و عام شده است - خیال می کنیم که تاختم تابستان این کار سرانجام پذیرد و در اوائل باران ششمی جلد حلۂ اشاعت دربرگیرد - انشاالله المستعان و بحوله و قوته قطعه تاریخ وفات آقای ولی نعمت ما غفران مکان نورالله مرقده و جلوس میمنت مانوس ولیعهدش ادام الله اقباله طبعزاد مؤلف این کتاب است که بیادگار تعزیت و تهنیت ہمدر اینجا ہدیہ ناظرین می کنیم

۱۳۲۹	دخل الجنان رفیعنا محبوبنا	الملک	الذی فی کل اوصاف صفی	۱۳۲۹
۱۳۲۹	بہدایتہ قلنا و لا السنۃ القوی		الخلد بیت طیب لآصف	۱۳۲۹

چو بر تخت دکن عثمان علیخان جلوه آرا شد
سپہرش زیر فرمان گشت و اہل مملکت تابع
ولا سال جلوسش پیر چرخ سادم گفته
جوان گردید دولت از عروج آصف سابع
۱۳۲۹ ھ

خاکسار عزیز جنگ ولا

افریسموس بقول برہان بسکون سین بی نقطہ وضم میم و واو وسین دیگر ساکن بزبان یونانی مرضی است کہ مردان را بہم میرسد و آن شدت نعوظ است کہ پیوستہ آلت مردی ایستادہ می باشد و باسقاط ہمزہ ہم مؤلف گوید کہ بدون الف مخفف این باشد و آرستہ وبہار ہم ذکر این کردہ (حکیم شفائی سے) علاج علت افریسموسم ازکنی چہ زدست ابنہ دیرین کنم خلاص تراپہ (اردو) یونانی زبان مین افریسموس ایک مرض کا نام ہے جس مین آلہ تناسل کو بغیر شہوت جماع ہمیشہ نعوظ رہتا ہے۔

افریشم بقول برہان وجامع بروزن ومعنی ابریشم است گویند بقراض کردہ وسوختہ آنرا در معاجین خوردن تن را فربہ سازد مؤلف گوید کہ مبدل ابریشم است کہ فارسیان بای عربی را بہ فا بدل کنند چنانکہ زبان وزفان وصراحت ماخذ این بر ابریشم وآبرشم گذشت وطبیعت وخاصیت این بر ابرشم مذکور (اردو) دیکھو ابرشم۔

افزا بقول برہان بازای ہوز بروزن اجزا۔ افزایندہ وافزون را گویند وامر بافزودن ہم یعنی بیفزا و زیادہ کن وبمعنی خمیازہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ اصل این فزون است کہ بمعنی زیادہ باشد وافزون بالف وصلی مزید علیہش و افزا مبدل ومخفف افزون بہ تبدیل واو بہ الف ہمچون ورج وارج وحذف نون آخر بالجملہ (۱) افزا وافزون۔ ہر دو اسم جامد فارسی زبان است بمعنی زیادہ واصلش فزا وفزون و (۲) افزا امر است از مصدر افزودن کہ اصلش افزو بود واو بقاعدہ بیننہ بالا بالف بدل شدہ افزا شد وبعضی این را مخفف افزای گیرند کہ امر افزاییدن است تحتانی آخرہ حذف شدہ

افزا شده و (۳) بمعنی خمیازه که دهان دره باشد و این معنی مجازی است که شگاف دهن از خمیازه افزون شود بنا برعلیه فارسیان خمیازه را بمجاز افزا گفتند و حالا استعمال این متروک و آنچه صاحب برہان و خان آرزو افزا را بمعنی افزاینده نوشته - حیرت افزا است که افادهٔ معنی فاعلی از امر حاضر نمی شود تا آنکه با اسمی مرکبش نه کنند چنانکه حیرت افزا و غیر ذلک - پس مجرد افزا را بمعنی افزاینده گفتن خطاست (اردو) (۱) زیاده - بقول آصفیه - افزون - بہت (۲) زیاده کر امر حاضر - (۳) جماہی - بقول آصفیه - اسم مؤنث - فاژه - نہایت کاہلی خواه کثرت خمار و بیداری سے منه کھولکر سانس لینا - آجکل دہلی والے جماہی اور اہل پورب جمائی بولتے ہیں -

افزار | بقول برہان و جامع بر وزن رفتار (۱) بمعنی کفش و پای افزار باشد و (۲) بادبان کشتی و (۳) آلات پیشه وران عموماً و قتین جولاہگان خصوصاً و (۴) ادویهٔ گرم که در طعام کنند همچون قلفل و زیره و مانند آن صاحبان سروری و ناصری و جہانگیری هر چهار معنی بالا را ذکر کرده اند و معنی مخصوص را که بذیل معنی سوم است ترک فرموده (امیر خسرو سـ۵) همو کلاه سری بید هد بتا بعوران که از کلاه سلاطین بپایش افزار است ٭ (حکیم خاقانی سـ۵) افزار زپس کنند در دیگ ٭ حلوا زپس آورند بر خوان ٭ صاحب رشیدی گوید که افزار و فزار آلت چیزی که افزار نیز گویند از برای جهت کفش و پاپوش و بادبان کشتی و آنچه در دیگ نهند برای خوشبو چون زیره و قلفل تنها افزار گویند و تنها استعمال این نیامده بلکه مرکب همچون پا افزار - بو افزار - صاحب ناصری هم را کرده که اوزار مبدّل این است - خان آرزو در سراج بترک معنی دوم هر سه معنی بالا را نوشته است و خیال او درست است که معنی سوم اصل باشد و دیگر همه معانی مجاز آن که کفش پای آله

رفتار سفر است و او دیگر هم سبب بوی خوش و مؤلف عرض کند که بادبان هم ذریعۂ سفر جهاز است الحاصل بخیال ما اصل این معنی سوم حقیقی آفزار است و او به فا بدل شده بچون ووام وفام و کفش را افزار پا یا پا افزار نام باشد و مجازاً افزار هم گفتند و افزار کشتی بادبان است و بمجاز مجرد افزار هم و افزار دیگر هم برسبیل مجاز افزار گفتند که متعلق به معنی چهارم است و آنچه ما اوزار را به واو اصل گرفته ایم مصراحت آن به معنی دهم افزار کرده ایم که برای مهمله دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو افزار پا - (۲) بادبان - بقول آصفیه فارسی اسم مذکر ده پرده جو ہوا بھرنے کیواسطے ناو یا جہاز پر لگاتے ہیں تاکہ جلدی سے چلے (۳) آلات - اوزار - مذکر - (۴) گرم مصالح مصالح دیکھو افزار کے چودھویں معنی -

افزار پا | اصطلاح - بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برهان کفش و پاپوش باشد مرادف افزار پا که به رای مهمله سوم بعوض زای معجمه سوم گذشت معنی لفظی آله پا که در وقت رفتار بپای پوشند - مرکب اضافی - و پا افزار قلب اضافت همین است که بجای خود ش می آید (اردو) دیکھو افزار پا -

(الف) افزایدن | (الف) بقول انند بحواله
(ب) افزایش | فرهنگ فرنگ بمعنی (۱)
(ج) افزائیدن | زیاده کردن و (۲) بلند کردن و (۳) بلند شدن - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نه کرد و (ب) بقول سروری بمعنی زیاده و نمو کردن فرماید که آورایش به واو هم آمده و بقول رشیدی بمعنی فزونی صاحب سراج این را حاصل بالمصدر افزودن و افزونیدن نوشته (جامی ۵) هست از و بخشش و بخشایش ما هست از و کاهش و افزایش ما و (ج) بقول بحر زیاده کردن و زیاده گردانیدن رکامل التصریف مضارع این افزاید و بقول صاحب انند

بہر سہ معانی (الف) مؤلف عرض کند کہ (ج) اصل است بمعنی بینۂ بحر و معنی دوم و سوم مبنیّہ صاحب انند سندی می خواہد (ج) مرکب از اسم جامد افزا کہ گذشت فارسیان بزیادت تحتانی در آخرش افزای کردند ہمچون پا و پای ہرگاہ بقاعدۂ فارسیان یای معروف و علامت مصدر برو زیادہ کردند افزائیدن شد و (الف) مخفف این و (ب) حاصل بالمصدر رہر دو۔ انچہ صاحب سوار و (ب) را حاصل بالمصدر افزودن۔ و افزوئیدن گفتہ خطاست کہ حاصل بالمصدر افزودن افزاست بروزن امر و حاصل بالمصدر افزوئیدن افزون کہ می آید (اردو) (الف) و (ج) (۱) زیادہ کرنا۔ (ب) افزایش۔ بقول امیر (فارسی) مؤنث۔ زیادتی۔ آپ سے بہی تسامح ہوا ہی کہ اس کو افزودن کا حاصل بالمصدر لکھا ہے (مومن ؔ) تہا تپہ لطف تو ہے افزایش الم ؛ صد شکر غیر ہو گئے اس سے خفا عبث ؛

افزودن بقول صاحب بحر بالفتح و واو معروف (۱) زیادہ شدن و (۲) زیادہ کردن کامل التصریف و مضارع این افزاید صاحبان نوادر و رشیدی و انندہم ذکر این کردہ زند انظامی (ؔ) نہ پرگندہ تا فراہم شوی ؛ نہ افزودہ نہ تا کم شوی ؛ (صائب ؔ) بیقرار یہای دل افزود در ہنگام خط ؛ گرد شمع صبحگاہی گرم تر پروانہ را ؛ مؤلف عرض کند کہ مضارع این در اصل افزود بود بضم زای ہوز و فتح واو۔ مگر فارسیان استعمالش نہ کردند و تسامح صاحبان تحقیق است کہ افزاید را مضارع این نگاشتہ اند کہ افزاید مضارع افزائیدن است کہ گذشت مخفی مباد کہ افزودن مرکب است از افزو۔ و علامت مصدر دن۔ افزو مبدل افزاست کہ گذشت الف بقاعدہ فارسی بدل شد بہ واو ہمچون تارغ و تورغ و افزا اسم جامد فارسی است چنانکہ بجایش ذکر کردہ ایم و انچہ فزودن بدون الف اول می آید

اصل است و در افزودن الف وصلی زیاده کرده اند و حاصل بالمصدر این افزا باشد	بر وزن امر (اردو) (۱) زیادہ ہونا (۲) زیادہ کرنا۔

افزون | بالفتح بقول سروری واند (۱) بمعنی زیاده (انوری ۵) ہمیشہ تا بجہان درکمی را فزونی است؛ حسود جاه توکم باد عمرت افزون باد؛ و فرماید که آفزون هم به ہمین معنی آمده صاحب نوادر ہم بذیل افزونیدن ذکر این کرده مؤلف عرض کند که فزون بدون الف اصل این و اسم جامد فارسی زبان است و حیف است که اکثر صاحبان تحقیق از فزون کناره کشیده اند و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است - افزون را ذکر کرده گوید که لغت فارسی است - پس فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی در فزون آورده افزون کردند و این اسم مصدر افزونیدن است که می آید و استعمال این با مصادر فرس ہم آمده که در ملحقات مذکور شود (۲) اہل سیاق عجم مجازاً جمع و میزانی را افزون نام نهادند که شامل باشد بر جمع و میزان گذشته و رقم حال و مثال این در نقشهٔ ذیل نوشته ایم۔

تاریخ	ابواب مداخل	رقم	افزون	تاریخ	ابواب مخارج	رقم	افزون
یکم مهر	مداخل زراعت	صه		یکم مهر	مخارج مشاهره	صه	
دوم مهر	ایضاً	صه	عـه	دوم مهر	ایضاً	صه	عـه
سوم مهر	ایضاً	صه	صعه	سوم مهر	ایضاً	صه	صعه
چهارم مهر	ایضاً	صه	عصه	چهارم مهر	ایضاً	صه	عصه

(اردو) افزون - بقول امیر (فارسی) (۱) زیادہ - بڑھکے (۲) مونث - میزان سابق درقم حال کا مجموعہ (ناسخ سلہ) شتاق سب ہین بدرسے افزون ہلال کے :: دنیا مین قدردان نہین صاحب کمال کے ::

افزون بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ بودن است (حزین سہ) انگی نرم نما دشمن جان است حزین :: حذر افزون بود از مردم ہموار مرا :: (اردو) زیادہ ہونا - افزون ہونا - جیسے "آپ کا اقبال روز افزون ہو" صاحب آصفیہ نے روز افزون کو لکھا ہے -

افزون ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ کردن است (امیدی رازی سہ) دیوانہ کہ افسون ساز جنونش افزون :: دیوانہ کہ مجنون شاگرد است حالش (اردو) زیادہ کرنا -

افزون شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ شدن است (اہلی شیرازی سہ) جنون افزون شود دیوانہ را در ہر سر ماہی :: مرا سی روز دارد بنجیر یا رب چہ ماہست این :: (اردو) زیادہ ہونا -

افزون کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ کردن است (شاپور طہرانی سہ) چو شمع نیم سوزم خاک برلب خوشتر ای ہمدم :: مسوزانم کہ افزون می کنی سوز و گدازم را :: (اردو) زیادہ کرنا - بڑہانا -

افزون گردیدن و گشتن استعمال - یعنی افزون شدن است کہ گذشت (ظہوری سہ) سعی فرمای کہ سیماب شوی از تف شوق :: کہ اگر کشتہ شوی قدر تو افزون گردد :: (اردو) زیادہ ہونا -

افزون نمودن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده که بمعنی افزون کردن و زیاده ساختن است (متین اصفهانی ع) می کشان را ساقی نوخط کند مدهوش تر ٭ خواب را افزون نماید بوی ریحان در بهار ٭ (اردو) بڑھانا ۔ زیادہ کرنا۔

افزونی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فراوانی و زیادتی است ۔ مؤلف گوید که یای مصدری برلفظ افزون زیاده کرده اند دیگر هیچ ۔ همچون زبون و زبونی (اردو) بیشی ۔ زیادتی ۔ بہتوت

افزونیدن بقول بحر بمعنی افزودن لازم و متعدی هردو ۔ کامل التصریف ۔ مضارع این افزوند ۔ صاحب موارد مضارع این افزاید نوشته مؤلف گوید که تسامح اوست که افزاید مضارع افزائیدن است نه افزونیدن ۔ (مولوی معنوی ع) خلق حیوان چون بریده شد بعدل ٭ خلق انسان رفت و افزونید ٭ فضل ٭ بخیال ما این مرکب است از افزون که اسم جامد فارسی زبان و اسم مصدر است و یای معروف و علامت مصدر ۔ بقول محققین فرس مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی که فرق و تعریف هردو برلفظ اسم مصدر گذشت (اردو) دیکھو افزودن ۔

افزونی کردن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) زیاده از ضرورت خواستن و (۲) از حد درگذشتن و بی اعتدالی کردن دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) ضرورت سے زیادہ چاہنا ۔ (۲) حد سے گزر جانا ۔ بی اعتدالی کرنا ۔

افزونی نور ماه برای سپری شدن است

(مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و حسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بزوال کسی استعمال کنند یعنی چون به بینند که مرتبهٔ عروج کسی از حد گذشته است می گویند و بدین مثل نشان دهند که زمانهٔ نزول قریب است (اردو) ہر کمال میں

کہتے ہیں "چراغ بھڑکا ہے خدا خیر کرے"۔ چراغ بھڑک کر بجھتا ہے"۔ یعنی عروج کی حد ہوگئی۔ نزول کا اندیشہ ہے۔ بدین وجہ	کہ چراغ بجھنے کے قریب بھڑک اٹھتا ہے۔ یہ مثل ان معنوں میں مستعمل ہوئی ہے۔

(الف) افژول (الف) بقول برہان بازای فارسی بروزن مقبول (۱)
(ب) افژولندہ بمعنی تقاضا و (۲) انگیز و (۳) پریشان و (ب) بمعنی (۱) تقاضا
(ج) افژولیدن کنندہ و (۲) برانگیزندہ و (۳) دورکنندہ و پریشان سازندہ و
(ج) (۱) بمعنی تقاضا نمودن و (۲) برانگیختن بجنگ و بر سر کار آوردن و (۳) پریشان ساختن
و دور کردن ہر چیز را خصوصاً گردی کہ بر جامہ نشیند۔ صاحب ناصری بر (الف) ذکر (ب)
و (ج) ہم کردہ و ذکر ہر سہ معانی بالا ہم و فرماید کہ فا بواو بدل ہم شود یعنی آوژولیدن ہم بہمین
معنی آمدہ و خان آرزو در سراج ہمزبانش۔ صاحب سروری بر الف ذکر معنی اول و دوم
و بر (ب و ج) ذکر ہر سہ معنیش و صاحب رشیدی بذیل الف ذکر (ب) و (ج) و صراحت
ہر سہ معنی بالا فرمودہ۔ صاحب بحر (ج) را ہر سہ معنی بالا نوشتہ فرماید کہ کامل التصریف
است و مضارع این افژولد۔ صاحب موارد ورای ہر سہ معنی بالا (۴) بمعنی پریشان
شدن و (۵) شتاب کردن و (۶) افشاندن و تکاندن ہم نوشتہ گوید کہ افژول حاصل المصدر ما
باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر فارسی زبان است بہر سہ معنی بالا۔ و
فژول بدون الف نیامدہ پس الف اول اصلی است نہ وصلی فارسیان برہمین اسم جامد تقاعدۂ
خود یای معروف و علامت مصدر زیادہ کردہ مصدری ساختند بہر سہ معنی اول الذکر کہ بر (ج)

مذکور است حیف است که برای هر سه معنی آخر الذکر از صاحب موارد سندی پیش نشد جا دارد
که معنی چهارم را مجاز معنی سوم گیریم و معنی پنجم مجاز معنی اول و معنی ششم ماخوذ از معنی سوم باشد بر سبیل
مجاز و (ب) اسم فاعل (ج) بالجملہ تقتنین فرس (ج) را مصدر جعلی نام نهند و باصول ما مصدر
اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و ما تعریف اصلی و جعلی بر لفظ اسم مصدر عرض کردیم
(اردو) (الف) (۱) تقاضا۔ مذکر۔ (۲) دیکھو آغال کے پہلے معنی (۳) پریشان (ب) (۱)
تقاضا کرنیوالا (۲) ابھارنیوالا (۳) پریشان کرنیوالا (ج) (۱) تقاضا کرنا (۲) ابھارنا۔ دیکھو
آغالیدن کے پہلے معنی (۳) پریشان کرنا (۴) پریشان ہونا۔ (۵) جلدی کرنا۔ (۶) جھنکنا جھلانا
افسا | بقول برہان بر وزن ترسا بمعنی رام کنندہ و افسون گر و بقول صاحب ناصری افسون
خوانندہ و افسون گر و فرماید کہ برای رام کنندۂ مار وغیرہ گفتہ اند صاحب جامع فرماید کہ افسای
بزیادت تحتانی در آخر ہم آمدہ و افسائیدن کہ می آید مصدر این است صاحب جہانگیری از نظامی
سند دہد (ﮯ) فسون گر مار را بگرفت و رشت ٭ گمان بردم کہ مار۔ افسای را کشت ٭ مؤلف
عرض کند کہ افسا (۱) مبدل و مخفف افسون است۔ و او بقاعدۂ فارسی بدل شد بالف
ہمچون ورج و ارج و نون آخر حذف شد افسا بماند کہ بمعنی افسون باشد و افسای بزیادت
تحتانی در آخر موافق قاعدۂ فارسی فرہنگ علیہش ہمچون جا و جامی و پا و پای و ہمین است
اسم مصدر افسائیدن کہ فارسیان یای معروف و علامت مصدر بہ افسای زیادہ کردہ مصدری
ساختند کہ بمعنی رام کردن بافسون بجای خودش می آید و مصدر افسانیدن از افسون وضع
شد کہ بحث آن بجای خودش کنیم۔ پس از مصدر افسائیدن امر حاضرش افسای و مخفف آن

(۲) افسا باشد بمعنی رام کن بافسون و ظاهر است که امر حاضر بحالت ترکیب با اسمی افادهٔ معنی اسم فاعل کند چنانکه مار افسا بمعنی رام کنندهٔ مار بافسون - صاحب ناصری بذیل همین لغت آوردهٔ (ع) قتل مار افسا نباشد جز بمار ٭ پس فارسیان (۳) مجرد افسای را مجازاً بمعنی افسون گر استعمال کردند چنانکه در کلام نظامی بالا گذشت - و افسا بحذف تحتانی مخفف این بهمین معنی توان گرفت این است حقیقت و تحقیق افسا (اردو) (۱) افسون - بقول امیر مذکر - جادو منتر دیکهو افسون - (۲) افسون کر - افسون کرنا کا امر حاضر (۳) افسون گر - افسون ساز - بقول امیر جادوگر (رشک ؎) اے جنون چشمان افسون ساز وحشی کا ہون محو ٭ دشت مجنون کیا کرونگا مسکن آہو نہین ٭

افسار | بقول برہان بروزن رفتار (۱) بمعنی افسا باشد و (۲) چیزی را گویند که از چرم و تسمه آن سازند و بر سر اسپ و استر و امثال آن کنند بهار گوید که آنچه بر سر و گردن اسپ و خر بندند که بدون الف فسار هم آمده بمعنی دوم و با لفظ بر سر زدن و کشیدن و در حلق کردن مستعمل مؤلف گوید که حقیقت استعمالش با مصادر رفرس از ملحقات ظاهر شود صاحب ناصری ذکر هر دو معنی کردهٔ و بقول صاحب جامع افسا و افسار و افسای هر سه بمعنی اول مرادف یکدیگر و نسبت افسار فرماید که معروف - صاحب رشیدی گوید که این همانست که عوام آنرا تخته گویند و محشی آن نوشته که تکلته و تخته نام زبان هندیست (خان آرزو در سراج) و صاحبان سروری و وارسته بر معنی دوم قانع (سلیم ؎) آن یکی افسار خر از سر کشید ٭ بر سر خود کرده چون خرمی دوید ٭ صاحب مؤید بذکر معنی اول فرماید که آنچه بدان اسپ بندند و بقول زفان گویا آنچه رسان بندند مؤلف

عرض کند کہ بمعنی اوّل مزید علیہ افسا باشد کہ فارسیان بقاعدۂ خود رای مہملہ در آخر زیادہ کردہ
ہمچون شنا و شنار و بمعنی دوم مزید علیہ آفسر کہ بمعنی تاج آمدہ فارسیان الف زائد بعد سین مہملہ
زیادہ کردہ افسار کردند و چیزی را نام نہادند کہ از چرم سازند و بر سر روی اسپ و امثال آن
بندند تا بوسیلہ آن بن وجہ اسپ در حکم باشد و این از قبیل لجام است و ہمچو لجام در دہن اسپ
داخل نمی شود بلکہ بر حصۂ بالائی دہنش و بر بینی و حصۂ زیرینش پیچیدہ باشد و یک دوالش متصل
پیشانی اسپ ہم جاگیرد و در بعضی افسارہا بر حصۂ بالائی او سلسل گیری آویزان کنند تا اسپ
بحرکت سر خود بوسیلۂ آن از پشہ و مگسہا محفوظ ماند۔ باقی حال این ماخوذ از افسر است بزیادت
الف دوم و اسم جامد زبان فارسی مخفی مباد کہ بہار غلط کردہ است کہ این را بہ گردن اسپ
و خر متعلّق کردہ و صاحب غیاث فرماید کہ (۳) این ریسمانی است کہ اسپ را بدان بستہ می کشند
و بہندی باگڈور نامند (اردو) (۱) دیکھو افسا کے تیسرے معنی (۲) نکتہ بقول آصفیہ۔ اسم
مذکر۔ سر دیوال۔ مہری۔ سر بند۔ وہ چمڑا جو گھوڑے کے منھ پر رہتا ہے۔ لہٰذا ہمارا مؤلف
عرض کرتا ہے کہ جب گھوڑا اصطبل میں رہتا ہے تو نکتہ اس کے منھ پر پہنا دیتے ہیں اس کا
ایک تسمہ سر کے اطراف کنپٹیوں سے متصل اور دوسرا تسمہ ناک اور جبڑوں کے اطراف لپٹا
ہوا رہتا ہے اور بالائی تسمہ میں چرمی جھالر گھوڑے کی آنکھوں پر آویزان رہتی ہے۔ جب
وہ سر کو ہلاتا ہے تو اوس جھالر کے ذریعہ سے مچھر اور مکھیاں اوسکی آنکھوں تک نہیں پہنچنے
پاتیں نیز اس نکتہ کے ذریعہ سے گھوڑا مطلق العنان نہیں ہوتا جب چاہا نکتہ کو تھام کر اسکو روک
لیا۔ مالش اور پانی پلانے کے وقت سائیس اسکو اسی کے ذریعہ سے اپنے قابو اور حکم میں رکھتا ہے

دکن مین عام لوگ اسکو تُختہ کہتے ہین - اسکی تخصیص کچھ گھوڑے ہی سے نہین - بلکہ اونٹ اور خچر کے منھ پر بھی باندھا جاتا ہے (۳) باگڈور - بقول آصفیہ - اسم مؤنث - پاگہنگ - وہ رسّی جو گھوڑے کے لگام مین باندھکر سائیس اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے -

افسار بر سر زدن (مصدر اصطلاحی) مرادف افسار بر سر کشیدن باشد کہ گذشت بہار ذکر این بر لفظ افسار کردہ (ملّا ثانی تکلو ؎) گر خود پرست بر خر عیسی شود سوار ؛ دجال دیو بر سرش افسار می زند ؛ (اردو) دیکھو افسار بر سر کشیدن -

افسار بر سر کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف (اسپ را لجام انداختن) استناد ہر سہ محققین از ہمین یک شعر والہ ہروی است (؎) خصم از تربیت خر عیسی شود چہ شد ؛ خواہم کشید بر سرش افسار دشمنی ؛ مؤلف عرض کند کہ لجام چیزی دیگر است و افسار چیز دیگر - یعنی لگام را در دہن اسپ و استر و ماثل آن کنند و افسار را بر سر ما صراحت این بر لفظ افسار کردہ ایم - ہر سہ محققین بالا تسامح کردہ اند کہ افسار بر سر کشیدن را مرادف اسپ را لجام انداختن نوشتہ اند قاتل (اردو) تکتہ چڑھانا تکتہ پہنانا - گھوڑے یا خچر یا اونٹ وغیرہ کو -

افسار در حلق نامہ کردن مصدر اصطلاحی بہار ذکر افسار در حلق کردن بر لفظ افسار کردہ است و از معنی ساکت و سند ملا فوقی یزدی پیش کشیدہ (؎) سوار یکہ تاز دشت گفتار ؛ چنین در حلق نامہ کردہ افسار ؛ مؤلّف عرض کند کہ درین شعر افسار کردن مجازاً بمعنی بر آوردن اسپ از مقامش باشد کہ چون اسپ را از اصطبل بیرون آرند لجامش در دہن کنند یا افسار بر سرش کشند کہ ہمین دو چیز اسپ را در اختیار

و محکوم دارد - اگرچه افسار متعلق به سر اسپ و خر و مماثل آنست ولیکن درین شعر بلحاظ معنی مصرع اول آنرا متعلق به حلق کرده از آنکه فاعل این سواری است که یکه تاز دشت گفتار است و نامه را اسپ قرار داده پس افسار در حلق نامه کردن کنایه باشد از بر آوردن نامه از جیب یا کیسه یا بغل و غیر ذلک (اردو) خط نکالنا -

افسان بقول برهان و جامع بر وزن ترسان (۱) آهنی و سنگی را گویند که بدان کارد و شمشیر و مانند آن تیز کنند و (۲) بمعنی افسانه و سرگذشت هم گفته اند و (۳) افسون گر را نیز گویند صاحب (دری و پهلوی) بر معنی اول قانع و صاحب ناصری بمعنی اول و دوم (مختاری ۵) ازکین عدو برزمین زند سم ؛ تا نعل چو خنجر کند بر افسان ؛ (قطران ۵۵) هزار و ده صفت از هفت خوان رویین دژ ؛ فزون شنیدم و خواندم من از هزار افسان ؛ صاحب سروری بذکر معنی اول گوید که این را افسان و سان و اوسان هم گویند و اپسان نیز و ذکر معنی دوم هم فرموده و هکذا رشیدی - خان آرزو در سراج آورده که اغلب که اصل این به بای فارسی اپسان بوده باشد و نمی فرماید که چرا و نسبت معنی سوم گوید که برهان خطا کرده و بدین معنی افسای به تحتانی آخره باشد نه نون مؤلف عرض کند که فسان و فسن و سان هم بمعنی اول آمده که مخفف این باشد ناصر اخفش همدر اینجا کنیم - بالجمله اصل این معنی اول آب رسان است اشاره این بر آبسان کرده ایم ممدوده به مقصوره بدل شد و این چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است و بای موحده بدل شد به فا همچون زبان و زفان و رای مهمله بکثرت استعمال حذف شده فسان شد پس افسان مبدل آبسان باشد که گذشت و فارسیان سنگی یا آهنی را بدین نام موسوم کردند

که کارد و شمشیر و امثال آن را آبدار کند و آب رساند و این اسم مصدر افسانیدن است
که می آید ۲ بمعنی دوم مخفف افسانه به حذف های هوز ۳ معنی سوم مبدل افسون که واو بالف
بدل شد چون ورج و آج و فسون مجازاً بمعنی فسون گر آمده (اردو) (۱) دیکھو ابسان
(۲) افسانه - بقول امیر (فارسی) مذکر - حال سرگذشت - روداد - (قلق ـــ ۵) پوچھے اس سے
اس کا افسانہ؛ کس پری رو کا ہے یہ دیوانہ؛ (۳) دیکھو افسا -

افساندن | بقول صاحب شمس کرد و سبوس
و جز آن از غله دور کردن و دور کردن آنچه
بر جامه و امثال آن بسته باشد (مرادف افسانیدن)
دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد صاحب
بحر بر افسانیدن فرماید که بالفتح بمعنی (۱) رام
کردن و افسون گری نمودن و (۲) افسانه گفتن
و (۳) مالیدن و راست کردن آمده (کامل
التصریف) و مضارع این افساید و فرماید که تبدیل
نون بیای حطی در غیر سالم این مصدر سماعی است
صاحب مؤید هم ذکر افسانیدن کرده بمعنی اول
و سوم قانع و صاحب ضمیمه برهان همزبانش
مؤلف عرض کند که معنی بیان کردهٔ صاحب
شمس متعلق است به معنی سوم که مجاز باشد
یعنی دور کردن سبوس از غله و گرد از جامه
من وجه داخل معنی مالیدن باشد پس بخیال ما افسانیدن
و افساندن هر دو مرادف یکدیگر است بهر سه
معنی بالا و مرکب از افسان و علامت مصدر
و در افسانیدن یای معروف هم قبل علامت
مصدر که موافق قاعدهٔ فارسیان است مخفی
مباد که افسان بمعنی سنگ و آهنی گذشت که
کارد و شمشیر وغیره بدان تیز کنند که زنگ ازو
دور شود و اسلحهٔ مذکور بوسیله آن صاف و پاک
و درست و راست شود فارسیان بلحاظ این
معنی این مصدر را بمعنی تیز کردن کارد و

شمشیر وغیره استعمال نکردند که معنی حقیقی این
مصدر بود بلکه معنی مجازی را استعمال کردند که
مالیدن و راست کردن است بطور عام خواه
برای غلّه باشد یا جامه یا اسلحه ـ معنی دوم این
ومعنی دوم افسان مرادف فسانه گذشت و ازهمین
متعلق است معنی دوم این مصدر وافسان بمعنی
سومش که گذشت افسون گر است واین متعلق
باشد بامعنی اوّل این مصدر بالجمله لفظ افسان
که ذکر ماخذش بجایش کرده ایم اسم مصدر فسانیدن
پس افسانیدن بقول مفتنین دکن مصدر جعلی است
وافساندن با صول شان مخففش باشد و با صول
ماکه بر لفظ اسم مصدر بیان کرده ایم افساندن
وافسانیدن هردو مصادر اصلی است که از
اسم جامد فارسی زبان وضع شد ونسبت مضارع
این عرض می شود که افساند باشد به نون پنجم انچه
صاحب بحر به تحتانی پنجم افساید نوشته قابل غور
است زیرا که افساید مضارع افسائیدن است
که بهردو تحتانی می آید وتصدیق ادعای صاحب
بحر از سندی نشد وتبدیل نون بیای تحتانی یا بالعکس
آن خلاف قیاس (اردو) (۱) افسون کرنا بقول
امیر جادو کرنا ـ منتر پھونکنا (ناصر ـہ) کیسی
کیسی حسرتوں کا عاشقوں کی خون کیا ٭ دیکھ
او ظالم تری آنکھوں نے کیا افسون کیا ٭ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ افسون گری کرنا بھی کہ سکتے ہیں
(۲) افسانہ کہنا بقول امیر سرگذشت سنانا ـ
حال بیان کرنا (میر ـہ) موقوف غم اے میر کہ
شب ہوچکی ہمدم ٭ کل رات کو پھر باقی یہ افسانہ
کہیں گے ٭ (۳) ملنا ـ راست کرنا ـ

افسانه | بقول برہان وناصری وجامع بروزن مستانه (۱) سرگذشت وحکایات گذشتگان
و (۲) مشهور وشهرت یافته ـ صاحب رشیدی فرماید که حکایت پیشینیان که غرابت داشته
باشد ـ صاحب جهانگیری فرماید که معنی اول معروف ومعنی دوم مشهور مؤلف گوید که معروف را

مجهول داشتن دور است از شان تحقیق صاحب سروری ذکر معنی دوم و سوم کرده خان آرزو در سراج فرماید که حکایت های گذشته و آنچه بعضی گویند که حکایت گذشته که غرائب و عجائب داشته باشد اصلی ندارد و بمعنی نیز آمده و (۳) بمعنی خبر مشهور بی اصل و حرف غیر واقعی مجاز است و بحذف الف اول مخفف - صاحب مؤید بذکر معنی دوم فرماید که افسون نیز درین لغت است بهار گوید که حکایات گذشته و فرماید که با لفظ خواندن و کشادن مستعمل و نیز بمعنی مشهور که با لفظ کردن مستعمل و بمعنی چیزی بی اصل و حرف غیر واقعی که با لفظ شدن آمده - ما گوئیم که استعمال این با مصادر فرض انحصاری ندارد و هرچه از نظر گذشت در ملحقات می آید بالجمله بخیال مؤلف افسانه مرکب است از فسون که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی کلماتی که عزائم خوانان و ساحران بجهت مقاصد خوانند و بمعنی مکر و حیله و تزویر هم پس فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده فسانه کردند و الف وصلی در اولش آمده افسانه شد یعنی چیزی که منسوب است به فسون - سرگذشت باشد یعنی (۱) حالات پیشینیان و حالات گذشتهٔ خود هر دو که اثری کند در دل سامع همچون افسون و (۲) مجازاً بمعنی شهرت گرفته نیز و (۳) خبر بی اصل و حکایات غیر واقعی (ظهوری سلہ) زبرق اشک بسوزد سرای خواب ایدل ؛ چراغ مجلس افسانه نور طور کنی ؛ (وله سلہ) بخت بیدار ز چشم تو فسونی آموخت ؛ که کند خواب ترا عاشق افسانهٔ ما ؛ (وله سلہ) گو گوش بگیر و عافیت جو ؛ افسانهٔ من بلای خواب است ؛ (صائب سلہ) چندین هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد ؛ افسانه ایست اینکه دل یار نازک است ؛ سند معنی سوم به (افسانه بندان) می آید (اردو) افسانه - بقول امیر - مذکر (۱) سرگذشت - حال - روداد

دیکھو افسان (۲) مشہور (بحر ـــہ) بشیر احباب دریا دیکھتے ہین خواب مین ؂ بحر اپنا حال گریہ جیب سے افسانہ ہوا ؂ (۳) داستان - قصہ - کہانی - غیر واقعی بے اصل بات (درو ـــہ) وائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا ؂ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا ؂ (آتش ـــہ) صور اسرافیل کا پھونکنا اسے افسانہ ہے ؂ گفتہ ہے جو تیرے بالائے قیامت خیز کا ؂

افسانہ آرائیدن استعمال - بمعنی آراستن افسانہ وحکایات دل فریب بیان کردن چنانچہ ظہوری گوید (ـــہ) خرامد تا گمر در سنبل وگل خواب بیداران ؂ بحرف روی و موئی کردہ ام افسانہ آرائی ؂ (ولہ ـــہ) بحرف ماہ روئی کردہ ام افسانہ آرائی ؂ مبارک باد خواب خلق را خورشید سیمائی ؂ مخفی مباد کہ افسانہ آرائی حاصل بالمصدر است ازہمین مصدر مرکب (اردو) افسانہ آرائی کرنا - کہ سکتے ہین - داستان گوئی - افسانہ گوئی کو زینت دینا - دلفریب حکایتین بیان کرنا -

افسانہ از دل بزبان آمدن استعمال - بلکہ برآمدن افسانہ از زبان باشد و افسانہ گفتن چنانچہ عرفی گوید (ـــہ) آہ ازین شرم کہ افسانہ از آتش شوق ؂ آمد از دل بزبانم کہ زبان گرم نشد ؂ (اردو) افسانہ کہنا -

افسانہ افگندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آغاز کردن افسانہ باشد و از سندش کہ پیش کردہ است مصدر افسانہ در افگندن پیدا است ازینجاست کہ ما آنرا بجائیش ہم قائم کردہ ایم ظہوری ـــہ تا طرہ ات بخواب نہ بیند دگر شکست ؂ افسانہ در شکست پیمان در افگنم ؂ (اردو) افسانہ چھیڑنا - بقول امیر قصہ شروع کرنا ؂ سرگذشت بیان کرنے لگنا - (آتش ـــہ) چھیڑتے مین جو ہم افسانہ گیسو درازنہ ؂ صبح ہوگی نہ رہے گی شب یلدا باقی ؂

افسانہ انگاشتن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت بی اصل نہید اشتن است چنانکہ ابوالفضل گوید" داستان موعظت را افسانہ انگاشتہ" (اردو) افسانہ سمجھنا جیسے آپ نے میرے بیان کئے ہوئے واقعات کو افسانہ سمجھا"

(۱۰۱)

افسانہ بر تافتن گوش استعمال بہ معنی پذیرفتن گوش افسانہ را کہ صاحب بحر عجم برتافتن را بمعنی پذیرفتن آوردہ کہ حاصلش شنیدن افسانہ باشد (ظہوری ؎) رفتہ در خواب آرزوی سرفرازی فارغم ؛ گوش ما افسانۂ فرقریدون برتافتہ ؛ (اردو) سننا۔

افسانہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسانہ گفتن است (نظیری نیشاپوری ؎) بگرفت خواب دیدۂ بخت و امید ما ؛ ازبس زوعدہ ہای تو افسانہ بردہ ایم ؛ (اردو) افسانہ کہنا۔

افسانہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسانہ تالیف کردن است و بقول صاحب بحر ترتیب دادن فسانہ بہار ہم ذکر این کردہ (سنجر کاشی ؎) برگ کاہی نیست کوہ بیستون پیش غمم ؛ من کجا بودم کہ داغ افسانۂ فرہاد بست ؛ (ظہوری ؎) برایم بستہ است افسانۂ عشق ؛ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ؛ (اردو) ناول لکہنا۔ افسانہ تصنیف کرنا۔

(۱۰۲)

افسانہ بنا کردن استعمال۔ مرادف افسانہ بستن باشد کہ گذشت چنانکہ عرفی گوید (؎) تا کرد بنا عشقم افسانۂ ہجران را ؛ درخواب فنا رفتم افسانہ چنین باشد ؛ (اردو) دیکھو افسانہ بستن

(۱۰۳)

افسانہ بندان استعمال۔ بمعنی مصنفین حکایات و افسانہ۔ اسم فاعل ترکیبی است چنانکہ ظہوری گوید (؎) آنکہ بر افسانہ بندان بستہ اند ؛ کار در افسانہ خواب افسانہ است ؛ (اردو) مصنفین و مرتبین افسانہ۔

افسانہ پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول و رغبت و باور کردن افسانہ باشد چنانکہ طالب آملی گوید (ــہ) مجنون تو افسانۂ و افسون نہ پذیرد ٭ با بیخردی پند فلاطون نہ پذیرد ٭ (اردو) افسانہ قبول کرنا - کہانیونکو ماننا

(الف) افسانہ پرداختن | استعمال - صاحب
(ب) افسانہ پرداز | آصفی ذکر الف و سند (ب) پیش کردہ (الف) بمعنی افسانہ بستن باشد کہ گذشت - و (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد و بہار ذکر (ب) کردہ ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف افسانہ ساز و مراد از مصنف و مرتب افسانہ باشد (فیضی ــہ) از خواندن این فسانہ رازنگش خواند بمن فسانہ پرداز ٭ (ظہوری ــہ) کند تا خواب شیرین تر بچشم افسانہ پرداز حدیث تلخکامی ہای ما افسانہ می سازد ٭ (اردو) (الف) افسانہ تصنیف کرنا (ب) مصنف افسانہ -

افسانہ پرسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی درخواست و خواہش افسانہ کردن است و حکم دادن بہ افسانہ گوئی (شفائی اصفہانی ــہ) زند چون تکیہ بر بالین من افسانہ می پرسد ٭ باین تقریب احوال دل دیوانہ می پرسد ٭ (اردو) افسانہ کی خواہش کرنا - داستان گوئی کی درخواست کرنا -

افسانہ پنداشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت غلط پنداشتن است (حیرانی ہمدانی ــہ) چو با تو درد دل گویم مرادیوانہ پنداری ٭ وگر پیش تو شرح دل کنم افسانہ پنداری ٭ (اردو) افسانہ سمجھنا - قصہ کہانی خیال کرنا -

(الف) افسانہ تراشی | مصدر اصطلاحی -
(ب) افسانہ تراشیدن | (ب) مرادف افسانہ بستن باشد و (الف) حاصل بالمصدر ش (عرفی ــہ) عرفی افسانہ تراشی بخموشی بفروخت للہ الحمد کہ آزاد شد از پیشۂ ما ٭ (اردو) (الف) افسانہ سازی - مؤنث (ب) دیکھو افسانہ بستن -

(۱۶۱۴)

افسانہ جستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف افسانہ پرسیدن است (فغانی شیرازی ؎) نگردی گوش بر گفت کسی اکنون کہ شد عاشق ٭ پی خواب فغانی ہر شبی افسانہ می جوید ٭ (اردو) دیکھو افسانہ پرسیدن۔

(۱۶۱۳)

(الف) **افسانہ خواندن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایات مصنوعی گفتن باشد (حافظ شیرازی ؎) برو فسانہ مخوان و فسون مدم حافظ ٭ کزین فسانہ و افسون بسی مرا یاد است ٭ د ------

(ب) **افسانہ خوان شدن** | اسم مرادف این است کہ مصدر مرکب است از اسم فاعل ترکیبی (ظہوری ؎) می شود گاہی جرس افسانہ خوان ساربان ٭ جذبہ آشفتگان راہ مہاری می زند ٭ و حاصل بالمصدر الف --------

(۱۶۱۵)

(ج) **افسانہ خوانی** | است چنانکہ ملا جامی گوید (؎) زلیخا چون شنید آن مہربانی ٭ فسون پردازی و افسانہ خوانی ٭ و از ہمین است مصدر مرکب ------

(۱۶۱۴)

(د) **افسانہ خوانی کردن** | بمعنی (الف) (ظہوری ؎) نافہ بالین چیدہ و رحین اثر از خواب بوی ٭ باد از مویش مگر افسانہ خوانی می کند ٭ (اردو) (الف) و (ب) و (د) داستان کہنا۔ داستان گوئی کرنا (ج) داستان گوئی۔ مونث

(۱۶۱۶)

افسانہ داشتن | استعمال۔ بمعنی صاحب افسانہ بودن چنانکہ عرفی گوید (؎) خزان جور زلف او در راز افسانہ دارد ٭ ہمین گویم کزین گلشن بہ بلبل خاری باید ٭ (اردو) صاحب افسانہ ہونا۔ محاورہ میں یون استعمال ہے "اس کی جور و جفا کی ایک طویل داستان ہے" یعنی اس کا ظلم و ستم ایک طویل داستان رکھتا ہے۔

افسانہ در افگندن | استعمال۔ بحث این بر فسانہ افگندن گذشت (اردو) دیکھو افسانہ افگندن۔

افسانہ رسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شہرت رسیدن است - (نظامی ؎) از دبستہ نقشی بہر خانۂ ؛ رسیدہ بہر کشور افسانۂ ؛ (اردو) شہرت ہونا - امیر نے لفظ افسانہ کی ذیل میں افسانہ پہنچنا - کی سند نہیں معنون میں دی ہے (آتش ؎) ملاحت کا تمہاری دور دور افسانہ پہنچا ہے چمن سے باغبان نے کھود کر پھینکا ہے سوسن کو ؛

افسانہ رفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کارگر شدن افسانہ باشد - (فیضی ؎) افسانہ نرفت در علاجش ؛ افسون نگرفت در مزاجش ؛ (اردو) افسانہ کارگر ہونا - مؤثر ہونا -

افسانہ ساختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی مشہور ساختن است بہار ذکر افسانہ ساز کردہ از معنی ساکت - اسم فاعل ترکیبی باشد وسندش - سند صاحب آصفی است (آصفی شیرازی ؎) گر ساخت کوہ کن را افسانہ عشق شیرین ؛ پیدا کنیم ما ہم افسانہ ساز دیگر ؛ (فغانی شیرازی ؎) افسون پند گویان افسانہ ساخت مارا ؛ با آن پری بگوئید تا در برابر آید ؛ بہ تحقیق ما (۲) مرادف افسانہ بستن ہم وسند این از کلام ظہوری بہ افسانہ پرداختن گذشت (اردو) (۱) مشہور کرنا - (۲) دیکھو افسانہ بستن -

(الف) **افسانہ سگال** | استعمال - صاحب

(ب) **افسانہ سگالیدن** | انند ذکر الف کردہ از معنی ساکت وصاحب آصفی (ب) را نوشتہ وسندش (الف) راست (خسرو ؎) باز جستند از وحکایت حال ؛ او شد از راز خود فسانہ سگال ؛ مؤلف گوید کہ سگالیدن بمعنی گفتن ہم آمدہ (کذا فی بحر عجم) پس (ب) بمعنی افسانہ گفتن باشد و (الف) اسم فاعل ترکیبی بمعنی افسانہ گو (اردو) (الف) افسانہ کہنے والا-

(ب) افسانہ کہنا۔

(۱) افسانہ سنج | استعمال (۱) بہار
(۲) افسانہ سنجی | بذکر این ازمعنی ساکت
(۳) افسانہ سنجیدن | مؤلف گوید کہ

اسم فاعل ترکیبی است بمعنی افسانہ گوی و متعلق
با مصدر (۳) (طالب آملی ؎) افسانہ سنج
منیست لب خونچکان ما؛ صد جا گزیدہ حرف
چکد از دہان ما؛ (۲) حاصل بالمصدر (۳) باشد
بمعنی افسانہ گوئی (صائب ؎) چند در افسانہ
سنجی روزگارم بگذرد؛ تا یکی بیدار باشم بہر خواب
دیگران؛ صاحب آصفی ذکر (۳) کردہ کہ بمعنی
افسانہ گفتن است (حزین ع) افسانۂ سنج
زیاران بیوفا؛ (اردو) (۱) افسانہ گو۔ افسانہ
خوان۔ بقول امیر قصہ گو۔ داستان کہنے والا
(۲) داستان گوئی۔ مؤنث (۳) افسانہ کہنا۔

افسانہ شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ کہ (۱) بمعنی افسانہ قرار یافتن و (۲)
مشہور شدن باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر معنی
دوم کردہ (اشرف مازندرانی ؎) گفتم از
پہ گوئی ناصح مگر آیم بخود؛ حرف او خود از برای
رفتم افسانہ شد؛ (سیف اسفرنگی ؎) با مردمی
و مردیت افسانہ شد بدہر؛ آثار جود حاتم و
اخبار زال و سام؛ (اردو) افسانہ ہونا (۱)
بمعنی افسانہ قرار پانا جیسے "کیسے بدست سو
رہے ہو۔ ہمارا کراہنا آپکے لئے افسانہ ہوگیا ہے"
(۲) مشہور ہونا۔ اسکی مثال کلام آتش سے
لفظ افسانہ پر گزری۔

(۱) افسانہ شنوانیدن | استعمال صاحب
(۲) افسانہ شنیدن | آصفی ذکر (۲)

کردہ مؤلف عرض کند کہ (۱) متعدی است
یعنی بسماعت دیگری آوردن افسانہ و (۲)
لازم است یعنی سماعت کردن افسانہ (ظہوری
؎) حرف من نقل شبستان طرب سازان
مباد؛ شنوا د افسانہ ام کس خواب غم می آورد

(۱۷/۷)

(با قر کاشی ــه) ز من باید شنید افسانهٔ عشق که خوردم از ازل پیمانهٔ عشق ⁂ (اردو) افسانه سنوانا ــ (۲) افسانه سننا ــ

(۱) افسانه فروختن | استعمال ــ صاحب

(۲) افسانه فروش | آصفی ذکر (۱) کرده از معنی ساکت بخیال مؤلف (۲) اسم فاعل ترکیبی است از قبیل استخوان فروش وجد فروش یعنی کسی را افسانه فروش گفتند که افسانه را ذلیل می کند یعنی افسانه او بگوش کسی رود واثر نکند ماصراحت این معنی بر استخوان فروش کرده ایم که گذشت و (۱) مصدر این است یعنی افسانه را ذلیل کردن (حزین اصفهانی ــه) همچون جرس افسانه فروش است خروشم ⁂ بیتابی دل آه مرا از اثر انداخت ⁂ (اردو) (۱) افسانه کو ذلیل کرنا ــ (۲) وه شخص جو اپنے افسانه کو ذلیل کرتا ہو ــ

افسانه فهمیدن | استعمال ــ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی فهمیدن سرگذشت است (حزین اصفهانی ــه) نمی فهمد کسی افسانهٔ ما را درین محفل ⁂ من و شمیم داغ از دولت آتش زبانیها ⁂ (اردو) افسانه سمجھنا ــ

افسانه کردن | استعمال ــ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که (۱) بمعنی مشهور کردن و شهرت دادن (حافظ ــه) مارا بتشنیع افسانه کردند ⁂ پیران جاهل شیخان گمراه ⁂ (ظهوری ــه) کردی ظهوری را چنین افسانهٔ در نامحرمی ⁂ ترسم که شهر و کوی را از راز پنهان پر کنم ⁂ (۲) افسانه قرار دادن (حزین اصفهانی ع) خونم افسانه کرد آخر بهر محفل غم دل را ⁂ (ظهوری ــه) سخن گرمی خوی تو گر افسانه کنند ⁂ خواب را بستر و بالین همه آتش باشد ⁂ (۳) افسانه گفتن (ملا جامی ــه) نام تو گفتن نیارم لیک مقصودم توئی ⁂ گر حدیث سرو یا افسانهٔ گل می کنم ⁂ (اردو) (۱) مشهور کرنا ــ (۲) افسانه قرار دینا (۳) افسانه کہنا

افسانه کشادن | استعمال ــ صاحب آصفی ذکر

این کرده که بمعنی آغاز کردن افسانه باشد (طالب آملی ؎) ای دل افسانۀ دلبر بکشا ؛ قفل گنجینۀ گوہر بکشا ؛ (اردو) افسانہ چھیڑنا - دیکھو افسانہ افگندن -

افسانہ گردیدن | استعمال - مرادف افسانہ شدن است که گذشت (ظہوری ؎) ز آشفتگی خواب دیوانه گردد ؛ اگر حرف زلف تو افسانه گردد ؛ (اردو) دیکھو افسانہ شدن -

(۱۷۱۶)

افسانہ گشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده (شفائی اصفہانی ؎) چنان ز عشق تو افسانۀ جہان گشتم ؛ که شد حکایت من نقل محفل ہمه کس ؛ (ظہوری ؎) گشته افسانه حرف روز سیاه ؛ این فسون بر سپیده دم که دمید ؛ (اردو) دیکھو افسانہ شدن -

(۱) افسانہ گفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر کرده که بمعنی بیان کردن افسانه باشد (اسیری لاہجی ؎) با آن لب جان بخش اسیری که تو دانی ؛ افسانۀ افسون مسیحا نتوان گفت ؛ صاحب اننددذکر نمبر (۲) کرده و صاحب ناصری (۲) را بزیادت تحتانی آخره (افسانہ گوے) نوشته فرماید که کنایه از نقال و قصه گوی باشد مؤلف گوید که ہیچ کنایه نیست معنی حقیقی است و اسم فاعل ترکیبی امر حاضر (۱) ہم (اردو) (۱) افسانہ کہنا (۲) افسانہ گو - بقول امیر قصہ گو - داستان کہنے والا افسانہ خوان - افسانہ کہ -

(۲) افسانہ گو

(۱۷۱۷)

افسانہ گوش کردن | استعمال - بمعنی افسانہ شنیدن است (عرفی ؎) تاکی ادیل بمن افسانۀ غم گوش کنی ؛ شکوۀ بیش کسی از من ناشاد ببر ؛ (اردو) افسانہ سننا -

افسانہ نوشتن | استعمال - بمعنی اطلاع تحریری دادن به کسی از سرگذشت باشد - (ظہوری ؎) خبر خواب ز بیداری او بایستی ؛ یوسف افسانۀ خود را به پدر بنویسد ؛ (اردو) افسانہ لکھہ بھیجنا

افسانیدن | این همان است که ذکر ماخذ و تعریف کامل این بر افساندن کرده ایم (اردو) دیکھو افساندن۔

افسای | بقول برہان افسونگر و رام کننده و بقول سروری افسون خوان و رام کننده و بقول (خان آرزو در سراج) افسونگر و رام کنندۂ مار و فرماید که این مشتق است از افسانیدن که بدو تحتانی است۔ صاحبان جامع و رشیدی و ادری و پہلوی) ہم ذکر این کرده اند مولف گوید که صراحت ماخذ و تعریف کامل این بر افسا کرده ایم و سند این ہم ہمہ رانجا مذکور۔ (اردو) دیکھو افسا۔

افسائیدن | بقول موارد بمعنی نرم و رام کردن بافسون۔ فرماید که مضارع این افساید و حاصل بالمصدر این افسون و بحوالۂ ملحقات نوشته که بمعنی مالیدن درست کردن ہم۔ صاحب نوادر ہم ذکر معنی اوّل کرده و صاحب جامع بذیل لفظ افسای این را آورده مولف گوید که صاحب موارد بذکر معانی آخر الذکر تسامح کرده است و آن متعلق به افسانیدن است که بانون پنجم و تحتانی ششم گذشت به تحقیق ما این مرکب است از افسای که ذکرش بر افسا کرده ایم تا ر بزیادت یای معروف و علامت مصدر بر افسای مصدر ساختند و ما در بیان ماخذ افسا نوشته ایم که اصلش افسون است ازینجاست که حاصل بالمصدر این افسون آمده (اردو) افسون کے ذریعہ مطیع کرنا۔

افسر | بقول برہان و سراج و سروری و رشیدی و مؤید بر وزن بر سر (ا) بمعنی تاج و آنرا بعربی اکلیل خوانند۔ صاحب ناصری و جامع گوید که بمعنی تاج پادشاہان است بہار گوید که ظاہرا مبدل ابسر (مزید علیه بسر) بمعنی بر سر یا مخفف ابر سر (مزید علیه بر سر) است و بمجاز بمعنی تاج استعمال یافته۔ صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته

آنچه بهار نسبت اخذ این خیال خود ظاهر کرده است درست است که اصل این تبر بود و الف اول وصلی است و بای موحده به فا بدل شده افسر شد همچون زبان و زفان (حکیم سنائی ۵) چه شدار بر مهر تو افسر نیست ؛ خرد اندر سر است بر سر نیست ؛ (صائب ۵) بر سر سرزامی افسر بخت سیاه نیست ؛ این تاج از سر یست که شق چون قلم شود ؛ به تحقیق ما (۲) استعارهٔ بمعنی حاکم و فرمانروا هم آمده که بالادست باشد و سند این در ملحقات بر افسر شدن می آید (اردو) (۱) افسر بقول امیر (فارسی) تاج ۔ (بحر ۵) لات ماری ہے فقیروں نے جہانبانی پہ ؛ افسر و چتر سلاطین کے سر مارے ہیں ؛ (سودا ۵) کون دنیا میں آج ہے تجھ سا ؛ مالک تخت و صاحب افسر ؛ (۲) افسر بقول امیر سردار ۔ حاکم (نسیم ۵) تھا افسر خسروان وہ گلفام ؛ پالا تاج الملوک رکھا نام (فقرۂ امیر) یہ تو کوئی فوجی افسر معلوم ہوتا ہے ۔

افسر آراستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی زیب و زینت دادن تاج است (قاسمی گونابادی ۵) سر از تاج دولت بر آراسته ؛ زبر ہما افسر آراسته ؛ (اردو) افسر کو آراستہ کرنا ۔ تاج کو زیب و زینت دینا ۔

افسر از سر افگندن استعمال ۔ بحث این بر افسر افگندن می آید (اردو) دیکھو افسر افگندن

افسر از سر فتادن استعمال بحث این بر افسر افتادن می آید (اردو) دیکھو افسر افتادن

افسر اعظم استعمال ۔ مرکب توصیفی است بقول صاحب انند بحوالہ کشف بمعنی آفتاب و این کنایه باشد ۔ صاحب شمس هم ذکر این کرده حیف است که سندی پیش نشد (اردو) دیکھو آفتاب ۔

افسر افتادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی جدا شدن تاج از سر و بر زمین

افتادن است (قاسمی گونابادی ؎) فتاد افسر
از فرق بر سر فراز: نگونسار شد چون جرس طبل
ساز: مؤلف عرض کند که این سند (افسر از
سر فتادن) است که گذشت (اردو) تاج
سر سے گرنا۔

افسر افراختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی بلند کردن تاج است که
کنایه باشد از پوشیدن تاج بر سر (ظهوری ؎)
فرازنده افسر خسروی: پناه ضعیفان به بخت
قوی: مخفی مباد که از سند پیش کرده اش (افسر
فراختن) پیدا است عیبی ندارد که فراختن
مخفف افراختن است (اردو) تاج پہنا

افسر افگندن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده و از سندش افسر از سر افگندن پیدا
ازینجاست که ما این را بجای خودش قائم کرده ایم
(قاسمی گونابادی ؎) خزان بسکه بر لاله بیداد
کرد: فگند از سرش افسر و داد کرد: (اردو)
تاج سر سے گرانا۔

افسر انداختن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده و سندی که پیش کرده ازان افسر
بر هوا انداختن پیدا است ازینجاست که ما اینرا
بجایش قائم کرده ایم و کنایه باشد از فرط مسرت
یعنی اظهار کمال مسرت کردن که اهل ولایت
در حالت کمال مسرت کلاه خود را از سر
بردارند و بر هوا بلند کنند (کلیم همدانی ؎) چون
با این مژده آفتاب انداخت: افسر خویش بر
هوا چو حباب: (اردو) ٹوپی اچھالنا۔ بقول
آصفیه۔ وجد اور خوشی کرنا۔ خوشی میں کودنا
ہُرّے ہُرّے پکارنا۔ کلاه بر آسمان و هوا انداختن
کا ترجمہ ہے (آتش ؎) اترے ہو تم جو عشق
کو عالم ہے وجد کا: دریا اچھالتا ہے کلاه حباب
کو: (نا معلوم ؎) آیا ہے جب سے ساقی اندری
جوش شادی: شیشے بھی انجمن میں ٹوپی
اچھالتے ہیں:

(۱۰۱) **افسر اندازان کردن** — اصطلاح - افسر انداز اسم فاعل ترکیبی والف ونون در آخر برای مزید علیه آن. مگر فارسیان قدیم بزیادت الف ونون بر آخر اسم فاعل ترکیبی افادهٔ معنی حاصل بالمصدر گرفته اند وبترکیب آن با مصدر کردن معنی افسر اندازی کردن پیدا کرده اند یعنی افسر کسی را بر زمین انداختن و ذلیل کردن (ظهوری سه) تیز کامانیکه اندوز نعلین رهست ؛ تارک آرایان بر بشان افسر اندازان کنند ؛ ناتوانان سنگ کویت بهر بالین چیده اند ؛ خاری چینند شاید بستر اندازان کنند ؛ سهل باشد رشک بال افشان آزادان باغ ؛ بخت مرغانیکه در دام تنها وا مست پر اندازان کنند ؛ ساده نقشان خوانده جمله از بر کرده اند ؛ وقت شد گر چون ظهوری دفتر اندازان کنند ؛ (اردو) ٹوپی سر سے گرانا - ذلیل کرنا -

(۱۰۲) **افسر بر افراختن** — استعمال - بہ معنی تاج بر سر نهادن و پادشاه قرار دادن است چنانکه انوری گوید (سه) بخدائیکه بیار است بنامت دینار ؛ بخدائیکه برافراخت بفرقت افسر ؛ (اردو) تاج سر پر رکھنا - تاجدار بنانا - بادشاہ بنانا - شاہی عطا کرنا -

افسر بر تارک زدن — استعمال - صاحب آصفی ذکر افسر بردن کرده و سندی که پیش کشیده است ازان افسر بر تارک زدن پیدا می شود که بمعنی تاج بر سر کردن است (عالی شیرازی سه) افسر عقل چو بر تارک فرزانه زدند ؛ گل داغی عوض افسر بر سر دیوانه زدند ؛ (اردو) تاج پہنانا -

افسر بردن — استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حاصل کردن تاج است (ظهوری سه) سرافرازی باید اندر سری ؛ که از خاک پایت برد افسری ؛ (اردو) تاج حاصل کرنا -

افسر به سر کشیدن — استعمال - صاحب آصفی

ذکر افسر کشیدن کرده و از سند پیش کشیده اش مصدر افسر بر سر کشیدن حاصل می شود که بمعنی تاج بر سر نهادن است (خسرو ـه) یک خلف از در نسبی سر کشد * بر سر صد ہیچکس افسر کشد * (اردو) تاج پہنانا ـ تاج سر پر رکھنا ـ تاجدار بنانا ـ

افسر بر سر گرفتن | استعمال ـ بمعنی تاج پوشیدن است ـ صاحب آصفی ذکر افسر گرفتن کرده و سندی که از کلام مغری نیشاپوری آورده از ان افسر بر سر گرفتن پیدا می شود (ـه) شاه چین را داد حکم اسمائی گوشمال * تا چرا بی حکم تو بر سر همی افسر گرفت * (اردو) تاج پہنا ـ

افسر بر سر نهادن | استعمال ـ بمعنی تاج بر سر کردن است ـ صاحب آصفی ذکر این کرده (طغرای مشهدی ـه) ز رونق بود مایهٔ افسرش * که سلطان دین می نهد بر سرش * (اردو) تاج سر پر رکھنا ـ

افسر بر فرق نشستن | استعمال ـ بمعنی قائم شدن تاج بر سر است چنانکه از کلام خاقانی پیداست که صاحب آصفی بر افسر نشستن نقل کرده (ـه) مهر سپهر ملک بمانا د کز فلک * بر فرق فرقد افسر احسان تو نشست * (اردو) تاج سر پر قائم ہونا ـ

(۱۶۲۳)

افسر بر گردانیدن از سر | استعمال ـ بمعنی کلاه از سر جدا کردن و آنرا کچکول گدائی کردن و کنایه باشد از گدائی کردن (ظہوری ـه) نباشد حشمتی در جرگهٔ نعلین پوشانش * گدای کوی عشق از سر افسر بر نگرداند * (اردو) ٹوپی سر سے اتارنا اور اسکو کچکول گدائی بنانا ـ بھیک مانگنا ـ

افسر بر ہوا انداختن | (مصدر اصطلاحی) بحث این بر افسر انداختن گذشت (اردو) دیکھو افسر انداختن ـ

(۱۶۲۴)

افسر بسر نهادن | استعمال ـ بمعنی تاج بر سر

نہادن و پوشیدن (ظہوری سے) کی پای می نہم زتکبر بہ تخت کی و بجنجم زخاک پای تو افسر بسر نہادہ (اردو) تاج سر پر رکھنا۔ تاج پہنا۔

افسر خدای اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم بمعنی بادشاہ و خداوند تاج است مؤلف گوید کہ قلب اضافت خدای افسر باشد یعنی صاحب افسر و کنایہ از پادشاہ۔ صاحب انند و شمس ہم ذکر این کردہ (اردو) تاجدار۔ بادشاہ۔ مذکر۔

افسر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن تاج است و کنایہ از عطا کردن حکومت و شاہی باشد (حافظ شیرازی سے) زمانہ افسر رندی نداد جز بکسی کہ سرفرازی عالم درین کلہ دانست ؛ (صائب سے) کو دماغی کہ بر آرم ز گریبان سر خویش ؛ من گرفتم کہ فلک افسر زر داد مرا ؛ (اردو) تاج عطا کرنا۔ حکومت عطا کرنا۔ تاجدار بنانا۔

افسردگی بقول بہار بحوالۂ خان آرزو یک حالت نشاط و شادیست و دیگر حالت غم و اندوہ اما وقتی کہ شادی و انتعاش طبیعت نبود و غم و مکروہی ہم عارض حال نگردیدہ باشد این حالت بین بین را افسردگی گویند و فرماید کہ بالفظ کشیدن مستعمل مؤلف عرض کند کہ خصوصیت باہمین یک مصدر کشیدن ندارد۔ بلکہ استعمال این با مصادر متعددۂ فارسی بنظر آمدہ کہ در ملحقات می آید۔ مخفی مباد کہ اصل این افسردہ باشد کہ اسم جامد زبان فارسی بمعنی پژمردہ کہ بحث کاملش بجای خودش آید و مصدر افسردن مرکب و موضوع است از ہمین اسم جامد بحذف ہای ہوز آخرہ ذریادت علامت مصدر بود و افسردگی حاصل بالمصدر افسردن۔ فارسیان از افسردگی ہم مصدرہا ساختہ اند و افسردہ را با مصادر فارسی مرکب ہم کردہ اند و از افسردہ مصدر منفرد ہم (ظہوری سے) سوخت در آتش افسردگی خود زاہد و پیش مستی ز جگر لخت کبابی نکشید ؛ (ولہ سے) ظہوری

خوش بجویش افگن ضرور است آنقدر گیری ؎ کہ از افسردگی بادست شادان بزنگردانم (اردو) امیر نے لفظ افسردگی کو ترک فرمایا ہے اور صاحب آصفیہ نے بھی لیکن صاحب آصفیہ نے پژمردگی کی تعریف مین افسردگی کا استعمال فرمایا ہے اور دکن مین افسردگی اسی حالت کو کہتے ہین جس سے ملالت کا اثر پایا جائے۔

افسردگی بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی لاحق شدن افسردگی و افسردہ بودن کسی است (رسمی یزدی ؎) پس از کشتن ز عشق افسردگی نبود شہیدان را ؎ کہ این آتش بآب خنجر جلاد ننشیند ؎ (ظہوری ؎) افسردگی وبال دم ہیچکس مباد ؎ ای سینہ در نفس نکشیدی زمانہ ؎ (اردو) افسردہ ہونا افسردگی عائد حال ہونا۔

افسردگی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسردہ خاطر بودن است (نطقی تبریزی ؎) دلم گر شعلۂ دوزخ بود افسردگی دارد ؎ گل بختم گر از جنت بود پژمردگی دارد ؎ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردگی دیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی یافتن افسردگی در کسی است حزین اصفہانی ؎) کای آفتاب رای چرا دل فسردہ ؎ افسردگی ندیدہ کسی در جہان صبح (اردو) افسردگی پانا۔ افسردہ دیکھنا۔

افسردگی رفتن از دل استعمال۔ بمعنی دفع شدن افسردگی است (ظہوری ؎) افسردگی ز دل بہ تف نالہ می رود ؎ پرسیر از تپش کہ بہ تبخالہ می رود ؎ (ولہ ؎) رفت افسردگی از دل بفگندیم برون ؎ ای خوش آن دل کہ درو شعلۂ آہی باشد ؎ (اردو) افسردگی دفع ہونا۔ باقی نہ رہنا۔

افسرگی کشیدن استعمال صاحب آصفی

(۱۰۴۵)

ذکر این کرده که بمعنی مبتلای افسردگی شدن و
افسرده دل گردیدن است (مفید بلخی ص ۵)
همچو نرگس تازه دارد رنگ مخموری مرا ٭ می کشم
افسردگی هرگه خمار آخر شود ٭ (اردو) مبتلای
افسردگی هونا۔ افسرده دل هونا۔

افسردگی یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی دیدن و معلوم کردن افسردگی
کسی است (نثر حزین اصفهانی) از استیلای هموم
آن شوق و شغفی که بعلم و تحریر و تقریر معارف بود
افسردگی یافت" (اردو) افسردگی پانا۔

افسردن | بقول برهان بر وزن افشردن
(۱) بمعنی سرد شدن و (۲) یخ بستن و منجمد شدن
و (۳) از چیزی و کسی دل سرد شدن هم۔ صاحب
بحر بذکر هر سه معانی بالا نسبت معنی سوم صراحت
مزید کند که دست و دل کسی بکاری نرفتن و
فرماید که کامل التصریف است و مضارع این افسرد
خان آرزو در سراج بنقل قول برهان فرماید که
تحقیق آنست که در اصل بمعنی پژمردن است
ازینجهت گل و برگ خزانی را افسرده گویند پس
معانی دیگر مجاز باشد۔ صاحبان نوادر و موارد
و جامع و مؤید و هفت و انند هم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که فارسیان از اسم جامد افسرده
که بجایش می آید های هوز را حذف کرده علامت
مصدر (دن) بر آخرش زیاده کردند افسردن
شده اند و دال مهمله که بیک جا جمع شد یکی حذف
شده افسردن باقی ماند معنی حقیقی این سرد شدن
آب است و حقیقت این معنی از ماخذ لفظ
افسرده ظاهر شود که بجای خودش می آید پس
معنی اول که مطلق سرد شدن است مجاز باشد
و معنی دوم هم مجاز که یخ بستن و منجمد شدن آب
از سرد شدنش صورت گیرد و معنی سوم این
مجاز مجاز باشد و خصوصیت با دل ندارد چنانکه
محققین عالیشان نوشته اند بلکه سرد شدن چیزی
است و تفصیل آن در ملحقات سرد شدن می آید

حقیقت ماخذاین متقاضی آنست که این را بفتح سین مهمله خوانیم چنانکه از بحث افسرده ظاہر می شود ولیکن فارسیان این را بضم سین مهمله استعمال کنند و این تصرف اہل زبان باشد و فسردن که بجایش می آید مخفف این (اردو) (۱) سرد ہونا (۲) منجمد ہونا ۔ جم جانا (۳) کسی چیز کا سرد ہونا ۔ اس کی تفصیل ملحقات افسردن سے ظاہر ہوگی ۔

افسردن آتش
مصدر اصطلاحی ۔

ہمان است که بر آتش افسردن در ممدوده گذشت (اردو) دیکھو آتش افسردن ۔

افسردن بازار
مصدر اصطلاحی ۔

بمعنی سرد شدن بازار و کاسد شدن رونق و کار و بارش باقی نماندن باشد (ملا فوقی ۵) بسکه بازار آتش افسردست ؛ از خجالت غرق بحر تب است ؛ بہار ذیل لفظ افسرده بسند ہمین شعر ملا فوقی مصدر افسرده شدن بازار قائم کند تسامح اوست و مخفف این است فسردن بازار ہم که بجای خودش آید (ظہوری ۵) ز دم شان فسردست بازار شعر ؛ نکو میفروشند طومار شعر ؛ (اردو) بازار سرد ہونا ۔ دکن مین مستعمل ہے ۔ بازار مندا ہونا ۔ بقول آصفیہ سرد بازار می ہونا ۔ خرید و فروخت کم ہونا ۔

افسردن چراغ
مصدر اصطلاحی ۔

بہار ذیل لفظ افسرده چراغ افسرده را قائم کرده که متعلق از ہمین مصدر است و این کنایه باشد از کم شدن روشنی شمع و چراغ (ملا طغرا ۵) دلی تیره ہمچون فسرده چراغ ؛ ولی بی طراوت چو بر گشته داغ ؛ مخفی مباد که درین شعر استعمال مصدر فسردن چراغ است بدون الف اول عیبی ندارد (اردو) دکن مین اسکا ترجمه چراغ ٹمٹمانا ۔ چراغ ٹمٹماتا ہے ۔ صاحب آصفیہ نے لفظ چراغ کے ذیل مین اسکا ہم معنی

کوئی استعمال نہین لکھا۔ البتہ ٹمٹمانا پر لکھا ہی کہ چراغ کا بجھنے کے قریب ہونا۔ اور جھلملانا پر فرمایا ہے کہ چراغ یا ستارے کا کم کم چمکنا۔

(۱۶۲۷) **افسردنِ خون** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی سرد شدن خون باشد کہ گرمی و جوش ندارد چنانکہ صائب گوید (ص) ہر کہ عاشق نیست خون در پیکرش افسردہ است ؛ گفتگو با زاہدان تلقین بخون مردہ است ؛ (اردو) خون سرد ہونا دکن مین مستعمل ہے یعنی خون کی گرمی اور جوش باقی نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے خون سفید ہونا بمعنی بے مہری ظاہر ہونا لکھا ہے۔ لیکن یہ فارسی کا خالص ترجمہ نہین ہے۔

(۱۶۲۸) **افسردنِ دل** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی افسردہ و ملول شدن دل باشد کہ شگفتگی و خوشدلی باقی نماند و دل افسردہ دافسردہ دل از ہمین مصدر است (ظہوری ص) بدل افسردہ بمو یاد مرگ ؛ نیست زداغ تو جگر را گزیر ؛ (اردو) افسردہ دل ہونا۔ افسردہ دل بقول امیر بمعنی اداس۔ رنجیدہ اور جس کا دل شگفتہ نہو (صبا ص) آنکھین صبا پر آپ ہین اس نور کی لئے ؛ افسردہ دل ہین آتش مغفور کے لئے ؛

(۱۶۲۹) **افسردنِ سینہ** مصدر اصطلاحی۔ بہ معنی جوش باقی نماندن در سینہ و سینۂ افسردہ از ہمین مصدر است (ظہوری ص) آتش پر شعلہ بر سینۂ افسردہ ریخت ؛ دجلہ پر پایۂ از چشم بی نم جوش زد ؛ (اردو) سینہ مین جوش باقی نہ رہنا۔

(۱۶۳۰) **افسردنِ لفظ** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ نبودن لفظ کہ بہ دل نچسپد چنانکہ ظہوری گوید (ص) گرم مداحی دارای دکن ہر کہ نشد ؛ لفظش افسردہ و معنیش زبون می آید ؛ (اردو) لفظ شگفتہ نہونا۔ دل چسپ نہونا۔

افسردہ بقول بہار بالفتح و ضم سین مہملہ بمعنی (۱) سرد شدہ و (۲) یخ بستہ و این ہر دو مجازی (۳) پژمردہ باشد۔ صاحب نوادر بذیل

مصدر افسردن ذکر این کرده گوید که بمعنی پژمرده
و سرد و صاحب بحر بذیل مصدر فرماید که (بہ) بمعنی
ملول و دلگیر ہم (عرفی ۵ه) عرفی اندر عشق اگر
ناقص بود افسرده نیست ٭ صید عشق از خام
باشد نیم خورد آتش است ٭ (وله ۵ه) افسرده
را نصیب نباشد دل کباب ٭ آن یابد این نواله
که مهمان آتش است ٭ (ظهوری ۵ه) افسرده
گو بعرض تمنا بر آر جوش ٭ کز تاب کینه سوخت
سخن در زبان کس ٭ (صائب ۵ه) نیست
در عالم افسرده جگر سوختهٔ ٭ بچه امید بر آید
شرر از سنگ مرا ٭ و جمع این بقاعدهٔ فارسی
افسردگان باشد (صائب ۵) تا خدنگ
عمر بال و پر فشانی می کند ٭ خون ما افسردگان
رقص روانی می کند ٭ مؤلف عرض کند
که این اسم جامد زبان فارسی است و مرکب از
آب و سرده و در آخر سرده ہای نسبت باشد
که افادهٔ معنی مفعولی دهد - پس آب سرده

بمعنی آب سرد شده یعنی آب سرد باشد فارسیان
بقاعدهٔ خود بای موحده را به فا بدل کردند ہمچون
زبان و زفان و ممدوده بکثرت استعمال و لب
و لہجهٔ شان بمقصوره بدل شد افسرده باقی
ماند می بایست که بلحاظ ماخذ سین مهمله را مفتوح
گیریم ولیکن در محاوره و روزمرهٔ عجم بالضم
مستعمل است و این تصرف عوام است بلحاظ
عدم علم از ماخذ - مصدر افسردن که گذشت
از همین اسم جامد وضع شد - پس معنی اول مجاز
معنی حقیقی است بدون خصوصیت آب و معنی
دوم ہم مجاز آن که آبی که منجمد شود و یخ بندد
بسیار سرد می باشد که کثرت سردی سبب انجماد
است و معنی سوم و چہارم مجاز معنی اول باشد
بر سبیل استعاره که چیزی که سرد شود و پژمرده گردد
و گرمی درو باقی نماند ازینجاست که فارسیان
چیز پژمرده و شخص ملول و دلگیر را افسرده گفتند
که گرمی و جوش ندارد و گویا مثل آب سرد است

فارسیان این را با مصادر فرس مرکب ہم کردہ اند که در ملحقات می آید (اردو) (۱) سرد- بقول آصفیہ- ٹھنڈا سست- ڈھیلا- افسردہ (۲) منجمد- بقول آصفیہ سردی سے جما ہوا بستہ ٹھٹھرا ہوا- (۳) افسردہ- بقول امیر مرجھایا ہوا (خلیل ع) افسردہ ہے داغ دل عشق ہمیشہ ؛ نادار کے گھر میں نہیں ہوتا ہے تو اگرم (۴) افسردہ- بقول امیر- اداس غمگین (بحر ع) کوئی دم غم غلط احباب میں ہو جاتا ہے ؛ دل افسردہ کو بہلاتی ہے صحبت کیسی ؛ (فقرہ) خیر تو ہے آپ اتنے افسردہ کیوں ہیں "

افسردہ آمدن سخن مصدر اصطلاحی افسردگی رو دادن و شگفتگی پیدا نہ شدن از سخن چنانکہ ظہوری گوید (ع) زخویش تا نئی گو ہم سخن افسردہ می آید ؛ بروبش تا نئی بنیم نگہ پژمردہ می گردد ؛ (اردو) سخن سے شگفتگی ظاہر نہ ہونا- کلام رو کھا ہونا- بے لطف ہونا-

افسردہ باشیدن استعمال- بمعنی ملول بودن است (ظہوری ع) چرا افسردہ باشم از برای خود زنم فالی ؛ چو من از گرم خوانان بیت شہبالی پر و بندم ؛ (اردو) افسردہ ہونا-

افسردہ بودن استعمال- صاحب آصفی ذکر این کردہ که بمعنی پژمردہ بودن است (حزین اصفہانی ع) افسردہ بود بسکہ بساط چمن حزین ؛ ایام گل گذشت و بہاران ندید کس ؛ (اردو) افسردہ ہونا-

افسردہ بیان اصطلاح- بقول صاحب بحر عجم بمعنی آنکه سخنش بر دلہا اثر نکند- بہار گوید که کنایہ از پوچ گو و ہیزہ گو که سخنش بر دل نزند (صائب ع) سخن آنست کز و زندہ دلی گرم شود ؛ لب افسردہ بیانان و لب گور یکیست ؛ مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است یعنی بیان افسردہ کنندہ (اردو) وہ شخص جسکا بیان مخلوق کے دل پر اثر نہ کرے یادہ گو- ہرزہ گو- ہماری

برائے یہی افسردہ بیان اور مقرّر بے اثر بھی کہہ سکتے ہیں۔

افسردہ پستان | اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم و بہار زن عقیم و زن پیر کہ از زادن باز ماندہ باشد (خاقانی ؎) کیمر شود امہات دوران ؛ بستہ رحم و فسردہ پستان ؛ مؤلّف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و افسردن پستان علامت این است کہ نوبت بہ شیر نرسد و درین سند فسردہ پستان بدون الف اول مستعمل یعنی ندارد (اردو) وہ عورت جو بانجہ ہو یا ضعیفی کی وجہ سے حاملہ نہ ہوتی ہو۔

(الف) افسردہ جان | اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم و بہار (۱) مردم مردہ دل و (۲) سخت دل و بی مہر (نظامی ؎) نشاط اندر آرد بخواندگان ؛ مفرّح رساند بد اندگان ؛ فسردہ دلان را در آید بکار ؛ بغم آلودگان را شود غمگسار ؛ مؤلّف گوید کہ برای معنی دوم طالب سند باشیم کہ استعمال این بدین معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم ہم ساکت و از ہمین اصطلاح متعلق است -

(ب) افسردہ جانی | بزیادت یای مصدری (ظہوری ؎) در گداز طفلۂ افسردہ جانی نیستم ؛ داغ دل صد سینہ دارم در گریبان نشست باز ؛ (اردو) (الف) (۱) دیکھو افسردہ دل (۲) سخت دل - بے مہر (ب) افسردہ دلی مؤنّث۔

(۱۰۴۴)

افسردہ جگر | استعمال - مرادف افسردہ دل است کہ می آید یعنی غمگین (ظہوری ؎) بگاہ گریہ گرد از جوئبار رگ برانگیزم ؛ خوش آن کز گریہ گاہ خود جگر افسردہ می آید ؛ (اردو) دیکھو افسردہ دل۔

(۱۰۴۵)

افسردہ حال | استعمال - بقول صاحب آنند بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی عاشق حیف است کہ سندی پیش نشد و دیگر کسی از محققین ذکر

این نکرد نجیان ما اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ حال او افسردہ باشد مرادف افسردہ دل وغمگین وجا دارد کہ کنایتہً عاشق را گوئیم طالب سند باشیم (اردو) عاشق۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ نہایت دوست رکھنے والا۔ چاہنے والا۔ مریض عشق۔ فریفتہ۔ شیدا۔ والہ۔

افسردہ خاطر | استعمال۔ بقول صاحب بحر آنکہ ملول ودلگیر بود وبقول انند دل شکستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف افسردہ دل است اسم فاعل ترکیبی (اردو) افسردہ خاطر۔ بقول امیر اداس۔ رنجیدہ جس کا دل شگفتہ نہ ہو۔

(۱۶۵۰)

افسردہ خوان | استعمال۔ بمعنی کسی کہ خوان او گرم نیست بلکہ سرد است اسم فاعل ترکیبی باشد مرادف سرد خوان (ظہوری سہ) پی داغ خون جگر گستراند؛ بافسردہ خوانان صلائی رسانم؛ (اردو) وہ شخص جس کا دسترخوان سرد ہو۔ جس کے دسترخوان پر گرما گرم غذا نہو

(۱۶۴۱)

افسردہ دامن | استعمال۔ بمعنی کسی کہ دامن او سرد باشد وکنایہ از ملول۔ اسم فاعل ترکیبی است (میر معزی سہ) آب حیات آتش افسردہ دامن است؛ مجنون عبث بدامن صحرا نمی رود؛ (اردو) ملول۔ غمگین افسردہ۔

افسردہ درون | استعمال۔ بقول صاحب بحر عجم مرادف افسردہ جان (کہ گذشت) صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و مرادف بمعنی اول افسردہ جان باشد وبا معنی دوم ہیچ تعلق ندارد وخیال ما بہ افسردہ جان ہم ہمین است طالب سند باشیم (اردو) دیکھو افسردہ جان۔

(الف) **افسردہ دل** | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم وبہار مرادف افسردہ جان مؤلف

عرض کند که مرادف معنی اولش فقط و معنی دوم
را با این تعلقی نیست و همین است خیال ما نسبت
افسرده جان هم که بعد ازین ذکرش کرده ایم و
معاصرین عجم هم این را به معنی ملول و دلگیر استعمال
کنند چنانکه صاحب یوسف سراج آورده (نثر)
چون در خزانهٔ عامره چنانکه وزیر ذکر نموده نقصان
نقود مشاهده شده بود بنا برین من هم ازین جهت
افسرده دل بودم" (ظهوری سه) در پس پرده
نماند گر افسرده دلی ؛ داغ یک لخت سرور است
که در سینه کشم ؛ (عرفی سه) جز دل سوخته را صوفی
افسرده دلست ؛ در خم طرهٔ ما باز فشاندی از [illegible]

(ب) افسرده دلی | بیای مصدری حاصل
بالمصدر افسرده دل بودن و شدن است
(ظهوری سه) افسرده دلیم در زبان داشته
هر آه و صید زبانه برخاسته ؛ (اردو) (الف)
افسرده دل - دیکهو افسرده خاطر (ب) افسرده
دلی - بمعنی پژمرده دلی و رنجیدگی و ملال خاطر که
سکتے ہیں -

افسرده دم | استعمال - بقول بهار مرادف
افسرده بیان (میرزا رضی دانش سه) نیست
بر نالهٔ افسرده دمان گوش مرا ؛ بلبلی کو که صفیرش
برد از هوش مرا ؛ (اردو) دیکهو افسرده بیان

افسرده روان | استعمال - بقول بهار
مرادف افسرده جان (که گذشت) بخیال ما مرادف
معنی اولش باشد فقط و با معنی دومش هیچ
تعلق ندارد و همین خیال نسبت افسرده جان
هم ظاهر کرده ایم (صائب سه) از صحبت افسرده
روانان بحذر باش ؛ چو پای جگر سوختگان هیچ
شرر باش ؛ (اردو) دیکهو افسرده جان -

(الف) افسرده شدن | استعمال - بمعنی
ملول و دلگیر شدن است بهار بذیل لفظ افسرده
مصدر افسرده شدن را ذکر کرده است مؤلف
عرض کند که فارسیان استعمال این برای انسان
و غیر ذوی الارواح هم کرده اند چنانکه -

(ب) افسرده شدنِ تب | بقول صاحب
بحر عجم بمعنی دور شدن تب است و بقول بہار
کم شدن آن و ما با بہار اتفاق داریم چنانکه صاحب
گوید (س) شد رعشۂ پیری پر و بال طلب
تو بہ یکم نشد افسرده ز کافوری تب توبہ و ---

(۱۰۵۰)

(ج) افسرده شدنِ جہان | بمعنی ظاہر
شدن آثار ملالت از جہان چنانکه حزین اصفہانی
گوید (س) جہان افسرده شد ای عشق خون
آشام اشارت کن ۔ که این دل مردگان را بر
رگ جان نشتر انداز دی ۔ ---

(د) افسرده شدنِ قصه | بتحقیق ما اثر نکردن
بر دل سامع نباشد و بقول بہار کنایه از تبدیل
شدن قصه (باقر کاشی س) شد قصه ام افسرده
چو افسانۂ مجنون ۔ پیدا است که رسوای جہان
چند توان بود ۔ (اردو) (الف) افسرده ہونا ۔ ملول ہونا
غمگین ہونا ۔ (ب) بخار کم ہونا ۔ تب کم ہونا
(ج) ساری دنیا میں غم کے آثار اور افسردگی
پیدا ہونا (د) قصه کا بے اثر ہونا ۔

افسرده کالبد | استعمال بقول انند بحوالۂ
مظہر العجائب بمعنی عاشق است ۔ دیگر کسی از
اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید که اگرچه
این معنی موافق قیاس و کنایه باشد ولیکن طالب
سند باشیم (اردو) عاشق ۔ دیکھو افسرده حال

(الف) افسرده گفتن | استعمال بمعنی گفتگو
کردن و سخنی گفتن که در دل مخاطب و سامع
اثرے نکند ۔ ---

(۱۰۵۱)

(ب) افسرده گو | اسم فاعل ترکیبی از ہمین
مصدر است (ظہوری س) زاہد افسرده
گو گرمی مکن خواہد فتاد ۔ زاہ برق رحمتی بر خرمن
عصیان ما ۔ (اردو) (الف) ایسی بات کرنا
جس سے سامع متاثر نہ ہو اور (ب) اسی کا
اسم فاعل ترکیبی ہے یعنی بے اثر بات کہنے والا ۔

افسرده مہر | استعمال ۔ بقول بہار و انند
کنایه باشد از کم مہر (دانش س) از بیا افسرده

مهران بوی دل سوزی نمی آید؛ ز پای گل بجای
لاله زاری می کشم خود را؛ مؤلف عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی است مرادف سردمهر۔
(اردو) سردمهر۔ بقول آصفیہ کم توجہ۔ بےمہر
بے محبت بیرحم۔

(الف) **افسر دیر اعظم** | اصطلاح بقول
صاحب بحر آفتاب و صاحب برهان گوید که
بکسر رابع کنایه باشد از آفتاب۔ صاحبان
مؤید و جامع و اند هم ذکر این کرده اند
صاحب هفت صراحت فرماید که بفتح دال
مهمله وکسر رای دوم است مؤلف گوید
که مرکب اضافی است که فارسیان کنایتهً
دیر اعظم فلک را گویند وجهان را نیز پس افسر
را بسوی او مضاف کردند و درین جا افسر
استعاره باشد از حکمران و پادشاه اندرین صورت
معنی لفظی این پادشاه فلک یا جهان است
وکنایه از آفتاب جهانتاب رجا دارد که
بمعنی حقیقی افسر معنی این تاج فلک یا تاج
جهان گیریم وکنایه از آفتاب جهانتاب و
ازهمین قبیل است ------

(ب) **افسر دیر بلند** | که بقول صاحب
ناصری کنایه باشد از آسمان۔ دیگر کسی از
محققین ذکر این نکرد عیبی ندارد که موافق
قیاس است و صاحب ناصری از اهل زبان
(اردو) (الف وب) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنی۔

افسر ربودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی پادشاهی گرفتن از کسی
است چنانکه خسرو گوید (سه) آمدم نه از پی آن
کار ربود؛ کافسر و اقلیم توانم ربود؛ (اردو)
حکومت اور بادشاہی حاصل کرنا۔

افسر ساختن | مصدر اصطلاحی کنایه
باشد از بر سر نهادن وکمال تعظیم کردن (ظهوری
سه) افسر تارک اقبال ظهوری سازم؛ کف

خاکستر اگر از درشه بردارم؛ (اردو) سر پر رکھنا بقول آصفیہ تعظیماً کسی چیز کو اٹھا کر سر پر رکھنا۔ نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ (جرات ؎) ہاتھ جرات کے جو گل سنگ در یار لگا؛ کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا۔

افسر سکزی بقول بحر و جامع (۱) نام سازی و (۲) نام تصنیفی از باربد۔ بہار گوید کہ بکسر سین مہملہ بکاف فارسی و زای تازی نام سازی کہ بزمانہ قدیم در ملک سیستان متعارف بودہ خان آرزو و سراج فرماید کہ این در سیحی لحن داودی داخل نیست معنی اول صحیح است و سکزی سیستانی را گویند۔ صاحب رشیدی و سروری بر معنی اول قانع (منوچہری ؎) بگیر بادہ نوشین و نوش کن بصواب؛ ببانگ شیشم و یا بانگ افسر سکزی؛ صاحب ناصری فرماید کہ نام نوائیست از مصنفات باربد و سکز کوہ سیستان را گویند و سکزی منسوب بہ سیستان و این یای نسبت است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی تاج منسوب بہ سیستان یعنی مایۂ ناز سیستان و کنایہ از سازی و آنچہ برہان معنی دوم قائم کردہ است اغلب کہ تسامح اوست۔ اتفاق اہل تحقیق بر معنی اول است و صاحب ناصری درست گفتہ کہ این از مصنفات باربد است ولیکن او ہم تسامح کردہ کہ ساز را نوا گفتہ از ینجاست کہ مخترعات و مصنفات نوشت (اردو) فارسیون نے افسر سکزی ایک ساز کا نام رکھا ہے جس کا موجد باربد تھا اور زمانہ سلف مین سیستان مین اس کا رواج تھا۔

افسر شدن بقول برہان کنایہ از پادشاہ شدن۔ صاحبان سراج و جامع و بحر ہم زبانش و صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب بذیل استعارات و کنایات این را بسند کلام نظامی آوردہ و سکندری خوردہ (؎) چو من بر سر خسروان افسرم؛ چہ اندیشہ باشد ز اسکندرم؛ مؤلف عرض کند

ازین سند مصدر افسر شدن حاصل نمی شود و شاہد ناصری بر خلاف اوست و بر زبان معاصرین استعمال این مصدر بمعنی حاکم و بالادست شدن است و این کنایہ باشد کہ تاج ہم بالای ہمہ لباس است (اردو) افسر ہونا -

(۱۶۲) **افسر کج نہادن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از رعنائی چنانکہ یار را کج کلاہ گویند یعنی تاج را بر سر مائل کردن کہ ادای معشوقان است (ظہوری ؎) چتر افراشتہ از جلوۂ پروانہ بفرق * باد از شعلہ چرا کج نہ نہد افسر شمع * (اردو) کج کلاہی - بقول آصفیہ مؤنث - بانکپن (مصحفی ؎) کج کلاہی نہ گئی تا سر مژگان اس کی * اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی درانی کا * فارسی مصدر کا لفظی ترجمہ تاج کو مائل کرنا - ایک جانب جھکانا -

(۱۶۳) **افسر کردن** استعمال - بمعنی تاج ساختن است (انوری ؎) فال مرکب او دارد آن بہا و شرف * غبار موکب او دارد آن محل و خطر * گران کنند عروسان خلق را یارہ * وزان کنند بزرگان ملک را افسر * (اردو) تاج بنانا -

افسرگر اصطلاح - بقول صاحب ہند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نام طائری است کہ آنرا خطاف و پرستو نیز خوانند - صاحبان تحقیق ازین ساکت و شک نیست کہ این کنایہ باشد گویند کہ آشیان این جانور مشابہ بہ تاج باشد ازینجاست کہ فارسیان کنایتہً این را درست کنندہ و سازندہ افسر گفتہ باشند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ابابیل - بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث - ایک قسم کی چھوٹی سی چڑیا ہوتی ہے جسکی چونچ اور سارے پر سیاہ مگر سینہ سفید ہوتا ہے فارسی میں پرستو کہتے ہیں -

افسر نہادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و این ہمانست کہ بر افسر بر سر نہادن

گذشت ومجرد افسر نہادن ہم مرادف آنست (ظہوری سے) کسی راکہ دل دست بر سر نہد ٭ فلک را زنعلین افسر نہد ٭ (اردو) تاج پہنانا۔

افسر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تاج یافتن وکنایہ از حکومت وشاہی یافتن باشد (حزین اصفہانی سے) تواند شد کہ فرقم افسر نقش قدم یابد ٭ اگر گامی فرود از اوج استغناہی یار آ ٭ (ظہوری سے) خوشا فرقی کہ افسر یافت ازخاک کف پایش ٭ خوشا چشمی کہ حیران گشت بر رخسار زیبایش ٭ (اردو) تاج پانا۔ حکومت پانا۔ پادشاہی حاصل کرنا تاجدار ہونا۔

افسر یاقوت اصطلاح۔ مرکب اضافی وبقول صاحب انند کنایہ از خورشید باشد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وحیف است کہ سندی پیش نشد۔ بخیال ما خلاف قیاس نیست و آفتاب را تاج یاقوت توان گفت کہ ہیچون یاقوت می درخشد (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

افسنتین بقول برہان بکسر ثالث وسکون نون دو فوقانی بہ تحتانی رسیدہ وبنون زدہ نوعی از بوی مادران کوہی است۔ گل آن بابونہ ماند و تلخی آن بصبر نزدیک است۔ درد چشم را سود دارد۔ صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ وسکون فا وفتح سین وکسر تای فوقانی اسم رومی است و گویند لغت یونانی باشد بعربی خترق وبلغت مصر نوع زبون آنرا وشیہ ونوع جبلی آنرا ربلی وبفارسی مروہ وموی بخوشہ وبہندی مجتری وشتارو گویند وآن نباتی است برای معدہ وجگر وخصوصاً جہت فم معدہ نافع۔ بقول شیخ گرم در اول وخشک در سوم۔ مفتح قابض جالی ملطف مجفف ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور

نام افسنتین لکھا ہے اور مرزه او رخترق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک قسم کی گھانس ہے جس کا پھول بابونہ کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے۔

افسور | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول وثالث ورای مہملہ لغت فارسی است (۱) بمعنی شرم وخجالت و (۲) نوعی از حیوان دشتی است دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد وصاحب محیط ہم از معنی دوم این لغت ساکت حقیقت معنی اوّل جز این نباشد که فارسیان از افسوس که می آید سین مہملہ۔ ابر خلاف قیاس به رای مہملہ بدل کرده باشند باقی حال طالب سند۔ استعمال باشیم (اردو) (۱) شرم۔ دیکھو ازرم (۲) ایک حیوان دشتی کا نام افسور کہا گیا ہے اور صاحبان تحقیق اسکی صراحت مزید سے ساکت اور ہم قاصر ہیں۔

افسوس | بقول برہان وجامع وناصری با واو مجہول بروزن محبوس (۱) بمعنی ظلم وستم وبیراہی و (۲) دریغ وحسرت و (۳) بازی وظرافت وسخر ولاغ و (۴) نام شہر دقیانوس وبقول بعض بمعنی چہارم لغت عربست۔ صاحب رشیدی فرماید که بمعنی دوم بالفتح باشد وبمعنی سوم بالضم وبحذف الف ہم آمده۔ صاحب جہانگیری بذکر ہر سه معنی اول الذکر ہر یکی را سندے دہد (استاد طیبع سرخسی سلف) ای صدر نائی بولایت فرست نوبۂ معزول کن معینک منحوس ذر ورنذ رزہای بیشمار یا فسوس می برد ۞ آخر شمارا ویکن از بہر مزور اء ۞ (حافظ شیرازی ۵۲) افسوس از ان کسان که نداننداینقدر ۞ کز عمر آن خوشست که یک لحظه با ہم اند ۞ (ناصرخسرو ۵۳) بر خویدا افسون سخره دا فسوس کنند ۞ وانگہی جز که بہمه تنبل دافسون نخرند ۞ فرماید که بمعنی سوم بدون الف ہم آمده صاحب سروری بر معنی سوم وچہارم قانع وبرای ہرد وسندی آورده۔

(حکیم انوری ۵۴۵) آخر افسوستان نباید از آنکہ بہ ملک در دست مشت افسوسی است بہ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل صراحت کند کہ بمعنی ظلم و ستم کردنست - بخیال ما تسامح اوست کہ از اسم جامد معنی مصدری پیدا می کند - خان آرزو در سراج آوردہ کہ این کلمہ ایست کہ دردِ وقت دریغ گویند و بمعنی دریغ نیز و بمعنی بیکار کہ سخرہ گویند و بحوالۂ برہان ذکر معنی اول ہم کردہ فرماید کہ انچہ جہانگیری بمعنی لاغ و سخر نوشتہ خطاست و انچہ رشیدی بمعنی تمسخر گفتہ غلط است و گوید کہ بمعنی چہارم غیر فارسی است - بہار بذکر معنی دوم و سوم فرماید کہ دو دار تشبیہات اوست و با لفظ خوردن و داشتن و رسیدن و کردن مستعمل - صاحب مؤید گوید کہ بمعنی سخن در دروغ است و ذکر معنی چہارم ہم کند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و انچہ خان آرزو بمعنی بیکار آوردہ خطا کردہ حیف است کہ سندی پیش نکرد و انچہ بر جہانگیری و رشیدی اعتراض کردہ غلط است کہ استعمال جملہ معانی شد کرہ بسند کلام اہل زبان ثابت و فسوس مخفف این باشد و فسوسیدن مصدر ش کہ بجای خودش مذکور شود و انچہ صاحب رشیدی فتح اول را بمعنی دوم و ضم اوّل را بمعنی سوم مخصوص میکند موجہ نیست و اتفاق محققین بالفتح باشد برای جملہ معانی و صاحب منتخب کہ محقق زبان عرب است ذکر معنی چہارم کردہ کہ لغت عرب باشد و معنی بیان کردہ صاحب مؤید مجاز معنی سوم است و بس - (اردو) (۱) ظلم - بقول آصفیہ عربی - مذکر - ستم - جور - سختی - بے رحمی - زبردستی (۲) افسوس - بقول امیر فارسی - مذکر - حسرت - رنج - تاسف آپ فرماتے ہین کہ کبھی حسرت و تاسف کی جگہ آہ اور ہائے کے مثل یہ کلمہ زبان پر آتا ہے وہان رنج کے معنی نہین دیتا بلکہ حالت رنج کو ظاہر کرتا ہے (۳) ٹھٹھول - بقول آصفیہ (ہندی) ہنسی - ظرافت - مذاق (۴) ایک شہر کا نام

زبان عرب مین افسوس ہے جو دقیانوس سے منسوب ہے ۔

افسوس خاستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی صدای افسوس بلند شدن باشد (اثر فیضی ؎) آن ساز نما که چون زنی کوس ÷ خیزد ز جہان ہزار افسوس ÷ (اردو) صدای افسوس بلند ہونا ۔

افسوس خوردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی تاسف وافسوس کردن وافسوسناک شدن باشد (اثر شیرازی ؎) نی ہمین دانا ز اوضاع جہان افسوس خورد ÷ ہر کہ شد بر خوان ہستی میہمان افسوس خورد ÷ (صائب ؎) بر دوستان رفتہ چہ افسوس میخوریم ÷ باخود اگر قرار اقامت نداده ایم ÷ (اردو) افسوس کہانا - بقول امیر تاسف کرنا - اظہار قلق کرنا - (ظفر ؎) جب کبھی کرتے ہین ہم منہ سے بیان احوال غم ÷ ایک عالم اسنے ظفر افسوس شکر کھائے ہے ÷ آپ فرماتے ہین کہ افسوس کہانا لکھنؤ مین نہین سنا ۔

افسوس داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی متاسف شدن باشد (اثر شیرازی ؎) خوش افسوسی ز قتلم آن بت خونخوار میدارد ÷ که انگشتی بخون آلوده دائم در دہان دارد ÷ (اردو) افسوس کرنا - متاسف ہونا ۔

افسوس ریختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده وازسند پیش کرده اش (افسوس فرو ریختن از دہان) پیدا می شود که بمعنی ظاہر شدن افسوس و پیدا شدن صدای افسوس از دہان باشد (حافظ شیرازی ؎) وگر کنم طلب نیم بوسہ صد افسوس ÷ ز حقہ دہنش چون شکر فرو ریزد ÷ (اردو) افسوس ظاہر ہونا - منہ سے نکلنا ۔

افسوس فرو ریختن از دہان | استعمال ہمان است که بر افسوس ریختن مذکور شده

(اردو) دیکھو افسوس ریختن۔

افسوس کردن | استعمال۔ صاحب آنند ذکر این کرده که بمعنی متاسف شدن است (حافظ شیرازی ؎) نرگسش عربده جوی و لبش افسوس کنان ٭ نیم شب دوش ببالین من آمد بنشست (اردو) افسوس کرنا۔(قلق ؎) حال پر اس کے کرکے کچھ افسوس ٭ خاص اپنا کیا خطا ملبوس ٭

افسون | بقول برہان بر وزن افیون (۱) خواندن کلماتی باشد مر عزائم خوانان و ساحران را بجہت حصول مقاصد خود و (۲) بمعنی حیلہ و تزویر ہم۔ صاحب ناصری فرماید کہ خواندن کلماتی است بطریق عزائم برای دفع چشم زخم و حفظ چیزی۔ و بقول صاحب رشیدی چیزیکه برای جادوی کسی بخوانند یا بنویسند و بقول سروری سحر است و حیلہ و فرماید کہ اوسون نیز گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول بحوالہ رشیدی کرده و معنی دوم را بحوالہ برہان نوشتہ فرماید کہ معنی دوم مجاز معنی اول است بہار گوید کہ با لفظ بستن و خواندن و دمیدن و کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ انحصار این ہر چہار نیست کہ او ملحقات ظاہر شود بالجملہ بتحقیق ما این اسم جامد زبان فارسی است بمعنی عزیمت مطلقاً و فسون بحذف الف مخفف و اوسون بہ واو مبدل این (عرفی ؎) از فسون عاقبت بر سیفروزم روی زرد ٭ در مزاج من نخار دو زخ و افسون یکی است ٭ (ظہوری ؎) داد از چشمان کہ خوابم را بافسون بستہ اند ٭ آب از چشم ترم بر نیل و جیحون بستہ اند ٭ (صاحب گلشن از سروری ؎) ہمہ افسانہ و افسون و بند است ٭ بجان خواجہ کاینہا ریشخند است ٭ (اردو) افسون بقول امیر (فارسی) مذکر (۱) جادو۔ منتر (اسیر ؎) کیا ہاتھ میں اس افعی گیسو کو لگاؤں ٭

افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا“ (۲) فریب - مکر و حیلہ (فقرہ امیر) ”تمنو تو یہی ایک ہی مکر دکھیا ہے انہین ایسے ہزارون افسون یاد ہین“

افسون آموختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تعلیم افسون دادن است (مظہر ؎) نمیدانم بہار آموخت طفلان را چہ افسونی ٭ کہ در ہر خانہ می بینیم زنجیری و مجنونی (اردو) افسون سکھانا۔

افسون بدل بستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر افسون بستن کردہ و این بمعنی مسخر کردن دل کسی با فسون باشد (علی خراسانی ؎) از رہ مہر و محبت در دل ما جانہ کرد ٭ این ہمہ افسون بدلہا از رہ نیرنگ بست ٭ (اردو) افسون کرنا۔ کسی کے دل کو جادو سے مسخر کرنا۔

افسون پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاثر شدن از افسون باشد (طالب آملی ؎) مجنون تو افسانہ و افسون نہ پذیرد ٭ با بخرد ی پند فلاطون نہ پذیرد (اردو) جادو یا افسون سے متاثر ہونا۔

(۱) افسون پرداز | استعمال - بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ بمعنی افسون گر باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) افسون پرداز تر از عشق در عالم نمی باشد ٭ دم طفلان نادان مید مد پیران دانا را ٭ ظاہر است کہ سند متعلق بہ فسون پرداز است عیبی ندارد و مرادف این است ــــــــــــ

(۲) افسون پژوہ | کہ صاحب بحر و ضمیمہ برہان ذکر این کردہ است ایہم اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱ و ۲) افسونگر۔ دیکھو افسا۔

افسونِ جدائی | استعمال - مرکب اضافی است و بقول بہار افسونی کہ برای جدائی دو کس خوانند و آنرا در تازی دعار البغض گویند

(ابوطالب کلیم ؎) دم تیغ را ساحری شد پدید ؛ فسون جدائی بر اعضا دمید ؛ ظاہر است که از سند بالا فسون جدائی بحذف الف اول پیداست عیبی ندارد (اردو) افسون جدائی کہ سکتے ہیں وہ جادو منتر جو دو شخصوں میں مفارقت پیدا کرنے اور جدائی کے لئے افسونگر کرتے اور پڑھتے ہیں

افسون خوان | استعمال - بقول بہار - مرادف افسون پرداز اسم فاعل ترکیبی است (نظامی ؎) آن فسون خانان که در تن جان بافسون می دمند ؛ پیش آن لعل فسون خوان لب افسون بسته اند ؛ از سند پیش شده فسون خوان بحذف الف اول پیداست عیبی ندارد - (اردو) دیکھو افسون پرداز -

افسون خوردن | استعمال - بقول بہار دیگر بمعنی فریب خوردن است متعلق بمعنی دوم لفظ افسون (مولوی معنوی ؎) زن بر وزد بانگ کای ناموس کیش ؛ من فسون تو نخواہم خورد بیش ؛ ازین سند فسون خوردن بحذف الف اول پیدا است عیبی ندارد (اردو) فریب کھانا - دھوکا کھانا -

افسون داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی صاحب افسون یعنی افسونگر بودن (ظہیر فاریابی ؎) آنکه در دین مسیحا شود از ہیبت او ؛ خبر دجال اگر افسون مسیحا دارد ؛ تعریف افسون مسیحا بجایش کنیم (اردو) افسون سے واقف ہونا -

افسون دانستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حقیقی یعنی از افسون واقف بودن است (نظامی ؎) اگر خود عشق ہیچ افسون نداند ؛ نه از سودای عشقت وارہانند (اردو) افسون جاننا -

افسون دمیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی حقیقی خواندن افسون و دمیدن برکسی باشد چنانکه نصیر ہمدانی آورده

(نثر) لب روزگار از غایت صدق افسون مہر بر رویش دمیدہ" (عرفی ے) چراغ بزم تقیم نہ شمع اہل دلیل ٭ کہ از دمیدن افسون آن واین میرد ٭ (حافظ شیرازی ے) میدمد ہر کس افسونی و معلوم نشد ٭ کہ دل نازک او مائل افسانہ کیست (اردو) افسون پھونکنا - بقول امیر منتر پڑھ کر دم کرنا - (داغ ے) پڑھا جو میرے وقت ذبح تونے منہ ہی منہ مین کچھ ٭ پڑھی تکبیر یا کچھ پڑھکر افسون دلستان پھونکا ٭

افسون ژند | استعمال - بقول صاحب انند بمعنی افسون آتش پرستان باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است دیگر ہیچ (اردو) آتش پرستون کا افسون -

افسون ساختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن باشد و بہار -

افسون ساز | را نوشتہ کہ بمعنی افسونگر و اسم فاعل ترکیبی است (حشمت اصفہانی ع) چشم فسون ساز ترا صد کافرستان در بغل ٭ وظاہر است کہ درین مصرع استعمال فسون بدون الف اول است عیبی ندارد (اردو) (۱) افسون کرنا (۲) افسونگر - دیکھو افسا -

افسون شنیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی باور کردن افسون و حیلہ بازی و در فریب آمدن باشد (حزین اصفہانی ے) مشنو فسون زہد کہ در تیرہ خاک ہند ٭ ہر کس نیافت دولت دنیا فقیر شد ٭ ظاہر است کہ ازین سند فسون شنیدن بحذف اول ہمہ است عیبی ندارد (اردو) فریب مین آنا - دھوکا کھانا -

افسونگر | استعمال - بقول بہار مرادف افسون ساز مؤلف گوید کہ افسون کنندہ را گویند اسم فاعل ترکیبی است و بزیادت یای مصدری افسونگری بمعنی حیلہ بازی باشد و مرادف عزیمت سازی ہم کہ حاصل بالمصدر افسون ساختن است (ظہوری ے) دران شہری کہ باشد در روا کسیر

ظہوری قدر افسونگر چہ باشد؛ (نظامی ے)
چہ عمر لیست کو را چندین خطر؛ بافسونگری برد
باید بسر؛ (ارد و) افسونگر۔ دیکھو افسا۔ دھوکہ
بازی۔ فریب دہی۔ (جادوگری۔ افسون سازی
بہی کہ سکتے ہین)۔

افسون گرفتن در مزاج | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر افسون گرفتن کردہ از معنی ساکت و
بخیال ما افسون گرفتن در مزاج بمعنی اثر کردن
افسون در مزاج باشد (فیضی ے) افسانہ رفت
در علاجش؛ افسون نگرفت در مزاجش؛ (اردو)
افسون کا اثر کرنا۔

افسون گرگی | اصطلاح۔ بقول بہار فرہنگی است کہ چون پیش کسی باشد دیگری بروی
غالب نیاید۔ مؤلف گوید کہ بمعنی حیلہ گرگی باشد
کہ گرگ در حیلہ بازی معروف است از ینجاست
کہ افسون گرگی حیلۂ را نام نہادہ اند کہ دیگری
از ان آگاہ نشود و خبر نیابد (نظامی ے) سیہ
ماری افسون گرگی درو؛ سراماسی از سر بزرگی
درو؛ (اردو) بہیڑیے کی سی مکاری۔ یعنی
گہری دہوکہ بازی جس سے دوسرا شخص واقف
نہ ہوسکے۔

افسون گری | استعمال۔ ذکر این بذیل افسونگر گذشت (اردو) دیکھو افسونگر۔

افسونِ مسیحا | اصطلاح۔ مرکب اضافی است
بقول بہار و صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔
(اسیری لاہجی ے) با آن لب جان بخش اسیری
کہ تو دانی؛ افسانۂ افسون مسیحا نتوان گفت؛
صاحب آصفی بحوالہ صہبائی دہلوی فرماید کہ
شاید عبارت از بالا رفتن مسیحا باشد بر آسمان گویا
این افسون ایشانست کہ از دست یہود خلاص
یافتند۔ بہرکیف نسبت افسون بحضرت عیسی
غائت سوء ادب است (الخ) مؤلف عرض
کند کہ چون مسیحا بحکم قم باذن اللہ مردہ را زندہ میکرد
مخالفینش معجزۂ او را سحر نام کردند و اشارہ ہمین است

در کلام اسیری لاہجی یعنی اشارۂ اعجازہ مسیحا بزبان مخالفیش کردہ و بدین وجہ کہ مقصود شاعر ازبیان تفوّق اثر لب جان بخش یار بود و نخواست کہ اعجاز مسیحا را اعجاز نام نہد (اردو) دیکھو اعجاز مسیحا۔

افسون نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن است۔ (خسرو ؎) بیک فسون کہ نمودی درآمدی بدلم ؛ کنون ز دل بصد افسون نمی شوی چہ کنم ؛ ازین سند فسون نمودن بحذف الف پیدا است عیبی ندارد (اردو) دیکھو افسون کرنا۔

افسونی بقول بہار رود وارستہ وانند بمعنی افسون زدہ (محسن تاثیر ؎) افسونی چشم نیم مستی است ؛ آن نرگس ذوالخمار جادو ؛ ذوالخمار نام شخصی است کہ بسی را از اعدا بطعن نیزہ از جا درآوردہ صاحب انند گوید کہ ذوالخمار نام او عوف بن الربیع ابن ذی الرمحین و وجہ تسمیۂ او آنکہ او در تقنیع زدن خود کہ او را خمار ہم می گویند مقابلہ کردہ اکثری را بہ نیزہ زد و ہرکس از مجروحان او را پرسیدہ شد کہ کدام کس ترا زخمی کرد گفت ذوالخمار۔ (اردو) افسون زدہ وہ شخص جس پر جادو و منتر کا اثر ہو چکا ہو۔

افشا بقول بہار بالکسر بمعنی ظاہر و آشکارا کردن و بالفظ دادن و شدن و کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربست صاحب منتخب ذکر این کردہ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی ظاہر و آشکارا استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) در زبان قصہ پردازان سخن کوتاہ شد ؛ زانکہ در افشا نمی گنجید غم پنہان ما ؛ (ولہ ؎) بکام دشمن از افشای راز دل نمی بردم ؛ تف حسرت اگر میخورد خون از اشک غمازی ؛ (اردو) افشا۔ بقول امیر فاش (برق ؎) خواب میں شکوہ دل لب پہ

نہ آیا ہرگز؛ بعد مرنے کے بھی افشا نہ مرا سایہ ہوا؛

افشا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ظاہر شدن است (سنجر کاشی ۵) سر ازل و راز ابد بی مدد وحی؛ چون طفل نشد	عدل تو ہرجا دہد افشا؛ (اردو) افشا ہونا۔ اسکی مثال لفظ افشا پر کلام برق سے گذری ہے دیکھو افشا۔

افشادن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی (۱) افشاردن و فشردن و (۲) نیز بمعنی سخن فحش گفتن۔ حیف است کہ سند این پیش نہ شد و دیگر کسی از محققین ذکر این مصدر نکرد بخیال ما مخفف افشاردن بحذف رای مہملہ توان گرفت و معنی دوم مجاز باشد کہ سخن فحش گفتن مخاطب را افشاردن است طالب سند باشیم و بیان ماخذ این بہ افشاردن بباید (اردو) دیکھو افشاردن۔

افشار بقول برہان باشین نقطہ دار بر وزن دستار (۱) بمعنی افشردن باشد یعنی آب از چیزی بزور دست گرفتن و ریختن پی درپی و (۲) ریزندہ نیز و (۳) خلانیدن و (۴) امر بدین معنی ہم یعنی بخلان وبیفشار و بریز و (۵) بمعنی مدد و معاون و شریک و رفیق ہمچون دزد افشار و (۶) نام طائفہ از ترکان۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ صیغۂ امر را بمعنی مصدر و فاعل آوردن غلط است و بمعنی مدد و معاون و شریک و رفیق ہم نیست و دزد افشار بمعنی مددگار دزد نباشد بلکہ آنکہ دزد را با مال گیرد و چیزی از وی بزور بستاند و بگذارد۔ یعنی چنانکہ بہ پیچ و تاب دادن جامۂ نمناک آب گیرند ہمچنین مال از دزد گرفت و نام قومی است از مغول ایرانیہ نہ طائفۂ از ترکان (الخ) صاحب جہانگیری ذکر معنی چہارم و پنجم و ششم کردہ صاحب رشیدی فرماید

که قبیلهٔ از ترکان و افشارنده و امر بافشاردن و شریک همچون وزد افشارود (۷) بمعنی دشنام و فحش - صاحب سروری آورده که پیاپی ریزنده را افشارنده همچون آب افشار و بمعنی خلانده همچون خارافشار و نیز امر به ریختن و فشردن و بمعنی هرزه و فحش و هرزه گوینده و امر باین معنی نیز و صاحب ناصری فرماید که بمعنی افشردن و خلانیدن و بیفشار و بمعنی معین و شریک و نام طائفه از ترکان که از اولاد افشارخان است که بافشار مشهور شد صاحب جامع ذکر معنی سوم و چهارم و پنجم و ششم کرده خان آرزو در سراج گوید که بمعنی افشارنده و امر به افشاردن و فحش و دشنام و شریک و قبیلهٔ از ترکان - صاحب بهار عجم فرماید که چیزی که برد رسر پنجه ازهم افشرده شود چون شیم دست افشار و زر دست افشار - الخ مؤلف - عرض کند که محققین تدقیق پسند و نازک خیال راه بحقیقت نبرده اند بتحقیق ما افشار بزیادت الف وصلی در اولش مزید علیه فشار است و فشار اسم جامد فارسی زبان که مرکب یافته می شود از فش و آر صاحب منتخب فرماید که فش در عربی زبان بالفتح و تشدید شین بمعنی بیرون شدن باد از مشک و به شتاب دوشیدن شیر از ناقه و آروغ دادن و پیروی دزدی کردن و جای جمع شدن آب و سفله و نادان و سخن چینی کردن (الخ) و آر امر حاضر از آوردن که چون با اسمی مرکب شود افادهٔ معنی اسم فاعل کند - پس درین ترکیب تشدید شین معجمهٔ فش و مد الف آر باقی نماند و فشار بمعنی دوشیدگی آرنده بصورت اسم فاعل ترکیبی قرار یافت و فارسیان آنرا بطور اسم جامد کنایةً بمعنی ضغطه استعمال کردند که بقول منتخب بمعنی فشار تنش و سختی و تنگی باشد که ذریعهٔ دوشیدن شیر است و تعلق دارد با معنی حقیقی ماخذ همین است حقیقت معنی اوّل و مصدر افشاردن که می آید از همین اسم جامد وضع شد انچه غالب دهلوی

گوید که صاحب برہان صیغۂ امر بمعنی مصدری آورده درست نیست۔ افشار درینجا اسم جامد
است نه صیغۂ امر و ممکن است که بعد ازانکه ازین اسم جامد مصدری وضع کنیم امرش هم همین بودن
آید که ذکرش بمعنی چهارم کنیم ولیکن درینجا افشار را امر نتوان گفت بلکه اسم جامد و اسم مصدر باشد
و بیچاره برہان و نیز بعض دیگر محققین نتوانستند که معنی اسم جامد را بصراحت بیان کنند که ما کرده ایم
و عادت شان است که اسم جامد و حاصل بالمصدر را بمعنی مصدری بیان می کنند ازینجاست کہ برہان
مورد اعتراض غالب دہلوی شد۔ حالا عرض میشود نسبت معنی دوم که بقول برہان ریزنده
باشد و صاحبان رشیدی و سروری و خان آرزو در سراج هم همین معنی را نوشته اند و صاحب بہار عجم
همین معنی را بصورت مفعول ذکر کرده قول ما نیست که تسامح ایشان است که معنی فاعلی و مفعولی
از افشار پیدا نمی شود تا آنکه با اسمی دیگر مرکب نگردد باید که اول افشار را امر گیریم از مصدر افشاردن
و باز آنرا با اسمی مرکب کرده اسم فاعل یا اسم مفعول ترکیبی قرار دہیم درین صورت البته معنی اسم فاعل
از افشار پیدا شود ولیکن نمی شود که بدون ترکیب از مجرد لفظ افشار این معنی را پیدا کنیم۔ تا حال
اکنون نظر باید کرد بمعنی سوم که بقول برہان خلانیدن است و مقصودش از غلطش باشد که حاصل
بالمصدر خلانیدن آمده طرز بیان او دائما همچنین است که در بیان حاصل بالمصدر معنی مصدری
را استعمال کند با آنکه حاصل بالمصدر را بمعنی مصدری هیچ تعلق با ماخذ ندارد و جا دارد که مجاز گیریم که بقول صاحب بحر خلانیدن
متعدی خلیدن و خلیدن بمعنی چیزی در چیزی فرو رفتن است و در افشردن هم انگشتان
او ست در چیز معمول بزور فرو می رود و بس۔ نسبت معنی چهارم عرض کنیم که امر
او ست از مصدر افشاردن که می آید و شامل بر همه معانی آن دکال اسمیل

(ـــ۵) بخاک پاست که آب حیات ازو بچکید ؛ اگر مسوّدهٔ شعر من بیفشاری ؛ و

معنی پنجم با ماخذ تعلق کلی دارد که فش بمعنی پیروی دزدی کردن هم آمده چنانکه بالا مذکور شد

اگرچه در مادّه این تخصیص است با دزد ولیکن فارسیان این را بطور عام بمعنی مدد معاون

و شریک و رفیق گرفتند همچون دزد افشار بمعنی معاون دزد آنچه غالب دهلوی دزد افشار را بمعنی محالف

دزد گرفته متعلق باشد با معنی اوّل افشار و ازین لازم نمی آید که معنی پنجم نباشد و ما برای معنی بیان کردهٔ

غالب از مولوی معنوی سندی هم یافته ایم (ـــ۵) دلم دزد نظر او و دزد آن دزد ؛ عجب آن دزد

و دزد افشار چونست ؛ حالا عرض می شود نسبت معنی ششم که اتفاق اهل تحقیق است که نام

طائفه ایست از ترکان و صاحب ناصری وجه تسمیهٔ این طائفه بیان کرده است که بالا مذکور

شد که مورث اعلای این طائفه اوشار خان نام شخصی بود پس لفظ اوشار که جزو نام اوست

به تبدیل واو با فا (مطابق قاعدهٔ فارسی همچون وام و فام) اسم قبیلهٔ مذکور شد - معهذا صاحب

لغات ترکی هم صراحت کرده که نام قومی از ترکمان قزلباش باشد آنچه غالب دهلوی بتردید

این معنی زحمت برداشته و این را نام قومی از مغول ایرانیان پنداشته به تحقیق نرسید و اگر فرض کنیم که

در ایران هم نام قومی از مغول باشد دلیل عدم وجود نام قومی از ترکمانان قزلباش نباشد - مجرد

قول غالب دهلوی برخلاف همه محققین و خصوصاً محقق لغات ترکی اعتبار را نشاید و آنچه صاحب

رشیدی و خان آرزو معنی هفتم را ذکر کرده حیف است که سندی پیش نکرد و از محققین فرهنگ زبان

خصوص کسی با او نیست و اگر معنی بقیه اش را تسلیم کنیم توانیم قیاس کرد که مجازاً متعلق باشد به معنی

سخن چینی که بر لفظ فش در همین بحث گذشت (اردو) (۱) وباؤ - بقول آصفیه توجه - زور

دابّ (۲) ٹپکنے والا ٹپکانے والا نچوڑنے والا - (۳) خلش بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
خلید گی چبھن - کھٹک (۴) نچوڑ - چبو - نچوڑنے اور چبونے کا امر (۵) ممد - معاون - شریک
رفیق - (۶) ترکون کے ایک طائفہ کا نام افشار ہے جو اوشار خان کی اولاد سے سمجھا جاتا ہے
(۷) فحش - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - گالی دشنام - بیہودہ کلام -

افشاردن بقول صاحب بحر بالفتح ورای موقوف (۱) آب بزور دست از چیزی گرفتن و ریختن و (۲) پای محکم کردن کامل التصریف مضارع این افشارد - صاحب نوادر نسبت معنی اول فرماید که چیزی را سخت بهم گرفته زور کردن تا خلاصه آن بیرون آید و (۳) خلانیدن - و فرو بردن چیزی به چیزی و نسبت معنی دوم گوید که محکم و استوار شدن و کردن است - صاحب موارد در معنی اول زور پنجه را داخل کند یعنی بزور پنجه خلاصه آن برآوردن و فرماید که افشار حاصل بالمصدر این است - بهار نسبت معنی اول گوید که ترجمه این در عربی عصر است و صاحب منتخب نسبت عصر گوید که فشردن انگور وجز آن - صاحب مؤید گوید که مرادف ثپلیدن باشد مؤلف عرض کند که ما بر لفظ افشار حقیقت و ماخذش ذکر کرده ایم و این مرکب است از همان اسم جامد پس معنی حقیقی این چیزی را تنگ گرفتن و زور کردن و به ضغط آوردن است و مجاز آنکه زور پنجه از چیز آبدار آب برآوردن باشد فارسیان استعمال این برای چیزهای غیر آبدار و نیز برای انسان هم کرده اند - چنانکه در ملحقات این آید و این قریب است به معنی حقیقی و معنی دوم و سوم مجاز آن آنچه صاحب بحر پای را داخل معنی دوم کرده درست نیست ما را درین خصوص با صاحب نوادر اتفاق است - بالجمله اصل این فشاردن بدون الف چنانکه بر لفظ افشار صراحت کرده ایم و نشردن و افشردن بحذف الف دوم مخفف

این که می آید (اردو) (۱) بچھڑنا (۲) جمنا
جمانا - جیسے قدم جمنا - قدم جمانا - بقول آصفیہ
پا افشردن کا ترجمہ - محکم ہونا - استوار ہونا - محکم
کرنا - استوار کرنا - مضبوط کرنا (۳) چبونا - ٹھونسنا

افشاردن کسی | استعمال - بمعنی تنگ در بر
گرفتن کسی را که مجاز معنی اول لفظ افشار است
(صائب ؎) سخت می خواہم که در آغوش
تنگ آرم ترا ؛ ہر قدر افشرده دل را بیفشارم
ترا ؛ (اردو) چمٹنا - لپٹنا - گلے لگانا -

افشاردن مسودۂ شعر | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی - بمعنی غور کردن و خلاصه دریافتن
از مسودۂ شعر باشد - صاحب موارد برافشاردن
معنی خلاصه برآوردن ہم نوشته و این مجاز معنی
اولش باشد (نجیب الدین گلپایگانی ؎) نجاتم
یابت که آب حیات ازو بچکید ؛ اگر مسودۂ شعر منا
بیفشاری ؛ (اردو) مسودہ شعر پر غور کرنا اوسکا
خلاصہ معلوم کرنا - اوسکا مطلب سمجھنا -

افشا شدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده که بمعنی ظاہر و آشکارا شدن است
(تاثیر اصفہانی ؎) قماری در محبت با غمی
می باختم پنہان ؛ رخی آمد برون از پرده و آن
راز افشا شد ؛ (اردو) افشا ہونا -

افشا کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده که بمعنی ظاہر و آشکارا کردن باشد
(واله ہروی ؎) من نیز ہر انچه ستر و اخفا ؛ دل
داشت بر تو کردم افشا ؛ (اردو) افشا کرنا -

افشا گر | اصطلاح - بقول صاحب بحر و بہار
بمعنی آشکارا کننده (میرزا جلال الدین اسیر ؎)
اگر آہی کشم افشا گر صد رازمی گردد ؛ اگر مژگان
زنم برہم پر پروازمی گردد ؛ مؤلف گوید که گر
کلمه ایست که با اسمی مرکب شده افاده معنی فاعلی
کند و اگر این را مخفف گرای گیریم که امر مصدر
گرائیدن است جا دارد (اردو) افشا
کرنے والا -

افشان بقول بہار (۱) آنچہ بر کاغذ و جز آن از طلا و نقرۂ محلول کنند و این را در عرف افشان غبار گویند و (۲) کاغذ و جز آن کہ بر آن افشان کردہ باشند و کاغذ زر افشان و کاغذ زر افشانی و کاغذ افشان و کاغذ افشانی ہر چہار مستعمل و افشان کاغذ انواع است بعضی را افشان سر موری و افشان چشم مور گویند و بعضی را اترپشہ خوانند۔ بہر تقدیر بالفظ داشتن و شدن و کردن مستعمل خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح (۳) افشانندہ و (۴) امر بافشاندن و کاغذ را کہ زر افشان گویند بدان سبب کہ اوراق طلا و نقرہ را حل کردہ بر آن ریزند و افشانند و صحیح کاغذ زر افشان یا کاغذ افشانی یا کاغذ زر افشانی بزیادت باشد و کاغذ افشان بدون یای نسبت بنظر نیامدہ و ہم او در چراغ گوید کہ افشان آنچہ بر کاغذ کنند از طلا و نقرہ و شنگرف و نیز کاغذ و آنچہ بدان ماند کہ بر ان افشان کردہ باشد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی سوم و چہارم فرماید کہ چیزی کہ افشاندہ شود و صاحب مؤید نوشتہ کہ ریزان و ریزندہ و بریز مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از فش و ان۔ صاحب برہان گوید کہ فش بالفتح و بفارسی زبان بمعنی پریشان باشد و بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی بمعنی زینت و نمایش ہم پس فارسیان الف و نون را در آخرش و الف وصلی در اولش آوردہ افشان کردند کہ مزید علیہ فش باشد بمعنی پریشان و پراگندہ یا زیب و زینت و مجازاً مستعمل شد بمعنی اول کہ عمل افشانی۔ کاغذ چہرہ را زینت بخشد و رشحات زر و طلاء اپریشان کند و ہمین است اسم جامد و اسم مصدر افشاندن و افشانیدن کہ می آید حالا عرض می شود نسبت معنی دوم کہ بہار و خان آرزو ذکرش کردہ بہ تحقیق ما افشان بمعنی کاغذ یا (چیزی دیگر افشان کردہ شدہ) نیامدہ۔ کاغذ افشان و کاغذ افشانی و کاغذ

زر افشان و کاغذ زر افشانی بقاعدۂ فارسی درست است مخفی مباد کہ تخصیص زر با افشان چنانچہ
بہار گفتہ درست نیست کہ افشان شنجرفی ہم بثبات رسیدہ و خان آرزو ذکرش کردہ و تخصیص
کاغذ چنانکہ خان آرزو کردہ درست نباشد کہ افشان بر غیر کاغذ ہم می شود ازینجاست کہ بہار تعمیمش
کردہ ۔ معنی سوم بیان فرمودۂ محققین نازک خیال نتیجۂ تسامح ایشان باشد کہ بخیال اسم فاعل
ترکیبی در امر حاضر معنی فاعلی را ذکر کردہ اند و این نمی شود تا آنکہ امر حاضر با اسمی مرکب نگردد ہمچون
کاغذ زر افشان کہ درین تمثیل زر افشان بمعنی افشان زر دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و این
معنی در مجرد لفظ افشان نیست اکنون باقی ماند معنی چہارم و آن امر حاضر مصدر افشاندن و افشانیدن
است و بس ۔ اقسام افشان بمعنی اول و استعمال این لفظ با مصادر فرس در ملحقات می آید (صائب
سلمہ) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ؛ کہ چون شراب برون دادہ راز پنہان را ؛ بتحقیق
ما افشان بمعنی (۵) گریہ آمدہ و این استعارہ باشد (ظہوری سہ) نہ در نخل ہوس نے بار پیدا نہ
نہ برگ ؛ لرزۂ حسرت چنین گرمی دہد افشان ما ؛ (اردو) (۱) افشان ۔ بقول امیر (فارسی)
مونث ۔ عورتیں مقیش یا گوٹے کو باریک کتر کے آرایش کے لئے ماتھے پر چنتی اور بالوں پر
چھڑکتی ہیں (امیر زا دبیر سہ) لیلائے شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی ؛ افشان جبین سے
مہر درخشان کی چھٹ گئی ؛ (بحر سہ) بالوں پر افشان جو تھوڑی سی چھڑک دی یار نے ؛ پھر
عارض کی کرن ہر موے کا کل ہو گیا ؛ افشانی کاغذ کا ذکر بھی امیر نے فرمایا ہے ۔ یعنی افشان چھڑکا
ہوا کاغذ (فقرۂ امیر) افشانی کاغذ پر ایک رقعہ اور گیارہ اشرفیاں اس پر رکھکر بھیجدیں ۔ صاحب
آصفیہ نے لکھا ہے کہ جھڑ کا ؤ کسمبی رنگ یا کوئی چمکدار چیز چھڑکی ہوئی ۔ چاندی سونے کا برادہ

جو آرایش کے واسطے ماتھے وغیرہ پر چھڑکتے ہیں (۲) افشانی کاغذ - افشانی چہرہ - مذکر (۳) چھڑکنے والا - اسم فاعل (۴) چھڑک - امر حاضر - (۵) گریہ - مذکر -

افشانِ چشمِ مور اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم مرادف افشان سرمور که می آید نوعی از افشان که بر کاغذ وغیره کنند و این راد رعرف افشان غبار گویند و چشم مور و سرمور بر اشیای بسیار خورد وریزه اطلاق کنند و آرسته هم ذکراین کرده (رفیع واعظ ؎) چو حرف دانۂ خالش قلم مذکور می سازد ؛ ورق را اگر به ام افشان چشم مور می سازد ؛ و خان آرزو در چراغ هم این را آورده (سلیم ؎) صفحۂ رنگین خوان خود سلیمان جلوه داد ؛ از سر شک عاجزان افشان چشم مور داشت ؛ بهار هم بنیه لفظ افشان سند این آورده (میرزا عبد الغنی قبول ؎) هیچو جم گوئی پریخانه است دیوانم قبول ؛ گرچه براوراق او افشان چشم مور نیست ؛ (اردو) نهایت باریک افشان - مونث -

افشان داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کرده وسندش همان است که بر افشان چشم مور از کلام محمد قلی سلیم گذشت که بمعنی افشان دار بودن است (اردو) افشان کیا ہوا ہونا -

افشاندن بقول صاحب موارد و لوادر و بهار (۱) بمعنی ریختن و پاشیدن صاحب بحر هم ذکراین کرده فرماید که مخفف افشانیدن و کاملُ التصرف و مضارع این افشاند مؤلف عرض کند که این مرکب است از افشان و علامت مصدر دن و ما بر افشان ذکر ماخذش کرده ایم بمعنی حقیقی آن پریشان پس افشاندن مصدر است از همین اسم جامد و اسم مصدر بمعنی پریشان کردن و بمعنی ریختن و پاشیدن از معنی حقیقی پیدا شد مخفی مباد که افشاندن بدون الف اول اصل باشد و افشاندن

بزیادت الف وصلی مزید علیهش که حقیقت این
بر افشان مذکور شد وضرورت ندارد که این را
مخفف افشانیدن گیریم بلکه مرادف آن است و
در افشانیدن یای تحتانی قبل علامت مصدر
زائد باشد و افشانی حاصل بالمصدر نیست
که بجای خودش می آید (اردو) چھڑکنا ۔

(۲) افشاندن ۔ بقول صاحب موارد و نوادر
و مؤید بمعنی نثار کردن ۔ صاحب بحر عجم هم ذکر
این کرده (حزین اصفهانی ؎) جبریل باین مرگ
فخر است که جان را * پروانه صفت در قدم یار
فشانم * (جامی ؎) گر دست دهد هزار جانم *
در پای مبارکت فشانم * عیبی ندارد که ازین سند
فشاندن جان پیداست که بدون الف اول است
و این مجاز معنی حقیقی است که به معنی اول ذکرش کرده ایم
(اردو) نثار کرنا ۔ چھڑکنا ۔

(۳) افشاندن ۔ بقول موارد بمعنی نوشتن همچنان
رقم افشاندن ۔ مؤلف عرض کند که غور نفرموده است
مجرد افشاندن بمعنی نوشتن نیامده و از سندش
هم رقم فشاندن بمعنی نوشتن پیداست (طالب
آملی ؎) رقم شکین فشاند کلک راقم غائبانه موئی
ز چین زلف او پیچیده بر نوک قلم دارد * (اردو)
لکھنا ۔ دیکھو افشاندن رقم ۔

(۴) افشاندن ۔ بقول موارد و بهار و نوادر حرکت
دادن چیزی را بطریق معهوده چون افشاندن
پر و افشاندن دامن و افشاندن دست ۔ و
افشاندن دست و پا ۔ مؤلف عرض کند که این
معنی درخور آن نیست که ذکرش بر سبیل تعمیم کنیم
همه تمثیلاتش بجای خودش همدرین سلسله می آید
و ما صراحت معنی هر یکی بجایش کنیم و اینهم مجاز معنی
حقیقی است (اردو) ہلانا ۔ حرکت دینا ۔ جھٹکنا ۔

(۵) افشاندن ۔ بقول موارد بر تافتن درهم
و دینار ریزه و ناخن ابهام برای استعلام سره از
ناسره بطریقیکه معهود صرافان است صاحب نوادر
هم ذکر این کند و هردو از کلام حکیم خاقانی سند گرفته اند

(سه) زرّی کہ بود خلاص کانی ؛ آواز و بد چه برفشانی ؛ مؤلف عرض کند کہ این سند بر فشاندن است نہ افشاندن طالب سند دیگر باشیم بالجملہ این ہم مجاز معنی حقیقی است (اردو) روپیہ یا اشرفی وغیرہ کو انگوٹھے کی حرکت سے اڑا کر پرکھنا

(۶) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی بستن چون چلّہ افشاندن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و این ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است (حسین ثنائی سه) بی عقاب تیر ہر سو صد شکار افگندہ ام ؛ چلّہ از شست ہنر چون بر کمان افشاندہ ام (اردو) لگانا - باندھنا جیسے چلّہ کمان پر لگانا - باندھنا -

(۷) افشاندن - بقول موارد بمعنی انداختن - ہمچو افشاندن پرتو و افشاندن خاک بر سر - و افشاندن جرعہ - دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و سند ہم کی بجای خود ش در ہمین سلسلہ می آید و این ہم مجاز معنی حقیقی است (اردو) ڈالنا -

(۸) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی کاشتن - چون تخم افشاندن - اینہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است - (صائب سه) ہر کسی تخمی بخاک افشاند و ما دیوانگان ؛ دانہ زنجیر در دامان صحرا کاشتیم ؛ (اردو) بونا -

(۹) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی رسانیدن ہمچون راحت افشاندن و رحمت افشاندن - (عرفی سه) ہر کجا تاثیر غم را دادہ اذن عموم ؛ شادی راحت فشان را ناتوان انداختہ ؛ (مولوی معنوی سه) امر و رب شہنشہ رحمت ہمی فشاند ؛ ہم در بہشت رضوان ہم بر سپہر اختر ؛ مؤلف عرض کند کہ این معنی ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است (اردو) پہنچانا -

(۱۰) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی بر داشتن است چون افشاندن دست از چیزی مؤلف گوید کہ بخیال ما کشیدن دست از چیزی

بهتر از برداشتن است که معنی مجاز را با حقیقی متعلق گرداند (مولوی معنوی سے) طبع سیر آمد طلاق از وی براند ؛ پشت بروی کرد و دست از وی فشاند ؛ (اردو) کھینچنا جھٹکنا

(۱۱) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی کردن چنانکه افشاندن کرشمه (عرفی سے) کدام شهوت از آبای سبعه صادر شد ؛ کدام نطفه که از امهات اربعه زاد ؛ که روزگار بجولو و دشمنان توام ؛ دو صد کرشمه بیفشاند در مبارکباد ؛ مؤلف عرض کند که این هم متعلق و مجاز معنی حقیقی است (اردو) کرنا -

(۱۲) افشاندن بقول صاحب موارد بمعنی صاف و پاک کردن است چنانکه افشاندن غله مؤلف گوید که اینهم متعلق و مجاز معنی حقیقی است که برای صاف و پاک کردن غله آنرا از بالا به زیر می ریزند که خس و خاشاک از هوا جدا شده غله خالص بر زمین می افتد - و هم چالی کنند - صراحت کامل این بر افشاندن غله می آید - (اردو) اسانا - پچھوڑنا - دیکھو (افشاندن غله)

افشاندن آستین مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - همان است که در مدوده گذشت (اردو) دیکھو آستین افشاندن -

افشاندن اشک مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - همان است که به اشک افشاندن گذشت (اردو) دیکھو اشک افشاندن -

افشاندن بال مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی گذریه مرغان است بمعنی ریختن پر مرغان که در اوقات مقرره بسلسله قائمه می ریزد - سند این به افشانی می آید (اردو) پر ریزیں آنا - بقول آصفیه پرند و نکا پر جھاڑنا - پس اس فارسی مصدر کا ترجمه پر جھڑنا -

افشاندن پرتو استعمال - مرکب اضافی بمعنی پرتو افگندن است متعلق به معنی مفهم افشاندن

۱۳۴۵

چنانکه ظهوری گوید (ـــه) آفتاب عشق طالع شد سیه روزی گذشت ٭ از سواد شام پرتو بر سحر افشانده ایم ٭ چون برون آمد نگه راهی بجائی می رود ٭ پرتو دیدار بر بام نظر افشانده ایم ٭ مخفی مباد که معنی افشاندن درین جا مجاز معنی حقیقی است که بر لفظ افشان گذشت (اردو) پرتو ڈالنا - سایہ ڈالنا -

افشاندنِ تازه روئی | استعمال - بمعنی تازه روکردن و تازگی بخشیدن و معنی افشاندن درینجا مجاز معنی حقیقی است (ظهوری ـــه) بر روی گریهٔ من خندید غنچهٔ او ٭ صد باغ تازه روئی افشاند بر گلابم ٭ (اردو) تازگی بخشنا -

افشاندنِ تخم | استعمال - مرکب اضافی بمعنی کاشتن تخم است که تخم را بر زمین میریزند و می افشانند و معنی افشاندن درین جا متعلق است از معنی حقیقی و سند این بر معنی هشتم لفظ افشاندن گذشت (اردو) تخم بونا -

افشاندنِ ثمر | استعمال - مرکب اضافی ریختن ثمر بمعنی متعدی و معنی افشاندن درینجا مجاز معنی حقیقی است (ظهوری ـــه) بر سر کوی خرابی جان و دل گردیده فرش ٭ از نهال آرزو در خود ثمر افشانده ایم ٭ (اردو) پھل گرانا ثمر حاصل کرنا -

افشاندنِ جان | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی نثار کردن جان است و متعلق بمعنی دوم افشاندن و سند این همدرانجا گذشت و از عرفی هم یافته ایم (ـــه) فرصتم نیست که در پای تو جان افشانم ٭ بسکه می آیدم از دیدن بالای تو خوش ٭ (اردو) جان نثار کرنا - صاحب آصفیه نے چھڑکنا به جان چھڑکنا بھی لکھا ہے -

افشاندنِ جرعه | استعمال - مرکب اضافی بمعنی انداختن جرعهٔ شراب بر زمین باشد متعلق به معنی هفتم افشاندن (عرفی ـــه) از جرعهٔ خویش

اگر بخاک افشانم ؎ دریای محیط از وکشتی گذرد

(طالب ؎) ما صبوحی طلبان صوفی صافی نفسیم ؎ جرعہ بر صبح فشاندلب میخوارۂ ما ہردم

؎) اگر شراب خوری جرعہ فشان بر خاک ؎ ازان گناہ کہ نفعی رسد بغیر چہ باک ؎ (اردو) گھونٹ پھینکنا ۔ بقول آصفیہ شراب بقدر جرعہ زمین پہ ڈالنا تا کہ اسکے نشہ مین فرق نہ آئے یا نظر نہ لگ جائے ۔ شرابیون کا دستور ہے کہ جب وہ شراب پیتے ہین تو اسمین سے ذرا سی زمین پر گرا دیتے ہین (مخبر ؎) کیا خاک پہ لٹاتی ہین ساقی کی شوخیان ؎ پھینکے زمین پر مری نیت کے گھونٹ ہین ؎

افشاندن چلہ بر کمان (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی بمعنی فشاندن و بستن چلہ بر کمان است و کمان را زہ کردن متعلق بہ معنی ششم افشاندن ۔ سند این ہمدر انجا مذکور شد (اردو) چلہ چڑھانا ۔ بقول آصفیہ کمان کو زہ کرنا ۔ تانت کو تان کر کمان کے اوپر لگانا ۔

افشاندن چیزی از آستین (مصدر اصطلاحی) ظاہر کردن آن چیز باشد و عرضہ دادن آن چنانکہ عرفی گوید (؎) ہزار حسن کہ شعرم ز آستین افشاند ؎ کہ روضہ روضہ گلم از دماغ می روید ؎ افشاندن درینجا متعلق بمعنی حقیقی است (اردو) کسی چیز کو ظاہر کرنا ۔ پیش کرنا ۔

(اردو)

افشاندن خاک استعمال ۔ مرکب اضافی بمعنی افگندن و انداختن خاک است و متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن (وحشی جوسقانی ؎) انچنان گشتہ ام از ضعف کہ می افشانم ؎ خاک کوی تو بامداد صبا بر سر خویش ؎ (اردو) خاک ڈالنا ۔

افشاندن خزان مصدر اصطلاحی ۔ مرکب اضافی بمعنی دور کردن خزان باشد واین

(اردو)

متعلق و مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ؎) خوش آنکہ با و بہار وصال افشاند؛ ز نخل گلشن امید ما خزانی چند؛ (اردو) خزان کو دفع کرنا

افشاندنِ خورشید و ماہ | مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - کنایہ باشد از روشن کردن - (ظہوری ؎) شمع اقبال شبستان تمنا و گرفت؛ یک جہان خورشید و مہ بر بام دور افشاندہ ایم؛ (اردو) روشن کرنا -

افشاندنِ خون | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بمعنی ریختن خون است کہ متعلق و مجاز معنی حقیقی است (عرفی ؎) گر نہ اظہار شفق می کند از کشتن صید؛ خون مرغان ز چہ در چنگل باز افشاندہ؛ (انوری ؎) خون دل بر خاک می افشانم از دولاب چشم؛ تا مرا سودای آن چاہ زنخدان آمد است؛ (اردو) خون چھڑکنا

افشاندنِ دامن از چیزی | مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - کنایہ باشد از اعراض و کنارہ کردن از ان چیز - اشارۂ این بمعنی چہارم افشاندن گذشت (ظہوری ؎) ہنگہ دامن افشاند بر توتیا؛ ز مژگان غبار رہی بختیم؛ (ولہ ؎) مرہمی بر دل بنوک نیشتر افشاندہ ایم؛ از ندادہ امن زخم جگر افشاندہ ایم؛ (اردو) دامن جھٹک لینا - بقول آصفیہ پیچھا چھڑا لینا - الگ ہوجانا - انکار کرنا - وکت مین دامن جھٹکنا کہتے ہین -

افشاندنِ دانہ | استعمال - مرکب اضافی بمعنی کاشتن است کہ در وقت کاشت دانہ را در کشت زار می افشانند - ما اشارۂ این بمعنی ہشتم افشاندن کردہ ایم و این مرادف افشاندن تخم است کہ گذشت (صائب ؎) شمع روشن شد چو اشک از دیدۂ بینا فشاند؛ خوشہ بر داشت ہر کس دانۂ اینجا فشاند؛ (اردو) دیکھو افشاندن تخم -

افشاندنِ دُر | استعمال - مرکب اضافی بمعنی نثار کردن دُر است از قبیل افشاندن جان

که گذشت و افشاندن گوهر و گهر که می آید و این
متعلق به معنی دوم افشاندن است (عرفی ؎)
گرد دل اهل حقیقت درر افشانده زاهد اندرین
دل گرد مجاز افشانده (اردو) گوہر نثار کرنا۔ گو
چھڑکنا بھی کہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ چھڑکنا بقول
آصفیہ بمعنی نثار کرنا مستعمل ہے۔

(۱۵۰)

افشاندن دُرد | استعمال۔ مرکب اضافی
است بمعنی انداختن و افگندن دُرد (ظهوری
؎) خنده شیرین بکام تلخ در کار است بازه
در جام تلخکامی بر شکر افشانده ایم (اردو)
دُرد چھڑکنا۔

افشاندن دست بر چیزی | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی مرادف افشاندن دامن از چیزی
است که گذشت (ظهوری ؎) از تو غیر از تو
نمی خواهد ظهوری هیچ چیز دست بر سر آرزوی
مختصر افشانده ایم اشاره این بمعنی دهم لفظ
افشاندن گذشت (اردو) ہاتھ کھینچنا۔

افشاندن دست و پا | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی بمعنی دست و پا زدن باشد که در
وقت نزع بسمل و مانند آن بوقوع آید صاحب
موارد بمعنی چهارم افشاندن ذکر این کرده (ربای
کاشی ؎) پس از گشتن خلاصی و ز بند خویش
یا قدر اته مبادا دست و پائے در دم جان کندن
افشانده (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا۔

(۱۵۱)

افشاندن دود دل بر روی دعا | مصدر
اصطلاحی۔ افشاندن درینجا متعلق بمعنی حقیقی است
و این کنایه باشد از موثر کردن دعا و دعا بصدق
دل کردن (عرفی ؎) نور عمل داد شمع صفا
دود دل افشاند بر روی دعا (اردو) صدق
دل سے دعا کرنا۔

افشاندن راحت | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی۔ بمعنی راحت رساندن است
و متعلق به معنی نهم افشاندن شد این همه انجا نگوئی
شد (اردو) راحت پہنچانا۔ راحت بخشنا۔

افشاندنِ رحمت مصدر اصطلاحی - مرکّب اضافی بمعنی مورد رحمت کردن و متعلق بہ معنی ہم افشاندن سند این ہمدر آنجا مذکور شد (اردو) رحمت نازل کرنا۔

افشاندنِ رقم مصدر اصطلاحی - مرکّب اضافی کہ بمعنی رقم کردن و نوشتن باشد ما اشارہ این بر معنی سوم افشاندن کردہ ایم و سند این ہمدر آنجا مذکور (اردو) لکھنا تحریر کرنا۔ رقم کرنا

افشاندنِ زلف مصدر اصطلاحی - مرکّب اضافی - بقول صاحب بحر بر باد دادن آن و این متعلق و مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (صائب ؎) بیا در جلوہ ای سرو روان تا جان بیفشانم ❊ بیفشان زلف کافر کیش تا ایمان بیفشانم ❊ (اردو) زلف کو پریشان کرنا - یہ محبوبون کے ناز و ادا مین داخل ہے۔

افشاندنِ سلسلہ مصدر اصطلاحی - مرکّب اضافی - بمعنی حرکت دادن سلسلۂ زنجیری است و این مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (عرفی ؎) چہ عجب گر ز دل محمود فرو ریزد خون ❊ گر صبا سلسلۂ زلف ایاز افشاند ❊ (اردو) سلسلہ جنبانی کرنا ہلانا۔

افشاندنِ شکر استعمال - مرکّب اضافی متعلق بہ معنی حقیقی است کہ ریختن شکر باشد (ظہوری ؎) چہ شتابی کز ان لب ہا شکر بر ہر کس افشانی ❊ نیاشی گر نمک بر سینۂ افگار می گنجا ❊ (اردو) شکر چھڑکنا - جیسے نمک چھڑکنا۔

افشاندنِ عنبر استعمال - مرکّب اضافی بمعنی ریختن عنبر باشد متعلق بمعنی حقیقی و کنایہ از بوی خوش رساندن (انوری ؎) تا نسیم عنبر افشانی کہ خلق خواجہ راست ❊ از فلا مانش کی در باغ ریحان آمدست ❊ (اردو) عنبر افشانی کرنا عنبر چھڑکنا - خوشبو پھیلانا۔

افشاندنِ غلہ استعمال - مرکّب اضافی (۱) بمعنی ریختن غلہ از بالا بزیر تا خس و خاشاک ش

ورہوا بہ پرد و غلۂ خالص بر زمین ماند ہمین است
طریقۂ فلاحان ہند و عجم و معاصرین عجم استعمال
این کنند و غلہ را بباد دادن مرادف این و
(۲) غلہ را بہ غلۂ افشان دچا ولی صاف و
پاک کردن ہم کہ بعربی نصف خوانند۔ معاصرین
عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) بھوسی
اڑانا - یہ دکن کا محاورہ ہے یعنی غلہ کو بلندی
پرسے گرا کر صاف و پاک کرنا تا کہ ہوا سے بھوسی
وغیرہ اڑ جائے۔ اور غلہ خالص زمین پر
گرے۔ حضرت امیر نے اس کو اسانا کہا ہے
(۲) پچھوڑنا۔

(۱۶۵۵) **افشاندن قطرہ** استعمال۔ مرکب اضافی
است متعلق بہ معنی حقیقی (عرفی ؎) کدام
قطرۂ خوی لیلی از جبین افشاند ٭ کہ گاہ گریۂ درد
از دو چشم مجنون شد ٭ (ولہ ؎) عرق شبنم
خجلہ است ہر آن قطرہ خوی ٭ کہ سمند تو
بگاہ تک و تاز افشاند ٭ (اردو) قطرہ ٹپکانا

افشاندن کرشمہ مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی
بمعنی کرشمہ کردن است و مجاز معنی حقیقی و سند این بر معنی
یازدہم افشاندن گذشت (اردو) کرشمہ کرنا

(۱۶۵۶) **افشاندن گرد** استعمال۔ مرکب اضافی
متعلق و مجاز معنی حقیقی است بمعنی دور کردن
گرد و من وجہ بامعنی دوازدہم افشاندن تعلق
دارد و سند این از کلام عرفی بر افشاندن دُر
گذشت ٭ (اردو) گرد جھٹکنا۔

(۱۶۵۷) **افشاندن گلاب** استعمال۔ مرکب اضافی
متعلق بہ معنی حقیقی افشاندن است بہ معنی پاشیدن
گلاب (عرفی ؎) شاہد حسن از ان خون
شہیدان طلبید ٭ کان گلابیست کہ در دامن
ناز افشاند ٭ (اردو) گلاب چھڑکنا۔

(۱۶۵۸) **افشاندن گوہر و گہر** مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی۔ مرادف افشاندن دُر است
کہ گذشت (عرفی ؎) انچہ در انجمن اہل صفا
جلوہ کنند ٭ دست ہر ذرہ پر و گوہر از افشاندن

با محبت گہر عجز و نیاز افشاند ⁂ حسن مغرور بہ دامن ناز افشاند ⁂ (اردو) گوہر چھڑکنا گوہر نثار کرنا۔

(۱۶۵۹) **افشاندن لب از گفتار** (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی کنایہ باشد از ساکت شدن (ظہوری ؎) بحمد اللہ عمل نگذاشت رنج علم را ضائع ⁂ لب از گفتار افشاندم یکردارم در آورد آدمی (اردو) خاموش ہونا۔

(۱۶۶۰) **افشاندن مرہم** مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی قائم کردن و نہادن مرہم بر زخم است صاحب موارد سند این را بمعنی سوم افشاندن متعلق کردہ تسامح اوست ما سندی از کلام ظہوری بر افشاندن دامن نوشتہ ایم کہ مصرع اول آن سند این باشد (اردو) مرہم لگانا۔

(۱۶۶۱) **افشاندن ناز** (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی بمعنی ناز و ادا کردن است چنانکہ عرفی گوید (؎) مفشانید بدامان دلم نقد مراد ⁂ کہ بر وطعنہ زند ہمت و ناز افشاند ⁂ (اردو) ناز و ادا کرنا۔

(۱۶۶۲) **افشاندن نغمہ از لب** مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی آغاز کردن نغمہ باشد و سرودن مجاز معنی حقیقی است (عرفی ؎) اثر نیش دہد در دل ریشم عرفی ⁂ مطرب آن نغمہ تر کز لب ساز افشاند ⁂ (اردو) گانا۔

افشان ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف افشان کردن است بر کاغذ یا غیر آن۔ سند این بہ افشان چشم مور گذشت (اردو) دیکھو افشان کردن۔

(۱) **افشان سرمور** اصطلاح
(۲) **افشان سر موری** ۔ صاحب بحر نسبت (۱) گوید کہ نوعی از افشان کہ بر کاغذ وغیرہ کنند مرادف افشان چشم مور کہ گذشت فارسیان سرمور بر اشیای بسیار خورد و ریزہ اطلاق کنند (۲) وارستہ این را ابیای نسبت

در آخر نوشتہ و از تاثیر سند آوردہ (سہ) ابر
سر لوح بیاض انبساط عاشق است ٭ از ترشح
چون شد افشان سر سوری کند ٭ بخیال (اردو) (۲)
یای وحدت ہم توان گرفت (اردو) (۱)
د (۲) نہایت نازک افشان جس کو افشان غبار
کہہ سکتے ہین - مذکر -

افشان کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہمان
افشان ساختن است بمعنی حقیقی یعنی کاغذی
یا رولی را با افشان زیب دادن (فکری اصفہانی
سہ) گل گل عرق کہ بر رخ پرخال کردہ ٭ افشان
نقرہ بر ورق آل کردہ ٭ (اردو) افشان کرنا -
صاحب آصفیہ اور امیر نے اسکو مخصوص زبان کیا ہے
رنگ کے ساتھ حالانکہ لفظ افشان مین صرف
رنگ کی تخصیص نہین ہے - امیر مغفور نے
افشان جانا پر فرمایا ہے کہ سلیقے سے پیشانی اور
رخسارون پر افشان لگانا (سرور ع) افشان
جمانا اسکو جم جم نصیب ہو ٭ اور افشان چنانا
اور لگانا کو افشان جمانا کا مرادف لکھا ہے
(وزیر سہ) یا رپیشانی وابرو بہ چھپے گا افشان
٭ آج محراب عبادت مین چھپا نمان ہوگا ٭
(مونس سہ) تارون کے ٹوٹنے کی جو سیر
انکو دکھا گئی ٭ افشان لگا لگا کے چھڑائی تمام رات ٭
آپ ہی نے افشان چھڑکنا پر فرمایا ہے کہ بالون
پر افشان ڈالنا (آتش سہ) افشان چھڑک
کے یار نے زلف سیاہ پر ٭ دکھلا دیا وہ سینے
جو سمجھے مالدار سانپ ٭ آپ ہی نے افشانی
کاغذ پر فرمایا ہے کہ افشان چھڑکا ہوا کاغذ -

افشان گشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی افشان شدن و افشان قرار
یافتن است (طغرای مشہدی سہ) افشان
داغ چون دم طاؤس گشتہ ام ٭ داغم ازین کہ
غیر کہ رنگی شود ٭ (اردو) افشان ہونا - افشان
کی جانا - افشان قرار پانا -

افشانی حاصل بالمصدر افشاندن و افشانیدن باشد۔ چنانکه بال افشانی که از مصدر مرکب افشاندن بال است (ظهوری ؎) کرده بر تارک همای بخت بال افشانئ ٭ شاهبان دل بدام خط و خال اند غنیتم ٭ (وله ؎) همایون طایر دل ذوق بال افشانئ دارد ٭ دران بستان که از پرهای مرغان دام میروید ٭ (اردو) چھڑکاو۔ مذکر۔

افشانیدن بقول صاحب بحر و موارد و نوادر مرادف افشاندن که گذشت کامل الف التصریف مضارع این افشاند مؤلف عرض کند که ماخذ این همانست که برافشاندن مذکور شد یای زائد قبل علامت مصدر زائد است مطابق قاعدهٔ فارسی که در مصادر جعلی می آید و باصول ما مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) دیکھو افشاندن۔

(۱) **افشای** صاحب شمس ذکر (۱) کرده و صاحب انند

(۲) **افشای راز کردن** (۲) را آورده مؤلف گوید که ضرورت این بحث نداشت که افشا و افشا کردن بجایش مذکور شد و یای تحتانی در (۱) زائد است موافق قاعدهٔ فارسی و در (۲) زیادت تحتانی بضرورت اضافت است بسوی راز دیگر هیچ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو افشا و افشا کردن۔

(الف) **افشر** صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بضمتین بمعنی سخت دویدن و

(ب) **افشردانیدن** خوشی نمودن در خدمت است دیگر کسی از محققین ذکرش نکرد

(ج) **افشردن** مؤلف عرض کند که قولش اعتبار را نشاید که با ماخذ هیچ تعلق ندارد و سندی برادعای خود نیارد و کسی از محققین با او نیست بخیال ما جز این نیست که (الف) بحذف الف و دوم مخفف افشار باشد که گذشت و ماخذش هم در انجا مذکور شد و اصل این فشر است بدون الف وصلی چنانکه اصل افشار بدون الف اول فشار باشد۔ وجا دارد که فشر را اصل گیریم و فشار را

مزید علیه آن بزیادت الف بهردو صورت ماخذ این فشّ است که ذکرش برافشار کرده ایم - اگر اصلیت فشر را تسلیم کنیم رای مهمله را به آخر لفظ فش زائد گیریم - چنانکه فارسیان فشار را فشار کرده اند باقی حال (افشر) در (فشر) اسم جامد زبان فارسی در همه معانی افشار و فشار شامل فارسیان از همین اسم مصدر مصدر (ب) و (ج) ساخته اند - صاحب بحر عجم نسبت (ب) گوید که متعدی (ج) باشد و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که (ب) متعدی به دو مفعول است و (ج) متعدی بیک مفعول و مرادف افشاردن که گذشت - صاحب بحر (ب) فرماید که (۱) آب از چیزی بزور دست گرفتن و ریختن پی در پی و (۲) خلانیدن و (۳) پای محکم کردن - سالم التصریف و مضارع این افشرد و بقول صاحب موارد و نوادر مرادف افشاردن - خان آرزو در سراج نسبت (ج) فرماید که آب از چیزی برآوردن است مطلقاً نه بزور دست از همین است افشره گر که بمعنی عصار آمده چنانکه توسی گفته و ذکر معنی دوم هم کرده و در چراغ هدایت معنی سوم را هم نوشته بالجمله این مرادف افشاردن باشد بهر سه معانی که تصفیه آن همه را انجا کرده ایم - انچه خان آرزو برخلاف جمهور محققین زور دست را از معنی اول خارج می کند و بتائید خیال خود افشره گر یعنی عصار را پیش می فرماید قابل غور است - بخیال ما او از افشره گر و عصار نرسید که زور دست داخل عمل است یا نی - عصار لغت زبان عربست بمعنی روغن گر و افشره گر ترجمه آن در فارسی است و در زمانه پیشین عصاران چیزی را که روغن از و می خواستند در هاونش می کوفتند و پس از ان بزور دست می افشردند تا روغن می برآمد و در زمانه ما بعدش آله اند برای این کار وضع شد که بدون زور دست بوسیله آن روغن

می برآید۔ ہمین سبب باشد کہ محقق نازک خیال زور دست را از معنی مصدر افشردن پنجہ
کہ در رکتہ دمی واندکہ ماخذ این فش است دربمعنی فش ہم غور نمی فرماید کہ دوشیدن شیرا
ردوشیدن شیرزور پنجہ می خواہد فتامل (اردو) (الف) دیکھو افشار۔ (ب) (۱) نچوڑوانا
(۲) پچھوانا (۳) جموانا۔ قایم کروانا (ج) دیکھو افشاردن۔

(۱۷۶۳)

(۱) افشردن آستین | مصدر اصطلاحی
(۲) افشردن آستین بر دیده

(۱) کنایہ باشد از رد گردانیدن و پروا نکردن و (۲) بمعنی صاف و پاک کردن اشک از چشم و دلاساشدن و غمخواری کردن (ظہوری سلہ) برنجوشد تا باشک از سینہ گوہرہای غم؛ دیدہ بر دیدۂ تر آستین افشردہ ایم؛ (اردو) (۱) دیکھو آستین افشاندن کے پہلے معنی (۲) غمخواری کرنا۔ دلاسا دینا۔

(۱۷۶۴)

افشردن پا | مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی

بمعنی محکم کردن پای و ثابت قدم بودن کہ پا لغزی را دخلی نباشد و این متعلق است بہ معنی سوم افشردن (ظہوری سہ) بر دل آشفتہ طغیان

جنون افشردہ پا؛ راہ بیراہی اگر گردیم سر برپا نگیر؛ (ولہ سہ) بر غم پا بمہر غیر افشردہ؛ بقصد دست خود را بیوفا کردہ؛ (عرفی سہ) عرفی از عہد فلک زود نگردی امید؛ این قیامیست کہ افشردن پائی دارد؛ (اردو) قدم گاڑنا۔ بقول آصفیہ پاؤں جمانا۔ جم ہو جانا۔ ثابت قدم ہونا بھی کہہ سکتے ہین۔

افشردن پنجہ | مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی کنایہ باشد از غالب آمدن بر حریف در پنجہ کردن۔ صاحب بحر ذکر این بر پنجہ افشردن کردہ کہ می آید۔ مخفی مباد کہ معنی حقیقی این محکم کردن پنجہ باشد متعلق با معنی سوم افشردن و پیچیدن پنجہ مجاز آن کہ چون در مقابلہ پنجہ کسی

محکم و قائم شود پنجهٔ مقابل خود را ناگاہ می پیچد و غالب می آید - صاحب موارد باستناد کلام صائب بذیل افشردن معنی پیچیدن را نوشته و این سند این باشد (ﮯ) فشرده پنجهٔ عقل بلند بازو را ؛ کسی بتاک زبردست بر نمی آید ؛ (اردو) پنجه پهیرنا - پنجه لیجانا - پنجه موڑنا - بقول آصفیه غالب آنا - مغلوب کرنا - هاته موڑنا -

افشردن پی　مصدر اصطلاحی - مرکب

اضافی - همان افشردن پا باشد که گذشت (میر خسرو ﮯ) این سخن گفت و پی بکین افشرد ؛ او فگندش ز زین و مرکب برد ؛ (اردو) دیکھو افشردن پا -

افشردن چیزی از چیزی　مصدر اصطلاحی

مرکب اضافی صاحب موارد بذیل افشردن معنی آفریدن و ایجاد کردن هم آورده و جا دارد که از معنی اولش مجاز گیریم ولیکن حاصل کردن بهتر است از ایجاد کردن و آفریدن (طالب آملی ﮯ) آنم که مهر و مه ز چراغم فشرده اند ؛ صبح از تبسم گل داغم فشرده اند ؛ بخیال ما جا دارد که این را متعلق کنیم به معنی دوم افشردن که محکم و استوار شدن و کردن آمده اند زینصورت هیچ ضرورت ندارد که معنی آفریدن و ایجاد کردن را ایجاد کنیم (اردو) پیدا کرنا - ایجاد کرنا حاصل کرنا - اور همارے رائے آخر کے لحاظ سے محکم هونا - استوار هونا - محکم کرنا - استوار کرنا -

افشردن چیزی بدل　مصدر اصطلاحی

مرکب اضافی - بدل گرفتن آنچیز باشد یعنی چیزی را بدل جای دادن و این مجاز معنی دوم افشردن است (صائب ﮯ) دندان بدل چگونه فشارم که می شود ؛ لب باز کردنت پر پرواز بوسه را ؛ مقصود شاعر این است که دندان یار را چگونه بدل خود جای دهم که اگر او لب خود باز می کند و می کشاید - بوسه را دو لبش پر پرواز مي شود یعنی حالت بوسه به پرواز آید و باقی

(۱۵۰)

نمانند (اردو) کسی چیز کا خیال دل مین جمانا قائم کرنا۔

(۱۷۶۹) **افشردن خیال** مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی بمعنی قائم کردن خیال باشد و متعلق به معنی سوم افشردن (قاسم مشهدی ؎) ز بس خیال سر زلف او بدیده فشردم ؂ بهر کجا که نگاه هم فتاد رشک ختن شد ؂ (اردو) خیال قائم کرنا۔

افشردن دل مصدر اصطلاحی مرکب اضافی کنایه باشد از آوردن دل بقبضه که مجاز معنی اوّل افشردن باشد سند این از کلام صائب بر افشاردن کسی گذشت۔ (اردو) دل لینا۔

(۱۷۷۰) **افشردن دندان بر چیزی** مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی دندان را بچیزی فشردن کنایه از میل و خواهش بچیزی کردن (صائب ؎) بوی خون می آید امروز از لب میگون یار ؂ تا بیاد او که دندان بر جگر افشرده است ؂ شاعر گوید که نمی دانم که کدام کس بیاد یار دندان بر جگرش افشرده است که از لب میگون او بوی خون می آید (اردو) دکن مین کہتے ہین دانت لگائے بیٹھنا۔ یعنی کسی چیز کا امیدوار اور خواہشمند رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دانت لگانا پر لکھا ہے کہ کسی چیز کی خواہش کرنا۔ میلان کرنا۔

افشرده بقول بہار خلاصۂ چیزی که از افشردن بیرون آید۔ تو سی گوید که عصارۂ هر چیز مثل غوره و مانند آن و عوام آن را آبشله بمد و مقصر خوانند (طالب آملی ؎) اول از خونابۂ غم زینت دلها دهد ؂ آنکه از افشردۂ دل زیب دامانها کند ؂ (ظهوری ؎) باید که صیادی کند سر پنجه را رنگین ؂ ظهوری آهوی یاد در گلو افشرده را مانند ؂ مؤلّف عرض کند که اسم مفعول مصدر افشردن است و بس و آنچه در روزمرّهٔ عوام آبشله مستعمل است

اصل آن افشره باشد که می آید (اردو) نچوڑا
ہوا - امیر نے افشرہ کی ذیل مین فرمایا ہے کہ فشردہ
بہی اردو مین مستعمل ہے (ظفر ؎) بوسہ انہو
لب شیرین کا ترش رو ہوکر ؛ وہ جو دیتا تو ہم
افشردۂ لیمو پیتے ؛

افشرگر | استعمال - بقول صاحب جہانگیری
عصار باشد و بقول جامع روغن گر و صاحب
(سری دہلوی) ہم ذکر این کردہ بخیال ما اصل این افشردہ گر
باشد کہ بمعنی کشندۂ عرق است مطلقاً دال مہملہ
وہای ہوز تخفیفاً حذف شد افشرگر ماند فارسیان
بر سبیل مجاز عصار را بدین نام موسوم کردند
اگرچہ بکارش مخصوص است بہ روغن برآوردن
(اردو) تیلی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم
مذکر - روغن کش - روغن گر - ایک قوم کا نام
جس کا پیشہ روغن کشی ہے -

افشرہ | بقول بہار - مرادف و مخفف افشردہ
کہ گذشت و بقول برہان بضم ثالث و فتح رای
قرشت ہر چیز کہ او را افشردہ باشند و بعربی
عصارہ گویند - صاحبان رشیدی و جامع
و سروری ہم ذکر این کردہ اند (سراج الدین
راجی ؎) افشرۂ خون دل از چشم او بر ریختہ
پالاون مژگان فرد ؛ خان آرزو در سراج
فرماید کہ بفتح اول و سکون دوم و ضم شین معجمہ
و رای مہملہ مفتوح آنچہ از چیزی بفشرند و بجوالہ
توسی فرماید کہ عصارۂ ہر چیز مثل غورہ و آلو و
امثال آن و عوام آنرا انشلہ بمد و تقصیر خوانند و این
غلط عوام است و افشرہ لفظاً موضوع و مقرر
است و معرب این افشرج و فرماید کہ حکم
غلط کردن کلمہ انشلہ مداً و قصراً نمیتوان کرد
زیرا کہ تبدیل با بہ فا و را بہ لام قیاسی است
و مدہ نیز وجہی دارد و صاحب محیط گوید کہ اصل
این افشردہ بود بکثرت استعمال افشرہ شدہ آن
مخصوص است بہ میوہ ہای آبدار است کما لیشہ
یا کوبیدہ و فشردہ آب آنہا بگیرند خواہ بر آتش

بقوام آمد کہ رُب نامند و یا در آفتاب گذارند تا غلیظ شود کہ عصارہ گویند و بالفعل عبارت است از آب افشردۂ فواکہ مائی رسیدۂ ترش و چاشنی دار مانند انار و آلو بالو و توت در شک یا آب لیمو یا ترنج و یا سرکہ انگوری و یا عرق نعناع و تمر ہندی محلول بہ آب و یا آب انبہ خام و فالسہ و جامن و امثال اینہا کہ صاف کردہ و بقدر حاجت قند یا شکر داخل کردہ در آب نیز آن مقدار کہ خوش مزہ گردد با طعام یا بدون آن بنوشند۔ مزاج ہر افشرہ بطبع ہر میوۂ است کہ ازان افشرہ سازند ولیکن طبع اکثر بارد و رطب است مؤلف عرض کند کہ محقق مفردات طب اعنی صاحب محیط صراحت خوشی کردہ است معاصرین عجم ہم از افشرہ ہمین معنی خاص مراد گیرند۔ چنانکہ صاحب محیط نوشتہ (اردو) نچوڑا ہوا۔ امیر نے لفظ افشرہ پر لکھا ہے کہ اسم مذکر۔ افشرہ کا مخفف وہ شربت جو لیمو وغیرہ کے عرق سے ترش کیا گیا ہو۔ آتش

سے) افشرے کا بوسہ بازی مین مجھے ملتا ہے لطف ۃ قند کی ڈلیان وہ لب ہین خال لب ہین فالسے

افشرہ گر اصطلاح۔ ہمان افشرگر است کہ بیدون ہای ہوز گذشت و حقیقت و ماخذ این ہمہ انجا مذکور۔ صاحبان رشیدی و بحر و بہار ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو افشرگر۔

(۱) افشنک بقول برہان و جہانگیری و جامع (۱) بروزن چشمک و (۲) بروزن

(۲) افشنک خرچنگ شبنم را گویند کہ برروی سبزہ و گل و لالہ نشیند۔ صاحب ناصری بذکر ہردو برای (۱) سندی آوردہ (رودگی سے) باغ ملک آمد طری از رشحۂ کلک وزیر زانکہ افشنک می کند مرغان ذبستان را طری ؛ صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ انچہ افشاندہ شود مراد از شبنم۔ صاحب سروری بذیل (۱) ذکر (۲) ہم کردہ خان آرزو در سراج

نسبت (۲) فرماید که مخفف افشانک باشد بمعنی هرچه افشانده شود و کاف آخر برای نسبت باشد
و (۱) مخفف (۲) و مجازاً بمعنی شبنم شهرت گرفته مؤلف عرض کند که شک نیست که
(۱) مخفف (۲) باشد بحذف نون و اگر (۲) را مخفف (افشانک) گیریم و کاف آخرهٔ
عربی را برای نسبت اندرین صورت معنی افشانک آنچه منسوب به افشان است و
کنایه از شبنم ـ مخفی مباد که فشک و فشنگ هر دو لغت ترکی و بقول کنز بمعنی حشوه بار و دست
و صاحب انند بر فشنگ گوید که معاصرین عجم کارتوس بندوق را گویند مؤلف عرض کند که جا دارد که فارسیان
قدیم بر همین لغت ترکی الف وصلی زیاده کرده بمعنی قطرهٔ شبنم استعمال کرده باشند واللہ اعلم
واضح باد که اپشک به بای فارسی بعوض فا بهمین معنی بجای خودش گذشته است و از
ماخذش هم همدرانجا چیزی نوشته ایم ولیکن مقابلهٔ هر دو درینجا عرض کنیم که اپشک مبدل
افشک باشد که فا به بای فارسی بدل شد همچون سفید و سپید و ماخذ افشک آنچه خان آرزو
بیان کرده قرین قیاس است (اردو) دیکهو اپشک ـ

افشنه بقول برهان و ناصری و جهانگیری بفتح اول و ثالث و نون و سکون ثانی
نام دهی است از دههای بخارا ـ گویند ولادت شیخ بوعلی آنجا شده ـ صاحب
رشیدی گفته که در قاموس بحذف الف است ـ خان آرزو در سراج فرماید که وجه آوردن
صاحب قاموس در لغات عربی هیچ ظاهر نشد مؤلف گوید که بقول صاحب منتخب که محقق
زبان عرب است فشن بالضم دهیست در مصر پس خبرین نیست که فارسیان الف
وصلی در اول و هاى نسبت در آخرش زیاده کرده نام دهی نهادند که در بخارا واقع است

(اردو) افشنہ۔ دیہات بخارا سے ایک دیہہ کا نام ہے جو شیخ بو علی سینا کا مولد کہا جاتا ہے

افشو بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم شین منقوطہ بلغت ژندو پاژند بمعنی بیا۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و حالا استعمال این متروک است اگر معنی بیان کردۂ صاحب انند را تسلیم کنیم مصدر را این افشوئیدن باشد۔ لیکن محققین مصادر ذکر این نکردہ اند (اردو) آ۔ آنا کا امر حاضر۔

افشون بقول برہان و رشیدی و سروری و جامع و سراج بر وزن افسون چیزی باشد مانند پنجۂ دست و دستہ نیز دارد کہ دہقانان بدان غلۂ کوفتہ شدہ بر باد دہند تا کاہ ازان جدا شود۔ مؤلف عرض کند کہ معنی این افشانندہ باشد یعنی پریشان کنندہ مرکب است از فش و آن۔ صاحب برہان بر فش گفتہ کہ بمعنی پریشان است و بر کلمہ آن آوردہ کہ بر اسمی داخل شدہ افادۂ معنی فاعل کند ہمچون فشان کہ بمعنی فشانندہ مستعمل است الف بقاعدۂ فارسی بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ تا فشون شد پس الف وصلی در اولش آوردہ افشون بمعنی افشانندہ آلتی را نام نہادند کہ غلہ را بواسطۂ آن پریشان کنند و بباد دہند بمقصد خاص (اردو) وہ ٹوکری جس میں غلہ ڈالکر اساتے ہیں یعنی داسئے ہوئے غلے کو ٹوکری میں رکھکر ہوا کے رخ پر اڑاتے ہیں تاکہ بھوسا نکلکر غلہ صاف و پاک ہو جائے۔

افشہ بقول برہان و رشیدی و ناصری و جہانگیری و سراج و جامع بر وزن کفچہ (۱) بمعنی ملخور باشد و آن غلہ ایست کہ در آسیا خورد کنند و بشکنند چنانکہ آرد نشود۔ صاحب سروری گوید کہ (۲) بمعنی شبنم است و او شہ نیز آمدہ۔ مرادف ہمان افشک کہ گذشت و صاحب شمس

ئیا هلیست - صاحب محیط ذکر این نکرد و برپلغور فرماید که عصیده باشد و بر عصیده نویسد
ی است مصنوع و بلغور هم گویند و از صراحت مزید ساکت صاحب برهان بر بلغور
که بروزن پرزور هر چیز درهم شکسته و درهم کوفته عموماً و گندم نیم پخته خصوصاً که در آسیا
نه شکسته باشند و آشی را نیز که از ان پخته باشند بلغور خوانند و صاحب منتخب بر عصیده
له نوع حلوائیست و پس مؤلف عرض کند که افشه بمعنی اوّل مزید علیه فشه باشد که
وصلی در اولش آورده افشه کردند و فشه بزیادت های نسبت که افادهٔ معنی مفعولی کند
پریشان شده که فش بقول برهان بمعنی پریشان آمده پس افشه کنایهٔ غله را نام نهاد
سیا خورد کرده باشند چنانکه نوبت به آرد نرسد - صاحب جهانگیری سند این از رضی الدین
ری آورده (ع) گندم افشه که مهو داست چو و نسبت معنی دوم عرض می شود که
ت (افشک) باشد که بصراحت ماخذ گذشت بعوض کاف نسبت های نسبت درین
و او فشه که بهمین معنی می آید مبدل این (اردو) (۱) دلا هوا غله جو آٹا نه هوا هو
پکھو افشک -

ن | بقول برهان بروزن تسکین نام شخصی که کریم و صاحب همت مانند حاتم بود خان
در سراج فرماید که نام امیری است از امرای خلفای عباسیه که مانند حاتم و معین
د و فرماید که در فارسی بودن این لفظ نظر است و صاحب ناصری صراحت کند که
ن از عجم بود و نزد خلیفه بغداد ملازمت یافته و معتصم او را سردار کرده بجنگ بابک فرستاد
ت را مغلوب و منکوب کرد آخر الامر متهم بطغیان و کشته شد (قطران سه) یکی چون

معتصم دائم زر افشان است در مجلس ؛ یکی دائم بمیدان در سر افشان است چون افشین ؛ (سوزنی ـہ) ای مہ بہر مندی از صاحب و از صابی ؛ دے بہ بہ جوانمردی از حاتم و از افشین ؛ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این جز این نباشد کہ این مبدل افشان است الف بہ یای تحتانی بدل شد چون تازانہ و تازیانہ و این امالہ باشد و بدین وجہ کہ کریم بود و زر افشانی می کرد افشین نامش نہادہ باشند و اللہ اعلم (اردو) افشین ایک عجمی شخص کا نام تہا جو مثل حاتم کے کریم تھا۔ اور خلفای عباسیہ کے دربار مین درجہ امارت پر پہونچا تہا۔

(۱) افضال | لغت عرب است بقول منتخب بالکسر نیکوئی کردن و افزون کردن و بالفتح بخششہا و افزونیہا فارسیان استعمال این بالفتح کنند و نیز آنرا با مصدر کردن مرکب ساختہ بمعنی مصدری گیرند پس

---

(۲) افضال کردن | بمعنی بخشش ہا کردن آمدہ چنانکہ سعدی فرماید (ـہ) سوال نیست مگر بر خزانہ کرمش ؛ ز بہر آنکہ نہ امروز می کنند افضال ؛ ہمیشہ در کرمش بودہ ایم و در نعمش ؛ نہ ہستان مرتی کہ کار روند اطفال ؛ (اردو) (۱) افضال ـ بقول امیر (عربی) مذکر بخشش اور مہربانی کرنا ـ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بالفتح بخشش کی جمع اردو مین مستعمل ہے (وزیر ـہ) غزل بے مثل کہتا ہون وزیر افضال ایزد سے ؛ نہ میری طبع عالی ہے نہ میری فکر عالی ہے ؛ (۲) بخشش کرنا ـ

افضلی | صاحب مؤید بذیل لغات عرب گوید کہ بالفتح بزیادت یای نسبت بمعنی منسوب با فضل ـ عرف خاقانی باشد کہ نامش افضل الدین و تخلص خاقانی بود و ظاہر است کہ افضل

اسم تفضیل است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) افضلی خاقانی کا عرف ہے۔

(۱) افطار | بالکسر۔ بقول بہار بمعنی روزہ کشادن و بالفظ کردن مستعمل صاحب آصفی فرماید کہ بالفظ نمودن نیز مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند چنانکہ ؎ وقت افطار رسید و برای معنی مصدری بامصادر فرس چنانکہ ---------

(۲) افطار کردن | بمعنی روزہ کشادن است (ملا طغرا ؎) غم روزہ بر من بسی

(۳) افطار نمودن | بار کرد ؛ چو ساغر می باید افطار کرد (نشر خزین اصفہانی ؎) در دو سہ روز کیا رلب نانی اکتفا و افطار نمودی" (اردو) (۱) افطار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ روزہ کھولنا۔ روزے کی ضد (غالب ؎) افطار صوم کی کچھ اگر دستگاہ ہو ؛ اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے ؛ (۲) و (۳) افطار کرنا۔ روزہ کھولنا (رند ؎) بوسہ لب شیرین کا لیا وصل کی شب مین ؛ افطار کیا خرمے سے روزہ رمضان کا ؛

افعی | بقول صاحب انند بالفتح و بآخر الف بصورت یا لغت عربیست بمعنی بو بہا ہی خوش و نیز نوعی از مار سیاہ کہ بغایت زہرناک و بزرگ باشد و گویند کہ افعی از دیدن زمرد کور می شود و افاعی جمع آن (ظہوری ؎) افعی دست در غم زخم خورد ؛ ساغری از دست تو تریاک باد ؛ (انوری ؎) نمود عکس نگینت بچشم دشمن ملک ؛ چنانکہ عکس زمرد بدیدہ افعی را ؛ (اردو) افعی۔ بقول امیر ایک قسم کا سانپ جو کالا اور بہت زہریلا

ہوتا ہے اور مجازاً اژہر سانپ کو کہتے ہیں (بحر ؎) ہے اگر اقبال اپنا لیا کرے گی زلف یار تیۂ
کیون فریدون کو نہ کاٹا افعی ضحاک نے ؎

افعی آتشین دم | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
بقول صاحب بحر و انند و غیاث بفتح دال مہملہ
بندوق را گویند مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد
نظر بر تشبیہ بندوق با افعی در طوالت و آتشی
کہ از نالش بیرون رود دُم افعی را ماند۔ انچہ
صاحبان تحقیق دال مہملہ را مفتوح گرفتہ اند
قابل نظر است زیرا کہ تشبیہ بندوق اندرین
صورت معکوس می شود زیرا کہ دستۂ بندوق
مشابہ سر افعی است و نالش با آتشی کہ از و بیرون
شود مشابہ دُم افعی نہ دَم آن کہ از دُم خارج
شود (اردو) بندوق۔ بقول آصفیہ (عربی)
اسم مونث۔ لغوی معنی گولی۔ اصطلاحی وہ لوہے
کی نلی جسمین بارود بھر کر چھوڑتے تفنگ۔

افعی دم | اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف
مؤلف عرض کند کہ بفتح دال مہملہ باشد کنایہ
از کسی کہ دَم او مثل افعی است یعنی سخنش
بہ مخلوق اثر بد کند و زہر افعی را ماند۔ اسم فاعل
ترکیبی است (محمد اسحق شوکت ؎) با فعی
دمان نامہ می نویسم ؎ منقش زہر زمرد نگینہ ؎
(اردو) زہریلا۔ بقول آصفیہ فتنہ انگیز۔ شریر
بد ذات غضبناک۔

افعی زار | استعمال۔ بقول بہار و انند
معروف مؤلف عرض کند کہ از قبیل لالہ زار
و گلزار یعنی جائی کہ در آن کثرت افاعی باشد
(محمد اسحق شوکت ؎) عاقلان از دیدن
اقبال دولت غافل اند ؎ خویش را زین دشت
افعی زار بیرون کردہ اند ؎ (اردو) وہ جگہ
جہان سانپ کثرت سے رہیں (مونث)

(۱) افعی زرد دام | اصطلاح۔ مرکب
(۲) افعی زرد فام | توصیفی۔ (۱) بقول

خان آرزو در سراج کنایہ از قلم و (۲) بقول بحر و برہان و جامع قلم واسطی مؤلف عرض کند کہ قلم واسطی ہمچون افعی دراز باشد و سیاہ رنگ و صناعان بر و نقش دام کنند یعنی بزبانہ خام بود نش کہ زرد باشد رشتۂ برنگ دام بر و پیچند و چون پختہ و سیاہ شود رشتہ را دور کنند نقش زرد مانند دام بر و قائم شود ہمین است حقیقت زرد دام و بدین وجہ کہ روی قلم سیاہ بعد تراشیدنش زرد نمایان شود یعنی رنگ داخلی بیرون می آید کنایۃً قلم واسطی و سیاہ را افعی زردفام گفتند و خیال ما اینست کہ خان آرزو ہم زردفام نوشتہ باشد قلم کاتب آنرا زرد دام کرد زیرا کہ غلبۂ رای محققین بر زردفام است و صاحب اننداگوید کہ (۲) کنایہ از زبانۂ آتش ہم و محققین دیگر این معنی را بر افعی زردفام نوشتہ اند کہ می آید حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) (۱) و (۲) واسطی بقول فنا صفیۂ ایک قسم کا عمدہ قلم جو شہر واسطہ سے آتا ہے اور وہین کے جنگل مین پیدا ہوتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ اس قلم کا رنگ سیاہ ہوتا ہے زندگی

افعی زردفام | اصطلاح - بقول بحر و ضمیمۂ برہان و مؤید (۱) قلم و (۲) زبانۂ آتش - مؤلف عرض کند کہ روی قلم سیاہ بعد از تراشیدنش از رنگ داخلی زرد می باشد و زبانۂ آتش ہم بالای آتش سرخ و زرد بنظر آید ہمچون زیر پا افعی زردفام کنایۃً قلم و زبانۂ آتش را گفتند صاحبان انند و ہفت این را کنایۃً بمعنی (۳) فلک و زمانہ گفتہ اند و از معنی اول و دوم ذکری نکردہ حیف است کہ سندی پیش نشد - خیال ما این است کہ قلم کاتب ہفت قلزم قلم را فلک و زبانہ را زمانہ نوشت و صاحب انند نقلش برداشت واللہ اعلم (اردو) (۱) دیکھو افعی زردفام (۲) لَو - بقول آصفیہ مونث - شعلہ - لپٹ - لہب - زبانۂ آتش (۳) آسمان - مذکر - زمانہ - مذکر -

افعی قربان | اصطلاح - بقول برہان
وبحر وسراج ومؤید ورشیدی وجامع وہفت
کنایہ باشد از کمان تیر اندازی - صاحب
جامع صراحت کند کہ بکسر قاف باشد وصاحب
ہفت دانند فرماید کہ بضم قاف است مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است وقربان بالضم
صحیح باشد کہ بقول منتخب لغت عرب است
بمعنی ہم نشین پس افعی کہ ہم نشین تیر یا فدا بر
تیر است کنایہ باشد از کمان (انوری ؎
سر جفت کند افعی قربان وچہ آن دید چو پرہا
کند کرکس ترکش طیران را ﴿ (اردو) کمان
بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مونث -
اس خمیدہ آلہ کا نام جس کے وسیلہ سے تیر
چلاتے ہیں -

افعی کاہ ربا پیکر | اصطلاح - مرکب
توصیفی است بقول بحر وبرہان - کنایہ از شعلۂ
آتش باشد صاحبان رشیدی وجامع وسراج
وہفت وآنند وشمس ہم ذکر این کردہ اند -
مؤلف گوید کہ کاہ ربا پیکر اسم فاعل ترکیبی
است یعنی پیکر کاہ ربا دارندہ واین صفت
افعی باشد ومعنی حقیقی این ماری کہ پیکر او ہمچو
کہربا است وکنایہ گرفتہ اند از شعلۂ آتش کہ
کاہ می رباید ومی سوزد (اردو) شعلہ -
بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - زبانۂ آتش -

افعی گزیدہ از شکل ریسمان می رمد | مثل -
صاحب آنند گوید کہ این مثلی است مشہور یعنی
کسیکہ از موذی آزاری کشیدہ باشد ہمیشہ از
مثل وشبیہ او ترسد واز مرادفات این است
"مار گزیدہ از ریسمان می ترسد" (سلیم ؎
سنبل اسیر زلف ترا دام وحشت است ﴿
افعی گزیدہ می رمد از شکل ریسمان ﴿ (اردو)
دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک پیتا ہے -
صاحب آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ کہاوت ہے
یعنی ایک چیز سے ڈرا ہوا اوس کی ہم شکل ہر چیز سے

ڈرتا ہے۔ دغا کھایا ہوا نقصان پایا ہوا آدمی ادنی کام بہی سوچ سمجھہ کر کرتا ہے اور دفعتہً ہاتھ نہیں ڈالتا۔

(۱) افعی مرجان زنگ — اصطلاح
(۲) افعی مرجان عصب — ہردو مرکب

توصیفی است (۱) بقول خان آرزو در سراج کنایہ از شعلہ و (۲) بقول صاحبان برہان و بحر و جامع و ہفت وانند مراد فش مؤلف عرض کند کہ مرجان زنگ و مرجان عصب ہردو اسم فاعل ترکیبی است بمعنی زنگ مرجان و عصب مرجان دارندہ و ہردو صفت افعی و کنایہ از شعلہ کہ سرخ نیم زنگ می باشد ہمچو مرجان (اردو) (۱) و (۲) دیکھو افعی کا دریا بگیر

افغان بقول برہان با غین نقطہ دار بر وزن مستان (۱) بمعنی فریاد و زاری و (۲) نام قبیلہ ایست مشہور و معروف و جمعش افاغنہ بروزن فراعنہ بطریق جمع عرب۔ صاحب رشیدی نسبت معنی اول فرماید کہ نالہ باشد و بحذف اول نیز آمدہ صاحب ناصری در معنی اول با برہان متفق و نسبت معنی دوم گوید کہ اصل ایشان از مصر بود و بمرور دہور از میان بنی اسرائیل بیرون رفتہ بہندوستان افتادند و در انجا بکوہستان۔ قلعۂ خیبر نام بنیاد کردند و بتدریج حکومت و سلطنت در ملک ہندوستان یافتند اکنون افغانستان محکوم خوانین آنہاست و صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این ہردو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح نالہ باشد و فغان مخفف و ضم فغان لہجہ عراقیان است اقتضا آن دارد کہ افغان نیز بضم اول باشد و نام قبیلہ معروف کہ چند گاہی پیش ازین سلطنت ایران از سلاطین صفویہ گرفتند و در ہندوستان بعد از سلطنت خضر خانیہ

بادشاہی کردند و نیز شیر شاہ ازین قوم ہمایون بادشاہ ولد بابر شاہ را شکست دادہ اکثر ملک را
بتصرف در آوردہ و چندگاہ برادر و پسر او ماندہ و آخر بہ نیروی قدرت آلہی باز ہمایون شاہ
ہندوستان را چون عروس دولت بکنار تصرف در آوردپس در ہندوستان و ایران سہ دفعہ
باین قوم سلطنت رسید۔ صاحب انند و بہار بحوالۂ تاریخ فرشتہ و او بحوالہ مطلع الانوار آوردہ
کہ افاغنہ از نسل قبطیہ فرعون اند وقتی موسی علیہ السلام بر ان کافرون غالب آمد بسیار
از قبطیان توبہ کردہ بدین موسی متحلی گشتند و جماعتی کہ از ایشان از کمال جہل اسلام اختیار
نکرد جلای وطن گردید و بہندوستان آمدہ در کوہ سلیمان کہ مابین ملتان و پشاور است
ساکن شد و قبائل ایشان چون بسیار شد موسوم بافغان گردید و چون اولاد ایشان بسیار
شد معمورہ ہندوستان شل کرمان و پشاور متصرف شد و راجۂ لاہور کہ با راجۂ اجمیر خویشی
داشت قصد دفع فتنۂ ایشان نمود اما افاغنہ بامداد مردم کابل و خلج چندکرت دفع کفار کردند
و کفار بجہت خوف آب نیلاب بمقام خود در برسات مراجعت می کردند و مردم کابل و خلج
نیز بجاہای خود می رفتند و ہرکہ از شاہی می پرسید کہ احوال مسلمانان کوہستان بکجا انجامید ایشان
جواب می دادند کہ کوہستان مگوئید و افغان بگوئید کہ بجز افغان و غوغا در انجا چیز دیگر نیست
و ظاہرا بدین سبب مردم فارس الکنہ ایشان را افغانستان و خود شان را افغان میخوانند
(سہ) افغان ز تو شوخ نامسلمان افغان ؛ افغان ز تو آفت دل و جان افغان ؛ افغان
بچۂ در دل تو رحمی نیست ؛ از دست تو افغان بچہ افغان افغان ؛ مؤلف عرض کند کہ
بہار بر لفظ افغان بدون الف اول صراحت کردہ است کہ بالفتح۔ اما مشہور بکسر است و

مزید علیہ آن افغان پس متحقق شد کہ الف اول وصلی است و اصل این فغان کہ اسم جامد زبان فارسی باشد ہم او فرمایہ کہ اکثر بمعنی نالہ مستعمل ولیکن حقیقت آنست کہ نالہ ۔ فریاد دردمند است خواہ حقیقت خواہ مجاز و فغان شور و فریاد باشد (ع) کہ آہنگ بی پردہ افغان بود یعنی ہر صدائی کہ موافق پردہ اسے مقامی از مقامات موسیقی نباشد آن را سرود نمیتوان گفت بلکہ فغان محض است کہ گوش را ایذا رساند (ظہوری ؎) چنین بر دغم او گر توان مردم را ٭ عجب کہ نالہ نساز د فغان مردم را ٭ ازین شعر مستفاد می شود کہ نالہ در کیفیت آواز زیادہ از فغان است ۔ غایتش بمجاز بمعنی نالہ شہرت گرفتہ (ظہوری ؎) تا بہ رگہای جان بستیم از قانون درد ٭ میزند خوش ناخنی بر سینہ ہا افغان ما ٭ (الخ) نسبت معنی دوم عرض می شود کہ عجبی نیست کہ فغان فرید علیہ فغ بالفتح اول باشد کہ بقول برہان بلغت فرغانہ و ما ورار النہر بمعنی بت و صنم و کنایہ از جوانان خوبصورت و صاحب حسن آمدہ (الخ پس جادارد کہ فارسیان این طائفہ را نظر بر حسن و خوبی صورتش فغان نام کردند و الف وصلی در اولش آمدہ افغان شد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) افغان بقول امیر (فارسی) (ا) فریاد ۔ شور و نالہ آپ فرماتے ہین کہ اسکی تذکیر و تانیث مین قطعی حکم نہین ہوسکتا اس لئے کہ وقت استقرائے کلام شعرا جو شعر ملے ہین اُن مین شور و فغان یا نالہ و افغان موزون کیا گیا ہے اور بول چال مین افغان کا استعمال ہی نہین آپکی رائے یہ ہے کہ فغان پر قیاس کرکے تانیث کو ترجیح دیجائے (ناسخ ؎) اسقدر مشق رہی نالہ و افغان کی ہمین ٭ بنیاد محبوب مین ہم طرز سخن بھول گئے ٭ (قلق ؎)

جوش گریہ سے خوف طوفان تہا؛ لب ساحل پہ شور و افغان تہا؛ صاحب رسالہ تذکیر و تانیث نے اسکو مذکر کہا ہے اور حضرت امیر مغفور کی راے کا بہی اشارہ فرمایا ہے (مومن ؎) بیسبب کیونکہ لب زخم پہ افغان ہوگا؛ شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہوگا؛ (۲) افغان - بقول امیر مسلمانون مین ایک قوم ہے جس کو پٹہان کہتے ہین -

(۱۶۶۹) **افغان برآوردن** استعمال - بمعنی نالہ و فغان کردن است (صائب ؎) از گرانی جانان جدائی قابل افسوس نیست؛ در فراق سنگ افغان چون فلاخن برمیار؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا -

(۱۶۷۰) **افغان روئیدن** استعمال - بمعنی نالہ و فغان برآمدن باشد (ظہوری ؎) رہ احوالا گویا مغنی می زند امشب؛ کہ طور دیگر افغان از نہاد چنگ می روید؛ (اردو) نالہ و فغان نکلنا -

(۱۶۷۱) **افغان سر زدن** استعمال - بمعنی برآمدن و بلند شدن نالہ و فغان باشد (ظہوری ؎) افغان زبان سر زدہ از سینۂ دوزخ؛ از آتش ہجران تو گرجستہ شراری؛ (اردو) نالہ و فغان نکلنا - بلند ہونا -

(۱۶۷۲) **افغان شکستن بسینہ** استعمال - بمعنی بند شدن و کردن نالہ و فغان باشد (ظہوری ؎) ریش کردی سینۂ تاثیر را؛ در لب بیچارگی افغان شکن (عرفی ؎) من و شکستن افغان بسینہ در شب غم؛ بنغمہ سنجی مرغ سحر چہ کار مرا؛ (اردو) نالہ و فغان کا بند ہونا بند کرنا -

(۱۶۷۳) **افغان کردن** استعمال - بمعنی نالہ و فغان کردن باشد (ظہوری ؎) ازین افغان کہ بلبل کرد در دام؛ نہ تنہا خود چمن را در قفس کرد؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا -

(۱۶۷۴) **افغان کشتی کردن** استعمال - بمعنی فغان

گردن است کہ گذشت (عرفی سے) در بزم دی ایدل مکن افغان کشتی انجا ؛ بانغمۂ بی شعبہ	و آوازہ نہ سازد ؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا۔

(۱) افکانہ | بقول جہانگیری با اوّل مفتوح ثانی زدہ و کاف عجمی بچہ را گویند کہ نارسیدہ از شکم مادر بیفتد و آنرا آفکانہ بالف ممدودہ و فکانہ بحذف الف نیز خوانند و صاحب سروری و مؤید فرماید کہ اعم است برای بچۂ آدم یا حیوان کہ از شکم مادر افتادہ باشد (امیر خسرو سے) فلک راہمش از در خانہ افتد ؛ حوادث ز اشکمش افکانہ افتد ؛ و صراحت نکردہ کہ بکاف عربی است یا فارسی (ثنائی از ناصری سے) خام گم نام رفتہ از خانہ ؛ کہ بود چیز جنین افکانہ ؛ صاحب ہفت صراحت کاف پارسی کردہ و در تعمیم معنی با سروری و مؤید اتفاق دارد و خان آرزو در سراج فرماید کہ این مخفف آفکانہ است کہ در ممدودہ گذشت و ہم او در ممدودہ بر آفکانہ بکاف فارسی نوشتہ کہ اغلب کہ ماخوذ است از افگندن لیکن ہنوز معنی ترکیبی آن بوضوح نہ پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ حالا وقت آن رسید کہ معنی ترکیبی بوضوح پیوندد۔ بخیال ما اصل این فکانہ بدون الف اوّل بکاف عربی است کہ فارسیان بر لفظ فک (کہ در عربی زبان بقول منتخب بمعنی جدا کردن دو چیز بہم در شدہ از یکدیگر و در استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر انداختن آمدہ ہمچون فک اضافت) کلمہ انہ زیادہ کردند کہ برای اظہار لیاقت آید چون جرمانہ و جادارد کہ انہ را کلمۂ نسبت گیریم ہمچون ماہانہ و سالانہ و روزانہ (بحث این بر آنہ گذشت) باقی حال فکانہ بمعنی حقیقی۔ لائق فک یعنی لائق انداختن و افتادن باشد و کنایہ باشد از بچۂ ناتمام پس الف وصلی در اوّل این آوردہ افکانہ کردند۔ آنانکہ این را بکاف فارسی

گرفته اند مبدل این باشد که کاف عربی بفارسی بدل شود همچون کند و گند که بمعنی آله تناسل آمده و انچه در ممدود به بای عربی و فارسی آبگانه و آپگانه و در مقصوره ابگانه و اپگانه گذشت هم مبدل است که فا به بای عربی و فارسی بدل شود چنانکه زفان و زبان و سفید و سپید وانچه در آبگانه و آپگانه و آفگانه مقصوره بممدوده بدل شد نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آپگانہ۔

(الف) **افکن** صاحب انند ذکر (الف) کرده که امر (ج) است و هم او (ب) را
(ب) **افکندگی** بحوالهٔ فرهنگ زنگ بمعنی افتادگی و بندگی و فرسودگی آورده که حاصل
(ج) **افکندن** بالمصدر (ج) باشد و بقول ضمیمهٔ برهان کنایه از فروتنی و تفضد و
(ج) بقول موارد (۱) بمعنی انداختن و بر زمین زدن فرماید که بکاف فارسی است و مرادف این ابگندن و اوفگندن و فگندن و اوگندن و اوگنیدن و بیوگندن مؤلف عرض می کند که ما به ابگندن ببای عربی اشاره این کرده ایم و اپگندن به بای فارسی هم گذشت و این هردو مبدل (ج) است و نسبت دیگر مرادفات این بجایش ذکر کنیم باقی حال (ج) بقول متفننین فرس مصدر سماعی است و اصلی و بقول ما قیاسی و جعلی که اصل این فکندن بدون الف وصلی با کاف عربی است و مرکب بالغت عرب فک و نون زائد و علامت مصدر صراحت فک بر افکانه کرده ایم۔ آنانکه این مصدر را بکاف فارسی گرفته اند خیال بر ماخذ نکرده اند و جز این نباشد که آن را مبدل این گیریم که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند و گند پس الف اول این وصلی است و بقول صاحب بحر بمعنی انداختن باشد (کامل التصریف) مضارع

این افکند (کلیم ؎) کلیم از فکر آن لب های پر شور ﴿ نمک در دیگ سودا بیش افکن ﴿ (اردو) (۱) ڈال۔ ڈالنا کا امر (۲) دیکھو افتادگی۔ فضلہ۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ بول و براز چرک۔ (۳) ڈالنا۔ گرانا۔

(۲) افکندن۔ بقول موارد بمعنی گذاشتن ہمچون واپس افکندن و این مجاز معنی اول است (خسرو ؎) آن حرم قدس چو واپس فکند ﴿ راہ در اقصای مقدس فکند ﴿ مخفی مباد کہ در مصرع ثانی این شعر راہ افکندن متعلق است بہ معنی ہفدہم (اردو) چھوڑنا۔

(۳) افکندن۔ بقول موارد بہ معنی گستردن است چون افکندن سفرہ و بساط و خوان و این مجاز معنی اول باشد (کمال اسمعیل ؎) ہر کجا چہرۂ تو سفرہ خوبی فکند ﴿ وہنت آورد آنجا بلبان شیرینی ﴿ (ظہوری ؎) بگلزار افکندہ عشرت بساط ﴿ نگنجیدہ در پوست گل از نشاط ﴿ (ولہ ؎) اگر افکند عشق خوان کرم ﴿ کہ کردند ہم کاسہ لا و نعم ﴿ (اردو) بچھانا۔

(۴) افکندن۔ بقول موارد بمعنی بریدن چون افکندن زبان یعنی بیکار کردنش کہ مجاز معنی اول است (حسین ثنائی ؎) مگر ز باغ ارم باصفاش حرفی گفت ﴿ کہ تیغ باد سحر غنچہ را زبان افکند ﴿ (اردو) کاٹنا۔

(۵) افکندن۔ بقول موارد بمعنی مقابل شدن ہمچون باکسی افکندن (شیخ شیراز ؎) منکہ با موری بقوت بر نیایم ای عجب ﴿ باکسی افکندہ ام کو بگسلد زنجیر پا ﴿ صاحب ضمیمہ برہان ہم این را بمعنی برابری کردن نوشتہ و سندی پیش نکردہ و صاحب ناصری در ضمیمہ کتاب باستناد ہمین شعر سعدی معنی برابری کردن را آوردہ مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است

(اردو) مقابل ہونا۔ ہماری رائے میں پالا پڑنا۔ اس کا عمدہ ترجمہ ہے۔ بقول آصفیہ سابقہ پڑنا (مومن ؎) دل بستگی جو ہے کسی زلف دوتا کے ساتھ ؛ پالا پڑا ہے مجھکو خدا کس بلا کے ساتھ ؛

(۶) افکندن۔ بمعنی فرود آوردن و خوابا ندن چنانکہ خیمہ افکندن یعنی خیمہ استادہ را فرود آوردن و خوابا ندن۔ صاحب نوادر ذکر این کردہ (؎) بیفکن خیمہ تا محمل براننذ ؛ کہ ہمراہان این منزل روانند ؛ ہم او بحوالۂ خان آرزو فرماید کہ این معنی ضد معنی ہفتم است کہ می آید وخصوصاً چون معنی توقف واقامت در موضعی ملحوظ باشد گویند کہ بادشاہ برکنار دریا خیمہ افکند اندرین صورت معنی ہفتم مراد باشد مؤلف عرض کند کہ این متعلق ومجاز معنی اول است وفرق با معنی ہفتم ظاہر شود از صلہ وقرینہ یعنی چون گوئیم کہ از انجا خیمہ ہا افکندیم وروان شدیم معنی خوابا ندن خیمہ مقصود باشد وبرخلاف این چون خوانیم کہ در انجا خیمہ افکند ومقیم شد" معنی ہفتم مراد باشد (اردو) اتارنا۔ گرانا۔

(۷) افکندن۔ بقول موارد بمعنی نصب کردن وبرپا نمودن ہمچون چار طاق افکندن وخیمہ افکندن ہم درین داخل است (شیخ نظامی ؎) فلک بر زمین چار طاق افکنش ؛ زمین بر فلک پنج نوبت زنش ؛ مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است (اردو) کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ ڈالنا۔ جیسے خیمہ ڈالنا۔

(۸) افکندن۔ بقول موارد بمعنی کردن ہمچون شمار افکندن وشکار افکندن وگذر افکندن (نظامی ؎) چو در صید شیران شمار افکنی ؛ بہ تیری دو پیکر شکار افکنی ؛

(جامی ؁) گذر افکن بہر باغ و بہاری ؛ قدم نہ بر لب ہر جویباری ؛ واضح باد کہ این مجاز معنی اول است (اردو) کرنا۔

(۹) افکندن ۔ بقول موارد بمعنی بستن چون امید بچیزی افکندن (فرخی ؁) چو زیر گشتم و نومید گشتم از ہمہ خلق ؛ امید خویش فکندم بدستگیر جہان ؛ مؤلف گوید کہ مقصود از بستن سپردن باشد و این مجاز معنی اول است (اردو) سپرد کرنا ۔ سونپ دینا ۔ وابستہ کرنا ۔

(۱۰) افکندن ۔ بقول موارد بمعنی نہادن ہمچون پنبہ[۱] در گوش افکندن و در آفتاب[۲] افکندن و دست[۳] بر دوش افکندن و رخت[۴] افکندن و داغ بچیزی[۵] افکندن و بنیاد[۶] افکندن و راہ[۷] افکندن و این مجاز معنی اول باشد (ضیاء الدین نخشبی ؁) پنبہ اندر گوش خود باید فکند ؛ تا جز از ذکر تو دیگر نشنود ؛ (محسن تاثیر ؁) انداختم بروی تو چشم تراب را ؛ چندی در آفتاب فکندم گلاب را ؛ (ظہوری ؁) چنان مست از شوق ہر چیز ہست ؛ کہ بر دوش شاخ افکند جلوہ دست ؛ (صائب ؁) دور بینان در فراز کوہ میدارند و ما ؛ در رہ سیل حوادث رخت خواب افکندہ ایم ؛ (سلیم ؁) در عشق لالہ را سبب اعتبار شد ؛ داغی کہ ما بسینہ صحرا افکندہ ایم ؛ (میر خسرو ؁) چو این بنیاد را خود فکندی ؛ گناہ خویش را بر من چہ بندی ؛ (انوری ؁) از تو آباد باد فرخ باد ؛ آنکہ بنیاد فرخ تو فکند ؛ بخیال مؤلف برای بنیاد افکندن معنی قائم کردن بہتر از نہادن است و سند راہ افکندن بہ معنی دوم گذشت پس بنیاد افکندن را متعلق بہ معنی ہفدہم باید کرد (اردو) رکھنا

(۱۱) افگندن - بقول موارد بمعنی شکستن چون دندان افگندن (میر معزی ے) چو تیغ او شکند شیر شرزہ را چنگال ؛ چو تیر او فگند پیل مست را دندان ؛ مؤلف عرض کند که درینجا مقصود از معنی دور کردن و جدا کردن است و مجاز معنی اوّل و ہمین معنی بمعنی چہاردہم می آید (اردو) توڑنا - گرانا -

(۱۲) افگندن - بقول موارد بمعنی محو و ناپدید کردن ہمچون پی افگندن (میر خسرو ے) چو نتوانست خونم را پی افگند ؛ گناہم را سیاست بر وی افگند ؛ و این مجاز معنی اول است (اردو) محو کرنا - مٹانا -

(۱۳) افگندن - بقول موارد بمعنی کاشتن ہمچون افگندن تخم (ثنائی ے) بسکہ با من سازگاری کرد من از درد خویش ؛ تخم خواب اندر دماغ پاسبان افگندہ ایم ؛ مؤلف عرض کند که از قبیل افشاندن تخم است که گذشت - یعنی چون خواہند که کاشت تخم کنند تخم را بر زمین بیفشانند و بیفگنند و این متعلق و مجاز معنی اول است (اردو) بونا -

(۱۴) افگندن - بقول موارد بمعنی جدا کردن ہمچون دست از دامان افگندن و لباس افگندن و این مجاز معنی اول است (ثنائی ے) حاتم بنگر از ان تیغی که بر سر خوردہ ایم ؛ در دم از دامان لب دست فغان افگندہ ایم ؛ (طالب آملی ے) آن دل که لباس خودی از خویش بیفگند ؛ زین دجلۂ خون دامن خاکی گذرانید ؛ (اردو) جدا کرنا - کھینچ لینا - اتار دینا -

(۱۵) افگندن - بقول موارد بمعنی زدن چون زخم افگندن و این مجاز معنی اول است (صائب ے) کی بہ شود بہ مرہم زنگار آسمان ؛ زخمی که ما بدل ز تمنا فگندہ ایم ؛ (اردو)

ڈالنا - لگانا -

(۱۶) افگندن - بقول صاحب موارد بمعنی ساختن و درست کردن چنانکہ شراب افگندن (علی خراسانی سہ) بادہ گر خام است بزم عیش ما افسردہ نیست * کردہ ایم از خون صبوحی تا شراب افگندہ ایم * مؤلف عرض کند کہ درین سند افگندن شراب بمعنی ترک کردن است نہ ساختن - اندرین صورت افگندن بمعنی ترک کردن و ترک گفتن باشد نہ ساختن و این مجاز معنی اول است (اردو) ترک کرنا - چھوڑ دینا -

(۱۷) افگندن - بقول موارد بمعنی ایجاد کردن و آفریدن باشد چنانکہ نقش افگندن (باقر کاشی سہ) حافظ از شوق بباقر دہد آمرزش خویش * نقش ہر سجدہ کہ بر خاک مصلا فگنم * مؤلف عرض کند کہ درینجا افگندن بمعنی ساختن و قائم کردن است و من وجہ متعلق بہ معنی ہشتم توان کرد و مجاز معنی اول باشد (اردو) قائم کرنا - کرنا -

(۱۸) افگندن - بقول موارد بمعنی منحصر و موقوف داشتن است ہمچون افگندن بر چیزی و این مجاز معنی اول است (صائب سہ) راہ رو را لنگر آرام در منزل خوش است * خواب خود را دورمین بر خلوت گور افگند * (اردو) منحصر کرنا - موقوف رکھنا -

(۱۹) افگندن - بقول موارد بمعنی نوشتن چنانکہ بدفتر افگندن (خاقانی ع) حدیث عشق را بر دفتر افگن * مؤلف عرض کند کہ درینجا افگندن بمعنی متعلق کردن ہم باشد و من وجہ با معنی دوم یعنی گذاشتن ہم تعلق دارد و مجاز معنی اول است (اردو) متعلق کرنا - چھوڑنا - لگانا -

(۲۰) افگندن - بقول موارد بمعنی دادن باشد چون آسیب افگندن در چیزی و بر چیزی -

(جیلانی گیلانی ۵) برگ رو ید از محبت خوشہ بندد از وفا ٭ جای آب ار خون ما برتاک انگور افکند ٭ مؤلف عرض کند کہ درینجا معنی ریختن و افشاندن بہتر از دادن است وان متعلق و مجاز معنی اوّل است (اردو) دینا۔ ڈالنا۔

(۲۱) افکندن۔ بہ تحقیق ما بمعنی آمادہ کردن باشد ہمچون افکندن بہ تقلید و افکندن بخون کہ بجایش می آید و سند این ہم ہمدرانجا مذکور شود (اردو) امادہ کرنا۔

افکندن آب استعمال۔ این ہمان است کہ در مصدد دہ بر آب افکندن بر چیزی گذشت متعلق بہ معنی بستم افکندن۔ سند این ہم در مصدر گذشت (اردو) دیکھو آب افکندن بر چیزی

افکندنِ امید استعمال۔ مرکّب اضافی بمعنی امید بستن و امید وابستہ کردن۔ متعلق بہ معنی نہم افکندن و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) امید وابستہ کرنا۔ سونپ دینا۔

افکندن باکسی (مصدر اصطلاحی) بمعنی مقابل شدن باکسی و این متعلق است بامعنی پنجم افکندن و سند این از کلام شیخ شیراز ہمدرانجا گذشت (اردو) کسی کے ساتھ مقابل ہونا۔ پالا پڑنا۔ سابقہ پڑنا۔

افکندن بہ تقلید استعمال۔ آمادہ کردن بہ تقلید (ظہوری ۵) سالکان گاہی کریمان را بتقلید افکند ٭ خویش را کردم خراب آخر زبس ابرام خویش ٭ و این متعلق باشد بمعنی بست و یکم افکندن (اردو) مقلد بنانا۔ تقلید کرنا۔ تقلید پر آمادہ کرنا۔

افکندن بخون استعمال آمادہ بہ قتل کردن و این متعلق بہ معنی بست و یکم افکندن است (عرفی ۵) فرح شادی را بخون افکند دیگر دل کجاست ٭ کافرین بر دست و تیغ عرفی غازی کند (اردو) قتل پر آمادہ کرنا

افکندن بر دفتر استعمال - بمعنی نوشتن بر دفتر و متعلق کردن و گذاشتن بر دفتر ہم باشد و این متعلق است بہ معنی نوزدہم افکندن و سند این ہمہ را انجا مذکور (اردو) دفتر میں لکھنا۔ دفتر سے متعلق کرنا - چھوڑنا -

افکندن بر کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن بہ کسی و بذمۂ کسی انداختن و این مجاز معنی اول است و سند این بہ معنی دوازدہم افکندن (اردو) سرمارنا - بقول آصفیہ ذمے ڈالنا - سرڈالنا (داغ ؎) اے محبت دل آشفتہ کا سودا دیکھا٭ اس کی زلفوں سے لیا اور میرے سر مارا٭

افکندن بساط استعمال - مرکب اضافی بمعنی گستردن فرش باشد متعلق بہ معنی سوم افکندن و سند این ہمہ انجا مذکور از قبیل افکندن سفرہ کہ می آید (اردو) فرش بچھانا

افکندن بنیاد استعمال مرکب اضافی - بمعنی قائم کردن بنیاد باشد متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این از خسرو و انوری ہمہ را انجا گذشت (اردو) بنیاد قائم کرنا - بنا ڈالنا

افکندنِ پنبہ در گوش مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی غفلت داشتن و سخن ناشنیدن صاحب بحر پنبہ در گوش افکندن ذکر این کردہ متعلق بہ معنی دہم افکندن سند این از ضیاء الدین نخشبی ہمہ را انجا گذشت (اردو) کان میں ٹیل ڈال لینا - کان میں تیل ڈالنا بقول آصفیہ اپنے کو بہرا اور بہرا بنا لینا - کچھ نہ سننا -

افکندنِ پی چیزی مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی محو و ناپدید کردن نشان آن چیز متعلق بہ معنی دوازدہم افکندن - سند این ہمہ را انجا گذشت (اردو) کسی چیز کو محو کرنا مٹانا - بے پتا کرنا -

افکندنِ تخم مصدر اصطلاحی - مرکب

اضافی - بمعنی کاشتن و متعلق بہ معنی سیزدہم افکندن و سند این ہمدر انجاگذشت و سند دیگر از کلام صائب یافتہ ایم (س ۵) نیست صائب غیر آہ نا امیدی خوشہ اش ؎ تخم امیدی کہ من در شورہ زار افکندہ ایم ؎ (اردو) بیج بونا - بیج ڈالنا - تخم ریزی کرنا -

افکندن چار طاق مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - بمعنی برپا کردن خیمہ - متعلق بمعنی ہفتم افکندن و سند این ہمانجا مذکور (اردو) خیمہ ڈالنا - خیمہ استادہ کرنا -

(۱) **افکندن چیزی بچیزی** مصدر

(۲) **افکندن چیزی در چیزی** اصطلاحی مرکب اضافی (۱) منحصر داشتن یک چیز بر چیز دیگر باشد و (۲) نہادن و انداختن چیزی در چیزی چنانکہ (۱) افکندن خواب بخلوت و (۲) افکندن گلاب در آفتاب و افکندن آب در شیشہ و ماثل آن و این متعلق بہ معنی ہجدہم افکندن و سند ہر دو ہمدر انجا مذکور شد (اردو) (۱) کسی چیز کو کسی چیز پر موقوف رکہنا جیسے سونے کو خلوت پر موقوف رکہنا (۲) کسی چیز کو کسی چیز مین ڈالنا - جیسے بچہونا دہوپ مین ڈالنا - پانی بوتل مین ڈالنا -

افکندن خوان مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بمعنی گستردن خوان از قبیل افکندن بساط و سفرہ باشد و متعلق بہ معنی سوم افکندن و سند این از کلام ظہوری ہمدر انجا گذشت (اردو) دسترخوان بچہانا -

افکندن خیمہ استعمال - مرکب اضافی بمعنی فرود آوردن خیمہ استادہ و این متعلق است بمعنی ششم افکندن و سند این ہمدر انجا مذکور (اردو) خیمہ اتارنا - گرانا -

افکندن داغ استعمال - مرکب اضافی بمعنی نہادن و قائم کردن و زدن داغ باشد سند این بر معنی دہم گذشت کہ این متعلق بآن است

(اردو) داغ لگانا - داغ دینا - داغ ڈالنا۔

افکندن دام | استعمال - مرکب اضافی - بمعنی گستردن دام باشد متعلق بہ معنی سوم افکندن (عرفی ؎) دانہ می ریزد تغافل می کن دمی ببین نہان ؛ شیوۂ صیادی افکندن دام است و بس ؛ (ولہ ؎) ز مشکلات محبت نیفکنم دامی کہ مرغ عقل نسازد بآب و دانۂ خویش (اردو) دام بچھانا -

افکندن در جیب | استعمال بمعنی دہم افکندن متعلق یعنی نہادن در جیب (ظہوری ؎) در جیب گل افکندہ صبا نافۂ بوئی ؛ گویا کہ سری بر زدہ از حلقۂ موئی ؛ (اردو) جیب میں ڈالنا

افکندن دست از دامان | مصدر اصطلاحی - بمعنی جدا کردن دست از دامان باشد متعلق بہ معنی چہاردہم افگندن و سند این از ثنائی ہمدرانجا مذکور (اردو) دامن سے ہاتھ جدا کرنا - کھینچ لینا - دامن چھوڑ دینا -

افکندن دست بر دوش | استعمال مرکب اضافی - بمعنی نہادن دست بر دوش باشد و متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این ہمدرانجا مذکور (اردو) کاندھے پر ہاتھ رکھنا

افکندن دندان | استعمال - مرکب اضافی بمعنی از بیخ بر کندن و شکستن دندان باشد و متعلق بہ معنی یازدہم افکندن و سند این ہمدرانجا مذکور (اردو) دانت گرانا - اکھیڑنا - توڑنا

افکندن راہ | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی راہ پیدا کردن و قائم کردن کہ بر معنی دہم و ہفدہم ذکرش گذشت و سند این بر معنی دوم مذکور (اردو) راستہ ڈالنا - رستہ قائم کرنا

افکندن رخت | بمصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی نہادن ساز و سامان باشد و متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این از کلام صائب ہمدرانجا گذشت (اردو) ساز و سامان ڈال دینا -

افکندن زبان مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی بیکار کردن زبان و کنایہ باشد از بریدنش متعلق بہ معنی چہارم افکندن و سند این ہمدر انجا مذکور (اردو) زبان کاٹ ڈالنا

افکندن زخم استعمال - مرکب اضافی بمعنی کردن و نہادن و زدن زخم متعلق بمعنی پنجم افکندن و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) زخم ڈالنا - زخم لگانا -

افکندن سایہ استعمال - مرکب اضافی بمعنی انداختن و کردن و قائم کردن پرتو و سایہ باشد متعلق بمعنی ہشتم و سندہم افکندن (ظہوری سہ) افکندہ عشق سایہ بفرقم عجیب نیست ؎ گر مہر را بخیمۂ نیلوفر آورم ؎ (اردو) سایہ ڈالنا -

افکندن سفرہ استعمال - مرکب اضافی از قبیل افکندن بساط و خوان کہ گذشت و سند این از کلام کمال اسمعیل بمعنی سوم گذشت کہ این متعلق بہ آن است (اردو) دیکھو افکندن خوان -

افکندن سُم مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی کنایہ باشد از لنگ و عاجز شدن چارپایہ و از ہمین مصدر است افکندہ سم کہ می آید و سندش ہم ہمدر انجا - و متعلق بمعنی یازدہم افکندن کہ شکستن است و شکستن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس شکستن سُم سبب لنگ و عجز باشد (اردو) گھوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا

افکندن شراب مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی ترک کردن شراب باشد صاحب موارد بر معنی شانزدہم ذکر این کردہ و افکندن را بمعنی ساختن گرفتہ ولیکن از سند کلام علی خراسانی کہ ہمدر انجا مذکور است معنی ترک کردن پیدا می شود نہ ساختن و ما اشارہ این در انجا کردہ ایم (اردو) ترک کرنا چھوڑ دینا -

افگندن شکار | استعمال ۔ مرکب اضافی بمعنی شکار کردن باشد و متعلق بامعنی ہشتم افگندن و سند این ہمہ را انجا گذشت ۔ (اردو) شکار کرنا ۔

افگندن شمار | استعمال ۔ مرکب اضافی از قبیل افگندن شکار است کہ گذشت یعنی شمار کردن ۔ سند این بہ معنی ہشتم افگندن مذکورہ (اردو) شمار کرنا ۔

افگندن طرح | استعمال ۔ مرکب اضافی بمعنی طرح نہادن و انداختن و قائم کردن است مرادف افگندن بنیاد باشد و متعلق بمعنی ہم و مفہوم افگندن (ظہوری ۵) طرح محنت خانۂ افگندہ ام در کوی دل ؛ یک جہان فرہاد و مجنون ہر طرف مزدور یاد ؛ (اردو) طرح ڈالنا ۔ بنیاد قائم کرنا ۔

افگندن عنان بچیزی | مصدر اصطلاحی مرکب اضافی ۔ بمعنی حملہ کردن بہ تعجیل و روان شدن بسوی چیزی ۔ صاحب بحر عنان افگندن بچیزی ذکر این کردہ (عرفی ۵) نومید مشو عرفی و افگندہ عنان باش ؛ چند کہ از کعبۂ مقصود نشان نیست ؛ مؤلف عرض کند کہ چون خواہند کہ اسپ را بتیزی و تندی براند عنان را می افگنند کہ از تنگ عنانی اسپ نمیتواند کہ بہ تندی بدود و از ہمین معنی حقیقی معنی مجازی پیدا شد (اردو) حملہ کرنا ۔ دھاوا کرنا ۔

افگندن کسی بچیزی | مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن کسی بہ چیزی متعلق است بمعنی اول افگندن بمجاز (انوری ۵) چنین جرم و جنایت کہ مرا افگندند ؛ ای خداوند خدایت مفگن در اقوال ؛ (اردو) منسوب کرنا ۔

افگندن گذر | استعمال ۔ مرکب اضافی بمعنی گذشتن باشد و سند این بہ معنی ہشتم افگندن گذشت کہ این متعلق بآن است (اردو) گزرنا

افگندن لباس استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی دور کردن لباس باشد بصلۂ از وسند این بر معنی چہارم افگندن مذکور و این متعلق است بآن (اردو) لباس اتارنا۔

افگندن موج مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی بمعنی قائم کردن موج است متعلق بمعنی ہفدہم افگندن (انوری ؎) صدف افگندہ موج بر کہ او ٭ ہم براطراف خویش دریا وار (اردو) موج قائم کرنا۔

افگندن نقش استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی ساختن نقش و قائم کردن آن متعلق بمعنی ہفدہم افگندن۔ سند این ہم در انجا مذکور شد (اردو) نقش کرنا۔

افگندہ بقول سروری بمعنی (۱) انداختہ و (۲) بمعنی سرکش۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر افگندن است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) ڈالا ہوا۔ گرایا ہوا۔ ڈالنا۔ اور گرانا کا اسم مفعول۔ مصدر افگندن کے جسقدر معنی بیان ہوے ہیں ان سب کا مفعول (۲) میلا۔ بقول آصفیہ (ہندی) بمعنی بول و براز۔ فضلہ۔ مذکر۔

افگندہ سم اصطلاح۔ بقول برہان و جامع (۱) کنایہ از عجز و زاری بسیار و بقول صاحب بحر و بہار (۲) لنگ و عاجز و از حرکت باز ماندہ صاحب جہانگیری فرماید کہ کنایہ از عجز باشد مؤلف عرض کند کہ این اسم مفعول مصدر افگندن سم است کہ گذشت مخصوص است برای چارپایان سم دار یعنی چارپائیکہ شکستہ سم باشد و مجازاً بمعنی عاجز آنانکہ معنی این عجز و زاری نوشتہ اند و این را مطلق و عام خیال کردہ اند برای غیر چارپایان ہم سکندری خوردہ اند قائل (امیر خسرو ؎) رخش علل در رہش افگندہ سم ٭ علت و معلول در و

ہرد وگم ۶ (اردو) (۱) سم گرا ہوا۔ سم ٹوٹا ہوا چار پایہ (۲) لنگڑا۔ عاجز۔

افکندہ عنان باشیدن

مصدر اصطلاحی (۱) عنان را تنگ نہ کردن و افکندن لجام تا اسپ تیز و تند بدود (۲) کنایہ باشد از مستعد و آمادہ بودن برای حملہ و این متعلق است با (افکندن عنان بچیزی) کہ گذشت یعنی مصدر مرکب باشد از اسم مفعول آن سند این مصدر اینجا مذکور شد (اردو) (۱) باگ ڈھیلی کئے ہوے رہنا تاکہ گھوڑا خوب دوڑے (۲) حملے اور دھاوے کے لئے مستعد اور آمادہ رہنا۔

افگار بقول برہان و جامع باکاف فارسی بروزن افسار (۱) جراحت پشت چارپا را گویند کہ بسبب سواری و گرانی بار شدہ باشد و (۲) زمین گیر و بجا ماندہ و (۳) آزردہ ہم۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ و لیکن نسبت معنی اول بر پشت ریش قناعت کند و خان آرزو در سراج فرماید کہ اگرچہ بقول توسی معنی اول مخصوص است بہ دواب و لیکن در استعمال اعم ازان است حتی کہ در جراحات و ہمیہ نیز مستعمل چنانکہ خاطر افگار و خیال خود ظاہر فرماید کہ فگار بمعنی جراحت پشت دواب محل تامل بلکہ اعم باشد و فرماید کہ معنی زمین گیر و بجا ماندہ مجاز باشد و گوید کہ معنی سوم از مجرد افگار حاصل نمی شود بلکہ خاطر افگار و دل افگار بمعنی آزردہ است و صاحب سروری بذکر ہر سہ معانی بالا نسبت معنی اول فرماید کہ در کلام اکابر بمعنی مطلق جراحت آمدہ و بقول صاحب رشیدی (۴) ریش و مجروح و آدوکار مبدل این۔ بہار گوید کہ مطلق خستہ و مجروح **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این از قبیل فشار و بیمار است۔ اصل این (فکار بکاف عربی) باشد کہ مرکبست

از فک و آر۔ بقول صاحب منتخب فک بزبان عرب بالفتح و تشدید کاف جدا کردن دو چیز
بهم و رشته از یکدیگر۔ فارسیان در استعمال خود تشدید را به تخفیف بدل کردند و با آر که امر
حاضر از آوردن است مرکب ساختند پس فک آر اسم مفعول ترکیبی بمعنی جدائی آورده شده
وکنایه از مجروح که مقام جراحت در جسم نوعی جدائی پیدا کند و جا دارد که اسم فاعل ترکیبی
گیریم بمعنی جدائی آرنده وکنایه از همان مجروح - والف اول در افکار وصلی باشد و تحش
تعبیر میدهد ازین که فکار هم بفتح فا بود۔ عوام ناواقف از ماخذ استعمالش بالکسر کردند و
خان آرزو بر فکار گوید که فکال به لام هم آمده و این مبدل باشد وکسر اول را نه نوشت
و قناعت بر این کرد که مخفف افکار قرار داد و تحقیق ما بر عکس اوست یعنی افکار مزید علیه
فکار باشد آنانکه افکار را بدون صراحت کاف فارسی بکاف عربی نوشته اند از ان تائید خیال
ما می شود و آنانکه صراحت کاف فارسی کرده اند آنرا مبدل گیریم که کاف عربی به فارسی
بدل شود همچون کند وگند حالا عرض می شود که معنی چهارم یعنی مجروح اصل است و
معنی اول یعنی جراحت اعم از ینکه بطور عام گیریم یا مخصوص مجاز از آن که معنی حقیقی فک آر
بحیثیت اسم فاعل یا مفعول ترکیبی با معنی کنایهٔ جراحت هم تعلق دارد۔ اکنون باقی ماند
معنی دوم و سوم آنرا هم مجاز توان گرفت۔ مخفی مباد که زمین گیر بقول بهار کنایه از چیزیست
که از جای خود نتواند جنبید (الخ) یعنی منتهای ناتوان و بجا مانده و صاحب بحر خوش
تعریفی کند که افتاده و خاکسار را زمین گیر گویند (انتهی) انچه خان آرزو در سراج
نسبت معنی سوم نوشته که خاطر افگار و دل افکار بمعنی آزرده است نه تنها فکار قابل

غور است بخیال ما او غور نکرد۔ ہرگاہ افگار را بمعنی حقیقی مجروح تسلیم کردیم و معنی آزردہ را مجازی گرفتیم ہیچ محل اشکال نیست فتامّل۔ فارسیان استعمال این بصفت سینہ بیشتر کردہ اند و برای دل و خاطر و شخص ہم چنانکہ ظہوری گوید (۵۴) نباشد لذتی در شور بختی زندگانی را ✤ کہ مہ روئی نمک بر سینۂ افگار می ریزد ✤ (صائب ۵۴) عشق فکر دل افگار ز من دار و بیش ✤ دایہ پرہیز کند طفل چو بیمار شود ✤ (ولہ ۵۴) آہ می باشد سلسل خاطر افگار را ✤ در درازی نیست کوتاہی دل بیمار را ✤ (ولہ ۵۴) قسمت خاصان بود ہرچند درد و داغ عشق ✤ عام کن این لطف را بخشی باین افگار دہ ✤ (اردو) (۱) چارپایوں کی پیٹھ کا زخم جو کثرت سواری یا گرانی بار کی وجہ سے ہوا ہو۔ مذکر (۲) افتادہ۔ عاجز۔ صاحب فراش (۳) آزردہ دیکھو آزردہ (۴) افگار۔ بقول امیر (فارسی) مجروح۔ زخمی۔ چاک چاک (ناسخ ۵) پڑ گیا مژگان قاتل کی جو تلوار و نکا عکس ✤ ہو گیا مانند شانہ و ہیں افگار سینہ ✤

افگار شدن استعمال۔ بمعنی مجروح شدن باشد۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ این را بمعنی ماندہ و خستہ شدن آوردہ عیبی ندارد کہ کار از معنی مجازی افگار گرفتہ (اردو) افگار ہونا۔ اس کی سند لفظ افگار پر گذری۔ خستہ ہونا۔

افگار کردن استعمال۔ بمعنی مجروح کردن باشد (ظہوری ۵) باکہ ز دہ ہجرت دمی کز عمر ہزارش نکرد ✤ سینۂ کو کز خراش کینہ افگارش نکرد ✤ (امیر معزی ۵) آن گل ز داغ دست خود افگار کردہ است ✤ ہرگز کسی بدست خود این کار کردہ است ✤

(۱۲۷)

(اردو) مجروح کرنا۔

افگار ماندن استعمال۔ بمعنی مجروح شدن است (ظہوری ؔ) چہ می پرسی زکار من زبان از کار می ماند ؛ بپوشان چشم از زخمم نگاہ افگار می ماند ؛ (اردو دیکھو افگار شدن۔

افگانہ بقول برہان و رشیدی و جامع و (دری و پہلوی) بچۂ نارسیدہ کہ از شکم مادر افتد مؤلف عرض کند کہ ہمان افکانہ کہ بکاف عربی گذشت ۔ صراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم واین مبدل آن باشد ہمچون کند وگند (اردو) دیکھو افکانہ۔

(۱) **افلاطن** (۱) بقول برہان بضم طای حطی مخفف و معرب (۲) باشد و او حکیمی

(۲) **افلاطون** بود مشہور و معروف در زمان سکندر و استاد ارسطو است و ساز ارغنو مخترع اوست صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و (۲) بقول بہار افلاطون و فلاطون و فلاطن مرادف یکدیگر (انوری ؔ) کمینہ چاکر علمت ہزار افلاطون ؛ کمینہ بندہ فضلت ہزار اسکندر ؛ صاحب انند صراحت کند کہ افلاطون لغت یونانی است (اردو) افلاطون اور فلاطون۔ بقول امیر یونان کے ایک بڑے مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد تھا اور سقراط کا شاگرد (اسیر ؔ) وہ مےکش ہون کہ ہین سامان میخواری تو کیا غم ہے ؛ تن خاکی خم افلاطون کا چلو ساغر جم ہے ؛ آپ فرماتے ہین کہ یہ پہلا حکیم ہے جس نے حکمت اشراقی کے اصول درست کئے ۴۳۰ برس قبل پیدایش مسیح علیہ السلام پیدا ہوا ۔ ابتدا مین اسکی طبیعت صنعتون کی طرف متوجہ تھی اور شعر کہنے کا بھی شوق تھا بیس برس کی عمر مین قصائد مثنویان اور کئی دیوان تصنیف کئے بعد اس کے حکمت و فلسفہ

کی طرف مائل ہوکر آٹھہ برس تک سقراطیس کی خدمت مین رہا۔ سقراطیس کے مرنے پر علم کا بہت ذخیرہ جمع کرکے مقام اثینہ مین ایک مدرسہ قائم کیا اور آخر عمر تک پڑہانے کا شغل رکھا۔ اسکی خوش بیانی کی دہوم یہانتک ہوئی کہ عورتین بہی مشتاق کلام ہوکر مردون کے لباس مین آتی تہین ۷۷ برس کی عمر مین انتقال کیا یہ حکیم ذی اخلاق خوش صفت تہا تالیفات مین جو فلسفیات افلاطونہ کے نام سے مشہور ہین پینتیس مباحث اور تیس مکتوبات ہین جن مین مختلف فنون طبعیات منطق۔ سیاست۔ مدن۔ علم تہذیب اخلاق وغیرہ کا بہی ذکر ہے۔ شعرا جو افلاطون کے ساتہہ خم کا ذکر کیا کرتے ہین اسکا منشا تراجم افلاطون سے معلوم نہین ہوتا۔ البتہ صاحب غیاث اللغات نے بحوالہ کتب تاریخ لکہا ہے کہ افلاطون اپنی آخر عمر مین ایک بڑے خم مین بیٹہہ گیا شاگردون نے اوس کی وصیت کے موافق اس خم کا منہہ بند کرکے ایک پہاڑ کے غار مین رکہدیا۔

افلاک | بالفتح لغت عرب است جمع فلک بمعنی آسمانہا فارسیان این را با الفاظ فارسی مرکب کردہ استعمالش بمعانی خاص کردہ اند کہ در ملحقات می آید (صائب ؎)

یک دل بیدار در نہ پردۂ افلاک نیست ٭ پردہ خواب است گویا پردۂ این سازہا ٭

(اردو) افلاک۔ بقول امیر۔ فلک کی جمع۔ آسمان (بحر ؎) آج دنیا مین گلہ کرتے ہین جو افلاک کا ٭ کل وہی زیر زمین شکوہ کرین کے خاک کا ٭

افلاک شناسان | اصطلاح۔ بقول جناب بحر عجم و صاحبان ضمیمہ برہان و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری از کلام نظامی سند آوردہ (؎) دفتر افلاک

شناسان بسوز؛ دیدۂ خورشید پرستان بدوز؛
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این آنند گاہان احوال افلاک و سیارگان فلک پس کنایہ باشد از منجمان (اردو) منجمین ۔ علم نجوم کے عالم واقف ۔

افلاک ظل اصطلاح ۔ بقول بحر معنی بسیار حمایت صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ مرادف آسمان سایہ بمعنی بسیار حمایت ۔ صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی سخت حمایت کذا فی الادات و این صفت بادشاہی کہ سایۂ لطف او محیط باشد جملہ عالم را مانند افلاک ۔ پس معنی ترکیبی ۔ سایہ ہمچون افلاک است چنانچہ شیر دل ای دل ہمچون شیر است و این ترکیب در اصل صفت موصوف بود بروجہ تشبیہ و بعدہ مقلوب کردند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی مثل افلاک سایہ گستر و شیر دل ہم ازین قبیل است (اردو) مثل افلاک کے سایہ گستر ۔ بادشاہون کی صفت ۔

افلاک نشینان اصطلاح ۔ صاحب آنند بحوالہ بہار گوید کہ بمعنی منجمان است و بہار ازین ساکت و سندی کہ برای این پیش کردہ ہمان شعر نظامی است کہ بر افلاک شناسان گذشت بدین تصرف کہ در مصرع اول بجای افلاک شناسان افلاک نشینان نوشتہ و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ۔ بخیال ما تسامح او بیش نیست و جا دارد کہ بلحاظ معنی لفظی این کنایہ گیریم از کواکب ولیکن سند استعمال باید و نمیشود کہ منجمان را افلاک نشینان گوئیم فتامّل (اردو) دیکھو افلاک شناسان ۔

افلاکیان بقول برہان و ہفت بکسر کاف (۱) کنایہ از ثوابت و سیارات و (۲) طائفہ باشد از بی دینان و بد مذہبان ۔ صاحب شمس بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) کنایہ از ملائکہ ہم مؤلف عرض کند کہ ہر سہ معنی

خلاف قیاس نیست و ہر سہ کنایہ باشد۔ اپنچہ طائفہ بی دینان را افلاکیان گفتہ اند وجہ آن این است کہ اعتقاد شان بر سیارگان و اجرام	فلک است (اردو) (۱) تارے (۲) ایک طائفہ کا نام افلاکیان ہے جو بد مذہب اور بے دین ہے (۳) فرشتے۔ ملائک۔

(۱) افند — (۱) بقول صاحب نوادر و شمس بمعنی جنگ و خصومت۔ صاحب

(۲) افندیدن — (دری و پہلوی) ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت

در ممدودہ ہم گذشت ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است بہ تحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر (۲) و (۲) مصدریست مرکب از (۱) بزیادت یای معروف و علامت مصدر کہ بقول صاحب بحر و برہان بمعنی خصومت و جنگ کردن است (سالم التصریف) صاحبان ناصری و جامع و سراج و نوادر ہم ذکر این کردہ اند و ہمین مصدر در ممدودہ ہم گذشت بخیال ما اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و بقول متفننین فرس جعلی کہ اصول شان بر لفظ اسم مصدر گذشت (اردو) (۱) دیکھو آفند۔ (۲) دیکھو آفندیدن۔

افواہ — بقول صاحب منتخب بالفتح جمع فوہ و چیزہای خوشبو کہ بدان بوی خوش را اصلاح دہند و نیکو سازند چنانکہ توابل چیزی کہ بدان طعام را خوشبو کنند چون کشنیز و جز آن و صاحب قاموس گوید کہ افواہ توابل یا اپنچہ بدان بوی خوش را اصلاح کنند و اقسام شگوفہ و انواع ہر چیز۔ واحدش فوہ۔ صاحب غیاث فرماید کہ مجازاً بمعنی شہرت مستعمل مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بہ معنی بیان کردہ غیاث استعمال کردہ اند

(ظہوری سے) نا مع زبان بہ بیند کہ صد سعی کردہ ایم ؛ تا قصۂ برگزیدۂ افواہ گشتہ است
(ولہ سے) فتادہ در دہن عام قصۂ خاصان ؛ حکایت از لب افواہ برنگردانیم ؛ (انوری
سے) تاکہ در افواہ خلق ہست کہ از چار طبع ؛ اصل فسادِ جہان فرع کہ گوہر شکست ؛
(اردو) افواہ - بقول امیر (عربی) مونث - فوہ کی جمع جسکے معنی منھ یعنی کوئی بات
بہت سے منھوں میں پڑنا مجازاً اڑتی ہوئی خبر - مشہور بات جس کی اصل نہ ہو (آتش سے)
چھوڑ کر عشق صنم زاہد نہ ہو مفتون حور ؛ کب یقین لاتا ہے دانا دور کی افواہ کا ؛ (میر سے)
کل سال ہے کہتے ہیں منھ یار کا ؛ نہیں معتبر کچھ یہ افواہ ہے ؛

افیلون | بقول برہان با لام بر وزن شبیخون درمنۂ کوہی را گویند - اگر خاکستر آنرا با روغن
بادام بر موضع ریش بمالند موی بر آرد و آنرا العربی شیح خوانند - صاحب ہفت و جامع
ہم ذکر این کردہ صاحب محیط بر افیلین فرماید کہ افیلون و افلیون ہر سہ اسم شیح جبلی است
کہ آنرا بفارسی درمنۂ کوہی گویند و بر درمنہ گوید کہ بکسر دال مہملہ و سکون رای مہملہ و فتح میم و نون
و با اسم فارسی است و بیونانی سارنیقون و اقدنیا و سوربیون و بسریانی ایرو تا و بہ رومی
ابرنیطون و بعربی شیح و بہندی جوہری جواین گویند و گویند کہ آن اشراس است کہ بیخ
آن خنثی و قسم سوم آنرا بقول بعض افسنتین البحری نیز نامند و جبلی آنرا بیونانی افیلون خوانند
گرم و خشک در سوم و بقول شیخ گرم در دوم و خشک در سوم جمیع اقسام آن محلل ریاح و مقطع
ملطف و مسکن و در آن قبض کمتر از افسنتین است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام ترک فرمایا ہے اور شیح یہ لکھا ہے کہ درمنۂ ہی

جسکو عربی مین خشخش بھی کہتے ہین ایک گھانس کا نام مشابہ برگ سداب - سدون کو
کھولتی ہے بلغم کو چھانٹتی ہے اور رادرام کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض جاری
کرتی ہے (الخ) اور بقول محیط اعظم اسکا ہندی نام جوہری جواین ہے -

افیون بقول برہان (۱) معروف است کہ تریاک باشد و بعربی لبن الخشخاش گویند اگر
قدری ازان بخورد بگیرند زحیر را اسود دہد (۲) کنایہ از سیاہ - صاحب ناصری فرماید کہ اصل
این اپیون است و ہپیون ہم ہردو بہ بای فارسی و افیون معرب باشد و اکنون تریاک
مشہور ہے - دافع زہر و خود زہر - خان آرزو در سراج فرماید کہ ہمان شیرہ خشخاش کہ آنرا تریاک
نیز گویند لیکن تریاک در اصل بمعنی پازہر باشد و بمعنی افیون متحدث و فرماید کہ خود افیون (۳)
بمعنی پازہر آمدہ چنانکہ ظہوری گفتہ (۵۳) زخم خوب است اگر سنجرہ مرہم نشود ؛ زہر من
نیست اگر دستخوش افیون است ؛ صاحب جامع بر معنی اول قانع و آرستہ معنی اول و
سوم را ذکر کردہ بہار گوید کہ بمعنی اول مبدل اپیون باشد و بمعنی سوم ہم آمدہ و بہ صراحت
سند ظہوری فرماید کہ من درینجا بمعنی چیزی است شیرین کہ مثل ترنجبین از ہوا بریزد و منعقد گردد
صاحب سخندان گوید کہ این را در فارسی اپیون و افیون و ہپیون نام است و در سنسکرت
آہیپھن کہ مرکب است از آہی بمعنی مار و پھن بمعنی کف کہ بحالت غیض و غضب وغیرہ
از دہن انسان بریزد و بدین وجہ کہ از درخت خشخاش شیرہ اش کہ افیون است ہمچو کف
می ریزد و رنگش ہم سیاہ می باشد و از خوردنش ہوش ہم از سر برود - اہل سنسکرت این را
آہی پھن نام کردند (انتہی) صاحب سوار السبیل فرماید کہ بیونانی این را اُپیان نامند

صاحب خزانۃ اللغات آوردہ کہ او را در انگلیسی زبان او پیم نام است و در اردو ایم و صاحب محیط اسم یونانی این ابیون بہ بای عربی نوشتہ و افیون را معرب گفتہ و ماسبت ماخذ و خاصیت و طبیعت این بحثی مختصر بر ابیون کردہ ایم کہ گذشت - صاحب برہان ہبیون را بہ بای عربی ہم آوردہ بالجملہ این قدر متحقق است کہ افیون معرب یا مبدل (اپیون بہ بای فارسی) است ہمچون سپید و سفید و ابیون مبدل (ابیون بہ بای عربی) چنانکہ تب و تپ و ابیون را لغت یونانی گیریم چنانکہ بالا مذکور شد یا خود اپیون را کہ ببای فارسی است مبدل (اُپیان یونانی) کہ فارسیان الف دوم را بہ واو بدل کردند ہمچون تاغ و توغ - بہر دو صورت بنیاد این از لغت یونانی یافتہ می شود و جا دارد کہ لغت فارسی گیریم و اصلش آبیون باشد و تحقیقش بر ابیون بیان کردہ ایم و نسبت ہبیون عرض می شود کہ بقاعدۂ فارسی تبدیل الف بہ ہای ہوز آمدہ چنانکہ انباز و ہنباز و یاسا و یاسہ (اردو) (۱) دیکھو ابیون - (۲) سیاہ - کالا - (۳) تریاق - بقول صاحب آصفیہ (معرب) اسم مذکر - زہر مہرہ - فادزہر - ایک خاص قسم کی معجون جو دفع زہر کے لئے بناتے ہیں -

افیون خوردن حوادث مصدر اصطلاحی بقول بحر و ضمیمۂ برہان کنایہ از معدوم شدن حوادث باشد مؤلف عرض کند کہ این خلاف قیاس است زیرا کہ افیون خوردن کسی را و را ی معنی حقیقی آن کنایہ توان گرفت از غافل شدنش کہ از خوردن افیون غفلت پیدا شود پس معنی معدوم شدن محتاج سند است حیف است کہ پیش نشد (اردو) حوادث کا دفع ہونا - معدوم ہونا -

افیون دادن مصدر اصطلاحی بمعنی حقیقی است

صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیال ما کنایہ باشد از غافل کردن (خان آرزو سہ) در خور قسمت درین محفل رسد ہر خشک و تر ؛ ساقی آرد می بہ محفل شیخ را افیون دہد ؛ (ظہوری سہ) جان دہد بیچارگی را چارہ سازیہای چرخ ؛ کردہ زہرم در گلو فریاد اگر افیون دہند (اردو) افیون کہلانا - غافل کرنا -

(۱) افیون در بادہ ریختن	مصادر
(۲) افیون در بادہ کردن	اصطلاحی
(۳) افیون در شراب ریختن	صاحب
(۴) افیون در شراب کردن	بحر ذکر
(۵) افیون در می کردن	(۱) تا

(۴) کردہ فرماید کہ بمعنی پشت دادن شراب را تا مستی گذارہ آرد - بہار ذکر (۱) و (۴) کردہ معنی گا با صاحب بحر متفق و صاحب آصفی (۵) را نوشتہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہمہ مرادف یکدیگر باشد بمعنی امداد شراب در زیادتی نشہ کردن (خسرو سہ) تا ہر کہ باشد یار تو بیخود شود در کار تو ؛ ای زیر لب گفتار تو در بادہ افیون ریختہ ؛ (حافظ شیرازی سہ) ساقی اندر قدح جم باز می گلگون کرد ؛ وز می کہنہ دیرینۂ ما افیون کرد ؛ (اردو) شراب میں افیون ملانا - اسکی نشہ کو بڑھانا -

افیون زدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار بمعنی افیون خوردن (میر خسرو سہ) این تنگنا نہ موقع خواب است سر یار ؛ افیون ز دست حارس ہوست است پاسبان ؛ (ملا فوقی یزدی ع) از برای منع انزال آنکہ افیون می زند ؛ (اردو) افیون کہانا -

افیونی | بقول صاحب جامع (۱) تریاکی باشد و (۲) کنایہ از عادت کردن بچیزی کہ قدرت بترک آن نداشتہ باشد مؤلف گوید کہ کنایہ از معتاد و خوگرفتہ مطلقاً (ظہوری سہ) چرا افیونی زہرش نگردم ؛ کہ خلقی را زشکر بگذرانم

(اردو) (۱) افیونی۔ یا فیمی۔ افیمی۔ بقول امیر افیون کا عادی (۲) عادی بقول آصفیہ خوگر۔ خوگرفتہ وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو آپ فرماتے ہین کہ چونکہ یہ لفظ عربی۔ فارسی مستند لغات یا کلام مین اس طرح نہین آیا سوچیے اہل اردو کا مخترع قرار دیا گیا۔ لتیا۔

(۱) افیونی چیزی شدن مصدر اصطلاحی

(۲) افیونی چیزی گشتن (۱) بقول بحر و بہار رعادت کردن بچیزی کہ بر ترک آن قادر نباشد مؤلف عرض کند کہ (۲) مرادف

(۱) (با قر کاشی ۵۱) با قرمن و غم جدا نگردیم زہم ؛ افیونی آشنائی ہم شدہ ایم ؛ (ظہوری ۵۲) کردہ زخمم پس سر آرزوی مرہم را ؛ حیف در دست کہ افیونی افسون گردد ؛ سندے از کلام ظہوری بر لفظ افیونی گذشت (اردو) (۱) و (۲) کسی چیز کا نہایت عادی ہونا جو چھوٹ نہ سکے دکن مین افیونی ہونا کہتے ہین جیسے "کرم علی تو پتنگ بازی کا افیونی ہوگیا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پتنگ بازی کو ترک کرنے پر خود قادر نہین ہے۔ لتیا ہونا

(۱۷۰)

الف مقصورہ با قاف

اقارون بقول برہان و ہفت و مؤید بارای قرشت بر وزن فلاطون لغتی است یونانی و بعضی گویند رومی و آن دوائی باشد کہ بفارسی اگر و بعربی عود الوج خوانند و سطبر و گرہ دار و سفید می باشد قوت باہ دہد صاحب محیط بر اقارون فرماید کہ وج را گویند و بر اگر گوید کہ اسم عود ہندی است و بر وج نوشتہ کہ بفتح واو و تشدید و جیم عود الوج و بتخبیل العجم و بیونانی اقوردن و برومی اقارون و بہندی بچ نامند (الخ) مؤلف عرض کند کہ این دارو ئے است کہ تعریف کاملش بر (اودی) کردہ ایم (اردو) دیکھو اودی

اقاقیا | بقول برہان بکسر قاف وتحتانی بالف کشیدہ عصارہ خاریست کہ پوست را بدان دباغت کنند وآن صلب وسیاہ رنگ می باشد وبعضی گویند کہ صمغ خار مغیلان است اگر بر خون برگیرند قطع خون رفتن کند وبقول مؤید صمغ درخت مغیلان کہ ہندی کیکر نامند صاحب محیط فرماید کہ بسریانی وعیا گویند وآن اسم یونانی عصارۂ شجر شوکہ مسمی بہ قرظ است وقرظ ثمر سنط کہ آن را المصری شوکہ ام غیلان وبفارسی خار مغیلان وبہندی ببول وکیکر نامند وصمغ آن صمغ عربی واقاقیا را بہندی (کیکر کا رس) وبفرنگی اکاکیا وآن عصارہ از ثمر آن یا برگ آن یا از ہر دو باہم میگیرند۔ گیلانی گفتہ کہ آن عصارہ ثمر درخت بسیار خار دار است کہ از پوست وثمر این درخت ادیم را دباغت می دہند وآن شجر را قرظ نامند وصاحب صیدنہ گفتہ کہ اقاقیا اسم رومی است وبسریانی وعیا قرظی وبفارسی ملبند واطبا اختلاف درین نکردہ اندکہ آن از قرظ است اختلاف در صفت واقع شدہ جالینوس گفتہ کہ آن صمغ آنست وار یباسوس گوید کہ آن عصارہ آنست کہ خشک می کنند وقرص می نمایند وشیخ الرئیس فرماید کہ آن عصارۂ قرظ است وشارح کاذرونی نزبودہ کہ قول حق آنست کہ شیخ در تعریف آن گفتہ وصحیح ترین اقوال آنست کہ عصارہ نوعی از ام غیلان باشد کہ قرظ نامند وغیر مغسول آن سرد در اول وخشک در دوم ومغسول آن سرد وخشک در دوم بالجملہ اقاقیا مجفف وقابض ومانع سیلان خون وقاطع نفث الدم ومقوی معدہ وجگر ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) درخت کیکر یا ببول کا رس یا شیرہ۔ صاحب آصفیہ نے کیکر پر ببول کا ذکر فرمایا ہے اور فرماتے ہیں ایکی چھال سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔

اقامت بقول بهار ایستادن و برپاداشتن و فارسیان (۱) بمعنی در جای بودن و تمکن گرفتن با لفظ کردن استعمال کنند و (۲) بمعنی ضیافت شخصی که از جای وارد شود با لفظ فرستادن استعمال نمایند- خان آرزو در چراغ گوید که لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی ضیافت شخصی که جائی وارد شود- نیز آرند مؤلف عرض کند که ما صراحت استعمال این با مصادر فرس در ملحقات کنیم و درینجا همین قدر کافی است که استعمال این در فارسی بدون ترکیب با مصدر فارسی بمعنی حاصل بالمصدر باشد و معنی اوّل خصوصیت مصدر کردن نیست چنانکه از ملحقات ظاهر شود و نسبت معنی دوّم خیال ما نیست که بعض شعرا اقامت را با مصدر فرستادن مرکب کرده بمعنی سامان مهمانی فرستادن گرفته نه ضیافت اگرچه ضیافت جزو مهمانی است ولیکن ساز و سامان دیگر هم لازمهٔ آن است و این همه لوازم- مجازاً پیدا می شود از معنی اول چنانکه حکیم شفائی گفته (ع) چون آدمم بدهر فرستاد آسمان ٭ صدگونه رنج و غصه به رسم اقامتم ٭ اشرف مازندرانی در کلام خود اقامت را بمعنی فرش و بساط آورده و این هم در سامان مهمانی داخل باشد (ع) شب از مهتاب بامش باج می داد ٭ بهر منزل اقامت می فرستاد ٭ شاعر گوید که شب ایام ممدوح ما را باجگزار بود از مهتاب یعنی باج مهتاب پیش می کرد و در هر منزل بامش از مهتاب بساط می گسترد- خصوصاً فرشی که آنرا در هندی چاندنی گویند که با مهتاب تشبیه لفظی و معنوی دارد خان آرزو و بهار هر دو که باستناد همین شعر معنی ضیافت را پیدا کرده اند بخیال ما درست نیست زیراکه از مهتاب ضیافت بام کردن هیچ لطف ندارد و معنی سامان مهمانی اندرینمقام دلچسپ تر است و این معنی لفظ اقامت نظر بر معنی اولش

تعلق مجاز ہم دارد فتامل (اردو) (۱) اقامت - بقول امیر - عربی - مونث - ایک جگہ قیام کرنا - ٹھہرنا (۲) مہمانی کا سامان - مذکر - جس مین فرش فروش سامان حوائج ضروری - مقام اور ضیافت سب داخل ہین -

(۱۶۷)

اقامت بایستن استعمال - بمعنی ضرور ولازم گردیدن ودر کار گشتن اقامت باشد (عرفی ؎) تا یکی شاہد معنی بکشد بند نقاب ٭ عمرہا بردر اندیشہ اقامت باید ٭ (اردو) اقامت لازم ہونا -

اقامت دادن استعمال - بمعنی قائم کردن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو دہلوی ؎) قامت خود کرد موذن دراز ٭ داد اقامت بستون نماز ٭ (اردو) قائم کرنا -

اقامت داشتن استعمال بمعنی سکونت پذیر بودن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (نثر حزین اصفہانی) او در آن شہر اقامت داشت ٭ (اردو) سکونت رکھنا -

اقامت طلبیدن استعمال - بمعنی خواہش اقامت کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (صائب ؎) آنکہ از عمر سبک سیر وفا می طلبد ٭ لنگر از سیل و اقامت ز ہوا می طلبد (اردو) اقامت کی خواہش کرنا -

اقامت فرستادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت خان آرزو و بہار بر لفظ اقامت ذکر این بمعنی ضیافت فرستادن کردہ اند و ہر دو از کلام اشرف مازندرانی سند آوردہ کہ بر لفظ اقامت مذکور شد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال این بدین معنی نمی کنند و از متقدمین استعمال کسی کہ پیش ماست ہمین یک شعر اشرف

اقبال کردن مصدر اصطلاحی - بمعنی پسند و قبول کردن - (ظہوری ؎) بکحل گشتہ چشم دولت از خاکسترم آری ٭ بنجا شاک وجودم آتش او کردہ اقبالی ٭ (اردو) قبول کرنا - پسند کرنا -

اقبالمند استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی صاحب اقبال است و بقول برہان مند بر وزن قند بمعنی صاحب و خداوند باشد ہمچون دردمند و حاجتمند پس اقبالمند از ہمین قبیل است اسم فاعل ترکیبی - معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) اقبالمند - بقول امیر - صاحب اقبال - نصیب والا - خوش قسمت - (رشک ؎) ارباب وصل ہنستے ہین ہجوروں پر بجا ٭ اقبالمند او رہے غمناک اور ہے ٭

اقبالی کردن استعمال - بیائی نسبت بمعنی صاحب اقبال کردن است - بہار بر لفظ اقبالی گوید کہ بمعنی کار اقبال است و سندی کہ از شیخ العارفین پیش کردہ مصدر را اقبالی کردن را است (؎) ننگ در عشق و جنون نام مرا عالی کرد ٭ آمد ادبار درین کوچہ و اقبالی کرد ٭ (اردو) صاحب اقبال کرنا - اقبالمند کرنا -

اقبال یک ہفتہ اصطلاح - مرکب اضافی - بقول صاحب بحر و مؤید و ضمیمہ برہان بمعنی دولت اندک روزہ مؤلف گوید کہ کنایہ باشد (اردو) چند روزہ دولت عارضی اقبال - اقبال چند روزہ -

اقتباس بالکسر - لغت عرب است - بقول منتخب بمعنی آتش فرا گرفتن و علم آموختن - از کسی و فایدہ گرفتن - بہار ذکر این کردہ - فارسیان این را با مصادر کردن و نمودن مرکب کردہ بمعنی مصدری استعمال کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی استفادہ (صائب ؎) نباشد ز اقتباس نور چشم ماہ را سیری ٭ الٰہی ہیچ کافر نشکند نان گدائی را ٭ (اردو)

اس - بقول امیر عربی - مذکر روشنی لینا کسی تالیف یا تصنیف سے کچھ انتخاب کرکے
اپنے کلام میں داخل کرلینا (امیر ۵) تارے مہر سے جب کفش یار کے چمکیں نجوم
ہوں اقتباس ہو کہ نہ ہو ؛

) اقتباس کردن　استعمال - بمعنی
) اقتباس نمودن　حاصل کردن
ری و فائدہ گرفتن - صاحب آصفی ذکر
ن کردہ از معنی ساکت (انوری ۵) انظر
بس من نور کم کای گفت چرخ ؛ کافتا
آفتاب همتش کرد اقتباس ؛ (صائب ۵)
کی بہر حشمی نظر بازان تماشایش کنند ؛ ہم مگر
نور اقتباس از روی زیبایش کنند ؛ (نصیر
ہمدانی نثر ۲) از باطن فیض مواطن حیدر گوا
خویش و سائر روشندلان آن سرزمین اقتباس
نور بختیاری والتماس فتوحات غیبی نمودند ؛
(اردو) اقتباس کرنا کسی چیز کا حاصل کرنا استفادہ کرنا

تدا　بقول بہار پیروی کردن فرماید کہ بالفظ داشتن وکردن مستعمل مؤلف گوید کہ
در لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ - فارسیان استعمال این بہ معنی
عل بالمصدر یعنی پیروی کنند وبرای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در
ات آید (اردو) پیروی - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث - تقلید کسی کے
بقدم چلنا - اطاعت - فرمان برداری -

تداداشتن　استعمال - صاحب آصفی
این کردہ کہ بمعنی پیرو بودن وپیروی داشتن
ت (حزین اصفہانی ۵) آموخت کبک
ست بدشت از تو قہقہہ ؛ در باغ بلبلان
بتو دارند اقتدا ؛ (اردو) پیرو ہونا -
(۱) اقتداکردن　استعمال - ہر دو بہ معنی

(۳) اقتدا نمودن | پیروی کردن است صاحب آصفی ذکر هردو کرده (سلمان ساوجی ســـ۵) ہست قضا در پی ازل کارجہان ۞ عقل بد وا قتدا کرد که این کار اوست ۞ (نثر منشی اصفهانی ۳) او نیز اقتدا به سنن سنیهٔ اجداد عالی نژاد نمود (اردو) پیروی کرنا۔

اقتران | بقول صاحب آصفی بمعنی نزدیک شدن و بقول منتخب نزدیک شدن و یار شدن بدیگری مؤلف عرض کند که لغت عرب است فارسیان این را بمعنی نزدیکی و قرب استعمال کنند که حاصل بالمصدر باشد و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند مخفی مباد که معاصرین عجم هم اقتران را بمعنی قرب آورده اند چنانکه صاحب یوسف سراج گوید (نثر) پانزده روز از نوروز گذشته از اقتران مریخ و عقرب" (اردو) قرب۔ مذکر نزدیکی۔ مؤنث۔ دیکھو اتصال۔

اقتران دادن میان دو چیز استعمال | صاحب آصفی ذکر اقتران دادن کرده که بمعنی قرب پیدا کردن است (حزین اصفهانی ســـ۵) لطفت میان معجز و سحر امتزاج داد ۞ لعلت میان آتش و آب اقتران دهد ۞ (اردو) ایک جگہ جمع کرنا۔ ملانا۔

اقتران یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی قرین شدن است (نثر منشی اصفهانی) هر دعائیکه از درگاه رب العزت مسئلت می نمود بشرف اجابت اقتران می یافت (اردو) نزدیک ہونا۔

(الف) اقتراح | بقول بهار بی اندیشه سخن گفتن و تحکم درخواستن چیزی مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عرب است۔ صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بالفظ کردن کرده اند یعنی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) اقتراح کردن | بمعنی بی اندیشه سخن گفتن آورده اند (میر معزی ؎) از و عقل
در فضل کرد اقتراحی ؛ وز و بخت در جود کرد امتحانی ؛ (ارد و) (ب) بلا تامل کوئی بات کہہ دینا

(۱) اقتصار | بقول آصفی کوتاہی کردن و بر یک چیز ایستادن مؤلف عرض کند کہ لغت
عرب است و بقول منتخب بالکسر بر چیزی ایستادن و کوتاہ کردن و پی کسی رفتن فارسیان
این را با مصادر فرس مرکب کرده بمعنی مصدری استعمال کرده اند چنانکہ ــــــ

(۲) اقتصار کردن | بمعنی قناعت کردن آمده (نثر حزین اصفہانی) اما بسا باشد کہ
(۳) اقتصار نمودن | بدو بیت و کمتر از ان اقتصار کند" و بتحریر اندک از بسیار و یکی
از ہزار اقتصار نماید (اردو) (۲ و ۳) قناعت کرنا ۔

اقتضا | بقول صاحب آصفی بمعنی خواستن مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است
و بقول اشد بحوالہ منتہی الارب وام بازخواستن ۔ فارسیان استعمال این بمعنی خواہش و
تقاضا کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس کہ در ملحقات آید (ظہوری ؎) گر ظہوری
رفت رسوا ور مرنج ؛ اقتضای عشق پنہانیست این ؛ (انوری ؎) بدست ما چو از ین
حل و عقد چیزی نیست ؛ بعیش ناخوش و خوش کر رضا دہیم سزاست ؛ کہ زیر گنبد خضرا
خیان توان بودن ؛ کہ اقتضای قضا ہای گنبد خضراست ؛ (اردو) اقتضا ۔ بقول
امیر ۔ عربی (مذکر) خواہش کرنا ۔ تقاضا (سزاوار ؎) غم ہین مسرور اوس کے دیدئ
جان ؛ تہا یہی اقتضا محبت کا ؛

(۱) اقتضا فرمودن | استعمال ۔ صاحب | (۲) اقتضا کردن | آصفی ذکر این کرده

(۳) اقتضا نمودن — کہ بمعنی خواہش و تقاضا کردن است (نثر خسرو) بلکہ نیر اعظم بامداد بہروزی چنان اقتضا فرمود" (نثر منشی صفہانی) (۲) کرم جلی اقتضای آن کرد" ظہوری ۵۲ بمی نالم اگر برمن جفا کرد ؛ چہ جرم او راوفا این اقتضا کرد ؛ (انوری ۵۲) وندہر انچہ رای تو کرد اقتضای آن ؛ تقدیر حیز بعین رضا ننگرستہ باد ؛ (نثر حزین اصفہانی ۳) از مرکز دولت بہر طرف رای شریفش اقتضا نماید سفر گزیند" (اردو) پسند کرنا مقتضی ہونا - صاحب آصفیہ نے مقتضی پر فرمایا ہے کہ خواہش کرنے والا - چاہنے والا - تقاضا کرنے والا

اقتضا یافتن — استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مناسب بنظر آمدن و مناسب نمودن و مقتضی شدن است (نثر نصیر ہمدانی) از سوانح وقت و خواطف زبان انچہ در ہر مقام اقتضا یافت بر آن افزود" (اردو) مناسب نظر آنا - مناسب رای - مناسب حال ہونا

اقتنالوقی — بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کسرہ فوقانی و نون بالف کشیدہ و لام بہ واو و قاف بہ یا رسیدہ لغتی است یونانی و معنی آن در عربی شوکۃ البیضا ست و آن را بفارسی بادآورد گویند و آن بوتۂ خاری باشد سفید - صاحب محیط بربادآورد فرماید کہ این را کنگر سفید نیز گویند و بہ رومی لوفنیقی و بسریانی ساناخورو بیونانی اقتنالوقی و اقطالوفی و بعربی شوکۃ البیضا کہ بمعنی خار سفید است و بقول بعض بہندی جواسا و دہ ماہا شبیہ بخار خشک الا این در سپیدی شدید تر و خارہای این دراز تر از ان گرم و خشک در اول و گویند در دوم - در بیخ این تبرید و تجفیف باندکی تحلیل و در تخم این قبض برای نزوف است و منافع بسیار دارد (اردو) بقول محیط جواسا - صاحب

جامع الادویہ نے جوآسا پہ اشترخار لکھا ہے اور وہاں یا کا ذکر بھی فرمایا ہے جو جوآسا کے سوا ہے۔ شوکۃ البیضا پر جوآسا ہندی۔ ہماری تحقیق مین اشترخار اور چیز ہے جس کا بیان گزرچکا ہے۔ صاحب مخزن نے بھی بادآورد کا عربی نام شوکۃ البیضا اور ہندی نام جوآسا لکھا ہے اور صاحب ساطع نے جوآسا پر خارشتر کا اشارہ کیا ہے ہم خیال کرتے ہین کہ مشابہت نے یہ اختلاف پیدا کیا ہے۔

اقجنوش | بقول برہان باجیم و نون بروزن نمدپوش ریم آہن باشد کہ آن را بعربی خبث الحدید خوانند۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر خبث الحدید صراحت کافی فرمودہ و این ہمان است کہ ذکرش بر اسقوردون گذشت و این ہم لغت یونانی است (اردو) دیکھو اسقوردون۔

اقچہ | بقول ضمیمہ برہان لغت ترکی است بمعنی درم و فارسیان استعمال این کردہ اند۔ صاحب مصطلحات ہم این را نوشتہ (فوقی یزدی ۵) از اقچہ میتوان کرد کام از لجوج حاصل ٭ یارب کہ ہیچ مغلم بی سیم و زر نباشد ٭ (اردو) درم۔ بقول آصفیہ درہم کا مخفف ایک چاندی کے سکّے کا نام مثل چونّی کے ۳ ۱/۲ ماشہ کا وزنی۔

اقحوان | بقول برہان بفتح اوّل و حای حطّی بروزن ارغوان معرب اکوان است کہ شگوفہ ریحان و بابونہ باشد۔ گویند اگر آب آن را بگیرند و بر خصیہ و آلت مردی طلا کنند نہایت قوّت مجامعت دہد و آن را بعربی احداق المرضی و خبز الغراب خوانند و در موصل شجرۃ الکافور و در شیراز بابونہ گاو گویند و بضمّ اول و ثالث ہم بنظر آمدہ۔ صاحب محیط فرماید کہ

بضم همزه و سکون قاف و ضم حای مهمله و فتح واو و الف و نون بلغت عربی است۔ و احداق المرضی و عین البقر و عرار و خبز الغراب نیز گویند و بمصر کرکاش و به مغرب شجرهٔ مریم و بموصل شجرة الکافور و بافریقه کافوریه و رجل الدجاجه و بیونانی ادبانس و اناسیا و بسریانی فرابیون و بعبرانی فیقافقا و بفارسی بابونه گاو و بابونه گاو چشم و بهار و گل گاو چشم و کوبله و کرہانک و بهندی سوتهی گویند مؤلف گوید که این همانست که تعریف این بر بابیس گذشت (اردو) دیکھو اسامیں۔

| اقرار | بقول بهار بگفت خود ثابت کردن چیزی را و بگفت خود ثابت شدن و فرماید که

بالفظ آوردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عربست بقول صاحب منتخب ثابت کردن بر خود چیزی را و بقرار آوردن کار را و آرام دادن و خنک گردانیدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اعتراف استعمال کنند که ضد انکار باشد (ظهوری ے) پیچ حسنی رد مکن نقد قبولت در کف است ؛ صد زبان بهتر ز یک انکار اقراری بخر ؛ و (۲) بمعنی وعده و پیمان که سند این بر اقرار شکستن می آید۔ (اردو) اقرار (۱)۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ انکار کی ضد۔ اعتراف (فقرهٔ امیر) مجھے تو آپ اپنی خطا کا اقرار ہے " (۲) بمعنی وعده (امیر ے) غیر ممکن ہے کہ پورا ہو کوئی وعدهٔ وصل ؛ مدتوں سے یہی اقرار چلے آتے ہیں ؛ (صبا ے) دیکھئے آج وہ تشریف کہاں فرمائیں ؛ ہم سے وعده ہے جدا غیر سے اقرار جدا ؛

(۱۴۶)

| اقرار آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی | ذکر این کرده که بمعنی اقرار و اعتراف کردن است |

(زتر نصیر ہمدانی) درخود به ازین کمال ندارم
که بی ہنریهای خود اقرار آرم" (انوری ے)
گشت بر محضر اقبال بزرگیش گواه ٭ سپهر دو گیتی
چو قضا و قدر آورد اقرار (اردو) اقرار کرنا
بقول امیر اقبال کرنا (فقره امیر) اپنی خطا کا
اقرار کرنا کونسی بے عزتی ہے "

اقرار دادن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی قبول و اعتراف کردن است
(نظامی گنجوی ے) تا بتو اقرار خدائی دهد ٭
بر عدم خویش گواهی دهد ٭ (انوری ے) کرد
چرخش سپر دوری تسلیم ٭ داده دهرش به بندگی
اقرار ٭ (اردو) دیکھو اقرار آوردن -

اقرار داشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی مقر بودن است و اعتراف
داشتن (طالب آملی ے) اگر عشق کفر است
از منکرانم ٭ وگر کفر دین است اقرار دارم ٭
(اردو) مقر ہونا - اقرار کرنا - معترف ہونا -

اقرار ستدن | استعمال - بمعنی معترف
گردانیدن و با قرار آوردن و اقرار گرفتن
و قبول کنانیدن (انوری ے) ای وقف
کرده دولت موروث و مکتسب ٭ بر تو قضا و
بسته اقرار زر و زر گار ٭ (اردو) اقرار کرانا
اعتراف کرانا - قبولوانا -

(۱) اقرار شکستن - | مصدر اصطلاحی -
(۲) اقرار شکسته | صاحب بحر عجم و بہار
نسبت (۲) فرماید که اقراری که درست نباشد
(میرزا طاهر وحید ے) دلی دارم چو اقرار
شکسته ٭ پرستش کن بگفتار شکسته ٭ خان آرزو هم
در چراغ ذکر این کرده مؤلف عرض کند که
(۱) بمعنی پیمان شکستن و برخلاف وعده عمل
کردن است و (۲) مرکب توصیفی و اسم مفعول
آنست بمعنی لازم یعنی پیمانی که وفا نشده باشد
و این متعلق به معنی دوم لفظ اقرار باشد (اردو)
(۱) عہد توڑنا - وعده خلافی کرنا - (۲) جھوٹا

(۱۰۷م)

وعدہ ۔ وہ وعدہ جس کا ایفا نہوا ہو ۔

اقرار کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی اعتراف کردن است ۔ (نظامی ؎) نیکی او بین و بر دکار کن ٭ بر بدی خویشتن اقرار کن ٭ وبہ تحقیق ما (۲) اظہار رغبت و گوارائی کردن ہم کہ متعلق و مجاز معنی اول لفظ اقرار باشد (ظہوری ؎) بہر جور وجفا اقرار کردم در وفاداری ٭ ولی از رشک می ترسم کہ در انکار اندازد ٭ (اردو) (۱) اقرار کرنا ۔ اعتراف کرنا (۲) گوارا کرنا ۔ اظہار رغبت کرنا ۔

اقرار کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیال ما بمعنی اقرار گرفتن است یعنی پیمان گرفتن و این متعلق بمعنی دوم لفظ اقرار باشد (علی خراسانی ؎) تا نگوید راز دل در پیش ہر کس برملا ٭ از زبان خویشتن اقرار می باید کشید ٭ امی باید وعدہ گرفت از زبان کہ راز دل را بیرون نیارد ۔ (اردو) اقرار لینا ۔ بقول امیر وعدہ لینا ۔ عہد لینا (رشک ؎) جو سمجھتے کہ ہے انجام مین خاطر شکنی ٭ تجھسے اقرار ہم اے عہد شکن کیون لیتے ۔

اقرار کہ مشروط شود اقرار نیست کہ خوش کند (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ و از معنی و محل استعمال ساکت ما از معاصرین عجم ہمین مثل را باختلاف جزئی شنیدہ ایم یعنی چون کسی پیمان و وعدہ را مشروط بہ شرطی کند مخاطب گوید کہ "اقرار چو مشروط شود نیست مقرر" نمی دانیم کہ صاحب محبوب الامثال الفاظ "کہ خوش کند" را بعوض "نیست مقرر" چگونہ نوشت جا داد کہ در بعض حصص ہند از اہل زبان شنیدہ باشد باتی حال از برای اقرار غیر واثق استعمال این مثل می شود ۔ دیگر صاحبان امثال ازین ساکت اند و درین مثل لفظ اقرار بمعنی وعدہ

مستعمل (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ "مشروطی وعدہ سرے سے جھوٹا" "اقرار مین اگر مگر کیا" ان دونون کا یہ مطلب ہے کہ جس وعدہ مین کوئی شرط لگائی جاے وہ قابل اعتبار نہین مثلاً کہین "اگر فرصت ملی تو مین ضرور آؤنگا" ایسے وعدہ مشروطی کے ایفا پر بہروسہ نہین کیا جاسکتا۔

اقرار گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیمان گرفتن است (والہ ہروی ؎) دل بدرد امروز نمود آشنا گرفتہ اندش ؎ حسن پیش از عشق و عشق از پیش حسن اقرار از دو ؎ (اردو) اقرار لینا - دیکھو اقرار کشیدن

اقرار نامہ | استعمال - بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بہ معنی عہدنامہ دیگر کسی از صاحبان تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نامۂ اقرار است - معاصرین عجم کاغذی را گویند کہ متضمن باشد بہ معاہدہ مطلوب (اردو) اقرار نامہ - بقول امیر وہ سادہ یا اشٹامپ کا کاغذ جس پر کوئی معاہدہ لکھا جاے -

اقرار نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف اقرار کردن باشد و اعتراف نمودن (خسرو ؎) من چون بسگی نمودم اقرارش ؎ تو شیری خویش نگہدار ؎ (اردو) اعتراف کرنا

اقریطس | بقول برہان وہفت و آنند بفتح اول و سکون ثانی و راے بی نقطہ تحتانی رسیدہ و ضم طا و سکون سین بی نقطہ نام جزیرہ ایست از جزایر یونان (اردو) اقریطس یونان کے جزائر سے ایک جزیرہ کا نام ہے -

اقسم | بقول بہار بحوالہ تاج المصادر بضم سین مہملہ کسیکہ در فکر کاری باشد کہ چسان سرانجام نماید و قسم بسکون فکر کردن در چیزی کہ چگونہ باید کرد و آنند ہم ذکر این کردہ

وبسند کلام ظهوری فرماید که بنای قافیه این بر تکلم و تبسم است (ظهوری ؎) این قسم تکلم بحریفان نکرده کس ؛ ناخورده باده محتسب شهر اقسم است ؛ صاحب انند بر قسم فرماید که بالفتح لغت عرب است بمعنی تردد در کاری و اقسم را بحوالهٔ بهار و تاج المصادر ذکر کرده صراحت نه کند که لغت کدام زبان است بخیال ما اقسم بفتح اول و سوم اسم تفضیل است بمعنی تردد زیاد در کاری کننده و ظهوری به تصرف در اعراب سین مهمله بمعنی متردد تر آورده خبر این نیست که این را لغت عرب گیریم (اردو) بہت متردد متفکر بہت فکرمند۔

| اقسوس | بقول برہان بروزن افسوس یونانی دانه ایست مانند زرشک و چون

او را بشکنند چیزی چسپیده و لزج از درون آن برآید ۔ بازرنیخ بر ناخن تباه شده نهند بروید و جمیع ورمها و آماسها را نافع بود و مویزج عسلی همان است ۔ صاحب محیط گوید که آنرا قروس هم گویند و آن مشهور بمویزج عسلی است و بر مویزک عسلی فرماید که اسم فارسی دبق و بر دبق نویسد که به یونانی قسوس و اقسیوش و بعربی مویزج عسیلی و بفارسی مویزک عسیلی و کشمش کاولیان نامند و آن ثمری است کوچک مثل نخود و چون بشکنند در جوف آن رطوبتی چسپنده ظاهر شود گرم در آخر دوم و خشک در اول و گویند گرم و خشک در سوم ۔ تفتیح سدد نماید و جهت عرق النسا و نواسیر و امراض بارده نافع و محلل اورام بارده و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) اقسوس اور قسوس زبان یونانی مین ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی مین دبق کہتے ہین اور صاحب محیط نے اس کا مشہور نام مویزک عسیلی کہا

مثل زرشک اور نخود کے ایک دانہ نما چیز ہے جسکو توڑنے سے رطوبت نکل آتی ہو دوسرے درجہ مین گرم اور اول درجہ مین خشک۔ تحلیل اورام باردہ کے لئے نہایت مفید دوا ہی اور عرق النسا اور نواسیر کو بھی نفع بخش ہے افسوس ہے کہ اس کا اور کوئی مشہور نام نہین معلوم ہوسکا۔ صاحب جامع الادویہ نے اسکو ترک کیاہے۔

اقشون | بقول برہان با شین قرشست بروزن افیون بلغت یونانی و بعضی گویند رومی دوائی است گرم و لطیف و آنرا الشیرازی سعادہ خبیصی خوانند۔ صاحب محیط این را بسین مہملہ نوشتہ فرماید کہ این را اقیشون ہم گویند بزیادت تحتانی سوم و ثای مثلثہ بعوض سین مہملہ اسم یونانی نباتیست شوکی در اندلس برأس الشیخ معروف۔ گرم در دوم و خشک در اول۔ بسیار لطیف۔ ضماد آن جہت تشنج عام در بدن نافع و کذا برای فالج و کزاز خلقی و منافع بسیار دارد (الخ) و بر اقشوریون فرماید کہ غیر معروف و بحوالہ قانون نویسد کہ اقشورن دوائی است کرمانی فارسی۔ گرم و لطیف و گویند ذہن را زکی و حفظ را جید گرداند۔ حکمای ہفت واند ہم نقل برہان کردہ اند و حیف است کہ تعریف مزید این معلوم نہ شد و بر نکشود کہ نام این در السنہ غیر چہ باشد۔ بخیال ما اتحاد بیان و اختصار تعریف اقشون ہمان است کہ صاحب محیط بر اقشوریون نوشتہ کہ برای ادویہ ترک آن بر این قسم بیان تفوق داشت و انچہ صاحب محیط این را بسین مہملہ نوشتہ حقیقت آن ہم بوضوح نہ پیوست الا اینکہ بیانش قدری واضح تر از اقشون است و بس صاحب جامع الادویہ از اسمای معروف این ہر دو ساکت و این ہر دو اسم را ترک کردہ و راس الشیخ و سعادہ خبیصی را ہم کسی نہ نوشت تا انکہ

صاحب برہان ہم آخر الذکر را بجای خودش بگذاشت (اردو) اقسون ایک دوا کا یونانی نام ہے جس کی تعریف فرید سے اہل لغت طب ساکت ہیں۔

اقصی بلاد | بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار در روزمرۂ معاصرین عجم بمعنی انتہای شہر مستعمل و مقصودش جز این نباشد کہ انتہای آبادی بلاد را گویند اقصی۔ بقول منتخب بالفتح لغت عرب است بہ الف مقصورہ آخر بمعنی دورتر و نہایت رسندہ تر۔ و بلاد ہم لغت عرب باشد جمع بلدہ پس معنی لفظی این مطابق است با استعمال معاصرین (اردو) شہروں کی آبادی کی انتہا۔

اقطاع | بقول بہار چیزی را از خود بریدہ بکسی دادن و فارسیان بمعنی راتبہ و جاگیر و زمینی کہ بنوکران و مستحقان دہند از ینجا گرفتہ اند و بالفظ خوردن مستعمل و ارشتہ گوید کہ بالفتح بمعنی گوشہ ہای زمین است و جمع قطعہ مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالکسر لغت عرب است و بالفتح اطراف زمین فارسیان قطعہ زمین را اقطاع نام نہادہ اند کہ از مقبوضات خود جدا کردہ بکسی دہند خواہ تبرعًا یا بسبیل معاوضہ خدمتی و ہیچ خصوصیت با نوکران و مستحقان نیست و این عام است از برای (جاگیر کہ قسمی خاص باشد) و غیر آن و قسم خاص کہ مقطعہ نام دارد کہ بحثش بجای خودش کنیم مشتق از ہمین (اقطاع بالکسر) است۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات تعریف خوشی کردہ فرماید کہ بکسر زمینی کہ سلاطین و حکام بکسی بخشند۔ ما گوئیم کہ بالفتح باشد و مجاز معنی کہ بقول منتخب بالفتح گذشت (اثر شیرازی ؎) ای کہ جور آباد شمشیرت باقطاع من است ؎ سایۂ دستی کہ ایام بکام دشمن است ؎ مخفی مباد کہ جور آباد نام جائی است

در ایران (انوری ؎) در کوی ہنر مباش کان کوی ÷ اقطاع قدیم شاہنگ است ÷ (ولہ ؎) خواستم گفت آسمان رفعت گفتا گوی ÷ کاسمان از جملۂ اقطاع مایک طارم است ÷ (ولہ ؎) جزوی زملک وجاہ تو اقطاع اختران ÷ نوعی ز رسم جود تو آثار روزگار ÷ (اردو) اوس زمینی عطا کو فارسیون نے اقطاع کہا ہے جو بادشاہون کی جانب سے عطا ہوتی ہے جیسے مقطعہ اور جاگیر۔ پس اقطاع کا ترجمہ اردو کے استعمال مین جاگیر (مونث) اور مقطعہ (مذکر) ہے

(۱) اقطاع خوار (۱) اسم فاعل	(۲) اقطاع خوردن ترکیبی است

بمعنی کسی کہ عطای اقطاع بقبضہ او باشد بہار نوکراین کردہ فرماید کہ بمعنی جاگیردار و راتبہ خوار است مؤلف گوید کہ جاگیر یا مقطعہ دار را داخل اقطاع خوار توان کرد ولیکن راتبہ خوار ورا این باشد کہ اقطاع را با عطای غیر زمینی یعنی نقد تعلقی نباشد (ظہوری ؎) ز لطفش صد امید اقطاع خوار ÷ مؤلف ز طبعش چو عشرت ہزار ÷ و (۲) مصدر مرکب بمعنی متمتع شدن از عطاے اقطاع و اقطاع خوار بودن۔ (شیخ شیراز ؎) گرفتم کہ خود خدمتی کردہ ÷ نہ پیوستہ اقطاع او خوردہ ÷ (اردو) (۱) جاگیردار یا مقطعہ دار (۲) جاگیر یا مقطعہ سے متمتع ہونا۔

اقطاع گردانیدن مصدر اصطلاحی عطیہ۔ جاگیر و مقطعہ قرار دادن باشد (عرفی ؎) بہ بخشا خلق را یارب جحیم اقطاع من گردان ÷ مسیح اعمال زشت من کہ طاقت نیست میزان را ÷ (اردو) مقطعہ یا جاگیر قرار دینا۔

(۲۷ الف)

اقطن بقول برہان بفتح اول وکسر طای حطی وسکون ثانی و نون بلغت اہل مین علۃ است

کہ آنرا ماش می گویند صاحب محیط فرماید کہ این لغت یونانی است و بقول بعض لغت اہل یمن و اسم ماش است و برماش گوید کہ اسم عربی است و مج نیز و بفارسی ہم مشہور بماش و بیونانی اندامیون و اقطن و بہندی مونگ نامند و مج معرب منگ فارسی است و فرماید کہ انچہ بعض مردم ہند ماش می گویند۔ مراد از آن دمی باشد نہ مونگ بالجملہ مونگ غلہ ایست معروف و در اکثر بلاد کثیر الوجود و دانہ آن کوچک و مدور اندک طولانی۔ سرد در آخر اول مائل بخشکی و گویند خشک در اول کثیر الغذا و مولد خلط صالح ولیکن بطی الانحدار و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) مونگ۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مونث۔ ایک قسم کا غلہ جو ماش کی قسم سے ہوتا ہے (فارسی) نیو ماش۔ مج۔ عربی حکما اسکی دال اکثر بیماروں کو کھلاتے ہیں۔

اقطی بقول برہان با طای حطی بروزن افعی بیونانی نام درخت بیل است و بیل میوہ ایست در ہندوستان مانند انار و آن شیرین و از درختی حاصل می شود مانند زردآلو و آن درخت را ہم بیونانی خامانطی گویند و این میوہ را در جوارشات داخل سازند صاحب محیط فرماید کہ بفتح ہمزہ اسم یونانی خمان کبیر است و برخمان گوید کہ بروزن مکان اسم خطی است و آن نباتی است کہ دو قسم می باشد یکی کبیر کہ ثمر آن را ابل و قل گویند دوم صغیر۔ بالجملہ این سرد و خشک در دوم و سردی آن غالب با اندک گرمی مجفف و محلل و ضماد برگ این جہت التیام جراحات مفید و ذکر این بر ابل مذکور شد (اردو) دیکھو ابل۔

اقلی بقول برہان و ہفت و اتند بضم اول بروزن قفلی بلغت یونانی کلید را گویند (اردو) کنجی

بقول آصفیہ (ہندی) اسم مونث - کلید - چابی - مفتاح - تالی -

اقلیدس | بقول برہان بضم اول و کسر دال ابجد و سکون سین بی نقطہ (۱) نام کتابیست از ارقام ریاضی و (۲) نام صاحب کتاب کہ مصنف آن باشد ہم و معنی آن بزبان یونانی کلید ہندسہ و بکسر اول و فتح دال نیز گفتہ اند - صاحب سروری برای ہر دو معنی بالا سند آوردہ (خواجو سلمان) در اقلیدس و نحو و طب و نجوم ؛ چنان شد کہ شد داستان در علوم (جامی سلمہ) ز تشکیکش مجسطی سخت آسان ؛ ز تحریر وی اقلیدس ہراسان ؛ (اردو) اقلیدس - بقول امیر (۱) علم ہندسہ میں ایک کتاب کا نام ہے جو اقلیدس کی تصنیف سے ہے (۲) ایک مشہور ریاضی دان تہا اسکندریہ میں مدرسہ ریاضی کی بنا اسی نے ڈالی تہی اسکو علم ہندسہ سے ایسا ذوق تہا کہ اسکا نام ہی اقلیدس ہو گیا -

اقلیم | بقول انند بالکسر لغت عرب است (۱) و آن ہفتمین حصہ باشد از ربع مسکون کہ عبارت از زمین آباد است کہ یک سر بمشرق دارد و سر دیگر بمغرب و ہر اقلیم منسوب بیکی از سبعہ سیارہ و در بعضی کتب - اسمای ہفت اقلیم و مناسبت ہر یکی بسیارہ نوشتہ اند مثلاً صاحب مؤید الفضلا نوشتہ کہ ہندوستان بزحل و چین بمشتری و ترکستان بمریخ و ایران بشمس و ما وراء النہر یعنی توران بزہرہ و روم بعطارد و بلخ بقمر منسوب است و اطلاق اسم اقلیم برین ملکہا مخالف قرار داد حکما ست چنانچہ تفصیلش بہ ہفت اقلیم آید و لفظ اقلیم از منتخب و کشف وغیرہ بالکسر ثابت شدہ و بالفتح غلط است و (۲) ہم نام موضعی است بمصر - (ظہوری سلمہ) چہ می ترسی زمردن بار بربند ؛ در اقلیم عدم نام

اجل نیست ؛ (اردو) (۱) اقلیم - بقول امیر - (عربی) مونث - اگلے حکمای یونانی کی تحقیق کے موافق ربع مسکون یعنی کرۂ ارض کی خشکی کے حصّے کا ساتوان ٹکڑا - (ذوق ؒ) ہے مزاج اہل عالم یہ قریب اعتدال ؛ ساتون اقلیمین ہین گویا ب خط استوا ؛ (۲) ملک مصر کے ایک موضع کا نام اقلیم ہے -

اقلیما | بقول برہان بروزن مہ سیما نام دختر آدم علیہ السلام - صاحبان ہفت و ہند هم ذکر این کردہ اند وبہ تحقیق مالغت عربی است و مخفف اقلیمیا کہ بزیادت تحتانی ششم می آید - صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور پنجم (لغات غریبہ) این را لغت ژند و پاژند گفتہ فرماید کہ (۱) نام دختر آدم کہ در حبالۂ نکاح ہابیل بود (۲) ثقل فلزات (اردو) (۱) اقلیما آدم علیہ السلام کی لڑکی کا نام جو ہابیل کی بی بی تھین (۲) فلزات کا ثقل - دیکھو اقلیمیا -

(۱۶۷۵) اقلیم زیر نگین در آمدن | مصدر اصطلاحی - فتح شدن اقلیمی باشد و بہ قبض و تصرف در آمدنش (ظہوری ؒ) بزیب سکّۂ خاتش رسیدہ محضر خوبی ؛ پلی در آمدہ اقلیم حسن زیر نگینش ؛ (اردو) اقلیم قبضہ مین آنا -

(۱۶۷۶) اقلیم فتح کردن | استعمال - قابض شدن بر اقلیمی (ظہوری ؒ) فتح اقلیم سخن کردم در اقلیم دکن ؛ بر زبان حرف شہ گیتی ستان خوش غالب است ؛ (اردو) اقلیم فتح کرنا -

اقلیم کدہ | اصطلاح - بقول بہار معروف و محشی بہار گوید کہ بر قیاس میکدہ و بتکدہ مولف عرض کند کہ آفرین بر ہر دو تا استعمال این در کلام فرس ندیدیم و در روزمرہ معاصرین

نہ شنیدیم ۔ مدعی سندی بیش نہ کرد و محققین ازین ساکت (اردو) اقلیم کدہ ۔ بہار نے بہ معنی مقام اقلیم خیال کیا ہے ۔

اقلیم گرفتن | استعمال ۔ بمعنی قابض اقلیم شدن و اقلیم را فتح کردن (ظہوری ؎) ازبسکہ کردہ اند مدارا بدشمنان ؛ اقلیم دوستی بہ تطاول گرفتہ اند ؛ (اردو) اقلیم فتح کرنا ۔ قبضہ مین لانا ۔

اقلیمیا | بقول برہان بکسر اول و میم و یای ششم (۱) خلطی باشد کہ بعد از گداختن طلا و نقرہ و دیگر فلزات در خلاص بماند و آن بانواع می باشد فضی و ذہبی و نحاسی و معدنی ۔ و اقلیمیای عملی ہم ہست از نقرہ و مرقشیشا کہ یکی از اجزای داروی چشم است و او را حجر النور گویند و بہترین وی آن بود کہ از جزیرہ قبرس آورند و آنرا درمیان آب یابند و بعد ازان معدنی بود و باید کہ برنگ لاجورد باشد و بعضی گویند ریزہ نقرہ و طلا باشد و امتحان آن باین طریق است کہ قطرہ آب لیمو بروی شمشیر و تیغ فولادی ریزند و از ہر قسم کہ باشد بر آن مالند ہمچنان اثری کہ از طلا بر محک بماند باید کہ دران تیغ نیز بماند و (۲) نام دختر آدم علیہ السلام ۔ صاحب سروری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول گوید کہ در نسخۂ میرزا ۔ گرانی جسد زر و نقرہ باشد کہ بعد از گداختن باقی ماند اما در اختیارات مذکور است کہ ریزہ زر و نقرہ و بقول بعض کفلیست کہ از جوہر زر و نقرہ پدید آید در وقتی کہ آن ہر دو را از معدن بیرون آرند و بعضی گفتہ اند کہ بر جوہر زر و نقرہ باییستد در وقتی کہ زر و نقرہ را با آتش از جوہرش جدا کنند (خاقانی ؎) ازین شیر سنگ خوردہ شیری نہ بینی ؛ ز ریم آہن اقلیمیائی نہ یابی ؛ صاحب (دری و پہلوی) ہم ذکر ہر دو معنی کردہ صاحب سوار السبیل نسبت معنی اول بر نقل زر و سیم قانع ۔ و صاحب انند این را

لغت عرب گوید و صاحب منتخب که محقق زبان عرب است فرماید که بالکسر و بی همزہ هم - چرک زر و سیم باشد که در وقت گداختن بالا آید و نام دختر آدم علیه السلام - (اردو) (۱) سونے اور چاندی یا دوسری دہاتوں کا ثقل اور چرک جو بعد گلنے کے نکل آئے (۲) آدم علیه السلام کی بیٹی کا نام -

اقنوم | بقول برہان بفتح اوّل وضم نون بر وزن معلوم لغت یونانی و نام کتابی است از یہودان و برومی بمعنی اصل و سبب ہر چیز و نصاری گویند که اقنوم عبارت از ظہور ذات باری تعالی است او ست وجود کل جلّ جلاله داب و ابن و روح القدس اشارہ بدو ست و اقنوم سہ باشد (۱) اقنوم وجود (۲) اقنوم علم (۳) اقنوم حیات و اینہا نہ عین ذاتند و نہ زاید بر ذات و بضم اول ہم آمدہ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و از حکیم خاقانی سندی آوردہ (سے) سہ اقنوم و سہ قرقف را برہان ؛ بگویم مختصر شرحی موفا ؛ صاحب سوار السبیل فرماید که بیونانی این را اگنومی نام است و اقنوم معربش و جمع این اقانیم - صاحب منتخب ذکر این کردہ و بمعنی اصل ہر چیز آوردہ و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات غریبہ و دستور پنجم ذکر این فرمودہ (اردو) ہر چیز کا سبب - ذات باری تعالیٰ - یہود کی ایک کتاب کا نام اقنوم ہے -

اقومارثون | بقول برہان بفتح اول و ثانی بہ واو رسیدہ و میم بالف کشیدہ و کسر رای قرشت و ثای مثلثہ مضموم بواو و نون زدہ بلغت یونانی رازیانہ صحرائی باشد و بحذف ہمزہ ہم آمدہ - صاحب محیط فرماید که بادیان بری است و بر بادیان گوید که اسم فارسی است و بفارسی

عامه - رازیانه و معرب آن رازیانج و بشیرازی جوللو و بستانی بادنجم و بیونانی مارسیون و ماردیون و مهرلیا و قوبارثون و بردعی شمار و بمغربی بساس و بانگلیسی انیسیڈ و بهندی سونف و سونپ و بربای نامند و آن بستانی و بری می باشد بستانی را مارسون و بری را قوبارثون نام است گرم و خشک در دوم و بقول بعض گرم در اول سوم و خشک در آخر اول - مفتح سدد و مجفف و ملطف و دافع و محلل ریاح است و صداع نیارد و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) سونف - بقول آصفیه (ہندی) اسم مونث - اصل مین سونپ یا سونہہ تھا جو اب بہی دہاتی اور ہندو بولتے ہین یہ کار آمد دوا ہے -

اقومالی | بقول برہان بامیم بالف کشیده و لام به تحتانی رسیده لغتی است یونانی و معنی آن بعربی ماء العسل و طریق ساختنش چنان باشد که دو جزو آب و یک جزو عسل را باہم آمیخته بجوشانند چندانکه ثلثی برود و ثلثان بماند و منافع آن بسیار است بجهته دلستن آتشینی بخور دنی بدہند اگر صدا و قراقر برد در ناف او بهرسد آشتن باشد و الا نباشد - صاحب محیط فرماید که ماء العسل را بیونانی اقومالی خوانند و بقول صاحب مخزن اقومالی چیزی است که در آن عسل را حل کنند و نگهدارند و جوش ندهند و بماء العسل گوید که آن ساده و مرکب باشد و ساده آن گرم و تر و جالی و ملین و قاطع اخلاط لزجه و مفتح و منضج بلغم غلیظ و مقوی قوی اعضای بارده و دافع امراض بارده عصبانیه و دماغیه و منافع بسیار دارد و فرماید که یک وزن عسل خالص را در دو وزن آب باران و یا آب صاف شیرین با آتش ملایم طبخ دهند و کف آنرا بردارند تا دو ثلث بماند پس صاف نموده نگاهدارند و برای مرکب

بعضی ادویۂ مناسبۂ گرم یا سرد بحسب عرض و مرض اضافہ نمایند (الخ) (اردو) وہ پانی جس کے دو حصون مین ایک حصہ شہد ملا کر جوش دین اور جب دو ثلث باقی رہ جائے تو ماء العسل کہا جائیگا۔ صاحب مخزن نے جوش نہ دئے ہوے کو ماء العسل کہا ہے۔

اقویلاسمون | بقول برہان بفتح اول وضم ثانی بواو رسیدہ وکسر تحتانی ولام بالف کشیدہ وفتح سین بی نقطہ ومیم مضموم بواو ونون زدہ بلغت یونانی روغن بلسان را گویند وبعربی دہن البلسان۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ در بلسان نوشتہ کہ بیونانی بلسامن وتوبیر میسون گویند ودرختی است مصری۔ روغن آنرا دہن البلسان وتخم آنرا حب البلسان نام است و دہن آکبلسان۔ البن آلبلسان وصمغ البلسان ہم گویند وفی الحقیقت آن شیر است نہ روغن وطریق امتحان خوبی آن این است کہ قطرۂ ازان در شیر اندازند وآن را فی الحال منجمد سازد۔ بقول شیخ گرم تر از عود وحب آن مجفف وملخن ودر قوت الطف از نباتات۔ مقوی معدہ۔ رافع برودت ومنافع بسیار دارد (اردو) روغن بلسان۔ بقول صاحب جامع الادویہ اس کا مشہور نام ہے گرم وخشک دماغ اور پٹھون اور معدہ اور رحم کو قوت بخشتا ہے اور گردے اور مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔

الف مقصورہ باکاف عربی

اک | بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی بمعنی آفت وآسیب وہلاکت باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان آک کہ در ممدودہ گذشت صاحبان جہانگیری وجامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این ماخوذ است از لغت ترکی (ایگ) کہ بقول صاحب

لغات ترکی بکسر ہمزہ وسکون تحتانی وکاف فارسی بمعنی کسل وبیماری آمده وصاحب مؤید بذیل
لغات ترکی این را بکاف عربی بمعنی رنجوری نوشته وہم او برلفظ اک گوید که بالکسر بمعنی علت
است وما در ممدوده برلفظ آک صراحت کرده ایم که بمعنی آفت وآسیب آمده پس عجبی
نیست که فارسیان از لغت ترکی ایگ تحتانی را بالف بدل کردند ہمچون یرمغان وارمغان
وکاف فارسی را بالعربی چنانکه گند وکند پس آک را بمعنی آفت وآسیب وہلاکت استعمال
کردند که مجاز معنی حقیقی کسل وبیماری است اندرین صورت باید که این را مفرس گیریم بالجمله
اصل این بممدوده باشد ومقصوره نتیجه لب ولہجه مقامی است (اردو) دیکھو آک کے دوسرے معنی

اکار | بقول برہان وجامع وانند بضم اول بروزن دوچار بمعنی مزارع وزراعت کننده
وباغبان ودر عربی ہم بہمین معنی آمده صاحب منتخب فرماید که بالفتح وتشدید کاف چاه کن وبرزگر را
گویند مؤلف عرض کند که جز این نیست که فارسیان تشدید را دور کرده ہمان لغت عربی را
استعمال کرده اند (اردو) مزارع - باغبان - مالی - مذکر -

اکارس | بقول برہان بفتح اول بروزن مدارس سمار وغ را گویند وآن رستنی باشد که
از زمینهای نمناک متعفن مثل زیر سرگین وزیر خم شراب ومانند آن روید وآن نوع را که زیر خم
شراب روید چون پوست باز کنند وخشک سازند وبمقدار نیم درم بخورند بیہوشی رو دہد وانچه
زیر سرگین وجاہای نمناک روید خوردنش نسل را منقطع سازد واگر از دو درہم بیشتر خورده شود ہم
ہلاکت باشد وگویند اول نباتات است وبعربی کمأت خوانند صاحب رشیدی بر سماروغ
قانع وبقول سروری گیاہیست که کاة نام دارد وصاحب جامع گوید که بعربی کماة وبترکی

گو بلک نامند۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو فرماید کہ این را ہندی کہنبھی نام است و صاحب برہان بر سمارو غ و سمارو غ گوید کہ خایہ دیس و کلاہ دیوان و چتر مار ہم گویند مؤلف عرض کند کہ با ذکر این در ممدودہ بہ آکارس کردہ ایم۔ جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی زبان باشد ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است صاحب خزانۃ اللغات گوید کہ این را در سنسکرت چتر ہم بہومی و در فارسی چتر زمین گویند (اردو) کھمبی۔ مؤنث۔ گگن دہول۔ دیکھو آکارس۔

اکاریوم | بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار معاصرین عجم حوض را گویند۔ صاحب بول چال صراحت مزید کند کہ حوضی کہ در و ماہیان و دیگر جانوران آبی رامی پرورند حیف است کہ حقیقت این ظاہر نشد کہ مال کدام زبان است کہ بطور اسم جامد صورت گرفتہ و در فارسی زبان مستعمل شدہ (اردو) وہ حوض جس مین مچھلیون اور آبی جانورون کو پرورش کرتے ہین (مذکر)

اکامہ | بقول برہان بفتح اوّل وہیم رودہ گوسفندی باشد کہ آنرا گوشت و مصالحہ پر کردہ باشند و بعربی عصیب خوانند وبضمّ اوّل نیز آمدہ وبقول صاحب جامع رودۂ مصالحہ کہ می پزند۔ صاحب منتخب بر عصیب فرماید کہ شکش با رودہ با در پیچیدہ و بریان کردہ مؤلف عرض کند کہ بتحقیق ما اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین ہم بر زبان دارند و مطلقاً کباب دل و جگر و رودہای گوسفند را گویند اعم از ینکہ در و مصالحہ و چیزہای دیگر داخل کردہ بریان کنند یا بدون آن (اردو) بکری کے پھیپھڑے اور کلیجی اور دل اور اوجھڑی کی کباب

یا وہ کباب جو بکری کی آنتون مین مصالحہ وغیرہ بھر کر بھونین -

الکبیا | بقول برہان بکسر بای ابجد بر وزن اغنیا بلغت ژند و پاژند بمعنی پی باشد و بعربی عصب خوانند - صاحب ضمیمہ برہان را (جہانگیری درخاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند) ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است وحالا استعمال این متروک (اردو) عصب - بقول آصفیۃ (عربی) مذکر - پے - پٹھا - ایک سفید چیز کا نام جس سے حس وحرکت اور اعضای حیوانات کی مضبوطی ہے -

الکت | صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم بکسر اوّل وسکون دوم این را بمعنی صورت بازی استعمال می کنند وصاحب روزنامہ گوید کہ بمعنی بازی مطلقا - بخیال ما این مفرس است از لغت (ایکٹ) کہ در انگلیسی زبان بمعنی کار کردن ونقالی یعنی صورت بازی است معاصرین فرس تحتانی را حذف کردند وتای ہندی را بہ تای عربی بدل کردہ اکت بمعنی صورت بازی یا مطلق بازی استعمال کردند (اردو) بہروپ - بقول آصفیۃ طرح طرح کے بھیس بدلنا - سانگ بھرنا - نقالی کرنا - صورت بازی - بازی - بقول آصفیۃ فارسی اسم مؤنث - کھیل - تماشا - کرتب -

الکتساب | بالکسر - بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی حاصل کردن چیزی بسعی خود مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) اکتساب - بقول امیر - عربی - مذکر - کوشش سے حاصل کرنا (ناصر ـــہ) دونون جہان مین جہل سے بدتر

نہین ہے عیب ؎ انسان کے لئے ہے ضرور اکتساب علم ؎

اکتساب کردن استعمال۔ صاحب

اکتساب نمودن آصفی ذکراین کردہ کہ بہ معنی حاصل کردن بسعی خود باشد (کمال اصفہانی ــہ) سال ومہ دامن بگستردا کوہ رہ نشین ؎ تا کند از فیض جودش خوردہ زر اکتساب ؎ (نثر حزین اصفہانی) مراتب متعدد اولہ علمیہ را اکتساب نمودہ" (اردو) زور بازو سے کسی چیز کو حاصل کرنا۔

اکتفا بہار بحوالۂ صراح ذکراین کردہ فرماید کہ بمعنی پسندہ کردن است و بہ تحقیق ما اکتفا بالکسر لغت عرب است وبقول منتخب بس شدن وبرگردانیدن ونگون کردن ظرف آب ومانند آن مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این ترکیب فارسی با مصادر زفرس کنند بمعنی کافی وبس کہ درملحقات آید (اردو) امیر نے اکتفا کرنا کا ذکر فرمایا ہے اس لئے کہ صرف لفظ اکتفا اردو مین مستعمل نہین ہے جیسا کہ فارسی مین نہین دیکھا گیا۔ کافی۔ بقول آصفیہ بس۔ حسب ضرورت۔ دلخواہ۔

اکتفا پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی کافی شدن است (نثر خسرو) عزائم غزوات کہ درمستقبل ایام مصمم خواہد شد با بشارت فتح وفیروزی اکتفا پذیرد" (اردو) کافی ہونا۔

(۱) **اکتفا فرمودن** استعمال۔ صاحب

(۲) **اکتفا کردن** آصفی ذکراین کردہ

(۳) **اکتفا نمودن** کہ بمعنی بس کردن است (نثر منشی اصفہانی[۱]) کرم جبلی اقتضای آن کرد کہ از خون او درگذرد لاجرم بہمان قدر اکتفا فرمود" (کلیم ہمدانی ــ۵۳) حوض می باید دہ و دردہ بہنگام وضو ؎ مسکینی از پنج وقت اما بیک وقت

اکتفا: (نثر۔ نصیر ہمدانی (۳) تکلف نمی کند و بوظیفۂ وقت اکتفا می نماید	(اردو) اکتفا کرنا ۔ بقول امیر قناعت کرنا جیسے "وہ دوہی سطر پر اکتفا کی"۔

اکت مکت بقول بُرہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون فوقانی و میم مفتوح و کاف مکسور و فوقانی ساکن بلغت سریانی دانۂ باشد سیاہ و بسیار سخت و بہ بزرگی جوز بوا و آنرا حجر الولادۃ خوانند چہ ہرگاہ زنی دشوار زاید در زیر وی دود کنند بآسانی خلاص شود و آن را بشیرازی کُن ابلیس گویند یعنی خایۂ شیطان و اگر بر درختی بندند کہ میوۂ آن ناپختہ بیفتد ۔ دیگر نیفتد و آنرا حجر النسر و حجر العقاب گویند ۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت سریانی است و گویند عربی و بیونانی اناطیطس بمعنی سنگ ولادت و در مصر معروف بحجر ایلاقی و حجر الولادت و حجر الماسک و حجر النسا و بعضی حجر النسر و بعضی حجر العقاب و در فارسی خرمای ابوجہل و عوام الناس خایۂ ابلیس و بخراسان اشک مریم و بہندی کرنجوہ ۔ کرنجہ ۔ کنجہ و در زبان سنسکرت ساگر گھولہ و آن ثمر درختی است پر خار شبیہ بسنگ در سختی ۔ گرم در سوم و خشک در اول و بعضی سرد خشک در سوم نوشتہ اند برای عارضہ صرع نافع و مانع اسقاط و سہولت در ولادت پیدا کند ۔ محلل اورام حابس نزف الدم و منافع بسیار دارد (اردو) کرنجوا ۔ بقول صاحب جامع الادویہ خایۂ ابلیس ایک خاردار درخت کا پھل ہے و بلے ہوائی کو دفع کرتا ہی بخار کہنہ کو نافع ۔

اکج بقول برہان و سراج و جامع بفتح اول و ثانی و سکون جیم میوہ ایست صحرائی کہ در خراسان علف شتران و بعربی تفاح البرّی و زعرور خوانند صاحب محیط فرماید کہ زعرور

است و بقول گیلانی انزروت مؤلف عرض کند که بحث این بر انزدف گذشت و این
لغت یونانی است (اردو) دیکھو انزدف ۔

الکج | بقول برہان و جہانگیری بفتح اول و سکون ثانی و کسر حای حطی و جیم ساکن جلاب را
گویند و آن دارو ئی چند است جوشانیده و صاف کرده شده تکمیل بحث این بر (انکج) کنیم
که به خای معجمه سوم می آید (اردو) دیکھو انکج ۔

(الف) **الکحل** | بقول صاحب مؤید لغت عرب است بمعنی رگ و سرمهٔ چشم ہم کذا فی الدستور
و بقول صاحب منتخب بالفتح آنکه جای رستن پلک چشم او سیاه باشد و سرمه در چشم کرده
و رگی در دست میان قیفال و اسلیم که فصد آن می کنند و آنرا رگ ہفت اندام گویند فارسیان
استعمال این با مصدر کشادن یعنی --

(ب) **الکحل کشادن** | بمعنی فصد اکحل گرفتن کرده اند از قبیل رگ کشادن (انوری ۵)
وزبی آنکه مزاجش نکند فاسد خون ؛ سرخ بید از ہمه اعضا بکشاید اکحل (اردو) (الف) اکحل
ایک رگ کا نام جس کو رگ ہفت اندام کہتے ہین ۔ (ب) اکحل کی فصد لینا ۔

الکحوان | بقول برہان و جامع بروزن و معنی اقحوان است که گذشت ۔ خان آرزو در
سراج گوید که چون قاف و حای حطی در فارسی نمی آید معلوم می شود که اصل این الکہوان به ہای
ہوز است و اقحوان که گذشت معرب این به تبدیل کاف به قاف و ہای ہوز به حای
حطی مؤلف عرض کند که ما با تحقیقش اتفاق داریم تسامح محققین سلف است که این را
به حای حطی قائم کردند و الکہوان به ہای ہوز را ترک کردند ما بجای خودش قائم کنیم ۔

(اردو) دیکھو اقحوان۔

(۱) ارکخ | صاحب شمس نسبت (۱) گوید که با کاف مفتوح و خای منقوطه زده و (۲)

(۲) اکخ | بفتح کاف و سکون ما بعدش بمعنی جلاب است و صاحبان سروری و جامع (۲) را بفتح همزه و کسر خای معجمه بمعنی جلاب نوشته اند و صاحبان برهان و جهانگیری و هفت و انند همین لغت را به حای حطی سوم بعوض خای معجمه آورده اند چنانکه بجایش گذشت و همین لغت در ممدوده هم مذکور شد و همدرانجا همین قسم اختلاف در حای مهمله و منقوطه واقع و صاحب جهانگیری همدرانجا بر (آکخ) نوشته که چون این لغت فارسی زبان است حای حطی غلط باشد و ما درینجا هم بارایش اتفاق داریم که حای حطی را درین دخلی نیست تسامح اہل تحقیق است که بجای حطی آورده اند و این هردو اسم جامد فارسی قدیم و حالا در روزمره معاصرین عجم متروک است۔ ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) (۱ و ۲) جلاب۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر مسهل۔ دستاور دوا۔

اکد | بقول صاحب رهنما و بول چال مرادف اکت است که به تای فوقانی گذشت و با صراحت ماخذ و تعریف همدرانجا کرده ایم و جز این نیست که درین لغت تای عربی به دال مهمله بدل شد همچون زرتشت و زردشت و توت و تود باید که این را هم بکسر اول و سکون دوم خوانیم و از لغت انگلیسی ایکٹ مفرس دانیم (اردو) دیکھو اکت۔

اکدش | بقول برهان بکسر اول و دال ابجد بروزن کشمش و بفتح اول نیز (۱) دو تخمه را گویند از حیوان و انسان مطلقاً و جمع این اکدشان۔ خان آرزو در سراج ذکر این

کردہ فرماید کہ مبدل این یکدش آمدہ۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ صاحب رشیدی فرماید کہ دو تخمہ از ترک و ہند و مانند آن کہ بعربی مولد گویند مؤلف عرض کند کہ این لغت ترکی است۔ صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ فرماید کہ بکسر اول و سوم ترکی کہ مادر او ہندی بود و آنچہ از دو جنس پیدا آید (انتہی) (اردو) دوغلا۔ بقول آصفیہ دونسلا وہ شخص جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں۔

(۲) اکدش۔ بقول برہان و ناصری امتزاج و اتصال دو چیز با یک دیگر۔ صاحب جامع فرماید کہ امتزاج و اتصال دو چیز و دو تخم بہ یکدیگر۔ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این در ترکی زبان بر نمبر اول گذشت فارسیان مجازاً این را بمعنی مجموعۂ دو چیز استعمال کردہ اند (نظامی ؎) دل کہ بر وخطبۂ سلطانی است ؛ اکدش روحانی وجسمانی است ؛ (اردو) دو چیز کا مجموعہ۔

(۳) اکدش۔ بقول برہان و ناصری و رشیدی و جامع و سراج اسپی کہ پدرش از جنسی و مادرش از جنسی دیگر باشد کہ آنرا بعربی مجنس خوانند۔ صاحب سروری بحوالہ فرہنگ ذکر این کردہ (ظہیر فاریابی ؎) نعل می بستند روزی اکدشانت را بروم ؛ حلقۂ گم شد از ان در گوش قیصر یافتند ؛ صاحب سروری بحوالہ نسخۂ نیازی گوید کہ معنی اسپی کہ یک طرفش تازی باشد و طرف دیگرش ہندی مؤلف عرض کند کہ این متعلق است بہ تعمیم معنی اول کہ بقول صاحب لغات ترکی گذشت پس تخصیص تازی و ہندی درست نباشد (اردو) مجنس (عربی) دکن میں اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو عربی اور ہندی کے

نسل سے ہو یا دو مختلف نسل سے۔

(۴) اکدش۔ بقول برہان و رشیدی وجامع بمعنی محبوب ومطلوب۔ صاحب سروری هم ذکر این کرده و از کلام نزاری سند آورده (سـ۹) تنهانشین ندارد از عمر ہیچ لذت دریاب ہر دو عالم ترتیب اکدشی کن ؛ مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده صاحب سروری استعمال اکدش بمعنی محبوب ومطلوب ثابت نمی شود و با معنی حقیقی این لغت ترکی که بر نمبر اول مذکور شد این معنی را تعلق مجاز هم نیست۔ ما طالب سند دیگر باشیم و سند پیش شده را متعلق به معنی دوم دانیم که بخیال ما مقصود از ترتیب اکدشی۔ ضد تنهائی است یعنی شاعر گوید که تنها نشینی از عمر ہیچ لذت ندارد پس باید از ہر دو عالم ترتیبی کرد که اکدشی باشد یعنی جامع ہر دو عالم قیاس (اردو) محبوب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ پیارا محب۔ دوست۔ معشوق۔

(۵) اکدش۔ بقول برہان باعتقاد محققین نفس ناطقهٔ انسانی که آن مرکب است از لاہوتی و ناسوتی مؤلف عرض کند که جا دارد که مجاز معنی دوم گیریم وطالب سند استعمال باشیم (اردو) نفس ناطقه۔ دیکھو اسپهبد۔

(۶) اکدش بقول خان آرزو در سراج ہر مرکب از دو ضد دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد و نه تعلق دارد با معنی حقیقی که بر نمبر (۱) مذکور شد و چرین نباشد که مصداق معنی آفرینی است۔ بخیال ما خان آرزو از تعریف معنی اول بغلط افتاده و این معنی را از ان پیدا کرد یعنی صاحب برہان بر معنی اول نوشته " دو تخمه را گویند از حیوان و انسان مطلقا" محقق

نازک خیال دانسته باشد که از یک انسان و یک حیوان دو تخمہ مراد است و مقصود برہان غیر این است از ینجاست که معنی مرکب از اضداد را پیدا کرد و برای این معنی از کلام نظامی سندی آورد (سه) نظامی اکدش خلوت نشین است ؛ که نیمی سرکه نیمی انگبین است بخیال ما کلام نظامی سند معنی دوم است و معنی دوم که مجاز معنی اوّل باشد اجتماع اضداد نمی خواهد و سند دیگر ہم از کلام نظامی ہمدرانجا ند گوئیکه جامع روحانی و جسمانی را اکدش گفته اگر بوسیلۂ این ہر دو سند سرکه و انگبین و روحانی و جسمانی را من وجہ اضداد یکدیگر گیریم تعلق مجاز با معنی حقیقی خوش نمی نماید که محقق ترکی گوید که "انچه از دو جنس پیدا آید" اکدش است فتامّل (اردو) دو ضد کا مرکب۔

(۱) اکدش روحانی اصطلاح	دارندۂ روح و جسم است متعلق بمعنی
(۲) اکدش روحانی و جسمانی بقول صاحب	دوم اکدش و کنایه از دل۔ و نسبت نمبر (۱)
بحر بمعنی دل باشد دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این	البته وجہ کنایه پیدا نیست۔ طالب سند
نکرد مؤلف گوید که (۲) موافق قیاس	باشیم (اردو) دل۔ بقول آصفیہ (فارسی)
است و مرکب توصیفی که بمعنی امتزاج	اسم مذکر دیکھو آئینۂ خاکیان۔

اکدوک | بالفتح۔ بقول صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار بمعنی آبشخور مؤلف عرض کند که تباه کنندگان زبان فارسی این را از السنه غیر اخذ کرده مفرس کرده باشند و نمی کشاید که مال کدام زبان است و چقدر تصرف راه یافته این لغت ہم یکی از آثار تنزل زبان فارسی است که متاع حقیقی زبان را معدوم می کنند (اردو)

کہاٹ - دیکھو آبخور -

اکراد بقول صاحب انند بالفتح (۱) لغت عرب است جمع کُرد بالضم کہ قومی است از عجم - اکثر ایشان صحرا نشین - صاحب بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) اکراد - کُرد کی جمع اور کرد عجم کی ایک صحرا نشین قوم ہے -

اکرام بقول بہار گرامی کردن و بزرگ داشتن و نواختن و بخشش کردن مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی بزرگی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) اکرام - بقول امیر (عربی) مذکر - بزرگی - توقیر - عزت (رشک ؎) جو قدر بنی پیش خدا ہی دو جہاں تہی :: اتنا ہی نبی کرتے تہے اکرام علی کا ::

اکرام کردن استعمال - صاحب آصفی

اکرام نمودن ذکر این کردہ کہ بہ معنی بزرگی کردن و بزرگ داشتن است (معزی نیشاپوری ؎) بندگان در خدمت او چون خداوندان شوند :: از پس اکرام خداوندی کہ با ایشان کنند (نشر دولت شاہ سمرقندی) شیخ بہاء الدین ذکریا ہموارہ مراقب حال عراقی بودی و اکرام نمودی (اردو) اکرام کرنا - اسکی سند لفظ اکرام پر گزر چکی ہے

اکراہ بقول بہار بزور بر کاری داشتن و فارسیان بمعنی کراہت و سماجت استعمال نمایند مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ (ظہوری ؎) خوشست رغبت احرام کعبۂ دل را :: نہ راہ دیر باکراہ بنگر دانم :: (اردو) اکراہ - بقول امیر - عربی - مذکر - کراہت - نفرت (میر ؎) چلے ہم اگر تمکو

اکراہ ہے ؛ فقیروں کی اللہ ہی اللہ ہے ؛

اکراہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی نفرت داشتن است (ناظم ہراتی سے) زبوی پیرہن اکراہ دارد ؛ ہوای شستہ گاذرگاہ دارد ؛ (اردو) نفرت رکھنا۔

اکراہ کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کراہت کردن باشد (قدسی مشہدی سے) چنان ز عدل تو باہم مخالفان صافند ؛ کہ داغ سینہ ز مرہم نمی کند اکراہ ؛ (اردو) کراہیت کرنا۔ نفرت کرنا۔

اکرفس بقول برہان کرفس باشد و آن معروف است گویند خوردن آن شہوت را زیادہ کند خواہ مرد خورد خواہ زن۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و صاحب محیط فرماید کہ ہمان کرفس است و بر کرفس نویسد کہ معرب است از کرفش فارسی و گویند از کرسب فارسی کہ بیونانی کرفسا و سالیون و بسریانی کرفستا و بر ومی باطراصیون و بشامی تترد و بفرنگی سلری و بلاطینی سلدہری و بہندی اجمود نامند و آن نباتیست و اقسام آن بسیار۔ گرم و خشک در اوّل دوّم مفتح و محلّل و مطیب و مسکن او جاع و ضماد آن تنہا با عسل محلل اورام و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر کرفس معرب۔ الف وصلی زیادہ کردہ اکرفس کردہ اند و ماذکر اجمالی این بر اجمود کردہ ایم کہ گذشت (اردو) اجمود۔ صاحب جامع الادویہ نے بھی اسکا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہی مشہور نام ہے۔

اکروفس بقول برہان لغت رومی است و بفارسی مستعمل ماذکر این بر اغیرس کردہ ایم

که جوز رومی است بہ تحقیق ما فارسیان بر لغت رومی گردنس الف وصلی زیادہ کردہ اند (اردو) دیکھو اغیرس۔

اکر وہک بقول برہان بفتح اول وہای ہوز وسکون کاف صمغ خاریست که آنرا مشاکیہ خوانند و آن بسیار تلخ می باشد و در مرہم بابکار برند و عنزروت ہمان است صاحب محیط فرماید که انزروت باشد و برانزروت گوید که بعین مہملہ بعوض الف عنزروت ہم آمدہ که بسریانی صرقولا و باصفہانی انجدک وکنجدہ واکروہک وبشیرازی کدرو وبعربی کحل فارسی وکحل کرمانی وبہندی لائی ولاہی نامند وآن صمغ درختیست خاردار در بلاد فارس می روید گرم وخشک در اول وگویند در دوم۔ مفتح محلل مخفف پلا الذرع دشرب وضماد آن مسکن اورام ومنافع بسیار دارد (اردو) لائی۔ بقول صاحب جامع الادویہ کنجدہ۔ انزروت۔ ایک خاردار درخت کا گوند جسکو عربی مین سائکہ کہتے ہین۔

اکسپوزیسیون صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کردہ فرماید که نمائشگاہ را گویند مؤلف عرض کند که مفرس (اکزی بیشن) لغت انگلیسی است معاصرین عجم نمائشگاہ را که لغت خاص شان بود پسند نکردند و در روزمرہ خود ہمین مفرس را استعمال کردند و درین قسم تفریس که معاصرین عجم می کنند در تبدیل وحذف ہیچ دخل قیاس و پابندی قواعد فارسی نیست (اردو) نمائشگاہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث وہ جگہ جہان صنعت وحرفت کا میلا ہو۔

اکستم بقول صاحب شمس بمعنی ناقص خلقت وبریدہ گوش فرماید که لغت فارسی است

وانہ صراحت اعراب ساکت و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند
کہ بیچارہ مؤلف شمس لغت عرب اکشم را کہ بقول منتخب بہ ہمزہ و کاف عربی و شین معجمہ و میم بہمین
معنی آمدہ نوشتہ و کاتبین جاپکدست تحریف در کتابت کردند و منتظمین مطبع فای علامت فارسی
بر و زیادہ نمودند این است حقیقت سرمایۂ تحقیق اگر قرنی دیگر برین بگذرد و مؤلفی نقلش بردا
لغتی در سرمایۂ زبان فارسی زیادہ شود و خیال کنیم کہ فارسی قدیم است۔ تحقیق ماخذ کہ در
موضوع کتاب ما دخل است حقیقت این را ظاہر کرد۔

اکسولا یا تون بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ بواو رسیدہ و لام
بالف کشیدہ و تحتانی بالف و فوقانی بواو رسیدہ و بنون زدہ لغت یونانی رستنی باشد کہ آنرا
بعربی حماض الماء گویند و آن پیوستہ در آب روید و برگ آن بہ اندازہ انگشتی باشد نزدیک
ببرگ کاسنی و بر سر آن تخمی بود سیاہ رنگ مائل بسرخی صاحب محیط ذکر این نکرد و بر حماض
مائی گوید کہ در کنار آبہا می روید و بی گل است و شبیہ بکاسنی و آنرا حماض الماء و حماض
السواقی و حماض البقر و سلق مائی نامند سرد و خشک و قابض و نافع خفقان حارہ و غثیان و منافع
بسیار دارد (الخ) بہ تحقیق ما نام این در فارسی زبان و ہندی یافتہ نشد (اردو) صاحب
جامع الادویہ نے ان ناموں کو ترک کیا ہے اور سلق پر فرماتے ہیں کہ چقندر کا نام ہے
اور حماض پر چوک لکھا ہے اور صاحب محیط نے حماض پر لکھا ہے کہ اس کا ہندی نام چوکا
اور چوکے کی بھاجی اور اسی کو حماض بری کہتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ حماض مائی کا اردو یا
مشہور نام محققین طب نے نہیں لکھا اور مستند تحقیق ہے کہ چوکے کی ایک قسم ہے جو کاسنی سے

مشابہ اور کنارۂ آب پر پیدا ہوتی ہے۔

اکسون بقول برہان بفتح اول بروزن افسون جامۂ سیاہ قیمتی باشد کہ اکابر بجہت تفاخر پوشند و بکسر اول ہم آمدہ بمعنی نوعی از دیبای سیاہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ واز شیخ عطار سند آوردہ (ع) اطلس و اکسون مجنون پوست است ؎ پوست پوشد ہر کہ لیلی دوست است ؎ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ جامۂ سیاہ کہ ملوک و سلاطین پوشند و بحوالہ معیار جمالی گوید جامہ ایست مثل دیبقی و بحوالہ حسین وفائی نویسد کہ نوعی از دیبا ظہیر فاریابی (ع) برسم خدمتی اندر پئی جنیبت تو ؎ فگندہ دہر ز روز اطلس و ز شب اکسون ؎ خان آرزو در سراج و صاحبان رشیدی و مؤید و جہانگیری و (دری وپہلوی) و جامع ہم ذکر این کردہ اند و باتفاق ہمہ محققین اسم جامد زبان فارسی است (اردو) اکسون۔ ایک قیمتی اور سیاہ کپڑے کا نام ہے از قسم دیبا۔

اکسیر بقول برہان بکسر اول وثالث بروزن دیگر (۱) کیمیا را گویند و آن جوہریست گدازندہ و آمیزندہ و کامل کنندہ یعنی مس را طلا کند و (۲) اردو یہ مفیدہ و (۳) نظر مرشد کامل را نیز مجازاً اکسیر گویند بخیال ما معنی دوم و سوم استعارہ باشد یعنی از محض اکسیر پیدا نمی شود بلکہ در استعمال معنی حقیقی اکسیر قائم باشد مثلاً گویند کہ "این نسخہ مرکب بحق بیمار اکسیر است" یعنی خیلی مفید است پس اکسیر درینجا بمعنی خیلی مفید مستعمل شد و خصوصیت با اردویہ ندارد و ہمچنین "نظر مرشد بحق مریدش اکسیر شد" یعنی حالت مرید را متغیر کرد و خیلی سودمند شد و تبدیلی پیدا کرد کہ خلاف قیاس بودہ درینجا ہم لفظ اکسیر بمعنی نظر مرشد کامل نیست بلکہ صفت او واقع شد بالجملہ تحقیق ما

این است کہ استعمال لفظ اکسیر بمعنی مجازی مخصوص با ادویہ یا نظر مرشد نباشد بلکہ برای غیر آن ہم مستعمل۔ چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) می کنم بیرون بجوش از دل بخار آرزو ؛ عشق اکسیریست آری جسم را جان می کنم ؛ وبہ تحقیق ما (۴) اکسیر بمعنی نایاب ہم آمدہ واین ہم مجاز معنی اول است کہ خود اکسیر یعنی کیمیا نایاب است ومعدوم سند این بر اکسیر باشیدن می آید وہمچنین (۵) اکسیر بمعنی قیمتی باشد چنانکہ سند این بر اکسیر شدن مذکور شود (اردو) اکسیر۔ بقول امیر (عربی) مؤنث (۱) کیمیا۔ وہ شے جس سے تانبے کو سونا اور رانگ کو چاندی بناتی ہین (ناسخ ﮯ) سفید آگئے ترے چاند اور سورج زرد ہے ظالم ؛ یہ ہے اکسیر سونے کی وہ ہے اکسیر چاندی کی ؛ (۲) کسی مرض کے لئے نہایت مفید اور سریع الاثر دوا (فقرہ امیر) دوا کیا ہے اکسیر ہے۔ ادہر گلے سے اتری اُدہر بخار کافور ہوگیا'' (۳) معنی سوم کے متعلق امیر نے صرف اسقدر لکھا ہے کہ عموماً ہر ایک مفید مطلب اور پر اثر بات کی نسبت اکسیر کہتے ہین جیسے '' میرے حق مین آپکی ذرسی سفارش اکسیر ہوگئی'' (نواب میرزا شوق ﮯ) لکھتے ہین صوفیان باتوقیر ؛ عشق اللہ ہے عجب اکسیر ؛ پس ہماری راے مین مرشد کی نظر کو بھی اکسیر کہہ سکتے ہین جس سے مرید کی حالت بدل جاتی ہے جیسے '' مرشد کی ایک نگاہ اکسیر ہے'' جس طرح کلام شوق مین عشق اللہ اکسیر ہے (۴) ہماری راے مین لفظ اکسیر نایاب کے معنون مین بھی مستعمل ہوسکتا ہے۔ جیسے '' آجکل آپ کا کلام اکسیر ہوگیا یعنی ملتا ہی نہین'' امیر نے اس استعمال کا ذکر نہین کیا ہی پس اس معنی کا ترجمہ صرف نایاب اور نادر اور معدوم ہے (۵) اکسیر۔ بمعنی قیمتی جیسے '' آپکے آستان کی خاک اکسیر ہے جس کو مل گئی وہ مالا مال ہوگیا'' امیر نے اس استعمال کو بھی

ترک فرمایا ہے بنا برعلیہ معنی چہارم کا ترجمہ قیمتی ہے۔

(۱۸۷) **اکسیر باشیدن** استعمال۔ بمعنی نایاب بودن است و این متعلق باشد بمعنی چہارم لفظ اکسیر چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) در آن شہری کہ باشد درد اکسیر ؛ ظہوری قدر افسون گرچہ باشد ؛ (اردو) نایاب ہونا۔ عنقا ہونا معدوم ہونا

اکسیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن اکسیر است (عرفی ﮯ) تقدیر پی کاہش اجزای وجودش ؛ اکسیر فنا داد گدازش گر غم را ؛ (اردو) اکسیر دینا۔

اکسیر رنگ اصطلاح۔ بقول بحر و آثار و بہار کنایہ از شراب یعنی چیزی کہ ہمچو اکسیر است در منافع (صائب ﮯ) بدہ بدست من اکسیر رنگ ای ساقی ؛ کہ ہمچو برگ خزان دیدہ است رخسارم (اردو) شراب مونث

اکسیر ریختن بخاک استعمال۔ صاحب آصفی ذکر اکسیر ریختن کردہ است کہ بہ معنی ضائع کردن اکسیر است (کلیم ہمدانی ﮯ) انتظار ساغراز ساقی مکش دیگر کلیم ؛ فکر خود کن کس نمی ریزد بخاک اکسیر را ؛ (اردو) اکسیر کو پھینک دینا۔ ضائع کرنا

اکسیر زدن بر چیزی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (اکسیر زدن) کردہ کہ بمعنی انداختن اکسیر بر چیزی و اثر اکسیر رسانیدن بر آن است (اثر شیرازی ﮯ) تربیت سودی نمی بخشد چو استعداد نیست ؛ برمس تابیدہ می باید زدن اکسیر را ؛ (نظیری ع) قلب ما را نزد و اکسیر جو بگداخت دریغ ؛ (اردو) اکسیر ڈالنا۔ اکسیر کا اثر کسی چیز پر پہنچانا۔

اکسیر ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی درست کردن اکسیر است (ظہوری ﮯ) گر اکسیر سرور و سور سازند ؛ زخاک پاک نیشاپور سازند ؛ (اردو) اکسیر بنانا

کیمیا بنانا۔

اکسیر شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اکسیر قرار یافتن است و این متعلق است بہ معنی پنجم لفظ اکسیر (شانی مشہدی ؎) چون بہ آتیم ز شکر نعمت ای عشق کہ ما: خاک بودیم و باصلاح تو اکسیر شدیم: (اردو) اکسیر ہو جانا۔

اکسیر کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ساختن و درست کردن اکسیر است (حافظ شیرازی ؎) جز قلب تیرہ ہیچ نشد حاصل و ہنوز: غافل درین خیال کہ اکسیر می کنند: (اردو) اکسیر بنانا۔ کیمیا بنانا

اکسیر گر استعمال - بقول بہار و صاحب بحر و انند کیمیا گر باشد بمعنی حقیقی (خواجہ نظامی ؎) چو در کورہ مرد اکسیر گر: فرو بردہ آہن بر آورد زر: (اردو) کیمیاگر - بقول آصفیہ اسم مذکر - مہوس - کیمیا بنانے والا۔

اکسیر مردمی اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر و وارستہ و بہار کنایہ از شراب باشد (حیاتی گیلانی ؎) نقد جان را بجرعۂ امروز: میفروش و نیک ارزان است: زرد دبستان و دربہا بفرست: آنچہ اکسیر مردمی آنست: (اردو) شراب (مؤنث)

اکسیری بقول بہار بمعنی کیمیاگر مؤلف گوید کہ بہ یای نسبت باشد یعنی منسوب بہ اکسیر (درویش والہ ہروی ؎) بدعا ہیچ دہانی در لب باز نکرد: گرچہ اکسیری این قلب چو تا شدیم (اردو) کیمیاگر۔

اکسیہ بقول برہان و جامع و ہفت بر وزن الفیہ بوزہ را گویند و آن شرابیست کہ از آرد و جو و امثال آن سازند و بعربی نبیذ خوانند - خان آرزو در سراج این را بہ شین معجمہ نوشتہ بخیال ما ہمین اصح است کہ مرکب است از کشی کہ در فارسی زبان بقول برہان بمعنی

سرور و تند رستی آمدہ فارسیان الف وصلی در اوّل و ہای نسبت در آخر این آوردہ اکشیہ کردند کہ معنی این منسوب بہ سرور و تند رستی است و شرابی را نام نہادند کہ ذکرش بالا گذشت آنانکہ این را بہ سین مہملہ نوشتہ اند مبدّل باشد کہ شین معجمہ بہ مہملہ بدل شود۔ ہمچون شار و سار (اردو) ایک قسم کی شراب جو جو یا اور کسی غلہ کے آٹے سے بنائی جاتی ہو جسکو فارسیون نے اکسیہ اور عربون نے نبیذ کہا ہے۔

اکشوث | بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی کشوث است و آن رستنی باشد مانند درمنہ کہ تخم آنرا بعربی بذر الکشوث خوانند و چون با سرکہ بخورند فواق را تسکین دہد و آنرا بتازی حماض الارنب گویند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ ہمان کشوث و برکشوث فرماید کہ اسم عربی است و بقول بعض معرب و کشوثا و لیف کلی نیز گویند و بیونانی ششر و طوس و بسریانی دیثارہ و برومی کشمورین و بفارسی برش و فرانبیج و زجمول گویند زجمول اسم تخم کشوث است و بہندی امربیل و اکاس بیل۔ ہم او بہ افتیمون ترجمہ ہندی آن آکاس بیل و لایتی نویسد و بر اکاس بیل گوید کہ مشابہ افتیمون باشد باقی حال اکشوث و رای افتیمون است و مشابہ آن گیاہی است مانند ریسمان باریک بر درختہا می پیچد۔ بقول شیخ گرم در اول اولی و خشک در آخر دوم۔ مقوّی احشا و مخفف رطوبات۔ ملطّف و مفتّح و مخرج فضول لطیفہ و منافع بسیار دارد۔ بخیال ما فارسیان الف وصلی بر کشوث زیادہ کردہ بفرس کردہ اند و این ہمان است کہ تعریفش بر افرانبیج کردہ ایم (اردو) امربیل۔ اکاس بیل۔ دیکھو افتیمون

اکفا | بقول منتخب بالفتح لغت عربست بمعنی ہمسران و مانند آن جمع اکفو (بالضم) و بالکسر

نوعی از عیوب قافیہ کہ بعضی ابیات را حرف روی دیگر باشد و بعضی را دیگر صاحب غیاث نسبت معنی اصطلاحی صراحت مزید کند کہ بالکسر یکی از عیوب قافیہ را گویند کہ حرف روی یا قید مختلف باشد بشرط قرب مخرج چون صباح و سیاہ و بحر و شہر مؤلف گوید کہ فارسیان ہمین اصطلاح را بہ ہمین معنی استعمال کنند و لفظی دیگر در فارسی برای آن ندارند (اردو) قافیہ مین جب حرف روی یا قید مین اختلاف ہو اور دونون قریب المخرج ہون تو اس کا نام اکفا ہے اور یہ عیوب قافیہ سے ہے جیسے صباح و سپاہ - بحر - اور شہر اردو مین بھی یہ اصطلاح اسی نام سے مستعمل ہے -

اکفودہ | بقول برہان و جامع و سراج با فا بر وزن افزودہ نام دریای گیلان - صاحب ناصری فرماید کہ نام دریای مازندران و آن را از راہ کفودہ گویند و زراہ بمعنی مطلق دریا آمدہ رود ریای خزر رود ریای گیلان و دریای خزران و خزروان و آبسکون و آسکون نام ہمین دریاست مؤلف عرض کند کہ اصل این کفودہ باشد مبدل کفیدہ بہ تبدیل واو با یای تحتانی برخلاف قیاس کہ بمعنی شکافتہ و از ہم باز شدہ و ترکیدہ آمدہ جادارد کہ در آغاز این دریا زمین آنجا شگافتہ شدہ فارسیان الف وصلی در اولش آوردہ اکفودہ کردند (اردو) مازندران کی ایک دریا کا نام اکفودہ ہے -

(۱) اکگرا | بقول برہان (۱) بر وزن فلک سا و (۲) ہموزن حرم سرا دارو ئی است

(۲) اکلکرا | کہ آنرا عاقرقرحا گویند - صاحب محیط بر عاقرقرحا گوید کہ معرب اکرکرہ ہندی است و گویند لغت نبطی و بقول بعض لغت عرب است مشتق از عقر و تقریح جہت آنکہ

فعل آن تفریح است و این را ہیونانی فورد ثون و فورثون و قوس دره د تو بردن و بلغت بربری تاغند و بفارسی کاکره و کالو و کالوه و کرترخون دکز و م و بشیرازی اکلوا نامند نباتیست که در بلاد مغرب یافته می شود - گرم و خشک در آخر سوم تا اول چہارم و بقول بعض سرد لطیف و نیز جذاب و محرق و مفتح سدد و منقی فضول دماغی و جالی بلغم و نافع امراض عصبانی و منافع بیشمار دارد (الخ) فارسیان در اول لغت (کاکره) الف وصلی آورده اکاکره کردند و الف دوم بکثرت استعمال حذف شده (اکره) مانند بیں ہائے ہوز را بقاعدهٔ خود بالف بدل کردند ہمچون خاره و خارا و نسبت اکلکرا عرض می شود که در اکرکرهٔ ہندی رای مہملهٔ اول را با لام بدل کردند چنانکه چنار و چنال پس (۱) لغت فارسی باشد و (۲) مفرس صاحب جامع ہم ذکر ہر دو لغت کرده (اردو) عاقرقرحا - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - اکرکرا ایک تیز ادر دوا در جڑ کا نام جو دانتون کے درد تقویت باه وغیرہ کے کام مین آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے -

اکلید | بقول خان آرزو در سراج ہمان کلید معروف و اقلید و مقلید معرب آن و مقالید جمع و این لفظی است که در کلام مجید واقع شده و در اصل فارسی است چنانکه علامه سیوطی در مہذب آورده (انتہی) دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که کلید لغت ترکی است بمعنی مفتاح - صاحب کنز که محقق ترکی زبان است ذکر این کرده و فارسیان الف وصلی در اولش آورده اکلید کردند و کلید ہم در فارسی زبان مستعمل است اما لغت فارسی نیست از ینجاست که اکثر اہل تحقیق که پابند لغت فرس اند این را ترک کرده اند البته

اکلیہ۔ ر/ امفرس توانیم گفت (اردو) کنجی - مونث - دیکھو اقلی -

اکلیل الملک بقول صاحب برہان رستنی باشد کہ آنرا بفارسی گیاہ قیصر خوانند مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این بر ارحقیقہ کردہ ایم (اردو) دیکھو ارحقیقہ -

اکلیون بقول برہان وجامع وہفت بفتح اول وثانی وضم تحتانی بر وزن طبرخون (۱) کتاب ترسایان باشد (۲) نام انجیل عیسی وبعضی گویند (۳) صفحہ ایست کہ مانی نقاش ساختہ بود واو را معجزۂ او میدانستند و (۴) بوقلمون را نیز گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد زند و پازند بمعنی اول و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) آتش پرستون کی ایک کتاب کا نام زند و پازند مین اکلیون ہے (۲) مجازاً انجیل عیسی کو بھی فارسیون نے اکلیون کہا ہے (۳) بر سبیل مجاز اس صفحہ کو بھی اکلیون کہا گیا ہے جو مانی نقاش نے بنایا تھا (۴) بوقلمون یعنی دیبائے رومی کو بھی فارسیون نے مجازاً اکلیون کہا ہے -

(الف) **اکماک** بقول برہان بایم بر وزن افلاک بمعنی (۱) قی واستفراغ وشگوفہ باشد و (۲) تبرکی نان را گویند وہم او ---------------

(ب) **اکمال** بہ لام در آخر بر وزن بدحال بمعنی اول آوردہ - صاحب سروری ذکر (الف) کردہ بمعنی اول قانع وبقول صاحب جامع (الف وب) بمعنی اول - صاحب جہانگیری (الف) را بمعنی اول وبضمن آن ذکر (ب) ہم کردہ وصاحب رشیدی ذکر الف بہر دو معنی کند وفرماید کہ در بعضی فرہنگ ہا بجای کاف اول لام بنظر آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ (الف) درست است ودر (ب) تصحیف وفرماید کہ انچہ در سروری

دالماک به لام دوم آورده این نیز تصحیف باشد مؤلف عرض کند که صاحب سروری
ذکر الماک نکرد البته صاحب رشیدی ذکر آن کرده بخیال ما (الف) مفرس است از اکمک
که لغت ترکی است بمعنی رش و نشر۔ رش در عربی بمعنی چکیدن آب و اشک و خون وجزآن
و باران اندک و نشر هم بعربی بمعنی پراگندن و افشاندن پس فارسیان بزیادت الف دوم بعد میم مفرس
کرده باشند و بمعنی استفراغ استعمال کرده (ب) کاف بدل شد به لام و این قسم تبدیل
در فارسی زبان آمده و صاحب تو این و جهانگیری ذکر این کرده و به همین تبدیل خیال صاحب
رشیدی نسبت الماک هم درست باشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف الماک و اکمال
قابل غور و نسبت معنی دوم عرض می شود که در ترکی زبان اکمک بمعنی نان است نه اکماک
کذا فی الکنز (اردو) (۱) قے۔ مؤنث۔ دیکھو اشگفتہ۔ (۲) نان۔ مذکر۔ روٹی۔ مؤنث

الکوبزان بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بواو رسیده و بنون زده
و فتح بای ابجد و زای هوز بالف کشیده و نون ساکن دانه ایست ما بین ماش و عدس آنرا
مقشر کرده به گاو دهند گاو را فربه کند و به فارسی آنرا کسنک و بعربی رعی الحمام خوانند۔
صاحب محیط ذکر این نکرد و بر کسنک فرماید که کرسنه باشد ما صراحت این بر ارونس کرده ایم
و وجه تسمیه این اسم مرکب جز این نباشد که فارسیان لفظ کمون را که بعربی زبان بمعنی
زیره آمده مضاف کرده باشند بسوی بزان و معنی مرکب این زیره گوسفندان و الف وصلی
در اولش آورند و نون اول حذف شد بکثرت استعمال الکوبزان باقی ماند و صاحب محیط ترجمه
کسنک که در اسنه متعدده نوشته که ذکرش بر ارونس گذشت در این هم الکمون زبان داخل نیست

ولیکن ہمہ را انجا این قدر متحقق شد کہ برای ذبحی گوسفندان بکار می خورد (اردو) دیکھو اروِنس۔

اکنون بقول سروری و برہان و جامع بمعنی این زمان و الحال۔ بہار گوید کہ کنون و نون مخفف این است صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بفتح اول و ضم نون باشد و صاحب برہان ہم بروزن مجنون آوردہ اما صاحب غیاث درست گوید کہ کنون بضم اول است و این مزید علیہش۔ پس باید کہ بضم الف باشد کہ چون الف در اول ثلاثی و رباعی وغیرہ درآورند ما بعد او ساکن کنند و ہمان حرکت ما بعد بد و دہند مؤلف گوید کہ اندرین صورت باید کہ نون را مخفف کنون گیریم و اکنون را بزیادت الف وصلی مزید علیہش ولیکن بزبان معاصرین اکنون بالفتح است و اتفاق برین است کہ این لغت فارسی زبان باشد صاحب کنز کہ محقق ترکی است اعتراف این کردہ (صائب سہ) اکنون کہ خبردار شد از چاشنی دردہ مشکل کہ علاج دل بیمار توان کرد۔ (اردو) اب۔ بقول امیر (ہندی) شاید آدَ سے بگڑ کر بنا ہے جس کو معنی سنسکرت میں اسوقت ہیں (فقرہ امیر) جاتے ہو تو اب جاؤ پھر جانے سے کیا حاصل مجھے روپیہ کی اب ضرورت ہے۔

اکوان (۱) بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و واو بالف کشیدہ و نون زدہ نام دیویست کہ رستم را بدریا انداخت و ہم بدست رستم کشتہ شد و بفتح اوّل و ثانی (۲) گل ارغوان را گویند و صاحبان ناصری و جہانگیری و رشیدی و سراج بر معنی اوّل قانع۔ صاحب مؤید این را با ہر دو معنی بکاف فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این بمعنی دوم باشد کہ

مبدّل و مخفف ارغوان است یعنی فارسیان غین معجمہ را حذف کردند و رای مہملہ را بکاف فارسی بدل ساختند و جا دارد کہ مبدّل و مخفف ارجوان گیریم کہ بر ارغوان گذشت اندرین صورت رای مہملہ را محذوف گیریم و کاف فارسی را مبدّل جیم عربی چنانکہ بہشیج و آخشیگ۔ تحریک کاف مؤید خیال ماست آنانکہ این را بکاف عربی گرفتہ اند مبدل بہ تبدیل ثانی است کہ کاف عربی بہ فارسی بدل شود ہمچون گند و کند بالجملہ معنی اول مجاز معنی دوم باشد کہ رنگ دیو مذکور ہم مثل ارغوان۔ سرخ باشد (اردو) (۱) اکوان ایک دیو کا نام ہے جس نے رستم کو دریا میں پھینکا تھا اور بالآخر رستم ہی کے ہاتھ سے مارا گیا (۲) ارغوان۔ دیکھو ارغوان۔

اکول | صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم این را بمعنی مدرسہ استعمال کنند و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بخیالما معاصرین عجم از لغت انگلیسی (اسکول) بہ تخفیف سین مہملہ مفرس ساختہ اند و بکسر اول وضم دوم استعمال کنند۔ (اردو) مدرسہ۔ درسگاہ۔ مذکر۔

اکھوان | این ہمان است کہ تعریف این بر اکحوان بہ جاے حطی گذشت و اشارہ این ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اکحوان۔

الف مقصورہ با کاف فارسی

اگ | بقول برہان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی بلغت ژند و پاژند گندم را گویند و بعربی حنطہ خوانند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند

مندرجۂ دستور چہارم ذکر این کرده مؤلف گوید که حالا در استعمال معاصرین عجم متروک است
صاحب محیط برگندم فرماید که اسم فارسی است و بعربی بُر و قمح و حنطه و بیونانی و فیری و
قمدوس و خورد س و بترکی بوقده و بهندی گیہوں گرم در اول و معتدل در تری و خشکی
و تازه خشک نشده آن در دوم تر و بهترین اغذیه تندرستان سمین بدن و مضر صاحبان
سدّه و عرق و احشا و منافع بسیار دارد (اردو) گیہوں۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم
مذکر۔ گندم۔ کنک۔ ایک غلّہ کا نام۔

اگال | بقول بہار بالضم فضلہ پان کہ بعد جاویدن پان بکسی دهند یا جنید ازند و این لفظ
هندیست (ظهوری ؎) چمن از پان گزیدنت رنگین ؛ غنچه چون بگشفد گرفته اگال ؛ صاحب
تحقیق الاصطلاحات هم از ظهوری سندی آورده (؎) شود چهرهٔ زرد خورشید آل ؛
و هندش اگر ماه رویان اگال ؛ مؤلف عرض کند که این لغت سنسکرت است بقول
ساطع فضلهٔ هر چیز خائیده عموماً و فضلهٔ پان خصوصاً و ازهمین است اگالدان لغت
زبان اردو بمعنی تف دان (اردو) اگال۔ بقول امیر (ہندی) مذکر۔ گلوری کا پھوک
(ظفر ؎) بستر پہ تیرے دھبے ہیں کس کے اگال کے ؛ اسکو لہو پلاؤنگا اسکا نکال کے ؛

اگپ | بقول اننِد و مؤید بالفتح با کاف فارسی و بای عربی بحوالهٔ زفانگویا لغت فارسی
است بمعنی رخساره و بحوالهٔ ادات الفضلا گوید که از اسلاف همچنین معلوم می شود که معنی این
بفارسی رخساره باشد مؤلف عرض کند که دیگر اهل تحقیق ازین لغت سکوت ورزیده اند
و ما در ممدوده آکپ و آگپ را به کاف و بای عربی و فارسی بیان کرده ایم و همدرانجا

معنی این که متحقق شد خساره نیست بلکه حصه اندر خساره باشد و اشاره این هم بهمت انجا
مذکور (اردو) کلا - دیکھو اَگپ -

اگج | بقول انند بفتح اول و ثالث و سکون جیم عربی بحواله کشف اللغات لغت فارسی
است بمعنی قلاب آهنین سرکج که بدان برف از رود خانه ها و دیگر آبگیرها بدرکشند و اخج
مثله - دیگر محققین ازین ساکت مؤلف عرض کند که ما صراحت معنی این بر آگج در ممدوده
کرده ایم که بکاف عربی گذشت و همین لغت در ممدوده بکاف فارسی هم مذکور شد - ممدوده
و مقصوره چیزی نیست نتیجه لب و لهجه مقامی است این قدر متحقق است که اسم جامد
زبان فارسی است (اردو) دیکھو آگج -

اگر | بقول برهان و ناصری و جامع بروزن سفر (۱) (الف) کلمه شرط است بهار گوید
که ترجمه گو - واِن (صائب سه) آب می گردید در چشم ترازو گوهرش ؛ یوسف مصری اگر می دید
بازار ترا ؛ و بقولش (ب) در لغت سرخسیان بجای تردید مستعمل کما فی حدائق العجم - و
فرماید که حق آنست که خصوصیتی با اهل سرخس ندارد بلکه عموماً و اهل خراسان خصوصاً -
استعمال این بدین معنی کرده اند (سه) این طرفه تر که هست بر اعدات نیز تنگ ؛ پس چاه
یوسف است اگر چاه بیژن است ؛ و بقولش (ج) بمعنی اگرچه هم (فراهانی سه) روز
می خوردن و شادی و نشاط و طرب است ؛ ناف هفته است اگر غره ماه رجب است ؛
فرماید که در زبان قدیم هر سه شنبه ملوک جشنی می کردند و می خوردن و عشرت مشغول می شدندی
و در آن سال که حکیم این قصیده گفته غره ماه رجب بحسب اتفاق سه شنبه بود - ممدوح یعنی پادشاه

اراده داشت که آن سه شنبه بواسطه تعظیم ماه رجب جشن نه کند مجلس نشاز درپس شاعر خطاب
به ممدوح کرده می گوید که اگرچه غره رجب است اما روزی است که ناف یک هفته باشد
یعنی در وسط هفته (اعنی سه شنبه) بهار گوید که انسب واصوب آنست که درینجا اگر عوض یای
تردید گیریم یعنی این روز ذوجهتین است ازین که ناف هفته است فراخور عیش یا ازین جهت
که غره رجب است مستحق زهد و عبادت (الخ) و ما خیال آخرش را پسند نه کنیم قائل (امیر خسرو
سـ ج) ای که نبی گفته خود گفته ؛ مرده توان گفت اگر خفته ؛ (محسن تاثیر سـ) افتادی
اگر دیر بسر وقت هلاکش ؛ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ؛ صاحب تحقیق القوانین
آورده که (د) بعض جا این لفظ مکرر آمده مفید معنی مساوات باشد چنانکه درین قول ظهوری
(سـ) بهر سو زد هقانی صبحدم ؛ خیابان خیابان هوای ارم ؛ اگر شام اگر چاشت از خرمی ؛
هوا صبحی و سبزه ها شبنمی ؛ یعنی از شدت خرمی چه بشام و چه بچاشت هوا صبحی و سبزها شبنمی می نماید
و فرماید که حذف این هم بضرورت اختصار و وزن شعر در نظم و نثر وارد است چنانکه "خدا خواه
باصفهان می روم" یعنی اگر خدا خواهد (سعدی سـ) سخن آخر بدهان می گذرد موذی را
سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین کن ؛ و این لغت فارسی است (اردو) (ا) الف - اگر
بقول امیر (فارسی) حرف شرط (فقره امیر) "اگر آپ سے پوچھا جائے تو کیا بتائیے گا"
(ب) یا بقول صاحب آصفیہ - حرف تردید جیسے "یہ لوگے یا وہ" (ج) اگرچہ - بقول
امیر (فارسی) کلمۂ شرط - باوجودیکہ - ہر چند (د) کیا بقول آصفیہ مساوات کے لیے جیسے "
کیا بٹیر کیا بٹیر کی لات"

(۲) اگر - بقول برہان وناصری وجامع بروزن سفر بمعنی سرین وکفل ہم آمدہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) چوتڑ - دیکھو اَست -

(۳) اگر - بقول برہان وناصری وجامع (الف) نام دوائیست کہ آن را فج گویند و آن سفید وخوشبوی وگرہ دارمی باشد - گرانی زبان را سود دارد وقوت باہ وہد و (ب) چوب عود را نیز گویند وبقول صاحب جہانگیری برادرزادۂ عود **مؤلف** عرض کند کہ (الف) ہمان است کہ تعریف آن برا دوی گذشت واسم فارسی این اگر ترکی و (ب) لغت سنسکرت باشد کذا فی الساطع بمعنی چوب عود وفارسیان استعمالش کردہ اند - بقول صاحب محیط اسم ہندی درخت عود است وبقول ہندیان پنج نوع بود وہریکی را نامی علحدہ ودرخواص باندک تفاوت طعم آن زمخت وتیز وگرم وخوشبو وخشک وسبک دافع بیماری چشم وقدری صفرا انگیز ومشتہی ومقوی باہ (اردو) (الف) دیکھو ادوی (ب) اگر بقول امیر (سنسکرت) مذکر - ایک پہاڑی عظیم الشان درخت کی لکڑی جس کا رنگ بہورا سیاہی مائل ہوتا ہی جلنے سے خوب خوشبو دیتی ہے اور پانی مین ڈالنے سے غرق ہو جاتی ہے اس کا مزاج دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک خفقان غشی - کہانسی نقرس وغیرہ کے لئے مفید - اسمین اور بہت سے منافع ہین -

اگرا | بقول برہان وناصری وجامع وسروری بضم اوّل بروزن بقرا نوعی از آش آرد باشد - صاحب رشیدی فرماید کہ بہای ہوز در آخر ہم آمدہ صاحب جہانگیری آوردہ کہ شل کاچی از آرد بپزند (بوربہای جامی ۵) کنج کلدی ز فراق تو تبر غو

خوردم ؎ ناچشیدہ بہم از توی وصالت اگرا۔ خان آرزو در سراج گوید کہ آنچہ بہندوستان
ماش و برنج کہ شوربا دار پختہ بہ بیماران دہند و اطبای ہندوستان آنرا اگرہ گویند صحیح نباشد
صاحب محیط فرماید کہ نام ہندی این آوگرا بواو دوم است و آن غذائی است رقیق
کہ از برنج و ماش و توابل گرم برای مریضان سازند **مؤلف** عرض کند کہ اگ بزبان
زند و پازند بمعنی گندم گذشت و آرد رفارسی زبان بمعنی آرہم آمدہ (کذا فی القوانین) پس
(اگ را) بمعنی از گندم بود و نام آشی کہ از آرد سازند (اردو) گیہون کی آش۔ مؤنث
صاحب محیط نے تسامح کیا ہے جو اس کا ہندی ترجمہ اوگرا لکھا ہے۔ اوگرا۔ بقول ایمہ
ہندی مین بدمزہ غذا کو کہتے ہین۔ ابالا (مسرورع) اوگرا بھی ہزار نعمت ہے" بدینوجہ
کہ بیمارون کی گنجی یا آش بد ذائقہ ہوتی ہے لہذا اطبای یونانی اسکو اوگرا کہنے لگے اور
یہ حقیقت مین لغت فارسی اگرا کا ترجمہ نہین ہے۔

اگر این بار جان برم ز غمت | مثل۔
دیگرم عاشقی ہوس نبود | صاحب

خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف گوید کہ چون کسی دست خود مبتلای
مصیبتی شود و از کردہ خود منفعل گردد این
مثل را زنند (اردو) ابکی بچ گئے تو عمر بھر نام
نہ لین گے" یہ دکن کی کہاوت ہے اور اس
موقع پر کہی جاتی ہے جب کہ کوئی شخص اپنے
ہاتھون کسی مصیبت مین مبتلا ہو۔

اگر باور کنم عقلم نباشد | مثل۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی
و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اگر
فارسیان قولی را نا قابل وثوق و محض دروغ
دانند این مثل را زنند (اردو) احمق ہو جو

باور کرے " وہ کسی بے وقوف سے کہے " دکن مین اس موقع پر کہتے ہین جب کسی کا کلام محض غلط معلوم ہو۔

اگر بر آسمان رفتہ است از وانیکاری نی آید

مثل۔ صاحب بحر فرماید کہ یعنی اگر خواہد بلند پروازی کند وسعی فوق مقدر بجا آرد این کار از دستش بر نیاید (کلیم ؎) نمک زگریہ و تاثیر از فغان رفتہ است ٭ دعا اثر نکند گر بہ آسمان رفتہ است ٭ وارستہ سندی دیگر از شفیع اثر آوردہ (؎) اگر بہ آسمان رفتست ماہ نو زیکتائی ٭ بنون قوسی ابروی یار مانمی ماند ٭ بہار واند ہم ذکر این کردہ و از ہمین دو شعر سند آوردہ مؤلف گوید کہ چون فارسیان کسی را در کاری مبتلای خیالات بلند بینند و دانند کہ او سلیقہ این کار ندارد این مثل را زنند یعنی اگر او انتہای بلند پروازی کند کامیاب نشود (اردو) دکن مین کہتے ہین " اگر وہ آسمان پر اڑے جب بہی یہ کام نہین کر سکتا " یعنی اسکی بلند پروازی بیکار رہے وہ اس کام کا اہل نہین ہے۔

اگر بحسن ارادت نظر کنی در دیو فرشتہ ات بنماید بچشم کروبی

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را باظہار خاطر پسندی کسی زنند یعنی چون کسی بد صورتی را بپسندد در چشم او محبوبی است (اردو) من بہائے تو ڈھیلا سیاری " صاحب محبوب الامثال نے اسکو لکہا ہے دکن مین کہتے ہین "جس کو پیا چاہے وہی سہاگن"

اگر بشکار شغال بروی سامان شیر کن

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این مثلی است کہ فارسیان برای حزم و احتیاط زنند مقصود شان اینست کہ

۲ افسوس ہے کہ مقدم موخر ہو گیا۔

اگر عزم شکار شغال کنی و بصحرا روی ممکن است
کہ از شیر دوچار شوی پس باید کہ حفظ ماتقدم
کنی و سامان شکار شیر با خود مہیا داری ورنہ
جا دارد کہ زیان برداری (اردو) دکن مین
کہتے ہین "ہر حال مین احتیاط اولی" یہ عام
معنون مین اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز
کہتے ہین "پتا ہلے تو بندوق چلے" اس کا بہی
یہی مطلب ہے۔ نواح مدراس مین کہتے ہین
"بلیون کی لڑائی پلٹن آگے بڑھائی" اس
مثل کا ایک قصہ مشہور ہے پرانے لوگ انگریزی
افواج کی چوکسی اور ہوشیاری کا ذکر اسطرح
کرتے ہین کہ غدر کے زمانے مین جب رات
دن فوجین تیار رہتی تہین تو ایک شب مین
بلیان آپس مین لڑین اور چوکیدارون نے
انتہائی احتیاط کے لحاظ سے بیوگل بجائی اور
فوج تیار ہوگئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوئی نئی
بات نہین صرف بلیون کی لڑائی ہے ۔

اگر بگوئی ماس سپید است باور نمی کنم

مثل۔ بہار گوید کہ در مبالغۂ تکذیب و تحمیق و
تجہیل کسی گویند و صاحب انند ہنر بانسش ما
در روزمرہ معاصرین عجم این مثل را شنیدہ ایم
کہ بجای گوئی استعمال گوید کنند۔ صاحب بحر عجم
و وارستہ ہم موافق استعمال معاصرین نوشتہ
و بر آخر این مثل بجای الفاظ نمی کنم لفظ نیست
آوردہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون
دروغ گوئی کسی را ضرب المثل کنند مبالغۂ بیانش
بوسیلۂ این مثل کنند (سلیم ۵) باہر کہ نشیند
نفسی خواجہ حسن را ؛ از گاو زگوسالہ خود گفت
و شنیدہ است ؛ از بسکہ سفیدی زند از راست
بمردم ؛ باور نکنم گوید اگر ماست سپید است ؛
(اردو) دکن مین اوس شخص کے لئے جو
جہوٹ بولنے مین مشہور ہو مبالغۃً کہتے ہین "
واہ رے سفید جہوٹ دن کہے تو رات سمجہو"

اگر پدر نتواند پسر تمام کند مثل۔ صاحب

محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این اشارہ بایثل بدین کہ آغاز کاری باید کرد کہ اگر انجامش در حیات بادی نشود پسرش بانجام رساند و زاید ازین نباید توقع کرد کہ نسل ہای آیندہ بانجامش پردازد واین ہم منتہای امید است کہ اگر کاری در حیات پدر بانجام نرسد جا دارد کہ پسرش سرانجام دہد واز تفرقۂ لیل ونہار بیش ازین توقع نباید کرد یعنی آغاز کار مختصری کن کہ خود بانجامش رسانی واگر نرسانی پسر تو برساند وبس ہو توقع مدار کہ ابن الابن واولادش بانجام رساند کہ گردش وتفرقہ لیل ونہار مقتضی آن نیست اگر فارسیان کسی را بادی کاری بینند ہمین مثل را بطور پند وموعظت زنند واگر پسر کسی را بہ تکمیل کاری پدر مشاہدہ کنند ہمین مثل را زنند واین منتہای توقع وامید کاروبار جہانیان باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین " باپ کا کیا بیٹے تک " باپ کا کیا پوت سنبہالے الاماشاء اللہ " اس کا یہ مطلب ہے کہ جس کام کو باپ آغاز کرتا ہے صرف بیٹے سے توقع ہوتی ہے کہ اوسکو پورا کرے اور یہ توقع بہی شاذ ونادر ہے اس سے زیادہ آیندہ نسلون سے توقع کرنا غلطی ہے دکن مین اس فارسی مثل کو بہی استعمال کرتے مین اوس مقام پر جہان بیٹے کو کسی ایسے کام کی تکمیل مین دیکہین جس کی ابتدا باپ نے کی تہی مقصد یہ ہے کہ چونکہ بیٹا اپنے باپ کے مقاصد اور اصول سے واقف رہتا ہی ممکن ہے کہ وہ باپ کے کسی کام کو ادہورا نہ چہوڑے پوتے اور پروتے سے ہرگز توقع نہ کرنی چاہیئے ۔

اگرچند | بقول برہان وبحر باجیم فارسی بروزن کمربند بمعنی ہرچند باشد کہ مرادف

چندان است - صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی اگرچہ و ہرچند وچندان (فردوسی ؎) گرفتار فرمان یزدان بود ؛ اگرچند دندانش سندان بود ؛ صاحب ضمیمۂ برہان فرماید کہ مخفف اگرچہ اند - صاحب مؤید گوید کہ یعنی ہرچند کذا فی شرفنامہ وقیل مختصر اگرچہ اندک ونیز مرکب از اگر وچند مؤلف عرض کند کہ ما خیال خود را بر اگرچند ظاہر کردہ ایم کہ گذشت دررینجا این قدر صراحت کنیم کہ تسامح اہل تحقیق است کہ این را مرادف چندان گرفتہ اند کہ معنی چندان آنقدر باشد نہ ہرچند اردو دیکھو ارچند -

اگرچنین شدہ است او می کند | مقولہ صاحبان وارستہ و بحر و بہار گویند کہ چون امر مکروہی سرزند از ہرکہ گمان خصمی داشتہ باشند گویندۂ ہرچہ می شود او می کند'' سعید اشرف (؎) رشتۂ جان گر گسست آن تار گیسو می کند ؛ خانۂ دل گر شکست آن طاق ابرو می کند ؛ مؤلف عرض کند کہ این در خور آن نبود کہ مقولہ عجم گردانیم و ہرچہ درین است (او می کند) کہ بمعنی حقیقی است وضمیر او بسوی خدای تعالیٰ و یار و خصم بسوی ہرکہ خواہیم وقرینہ ہرکہ پیدا کنیم راجع توان شد وخصوصیت با کار مکروہ ہم ندارد - ازینجاست کہ محققین اہل زبان این را بطور مقولہ قائم نکردہ اند بادی این وارستہ و پیروا و بہار و بحر و انند است و مخالف این مؤلف (اردو) وہی کرتا ہے -

اگرچہ | بقول ضمیمۂ برہان بمعنی ہرچہ چنانچہ اگرچند بمعنی ہرچند صاحب مؤید وانند گوید کہ بمعنی ہرچہ نیز می آید مؤلف گوید کہ مرادف ارچہ باشد کہ ذکرش گذشت وبمعنی ہرچہ نیا شد از مدعیان معنی ہرچہ طالب سند باشیم (انوری ؎) اگرچہ دل ہدف تیر محنت وغم است ؛ وگرچہ تن سپر تیغ آفت است وبلاست ؛ زرد بنگار

خوش است این ہمہ جز آنکہ لیم ؛ زدستبوس
نہا دند روزگار جدا است ؛ (ولہ ۵) تقاضا
اگرچہ رزق بحکم خدای بود ؛ تو جبیہ رزق از تو
بانس وبجان رسید ؛ (اردو) دیکھو ارچہ۔

اگر حریف انگشت بکونش می گذارد
خیال کند جیب قبایش می دوزد

مقولہ۔ صاحبان بحر و وارستہ ذکر این کردہ گویند کہ
بہ تحمیق و تجہیل کسی گویند۔ بہار از ین مقولہ
انگشت را ترک کردہ فرماید کہ محاورہ لوطیان
است در مقام حماقت شخصی استعمال کنند مولف
عرض کند کہ بہار برای خصوصیت محاورہ ترک
انگشت و وجود مابعدش را اعتبار کند ومنی
داند کہ لفظ حریف خصوصیت نخواہد (اردو)
فارسیان کسی سادہ لوح اور احمق کے بیان
مین اس مقولہ کا استعمال کرتے ہین۔ دکن مین
مشہور ہے کہ کسی جنگلی اور دیہاتی کو جو نارسید
کیا تو وہ بگڑا جب کہا گیا کہ گرد جہاڑی ہے تو

جھک کر سلام کیا۔

اگر حنظل خوری از دست خوش خو
بہ از شیرینی از دست ترش رو

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی ومحل استعمال ساکت مولف عرض
کند کہ فارسیان در بیان خوبی خوشخوئی و مذمت
ترش روئی این مثل را زنند دیگر ہیچ (اردو)
دکن مین کہتے ہین ”میٹھی زبان کی گالی بھی
میٹھی“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاق اور
خوش خوئی سے سخت کلامی ناگوار نہین ہوتی

اگر خاری کاری سمن نہ دروی

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی ومحل استعمال ساکت۔ مولف گوید
کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ نتیجہ
کار بد بر آید (اردو) جو بوئے گیہون نے کاٹے
”کانٹے بوئے کانٹے پائے“ دکن مین مروج
ہے صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے“

جو بوؤگے وہی کاٹوگے " صاحب محبوب الامثال
فرماتے ہیں " جو بو کر گیہوں کاٹنے کی امید "
ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اچھے عمل کا نتیجہ اچھا
ہوگا اور برے عمل کا برا۔ جیسا بیج ہوگا ویسا پھل

اگر خر نمی بود قاضی نمی شد مثل۔ صاحب
خزینۃ الامثال فارسی واحسن ذکر این کرده
از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید که
در زمانہ سلف اکثر علما و فضلا عہده قضا را
نظر بر اہمیت فرائضش قبول نمی کردند کسی که
قبول می کرد فارسیان بحق او این مثل می زدند
مقصود شان این است که بر خری وابلہی کسی
دلیل است که فرائض نازک قضارت را قبول
کرد وبعضی از معاصرین گویند که در رای ایہم
یعنی در انتخاب قضارت عالمی را قبول
می کردند که در سواری او خری باشد که سواری
خر در انجا عام است ومقصود شان این بود
که کسی که با وجود علم وفضل چیزی فارغبال و
وصاحب سواری است عہده قضائت را
سزاوار است وعالم فلاکت زده در خور
آن نیست پس سوقیان اشاره بہمین ستور
نیست قاضی می گفتند که اگر خر نمی بود یعنی اگر
خر سواریش نمی بود قاضی نمی شد وازین مقوله
فی المعنی خریت قاضی ہم ظاہر می شود واللہ
اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) اگر گدہا نہوتا تو
قاضی نہوتا۔ یہ صرف ترجمہ ہے۔ ہندمین
کوئی ایسی کہاوت نہین ہے جس سے قاضی
کی توہین ہو۔

اگر خفتی مُردی اگر مُردی جان بردی
مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده
از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید که
فارسیان باظہار مشکلات ومخمصہ ہای دنیا
وخوبی ہای موت این مثل را زنند گویند که
خفتن ہمچو مردن است که از دنیا ومافیہا خبری
نباشد ومردن۔ جان بردن یعنی نجات یافتن

از ہمہ تکالیف دنیوی - معاصرین عجم یرانند کہ درمذمت خفتن مستعمل کہ خواب انسان را غافل کند و مماثل مردہ گرداند و مردن بہتر است از خفتن کہ نجات از مشکلات دنیا حاصل شود مقصود این است کہ تا آنکہ انسان زندہ باشد بہ بیداری بسر کند یعنی غافل نہ شود (اردو) جاگے سو کا سجے سووے سو روے" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے - دکن مین کہتے ہین "سویا سو رویا سونے سے موت بہلے" اس کا مطلب یہ ہے کہ مرے ہوے پر اور لوگ روتے ہین - سویا ہوا یعنی غافل شخص اپنی حالت پر خود روتا ہے

اگر در خانہ کس است حرفی بس است

مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و معاصرین عجم ہم این را بر زبان دارند - مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بصفت عقل زنند یعنی اگر رمقی عقل در سر است یک اشارہ کافی و اگر خانہ خالی یعنی سر از عقل خالی است بعوض یک حرف صدای بلند سودی نہ بخشد (اردو) صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے "عقلمند کو اشارہ احمق کو پھٹکار سا" دکن مین کہتے ہین "عاقل کو اشارہ کافی ہے -

اگردک - بفتح اول و دوم - بقول صاحب شمس مخفف آب گردک کہ نیلو فر باشد حیف است کہ آب گردک در مدودہ ترک شد و سبب آن بود کہ از ہمہ محققین کسی فکر ش در اینجا نکرد مؤلف خیال می کند کہ فارسیان نیلوفر را آب گردک بدین وجہ گفتہ باشند کہ گل آن دائما بر آب می باشد و گردشی می کند پس آب گرد اسم فاعل ترکیبی است یعنی گردش بر آب کنندہ و در اصطلاح فرس گرداب را گویند کہ در مدودہ گذشت و کاف

تصغیر یا تحقیر بر آخرش زیادہ کردہ آب کروگ نیلوفر را نام کردہ باشند کہ گرداب حقیر را ماند صاحب محیط بر نیلوفر فرماید کہ در ہندی نیلوتپر و بیونانی نمیقا و بقول گیلانی نمیقاد بسر یانی کرنبا د ماپا و بہندی تکو و پیلا و کوئیل لکڑی و آن گلی است معروف و نبات آن در آبہای ایستادہ کہ بہندی جہیل و تالاب نامند می روید و برگ آن شبیہ برگ لوف و بر روی آب مفروش و بر سر آن گل بیرون از آب در دوم سرد و تر منوم مسکن صداع حار صفراوی مضعف دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) نیلوفر بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کے نیلے رنگ کا پہول جس کی دو قسمیں ہین ایک نیلوفر آفتابی جو کنول گٹے کا پہول ہے اور سورج نکلنے کے وقت کہلتا ہے دوسرا نیلوفر مہتابی جسکی بیلین ہوتی ہین یہ بیمارون کو دوا کے طور پر دیا جاتا ہے (ظفر ۵) خال مشکین آتش رخسار پر پیدا ہوا ؛ چشمہ خورشید مین بہی نیلوفر پیدا ہوا ؛

اگر دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ مراد این است کہ اگر در دل رنج و غم است از گریہ ظاہر شود فارسیان این را بحق مغموم و عاشقان زنند یعنی چون کسی را بحالت غم و ہم و گریہ دیکہا بنیند گویند راست است " اگر در دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود " و استعمال این را نوعی از غم خواری دانند (اردو) دکن مین کہتے ہین ایک " دل کا غم آنکھون سے ٹپکتا ہے " " خون دل آنکھون سے بہتا ہے " یہ دونون کہاوتین کسی مغموم کے حق مین بطور دلاسا و غمخواری کہی جاتی ہین -

اگر روزی بدانش بر فزودی | زنادان تنگ روزی تر نبودی | مثل - صاحب

محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون نادانی را بر پایۂ جلیل بینید این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین " خدا کی دین مین کیا دانا اور کیا نادان " جب کسی نااہل اور نادان کو بڑے مرتبہ پر دیکھتے ہین تو اس فارسی مثل کا بھی استعمال کرتے ہین -

اگر زانکہ | استعمال - بقول بہار مرادف علیہ اگر کہ حرف شرط است و صاحب آنند ہمزبانش و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حالا بزبان معاصرین عجم استعمال این متروک و قواعد فارسی ہم ازین ساکت (صائب ؎) خورشید بدر کردمہ ناتمام را ؛ با نا قصان بساز اگر زانکہ کاملی ؛ (طالب آملی ؎) شعلہ گر زانکہ درین فصل میان بکشاید

دستہای گل نوریش بنقید زبغل ؛ ہم او شد استعمال از زانکہ بذیل اگر زانکہ پیش کردہ (اسیر لاہجی ؎) ساقی جانہا شراب از زانکہ زین دستان دہد ؛ شست عالم بہر جامی بتان می نہند ؛ (اردو) دیکھو لفظ اگر کے پہلے معنی -

اگر ساقی تو باشی می توان خورد | مثل - صاحبان مخزنیہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی استعمال کنند کہ مقصود شان از اظہار انتہای اعتبار و اعتماد و امتثال ممدوح و مخاطب باشد یعنی با وجودیکہ می حرام مطلق است - اگر ممدوح ما ساقی شود با عتبار و اعتماد و امتثال حکمش عذر نیست در خوردن شراب (اردو) دکن مین یہ کہتے ہین " تو کہے تو آگ مین کود جاؤن " انتہاے اطاعت کا اظہار ہے اور بس -

اگر سوی خورشید تیز بینی چشم | مثل -

ترازیان است نہ خورشید را | صاحبان

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مصداق و مرادف (تہر درویش بجان درویش) و (تف بر روی فلک بر روی خود است) باشد مقصود این است کہ با بلندان تندی بکار نباید جز این کہ نقصانی بمقابل ضعیف برسد (اردو) دکن مین کہتے ہین "سورج پر تھوکو گے اندہا ہوا" یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جب کہ کوئی چھوٹا شخص بلند مرتبت کا مقابلہ کرکے تباہ ہوجاتا ہے۔ صاحب محاورات ہند نے انہین معنون مین لکھا ہے "آسمان کا تہو کا حلق مین پڑتا ہے" آپ ہی نے صراحت کی ہے کہ اگر بڑے بزرگ کی حقارت کرتا ہے تو آپ بے عزت ہوتا ہے۔

اگر شنہ روز بر را گوید شب است این | بباید گفت اینک ماہ و پروین

(مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ پند است برای مقربین سلطان کہ خلاف رایش رفتن خطرہا دارد (اردو) دکن مین اسی فارسی مثل کو عام و خاص استعمال کرتے ہین۔

اگر صد سال در مشکی کنی دوغ | ہمان دوغ و ہمان دوغ و ہمان دوغ | مثل صاحبان

خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود انیست کہ بد سرشت از صحبت نیک اثر نگیرد اگرچہ مدتی دراز بگذرد و این مرادف است بہ (سہ) خر عیسی اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد۔ (اردو) بری عادت کبہی نہین ٹلتی۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن مین کہتے ہین "گدہا سو برس کے بعد بہی گدہا ہے" اور فارسی شعر متذکرہ بالا بہی دکن مین مستعمل ہے۔

اگرفت | بقول برہان و جامع بفتح اوّل وکسر ثالث بر وزن نگرفت بقانون فارسیان مقدار انکی باشد معین از گناہان آدمی - صاحب ناصری فرماید کہ مثال این در عربی اخذ و مواخذه صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر این بذیل لغات ثزند و پازند کردہ مؤلف عرض کند کہ گرفت اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اخذ والف زائد در اول این وصلی باشد فارسیان این را مجازاً بمعنی مواخذه گناہان استعمال کردند و تعریف اہل تحقیق مواخذه را ظاہر نمی کند (اردو) انسان کے گناہوں کی ایک مقدار معین - مواخذه - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - گرفت - بازپرس - جواب طلبی - بدلہ - مکافات

اگر فی المثل دُر فشاندن ندانی
ہمہ حال دُر چیدن آخر توانی

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی) ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ با وجود قول و قدرت ممسک و آمادہ باخذ باشد (اردو) دکن میں کہتے ہیں " دینے میں نہیں لینے میں تو شاق ہیں " یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو باوجود مالداری کے سخت بخیل اور حرص منافع کے لئے آمادہ ہو یعنی بلا لحاظ اپنی مالداری کے ذلت قبول کر کے بھیک مانگنے میں بھی دریغ نہ کرے۔

اگر قارورہ پاک است از طبیب چہ باک

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم این را بہ تقدیم و تاخیر بعض الفاظ برای شخص پاکدامن زنند و گویند (ع) قارورہ چو پاک است چہ حاجت بہ طبیب ؛ و این مرادف باشد با " آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک " (اردو) سانچ کو آنچ نہیں " صاحب

محبوب الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے دکن
مین کہتے ہین "پاک رہو بے باک رہو" دیکھو
"آنراکہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک"

اگر قحط الرجال افتد ازین سہ انس کم گیری ٭ اول افغان دوم کمبو سوم بدذات کشمیری

مثل — صاحب خزینہ ذکر این کردہ از محل
استعمال ساکت مولف عرض کند کہ عجبیان
از افغان وکمبو وکشمیری خیال نیک ندارند و
چون کسی را ازینہا در معاملہ بینند این مثل را زنند
مقصود اینست کہ بحالت قحط الرجال ہم ازین
ہرسہ احتراز اولی باشد۔ وبعض اوقات بطور
ظرافت ہم با اینہا استعمال این مثل کنند (اردو)
یہی مثل اردو مین بہی مستعمل ہے صاحب محاورات
ہند نے اسکو لکہا ہے فرماتے ہین کہ یہ تینون
قومین اپنی طبائع مین ایذا رسانی رکہتے ہین
افغان دلاوری سے اور کمبو دغا سے اور
کشمیری حیلہ اور فریب سے (سہ) ز افغان
کینہ می آید ز کنبو حیلہ می آید ٭ ز کشمیری نمی آید بجز
اندوہ و دل گیری ٭

اگر ماند شبی ماند شب دیگر نمی ماند | مثل
صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند
واز محل استعمال ساکت فارسیان این مثل را
در مذمت ناپائداری دنیا می زنند برای غم و
شادی ہر دو ومصرع اول این (ع) عجب
نوعروسی درزن وشوہر نمی ماند ٭ (اردو)
دکن مین کہتے ہین "جو آج ہے وہ کل نہین
جو کل ہے وہ پرسون نہین" نیز یہی فارسی مثل
بہی دکن مین مستعمل ہے دنیا کی ناپائداری کے
بیان مین ہر خوشی او رغمی مین اسکا استعمال کرتے
ہین لیکن اکثر خوشی کے موقع پہ مستعمل ہے صاحب
محاورات ہند نے بہی اسکا ذکر فرمایا ہے۔

اگر من بمیرم شوہم می میرم | مثل — صاحب
خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مولف عرض کند کہ ما از زبان معاصرین

عجم فعل اوّل را در نفی شنیدہ ایم می گویند کہ اگر
بیمار نشویم بمیریم واکثر اہل ولایت کہ تولید خون
در ملک شان بسیار می شود ہمین طور می گویند و
ہمین سبب استرہ بر سر می زنند تا خون زائد
خارج شود شنیدہ ایم کہ صاحب خزینہ و امثال
فارسی ہر دو فعل را در اثبات بچہ خیال نوشت
بخیال ما غلطی کتابت پیش نباشد و اگر ہمین مثل
را صحیح دانیم معنیش چنین نباشد کہ قائل این
مقولہ بہ تعریف صحت خود گوید کہ صحت من آنقدر
خوب است کہ بیماری را راہ نمی دہد و اگر با وجود
این بیماری راہ یابد علامت موت است۔ گویند
کہ اگر اہل ولایت مبتلای مرضی شوند حملہ مرض
بہ قوت تمام می شود و بدین وجہ کہ عوام ایشان بلکہ
اکثر خواص ہم خوگر معالجہ نمی باشند و علاج کمتر
کنند۔ بعد لحوق مرض زود می میرند و گویند کہ
مرض بمادیہ عارض شود و زود ہلاک کند۔ جای داد
کہ این مقولہ کہ حکم مثل ندارد۔ مصداق آن باشد

(اردو) بیماری کیا ہے موت کا پیام ہے"
یہ دکن مین اس بیمار کے لیئے کہتے ہین جس کے
مرض کا حملہ قوی ہو۔ دکن کے بعض قدیم لوگون
کو جنکی تندرستی بہت اچھی تھی ہم نے یہ کہتے
سنا ہے کہ "ارے میان ہم تو کبھی بیمار نہ ہونگے
اور جس دن بیمار ہونگے پھر نہ بچین گے۔

اگر منعم بود آرایش اوست
اگر درویش باشد دستگیر است

مثل۔ صاحب
محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این را بہ
صفت علم می زنند کہ زینت منعم است و دستگیر
درویش بخیال ما این مقولہ ایست نہ مثل (اردو)
بقول صاحب محبوب الامثال "علم غریبون
کی دولت امیرون کی زینت ہے۔

اگر مورچہ بر سر سلیمان رود عیشش نگیرد

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف

عرض کند کہ فارسیان این مثل را بہ صفت تحمل و بردباری عالی مرتبان زنند کہ اگر از کم پایہ خلاف ادب حرکتی سر زند اغماض کنند و عیبش نگیرند (اردو) مگس رانی نہ کی منظور تیری بردباری نے ؎ بنایا جب مگس سے نے تخت اپنا تاج شاہی کو غالباً یہ حضرت جلیل کا شعر ہے جس سے آصفہ دکن کے تحمل اور بردباری کی صفت ظاہر ہوتی ہے اور فارسی مثل کا ترجمہ ہے ۔

اگر مولی نظر سازد بہائی بی بہا گردد

مثل صاحب خزینہ ذکر این کردہ از تعریف مزید ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان برای متوجہ کردن ممدوح و مخاطب یا بہ ذکر توجہ ممدوح این مثل را زنند (اردو) دکن مین ایسے موقع پر جبکہ ممدوح مخاطب کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتے ہیں یہ شعر پڑھتے ہین (س) آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؎ آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند ؎ تیر کہتے ہین ؎ بادشاہون کی ایک نگاہ بس ہے ؎

اگر نان گندمی نیست زبان نرمی را چہ بلا شد

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و صاحب محبوب الامثال بجای لفظ نرمی - گندمی نوشتہ - معاصرین عجم با محبوب الامثال اتفاق دارند و گویند کہ این مثل بحق کسی زنند کہ باوجود بخل زبان ہم شیرین ندارد و درشت گوید - مخفی مباد کہ زبان گندمین در محاورہ عجم کنایہ از زبان ملائم و چرب و نرم باشد (صائب ؎) نان تو پختہ است بہر جا کہ می روی ؎ صائب زبان خویش اگر گندمی کنی ؎ (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ شکر نہ دے نہ دے میٹھی زبان سے کام لے ؎ کچھ نہ دے مگر گالی بھی نہ دے ؎

اگر ننویسی قلمی تراش

مثل صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را

بطور پند و موعظت از برای بیکاران زنند
مقصود اینست که اگر نتوانی حرفی رقم کنی از
بیکاری بهتر است که قلم را بتراشی تا دیگران از و
بنویسند مخفی مباد که قلم نه بغیر از تراشیدن و درست کردن
بکار کتابت نمی خورد و تراشیدن قلم هم در زمانه
سلف کاری بود و قلم تراشان ملوک و امرا
معین و مقرر بودند و این کار هم بچون خدمتی
مخصوص بود اما حرف ترین کارها حاصل است
که بیکار مباش و چیزی که شغل خود کن (اردو)
دکن مین کهتے هین " بیکار مباش کچه کیا کر "

اگر نه | بقول انند بمعنی فرهنگ فرنگ
یعنی اگر نه و ورنه مولف گوید که ورنه مخفف
و اگر نه باشد پس ورنه مرادف و اگر نه با واو
عطف بود بخیال ما اگر نه مخفف (اگر نه چنین
بودی) باشد و استعمال این دائما با واو عطف
بنظر آمده چنانکه بنده بیارم وگرنه همرکاب
جناب می بودم " پس کلمه نه درین جا
نفی فعلی می کند که ما قبل او گذشت یعنی اگر نه
چنین بودی و بیماری عارض نمودی
همرکاب جناب می بودم پس بخیال ما باید
که این را در ردیف واو (وگرنه) قائم بکنیم
که مرادف ورنه باشد نه اگر نه دیگر کسی از محققین
فرس ذکر این نکرد (اردو) ورنه بقول امیر و اگر
و اگر نه - نهین تو - (غالب ؎) عشق
نے غالب نکما کر دیا ۰ ورنه هم بهی آدمی
تهے کام کے ۰

(الف) **اگره** | بقول رشیدی و سروری همان اگرا باشد که بخش با الف در آخر بجایش گذشت و -

(ب) **اگره انجین** | بقول رشیدی کاردی که بدان آتش اگره پیرند (ابن یمین ؎)
دائم آتش بود تنور آشوب ۰ اگره انجنش این بود دیوست ۰ مولف گوید که انجینا

م صاحب ازاحة الاغلاط گوید که ان لفظیست که ملایان کتب نویسند و این غلط محض -

بقول صاحب بحر بمعنی ریزہ ریزہ کردن و انجین بقول برہان بمعنی ریزہ ریزہ و امر باین معنی ہم یعنی ریزہ ریزہ کن (الخ) پس (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی ریزہ ریزہ کنندہ و کنایہ از کاردی کہ بدان آتش اگرہ را ریزہ ریزہ کنند و ببرند (اردو) (الف) دیکھو اگرا (ب) فارسیون نے اگرہ انجین اس چھری کو کہا ہے جس کے ذریعہ سے اگرسے کی باریک باریک قاشین کاٹی جاتی ہین ۔

اگر ہوس است ہمین قدر بس است

مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بہ بینند کہ از ہوسناکی مبتلای مصیبتی شدہ است خطاب باو کنند و ہمین مثل زنند مقصود آن باشد کہ بیش ازین ہوس مکن ۔ حاصل ہوس ہمین قدر کافی است (اردو) دکن مین کہتے ہین "بس ہوس پوری کرلو" یعنی آیندہ ہم ہوس نہ کرو ۔ یہ اوس شخص کے لئے کہتے ہین جو بوالہوسی سے کسی آفت اور مصیبت مین پھنس جائے ۔

اگر ہیمہ آتش شوی خود را بسوزی

مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مرادف (ہر کہ آتش افروزد اندران بسوزد) باشد یعنی ہیمہ وسیلۂ آتش افروزی است کہ وجودش آتش را روشن کند ۔ خود در آن بسوزد مقصود این است کہ فتنہ پرداز و برپا کنندۂ فتنہ و فساد ۔ اول خود نقصان بردارد (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو آگ لگائی وہی جل مرے"

اگر یار اہل است کار سہل است

مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این

کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در فرق اہل و نااہل زنند مقصود این است کہ اگر یار نااہل باشد کار باسانی نہ گراید و اگر اہل است بر آمد کار آسان باشد یعنی کار باکسی کہ متعلق است اہلیت او شرط است برای کامیابی و کار برآری (اردو) دکن مین کہتے ہین ''وہ نااہل نااہل سے توقع کرے'' یعنی جس نے نااہل سے کسی کامیابی کی توقع کی وہ خود نااہل ہے یہ کہاوت بالمعنی اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز کہتے ہین ''وہ نااہلون سے عذاب مین جان ہے'' یعنی نااہل کا کوئی کام اپنے موافق نہین ہوتا۔

اگریون | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع واننددبا یای حطی بروزن طبرخون علتی و مرضی است کہ آنرا بعربی قوباگویند و بہندی داد اتفاق برین است کہ لغت فارسی است و اصل این گریون و الف اول۔ وصلی است ماذکر این بر آدرفن کردہ ایم (اردو) دیکھو ادرفن۔

اگست | بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی و سکون سین مفعص و تای قرشت ستارۂ سہیل را گویند و بقول ساطع بزبان سنسکرت نام فرشتۂ محققین فرس این را لغت فارسی گفتہ اند و جا دارد کہ فارسیان ہمان لغت سنسکرت را کہ بمعنی فرشتہ بود برای ستارۂ سہیل استعمال کردہ باشند (اردو) سہیل۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ایک نہایت تابان تارے کا نام جو ملک یمن مین طلوع ہوا کرتا ہے اس کی تاثیر سے چمڑے مین خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور کل حشرات الارض مرجاتے ہین۔

اگنش بقول برہان و ناصری و جامع و سروری و رشیدی بکسر نون بر وزن ورزش برآوردن دیوار عمارت و امثال آن باشد خان آرزو در سراج گفته که صاحب رشیدی این را مرادف اشکنش گوید و درحقیقت مخفف اشکنش است و باصراحت این بر از اشگنش به کاف فارسی) کرده ایم و اگر بقول خان آرزو این را مخفف اشگنش خیال کنیم جا دارد ولیکن چیزی که درینجا بخیال ما میرسد و رای آنست یعنی آگنش به ممدوده و اگنش بمقصوره هر دو یکی است و ما بر آگنش در ممدوده بقول صاحب شمس بیان کرده ایم که بمعنی برآوردن و پر کردن دیوار هم باشد یعنی حاصل بالمصدر آگندن و آگنیدن و مجازاً به معنی خاص همین آنچه برای برآوردن دیوار اندکی بقدر ضرورت توی زمین تا ته سخت آن مناک کرده آنرا به سنگ و خشت وغیره پر کنند تا بالای آن دیوار قائم کنند همین است آگنش و اگنش که معنی لفظی این پری است و مقصود از پری پایهٔ دیوار (اردو) پایهٔ مکان یا دیوار کی بھرتی جو پایہ کھود کر پتھر۔ اینٹ۔ مٹی یا چونے سے بھرتے ہین اور اسکو درحقیقت پایۂ دیوار یا مکان کہ سکتے ہین۔

اگوش بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آغوش است دیگر کسی ذکر این نکرده و سند استعمال پیش شد اعتبار را نشاید معاصرین عجم هم بر زبان ندارند همین لغت در ممدوده گذشت که مبدل آغوش است همچون غلوله و گلوله (اردو) دیکھو آگوش۔

اگه بقول انند بفتحتین و سکون های هوز لغت فارسی است و آن آهنی است که بدان گوشت از دیگ کشند و بتازی منشار خوانند۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیه ذکر این بذیل لغات فارسی

کرده مؤلف عرض کند که منشار - بقول منتخب در عربی زبان ترجمه اره باشد - معاصرین عجم بر آنند که این حالا بزبان متروک است و فارسیان قدیم آله را اگه می گفتند که بشکل اره آهنی بر چوبی قائم می کردند و در مطبخ مهیا می بود پاره های گوشت بر وی می بریدند یعنی برای این کار آن آله را حرکت نمی دادند بلکه تکه گوشت را از دو دست گرفته بر دندانه هایش می کشیدند که پاره ها بوسیله آن جدا می شد و بعضی از معاصرین بر آنند که چنین باشد بلکه آله را اگه نام بود که بوسیله آن گوشت نیم پخته را از دیگ می کشیدند تا به بینند که سخت است یا نرم شده یا حال منشار ترجمه این نباشد (اردو) دکن مین درانتی اس آهنی آله کا نام ہے جو باورچی خانہ مین ایک تختہ پر قائم ہوتا ہے جس کے دندانے مثل ارہ کے ہوتے ہین اسی آلہ پر گوشت کے ٹکڑون کو کاٹا جاتا ہے اور بقول محققین فارسی اگه اوس آلہ کا نام ہے جس کے ذریعہ سے نیم پختہ گوشت دیگ سے نکال کر دیکھا کرتے ہین کہ آیا نرم ہو چکا ہے یا ہنوز سخت ہے دکن مین یہ کام کفگیر سے لیا جاتا ہے -

الف مقصوره بالام

ال بقول برہان و جامع بضم اول (۱) بمعنی او باشد که ضمیر غائب است و بعربی ہو گویند و بکسر اول بزبان سریانی (۲) از نامهای خدای تعالی جل جلالہ و (۳) نام شہر و ولایت ہم و (۴) در عربی عہد و پیمان را خوانند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب و دستور پنجم بذیل لغات غریبہ ذکر معنی دوم و چہارم کردہ و در اصل کتاب معنی اول و سوم را - صاحب سروری بر معنی دوم قانع و فرماید که بدین معنی ایل ہم آمدہ - خان آرزو در سراج

نسبت معنی اوّل گوید کہ معلوم نیست کہ فارسی کجاست و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب مؤید این را
بمعنی سوم لغت ترکی گفتہ بہار ذکر معنی اول کردہ با خان آرزو ہمزبان و فرماید کہ در آوردن
الف و لام بر مسند الیہ و مضاف الیہ و مانند آن مخصوص عرب است لیکن بعضی از متاخرین
در پارسی نیز آوردہ اند و این نوعی از تصرفات ایشان بود چنانکہ استاد درویش والہ ہروی
(ذو الخورشیدین) بصیغۂ تثنیہ استعمال فرمودہ (س) تا مہر تو گشت نور افشان ؛ ذو الخورشیدین
شد خراسان ؛ و ہمچنین درین بیت نعمت خان عالی (س) گل مگر لاف انا الیار بگلشن زدہ است
بر سر دار خیال سر منصور کنم ؛ و ازین عالم است این مصراع مادہ تاریخ سال ولادت
پسر محمد فرخ سیر بادشاہ مظلوم کہ میرزا عبدالقادر بیدل یافتہ (مصرع) النوید آفتاب
عالم تاب ؛ (الخ) مؤلف عرض کند کہ انچہ فارسیان الف و لام را بقاعدۂ عربی بر الفاظ
فارسی آوردہ اند محض تصرف ایشانست بقاعدۂ عربی و انچہ میرزا بیدل در مادہ تاریخ آوردہ ضعف
اوست در فن جمل - معاصرین ذی علم ازین احتراز می کنند و باید کہ احتراز کنند - نسبت
معنی اوّل تحقیق ما اینست کہ اَوَل بہ تفخیم ضمہ ہمزہ و سکون لام در ترکی زبان بمعنی او آمدہ
صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ و عجبی نیست کہ فارسیان ضمیر غائب فارسی بحذف لام انہ
ہمین آوَل وضع کردہ باشند باقی حال محققین ناواقف از حقیقت حال اُل را بہ ضم
اول کلمۂ فارسی خیال کردند و ہم او گوید کہ در ترکی زبان اَیَل بالفتح بمعنی ولایت آمدہ و ہمین
است حقیقت معنی سوم و نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ بقول صاحب منتخب اَلّ -
بالکسر و تشدید لام است بمعنی پیمان پس بخیال ما این لغت بہیچ وجہ در خور آن نبود کہ پایندان

لغت فارسی ذکرش کنند- حالا بمین تحقیق ماخذ از حقیقت ہر چہار معنی واقف شدیم (اردو) (۱) اول- ترکی مین ضمیر غائب یعنی وہ (۲) اِل سریانی زبان مین خدای تعالی کا نام (۳) اِل- ترکی زبان مین شہر اور ولایت کو کہتے ہین (۴) آل- عربی زبان مین بمعنی عہد و پیمان-

الا | بقول برہان و ہفت بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ کلمہ خطابیت یعنی آہی و بعربی یا گویند- صاحب جامع فرماید کہ بمعنی ای دآگاہ باش خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید و درست گوید کہ ہمان کلمۂ عربی است کہ برای تخصیص و آگاہانیدن استعمال کنند و کلمۂ خطاب کہ مراد از کلمہ ندا داشتہ نیست (اردو) ہان- بقول آصفیہ کلمہ تنبیہ- خطاب تاکید جو آگاہ اور تنبیہ کرنے جتانے اور ہوشیار رکھنے یا کرنے کے واسطے آتا ہے-

الاجتناب | اجتناب لغت عرب است بقول صاحب منتخب بکسر اول و سوم بمعنی دور شدن و جنب شدن ما ذکرش بجای خودش کردہ ایم فارسیان در اول این قاعدۂ عربی الف و لام آوردہ بمعنی خبردار باش استعمال کنند- چنانکہ انوری گوید (ع) لطف تو ہر ساعتم گوید کہ ہین الاعتذار ٭ قہر تو ہر لحظہ ام گوید کہ ہان الاجتناب ٭ (اردو) خبردار بقول آصفیہ حرف تنبیہ- جیسے ”خبردار یہ کام نہ کرنا“

الاچق | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ و صاف و غیاث بضم اول و ضم جیم فارسی لغت فارسی است بمعنی خانۂ صحرائیان کہ از موسازند و آنرا الاچوق ہم گویند مؤلف عرض کند کہ الچوق بقول صاحب لغات ترکی بفتح ہمزہ و لام و تفخیم ضمہ جیم فارسی و سکون قاف

بزبان ترکی کاشانہ را گویند معلوم می شود کہ اصل این در ترکی اَلچُق باشد بفتح اوّل و دوم وضم سوم و بقاعدۂ ترکی در رسم الخط - الف بعد لام برای اظہار فتحہ و واو بعد جیم فارسی برای اظہار ضمہ زیادہ کردند ازینجاست کہ صاحب انند ذکر آلاچوق ہم کردہ است فارسیان بنجیم از ماخذ و در کثرت استعمال واو علامت ضمہ را حذف کردند و برای سہولت تلفظ الف دوم را قائم داشتند باقی حال این لغت ترکی زبان است بمعنی کاشانہ و تصرف فارسیان در معنی ہمین قدر کہ معنی عام را خاص کردند و ضم اوّل در لفظ ہم تصرف باشد - دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد - معاصرین عجم این را بزیادت تحتانی بعد جیم فارسی آلاچیق گویند - صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و صاحب بول چال این را خیمہ نمدی یا سائبان خسپوش گفتہ و بقول صاحب رہنما کلبۂ خس پوش (اردو) وہ شمی سائبان یا خیمہ یا چھولداری جو جنگلی لوگ ٹاٹ یا نمدے وغیرہ سے قائم کرتے ہین -

الاچی بقول صاحب برہان با جیم فارسی بہ تحتانی رسیدہ ہیل را گویند و بعربی قاقلہ صغار صاحب انند گوید کہ بالفتح و کسر جیم فارسی لغت فارسی است و صاحب جامع ہمزبانش صاحب محیط بر الاچی فرماید کہ اسم معروف در ہندی است و در ہندی ءالائچی نیز گویند و در سنسکرت اِیلا نامند و بر قاقلہ گوید کہ بیونانی قطیداوس و بعبرانی فیا و بسریانی شرفیون و شوشنا و بانگلیسی کاردمم و بفارسی ہیل و بہندی الائچی نامند و آن از جملہ افادیۂ عطریہ ثمری است ہندی - دو نوع باشد صغیر و کبیر - قاقلۂ کبار گرم و خشک در سوم و بقول صاحب تحفہ در دوم مفرح و مسخن و محلل و مقوی دل و معدہ و ہاضم طعام و محرک آروغ و مفتح سدد

وملطف وجالی وقاقلہ صغار گرم وخشک در دوم و باقوت تریاتیہ وقابضہ ومفرح
وملطف وجالی ومحلل وخوشبو کنندہ عرق ورائحہ دہان ومنافع بسیار دارد الخ
صاحب ساطع صراحت کردہ کہ آلاچی لغت ہندی است پس چیزی نیست کہ
فارسیان استعمالش در فارسی کردہ اند (اردو) الاچی۔ دیکھو ایل کے دوسرے معنی۔

الاچیق | این ہمان است کہ بدون تحتانی گذشت۔ صاحب رو زنامہ و رہنما
و بول چال ذکر این کردہ اند و صراحت ماخذ این ہم ہمدرا انتخاب کردہ ایم (اردو)
دیکھو الاچق۔

الارم | بقول صاحب رہنما بیدار کردن از خواب و بقول بول چال متنبہ کردن
مؤلف گوید کہ ناصر الدین شاہ قاچار در سفرنامہ خود استعمال این کردہ و چیزی نیست
کہ این در انگلیسی زبان بمعنی متنبہ کردن ہم است و ساعت بیدار کنندہ را ہم گویند
(اردو) متنبہ کرنا۔ بیدار کرنا۔ بیداری کی گھنٹی۔ مؤنث۔ امیر نے الارم کلاک کا ذکر
کیا ہے بمعنی جگانے والی گھڑی جو وقت معینہ پر اسقدر بلند آواز دیتی ہے کہ سوتا آدمی
جاگ پڑتا ہے۔

الاساندرا | بقول برہان نام اسکندر ذو القرنین است و اسکندر مخفف آن باشد
صاحب جامع گوید کہ اسکندر معرب این باشد صاحب انند صراحت کند کہ لغت
فارسی است ما صراحت اسکندر بجایش کردہ ایم و بخیال ما الاساندر لغت فارسی
نباشد بلکہ یونانی واللہ اعلم (اردو) دیکھو اسکندر۔

الاطینی بقول برہان بروزن قباچینی بلغت رومی گیاہی است کہ بر درختہامی پیچد و آن را لبلاب و عشقہ و حبل المساکین خوانند و ماصراحت کامل این برآیج کردہ ایم (اردو) دیکھو آیج

الاغ بقول برہان بروزن چلاغ وبقول جامع بروزن سماخ (۱) قاصد وپیک را گویند و بجای غین قاف ہم درست است۔ صاحب سروری گوید کہ کسی را کہ بہ تعجیل بجائی فرستند و بجہت او در ہر منزل اسپ آسودہ نگاہدارند یا او ہرجا اسپی بیند بگیرد گویند الاغ گرفت۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ قوسی گفتہ کہ اسپی کہ راکب آن بسرعت بجائی فرستادہ باشند و اسکدار مرادف آن ولیکن این خطاست چراکہ خود در تحقیق اسکدار نوشتہ کہ اسکدار شخصی کہ بر اسپ مذکور نشیند زیراکہ اسپ الاغ را اسک می گویند وہمچنین در لفظ اسک قاصد و الاغ نوشتہ و این نیست مگر تناقض بخیال مامقصود خان آرزو جزین نباشد کہ الاغ بمعنی قاصد است نہ اسپ قاصد وہم او ذکر قول برہان و رشیدی کردہ و بالاخر فرماید کہ این لفظ ترکی است و بقاف صحیح است کہ عراقیان بہ تغیر لہجہ بغین معجمہ خوانند واگر بالغین می بود بقاف می خواندند چنانکہ ضابطۂ انہاست ولیکن در اشعار بعضی از متاخرین کہ چندان قابل اعتماد نیستند الاغ را با باغ قافیہ کردہ اند و این ظاہر از ان باشد کہ قاف در فارسی نیست۔ قدما بنابر استعمال قاف الاق را بغین بدل کردہ باشند۔ پس این تفریس باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب لغات ترکی ذکر الاغ کردہ فرماید کہ بضمۂ ہمزہ تیز روی کہ برای او اسپ و توشہ مہیا دارند تا بجائی کہ نامزد باشد زودی برسد پس متحقق شد کہ این لغت ترکی است بمعنی قاصد وپیک اور انچہ فارسیان این را بہ قاف ہم استعمال کردہ اند کہ می آید مبدل

این است کہ بقاعدۂ فارسی غین معجمہ بہ قاف بدل شود چنانکہ چناغ وچناق وآروغ وآروق وعراقیان این قسم تبدیل اکثر کنند اندرین صورت تحقیق ما بر خلاف خان آرزو ست زیراکہ الاق باقاف در ترکی بدین معنی نیامدہ والاغ باغین مفرس نیست بلکہ بالعکس این الاق بقاف را مفرس توان گفت (اردو) دیکھو اسکدار۔

(۲) الاغ - بقول برہان اسپی کہ در راہ ہا بجہت قاصدان گذارند۔ صاحب جامع فرماید کہ اسپ باشد یا خر۔ صاحب سروری فرماید کہ اسپ خرد وبحوالہ تحفہ السعادت گوید کہ بر خر نیز اطلاق کنند (شیخ شیراز ؎) مثال اسپ الاغ اندمردم سفری ٭ نہ چشم بستہ وسرگشتہ ہمچو گاوعصار ٭ - صاحب مؤید بذیل لغات ترکی گوید کہ اسپ را گویند واسپی کہ مہیا دارند تا بجائیکہ نامزد بود بدو دو برسد مؤلف عرض کند کہ اسپ الاغ بمعنی اسپ قاصد باشد وہمچنین خر الاغ نہ مجرد الاغ بمعنی اسپ یا خر و سند شیخ شیراز موافق ادعای ماست وصاحب مؤید سکندری خوردہ کہ آلاغ را در ترکی بمعنی اسپ نوشتہ وما صراحت معنی لغت ترکی بہ معنی اول کردہ ایم۔ بہار این را مطلقاً بمعنی خر نوشتہ واز سنجر کاشی سند آوردہ (؎) لنگان لنگان مسیح ازین دشت ٭ می رفت وزپی الاغ خالی ٭ مؤلف عرض کند کہ این بمجاز باشد کہ خر الاغ را سنجر بمعنی مطلق خر از لفظ الاغ پیدا کرد (اردو) ٹپہ کا گھوڑا۔ یا گدہا۔ مجازاً مطلق گھوڑا یا گدہا۔

(۳) الاغ - بقول برہان بیگار وبزور کار فرمودن وبقول جامع کاربی مزد فرمودن وبقول سروری ہر شخصی کہ اورا بی مزد کاری فرمایند وبقول رشیدی مرکبی کہ بیگار گیرند

و بد الچوکی در راه گرفته بران سوار شوند و شخصی که یلی مزد او را کار فرمایند و فرماید که این ترکی است و با قاف بعوض غین هم آمده مؤلف عرض کند که اصلا این معنی در لفظ الاغ نیست کم غوری محققین است دیگر هیچ صاحبان تحقیق این معنی ازان واقعه پیدا کرده اند که ذکرش بمعنی اول گذشت یعنی چون الاغان یعنی قاصدان بر دالچوکی اسپ سواری نیابند هر کجا اسپی بینند به بیگار گیرند ازین طرز عمل شان فارسیان الاغ گرفتن را بمعنی بجبر گرفتن استعمال کرده اند که بجای خودش می آید و معنی لفظی الاغ گرفتن به قاصدی گرفتن اسپ و خری باشد و بس - پس ازین لازم نمی آید که الاغ را بمعنی مصدری بیگار و بزور کار فرمودن و بی مزد فرمودن گیریم فتامل (اردو) اس کا ترجمہ بلحاظ معنی بالائی گاریں پکڑنا - تحکماً کام کرانا - بغیر معاوضہ کے جبراً کام لینا - کسی گھوڑے کو بیگار میں پکڑنا - دیکھو الاغ گرفتن

الاغ دادن مصدر اصطلاحی - صاحب ناصری در ضمیمہ کتاب گوید که کنایه باشد از خرج سفر دادن و فرماید که این مرکب است از ترکی و فارسی چه الاغ لغت ترکی است بمعنی برید که بسرعت راه طی نماید دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که صاحب ناصری از معاصرین زباندان است قولش اعتبار را شاید ما بر لفظ الاغ صراحت کاملش کرده ایم پس فارسیان معنی الاغ درین جا بسبیل مجاز بمعنی خرج سفر گرفته اند و خصوصاً معاوضه باشد که برای سفر خرچ یک بدهند تعمیم معنی بیان کرده صاحب ناصری قابل غور است (اردو) خبر رسان اور پیک کو خرچ سفر دینا -

الاغ گرفتن مصدر اصطلاحی بمعنی بیگار گرفتن است یعنی اسپ و خری را بضرورت

خبر رسانی یا نامه بری بدون ادای معاوضه
برای سواری پیک گرفتن - ناصر احت این
بمعنی سوم الاغ کرده ایم (شیخ آذری سے)
کند شان گوه را گرفته الاغ ؛ حدت از کند
شان گرفته داغ ؛ (خلاق المعانی سے)
تخته گردنش کند امین ؛ مرد را از گرفت و گیر
الاغ ؛ گرفت و گیر الاغ همان عمل جبر یست که ذکرش
بالا گذشت و بیانش بذیل معنی اول الاغ هم (اردو)
کسی گھوڑی یا گدھے کو ٹہٹو کی بیگار مین پکڑنا -

الاق | مبدل و معرب الاغ است که
به غین معجمه گذشت و ذکر این بر لفظ الاغ
کرده ایم (اردو) دیکھو الاغ -

(الف) الام (ب) الام الام | بقول برهان و ناصری و جامع (الف) بروزن غلام (۱) پیغام
و نوشته را گویند که زبان بزبان و دست بدست برسانند و (۲)
پیغام رساننده را نیز گفته اند و تکرار الام نیز بهمین معنی دارد خان آرزو در سراج بذکر هر دو
معنی بالا گوید که ظاهرا یکی ازین دو تصحیف باشد صاحب انند نسبت الف بذکر هر دو
معنی بالا بحواله فرهنگ وصاف فرماید که بمعنی (۳) جای و منزل باشد صاحب جهانگیری
در خاتمهٔ کتاب بذیل دستور پنجم متعلق به لغات غریبه ذکر (ب) کرده و از حکیم نزاری سند آورده
(سے) هزار نامه سیه کرده ام بدود دل ؛ بدست باد صبا داده ام الام الام ؛ مؤلف گوید
که (الف) اسم جامد زبان فارسی و (ب) تکرارش و از هر سه معنی بالا معنی اول حقیقی است
و معنی دوم مجاز آن که پیغام بمعنی پیغامبر مستعمل - سند این از نظر ما نگذشت و حیف است که پیش
نشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف یکی ازین هر دو بوضوح نه پیوست که بچه حجت این را
تصحیف داند نسبت معنی سوم عرض می شود که محققین فرس ازین ساکت اند طالب سندیم

(اردو) (الف و ب) (۱) پیغام۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پیام جو کچھ کہلا کر بھیجیں (۲) خط بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نوشتہ۔ تحریر لکھت۔ نوشت (۳) جائے مونث۔ موضع۔ مقام۔ مذکر۔

الامان بقول بہار کلمہ ایست کہ در وقت نزول حوادث و آفات گویند و معنی آن فریاد کردن و امان خواستن بود و بالفظ برخاستن و برداشتن و زدن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ امان لغت عرب است بمعنی ایمن بودن و ایمنی و زینہار فارسیان بقاعدۂ عربی استعمال این با الف و لام بمعنی پناہ بخدا کردہ اند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص این سہ مصدر بیان کردہ بہار نباشد (ظہوری ؎) کند تیغ ستم ہر جا علم جلاد ہجرانش ٭ زخون تا روز محشر خاک جوش الامان دارد ٭ (ولہ ؎) سخت دشوار است جان از رشک دادن الامان ٭ گر دہم در ہجر پندارم کہ آسان تر دہم ٭ (اردو) الامان۔ بقول امیر۔ مونث۔ کسی بات سے تنگ آ کے مصیبت اور خوف وغیرہ کی حالت میں کہتے ہیں۔ حاصل اسکا یہ ہوتا ہے (الامان مطلوب) لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے خبر گرا دی گئی فقط مبتدا مستعمل رہا یہ الف لام محض تعریف کا ہے جو مبتدا پر داخل ہوتا ہے (داغ ؎) موت آئی ہوئی ٹلجائے یہ آئی نہ رکے ٭ الامان داغ قیامت ہے طبیعت تیری ٭

الامان برخاستن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی بلند شدن صدای الامان باشد (صائب ؎) ز رفتار الامان از عالم ایجاد برخیزد ٭ بجای گرد از بنیاد ہستی داد برخیزد ٭ (اردو) الامان کی صدا بلند ہونا۔

الامان بر داشتن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر بانگ الامان بلند کردن (صائب ؎) ملامت از دل بیباک من فغان برداشت ٭ ز سخت جانی من سنگ الامان برداشت ٭ (اردو) الامان کہنا۔ بقول امیر پناہ مانگنا (مومن ؎) با جہاں سن کے تیغ کا تیری ٭ الامان الامان کہیں کا فر ٭ ہماری رائے ہیں الامان پکار اٹھنا بھی کہ سکتے ہیں۔

الامان خاستن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف الامان برخاستن است (حزین اصفہانی ؎) جائیکہ ریزد از خم تیغ تو برق کین ٭ روزیکہ خیزد از صف خصم تو الامان ٭ (اردو) دیکھو الامان برخاستن۔

الامان زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی الامان گفتن است مرادف الامان برداشتن (صائب ؎) تیر از تنم برآورد انگشت زینہار ٭ از خون گرم من لب تیغ الامان زند ٭ (اردو) دیکھو الامان برداشتن۔

الامان کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی پناہ خواستن از خدا است (رضی ارتیمانی ؎) الامان اینجا کنند از الامان ٭ الامان اینجا کنند از الحذر ٭ (اردو) الامان کہنا۔ دکن میں الامان کرنا بھی کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ اور امیر نے اس کو ترک کیا ہے۔

الامان گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی الامان کردن است (سعدی شیرازی ؎) بکمندی درم کہ ممکن نیست ٭ رستگاری بہ الامان گفتن ٭ (اردو) الامان کہنا۔

الان بقول برہان بفتح اول بروزن کلان (۱) نام ولائیتست از ترکستان و بعضی گویند (۲) نام کوہی ہم است در عرفات۔ صاحب جامع فرماید کہ این مرادف آلان است

که بالف ممدوده گذشت - صاحب سروری بذکر معنی اول گوید که بقول بعض نام شهری (نظامی سه) بگرد اگر دخرگاه کیانی * فروهشته نهد های الانی * و فرماید که در معجم البلدان به تشدید لام آورده و گفته که نام بلاد و اسعه ایست از جبال قبق و ملوک آن را کنداج گویند بضم هر دو کاف و میان مملکت الان و جبال قبق قلعه ایست که باب اللان نام دارد - (خاقانی سله) تف تیغ هندیش هندوستانی * علی الروس ورد روس والان نماید * صاحب رشیدی همزبان سروری است که بحواله معجم البلدان بالا گذشت - صاحب (دری و پهلوی) بر معنی اول قانع - صاحب انند بذکر هر دو معنی گوید که این لغت فارسی است مؤلف گوید که وجه تسمیه این متحقق نه شد و همین لغت در ممدوده هم گذشت و صاحب ناصری در انجا سند خاقانی را که بالا مذکور شد ذکر کرده که دران لفظ آلان بمده آورده نه به لام مشدد ذو دار (۱) ترکستان سے ایک ولایت کا نام آلان ہے (۲) نیز عرفات مین ایک پہاڑ بھی اسی نام سے مشہور ہے -

الانیون بقول برہان بکسر نون و تحتانی مضموم بواو و نون دیگر زده بلغت یونانی راسن را گویند و آن نوعی از فیلگوش است بیخ آنرا مربا کنند و آنرا زنجبیل شامی خوانند نافع جمیع دردها والمهاست که از سردی باشد و بجای تحتانی بای ابجد هم بنظر آمده صاحب محیط این را الانیتون بزیادت تای فوقانی بعد تحتانی نوشته فرماید که اسم رومی راسن است و گویند که دوائی دیگر باشد و بر راسن نویسد که لغت هندی باشد و باین اسم در بلاد دیگر مشتهر گردیده و آنرا سوسن جبلی و زنجبیل شامی نیز گویند و بعربی قلموج و بیونانی انیسون -

وبسریانی ربیہ وبلغت اہل مغرب خناح وباندلس کلموخ وبفارسی ناتران وبہندی عامہ راسین نامند وباتیہ سرفی نیز وآن بیخی است چوبی خوشبو وتند وتلخ بقول شیخ گرم وخشک در دوم - نافع جمیع آلام وادجاع بارده وہیجان ریاح ونفخ است ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید که درصحت نام این که دریونانی انیسون گفته محل نظر است وصراحتش برانیسون آید (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا فارسی نام راسن لکھا ہے اوریہی مشہور نام ہے اور اسی پر زنجبیل شامی کا بھی اشارہ کیا ہے گرم وخشک ومفرح ومقوی باہ ومعدہ (الخ)

الاو بقول برہان بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وبہ واو زدہ آتش شعلہ ناک را گویند صاحب جہانگیری گوید که آلاو باشد که درممدودہ گذشت بمعنی آتش خان آرزو درسراج فرمایند که مخفف آلاو بمدہ که آتش مشتعل باشد ودرممدودہ گوید که آلاوہ بزیادت ہا نیز آمدہ مؤلف عرض کند که آلاو درممدودہ بمعنی آتش شعلہ ناک گذشت وآلاوہ مرادفش وہم آلاوہ بمعنی جائیکہ آتش روشن باشد بہ تحقیق ما آلاو بممدودہ لغت ترکی است بمعنی آتش شعلہ دار کذا فی لغات ترکی وآلاوہ بزیادت ہای نسبت درآخر مفرس آن بمعنی جائیکہ درانجا آتش شعلہ دار باشد فارسیان بلب ولہجۂ مقامی ممدودہ را بمقصورہ بدل کردند ودربعض مقامات بممدودہ ہم استعمال کردند وانچہ آلاوہ را ہم بمعنی آلاو گرفتہ اند مجاز وبرخلاف حقیقت است ما صراحت ماخذ درممدودہ نکردہ ایم بناء علیہ درین مقام تلافی مافات شد والاو درہندی بقول صاحب ساطع بمعنی آتش بازی است پس معلوم می شود که ترکان این لغت را از سنسکرت

گرفتہ بمعنی مطلق آتش شعلہ ناک یا بندیان از ترکی گرفتہ بمعنی آتش بازی استعمال کردند واللہ اعلم (اردو) الاو بقول امیر (فارسی) مذکر۔ آتش زن شعلہ۔ کوڑا کرکٹ اور گھانس پھونس وغیرہ جمع کرکے ڈھیر لگاتے اور جاڑون مین جلاکر تاپتے ہین۔ اس ڈھیر کو الاو کہتے ہین

الاپچی	خان آرزو در سراج و صاحب محیط ہم ذکر این کردہ و ما بحث این بر الاچی کردہ ایم (اردو) دیکھو الاچی

| السا | بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و بای ابجد بالف کشیدہ (۱) قلیہ پوتی را گویند و آن دل و جگر قیمہ کشیدہ در روغن بریان کردہ باشد و حسرۃ الملوک ہمان است و بفتح اول (۲) بلغت زند و پازند بمعنی شیر باشد کہ عربان لبن گویند و (۳) خطمی صحرائی را نیز گفتہ اند و باین معنی بجای بای ابجد یای حطی ہم بنظر آمدہ صاحب جامع بر معنی اول و سوم قانع۔ صاحب ناصری نسبت معنی اول فرماید کہ طعامی است ترکان را و آلبہ بہ ہای ہوز ہم آمدہ (حکیم سوزنی ۵) رویت چو یکی کاسۂ اکرا شدہ زاژنگ ؛ وز کاج قفا گشتہ بزنگ شش البا ؛ تا روی پر آژنگ و خفای تو بدیدند ؛ سیر ند ہمہ خلق ز البا و ز اکرا ؛ صاحب جہانگیری ہم با ہمین کلام سوزنی بر معنی اول قانع۔ و خان آرزو در سراج ذکر معنی اول کردہ مؤلف عرض کند کہ محققین ترکی ازین لغت ساکت اند و بقول انند بحوالہ منتہی الارب بالکسر لغت عرب است بمعنی شیر نخستین دادن مادر بچہ را انجیل ما البا بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مفرس بہ تصرف در اعراب از لغت عربی بمعنی مطلق شیر و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ صاحب محیط بر خطمی فرماید کہ این را بیونانی البا گویند و بعربی خبازی شجری و بفارسی ہشت و ہاز و خیرو و آن نباتی است معروف بقول جالینوس سرد و تر مسکن و جامع |

یلین ادرام و مانع آنہا از تزید و محلل و منافع بسیار دارد (ائمیٰ) (اردو) (۱) ایک خاص
قسم کے قلیے کو جو دل اور جگر کے قیسے کو گھی مین بھون کر پکاتے ہین فارسیون نے البا کہا ہی
(۲) د د د ھ۔ مذکر (۳) خطمی۔ بقول صاحب آصفیہ عربی۔ اسم مونث۔ گل خیرو۔ ہماری
راے مین البا کے تیسرے معنی کا ترجمہ خبگلی خطمی ہے۔

البادِ | بقول برہان و جہانگیری و جامع بکسر اول بروزن دلشاد پنبہ زن و حلاج را
گویند۔ صاحب ناصری از حکیم سوزنی سند آوردہ (سہ) نزدی مشتہ البادی در کون
کمت ٭ بیجا گفتن ازین مجلس بیرون کمت ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ رشیدی
حلاج را حلاجی خواندہ کہ بہ تحتانی رسیدہ بمعنی مصدر یست و نوشتہ کہ چون البادا از لبید
کہ معنی ندا است گرفتہ اند بمعنی ندمالیدن عربی است نہ فارسی لیکن در عربی این مصدر
یافت نشد و لبّاد بمعنی ندمال آمدہ رشیدی گوید کہ شاید کہ درین شعر سوزنی لبّاد بود نہ البادِ
ولیکن رای خان آرزو انیست کہ الباد بمعنی مصدری درینجا ہرگز منظور و ملحوظ نیست
چنانکہ گذشت و لبّاد در انجای الباد بمعنی ندمال گفتن غلط محض است چراکہ کلمہ مشتہ
دلالت صریح دارد کہ بمعنی حلاج بود مؤلف عرض کند کہ با خان آرزو اتفاق داریم
و محققین فارسی صراحت کنند کہ این اسم جامد فارسی زبان است و بہ تحقیق ما مفرس کہ
مرکب است از ایل کہ بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ و سکون یای حطی و
لام بمعنی مردم آمدہ و باد لغت فارسی است بمعنی ہوا پس معنی ایلباد مردم ہوا است و
کنایہ از حلاج کہ بتائید ہوا کار خود سرانجام دہد۔ فارسیان یای علامت کسرہ را کہ در

رسم الخط ترکی بود حذف کردہ الباد کردند و مفرس ساختند (اردو) نداف - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - روئی دھنکنے والا - دُھنیا دُھنا -

(۱) **الباغ** بقول سروری (۲) بضم ہمزہ قسمی باشد از جامہ و فرماید کہ الباغ ہم بنظر

(۲) **الباق** آمدہ کہ غین معجمہ بجای قاف باشد (سجاق گوید ؎) آن قامت دراز کہ زناج برکشید ؛ الباق نان پہن بقدش تصیر شد ؛ (احمد اطعمہ ؎) قلیہ را پوشد کہ والباق سبز از خرمی ؛ میدہ چنگال خرما را قبای ششتری ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بہ بای فارسی لغت ترکی است و بہ غین و قاف در آخر ہر دو آمدہ و بحوالہ فرہنگ گوید کہ پارچہ ایست کہ بر گریبان جامہ از جانب پشت دوزند بجہت خوش آیندگی و بفارسی زہ و نیم خوانند صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ (۲) بقول بعض پارچہ ایست کہ در پس جامہ دوزند و در سرما بندہای آنرا بر پیشانی بندند تا گردن را گرم نگاہ دارد خان آرزو در سراج ذکر (۲) کردہ و اسم فارسی این زہ و نیم گوید و صراحت کند کہ الپاق بہ بای فارسی لغت ترکی است - صاحب مؤید (۲) را بہ بای عربی بذیل لغات فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محققین ترکی زبان ازین ساکت اند ولیکن از معاصرین تصدیق می شود کہ (۲) بہ بای فارسی لغت ترکی است جز این نیست کہ فارسیان بای فارسی را بہ عربی و قاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ الباغ و الباق ہر دو را استعمال کردہ اند ہمچون تپ و تب و آروغ و آروق بیس (۲) بہ تبدیل یک حرف و (۱) بہ تبدیل دو حرف مفرس باشد (اردو) فارسیون نے الباغ اور الباق اوس کپڑے کو کہا ہے جو اہل ولایت اپنے لباس مین گردن کے

زیب بٹا کد سیتے ہین اور موسم سرما مین اسکو گردن پر بلند کرکے اوس کے بندون کو پیشانی پر باندھ دیتے ہین تاکہ ہوا سے سردسے گردن محفوظ رہے اور یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ واٹر پروف یعنی برساتی لباس مین حفاظت سر کے لئے ہوتا ہے ۔

البتہ زیر کاسہ بود نیم کاسہ (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت فارسیان این مثل را بجای زنند کہ مقصود شان از بیان اصلیت و وجود چیزی باشد و این مرادف (تا نباشد چیزکی مردم نگوید چیزہا) است معنی حقیقی این مثل آنست کہ در زیر ہر کاسہ پایئن ظرف بودن لازم است کہ بہ عربی آنرا سافل گویند و بفارسی بن کاسہ تا کاسہ بوسیلہ آن بر زمین قائم شود و چون کاسہ را معکوس کنند بن کاسہ ہمچون کاسۂ خوردکی ظاہر شود ازینجا ست کہ فارسیان بن کاسہ را نیم کاسہ ہم گفتہ اند۔ مقصود ازین مثل آنست کہ وجود نیم کاسہ یا بن کاسہ در زیر ہر کاسہ بنیاد آن کاسہ باشد کہ کاسہ بدون آن قائم نشود پس بہ ہمین قیاس چیزی کہ شہرت یافتہ باید کہ بنیادش ہم چیزی باشد و محض بی اصل نبود (اردو) صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "آگ بن دہوان کہان" "بات ہوگی تو بنگڑا سے گا" دکن مین کہتے ہین "کچھ تو ہوگا جب تو شور مچا"

البرز بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و رای بی نقطہ و زای نقطہ دار (۱) نام کوہی است مشہور میان ایران و ہندوستان و (۲) نام پہلوانی ہم و (۳) کنایہ از مردم بلند قامت و دلاور۔ صاحب ناصری بحوالہ صاحب رشیدی گوید کہ کوہی است بمازندران از نواحی طالقان گذشتہ و رستم۔ قباد را ازانجا آوردہ چنانکہ (ع) قباد

کزین رو از البرز کوہ ٭ من آوردہ ام درمیان کردہ ٭ فرماید کہ این کوہ معروف ایران است کہ کوہ
قفقار و آقری داغ گویند والبرز قلہ ایست ازین کوہ و ارتفاع آنرا در جام جم ہفدہ ہزار و
ہفتصد و نود و شش فوٹ نوشتہ واللہ اعلم و این کوہ را در ہر جا بنامی خوانند در تبرستان بنام
قارن ملک الجبال کوہ قارن خواندندی و در حد ودری کوہ البرز گویند و در شام کوہ لکام
خوانند و کوہ قاف وجبل عام ہمین است ابتدای این کوہ از جبل قمر است کہ در
مملکت ستار از بلاد سودان و زنگبار در اواسط خط استوا است و منبع رود نیل از انجا باشد
کہ دو شاخ میگردد۔ یکی بطرف شمال ممتد شدہ باقلیم صعید و مصر از اقلیم دوم و سوم و وسط اقلیم
چہارم بجانب مغرب کشیدہ بہ محیط منتہی می شود و دیگری بجانب مشرق و شمال رفتہ بقرامان
و اناطولی آمدہ از وسط اقلیم رابع ببلاد کرجستان و آذربایجان و شیروان و گیلان گذشتہ از
شمالی طہران و جنوب تبرستان و خراسان و زابل و کابل و ترکستان و بدخشان و کشمیر و تبت
و ختا و چین از نیگالہ مرور کردہ بمحیط منتہی می شود طول آن یکہزار و پانصد فرسنگ است و دوازدہ
ہزار شہر و ولایت در جوانب آن آباد و ہفتاد لغت اسم آن کوہ مذکور می شود و سی صد طائفہ
کہ مذاہب مختلفہ دارند در آن مسکن کردہ اند (انتہی) خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معنی کردہ و
صاحبان رشیدی و سروری بر معنی اول قانع و صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم بعض اہل
تحقیق گفتہ اند کہ لغت فارسی است و بخیال ما یا اینکہ فارسیان البروز عربی را کہ بمعنی ظہور است
بہ تخفیف واو البرز کردہ این کوہ را نام کردند کہ مفرس باشد یا لغت بزرگ کہ بقول برہان بمعنی مطلق

نوٹ ۱ مفرس فوٹ است کہ در انگلیسی زبان قدم را گویند مؤلف

بلندی آمدہ بقاعدۂ عربی الف ولام در اولش زیادہ کردہ این کوہ را نام نہادند و این قسم زیادتی برلغات فارسی بنظر آمدہ کہ ذکرش بر لفظ آل گذشت و معنی دوم وسوم بر سبیل مجاز باشد ومتعلق بہ معنی اول بر سبیل تشبیہ (اردو) (۱) البرز ایک پہاڑ کا نام ہے جس کو کوہ قاف کہتے ہیں مذکر۔ (۲) البرز ایک پہلوان کا نام (۳) فارسیوں نے ہر بلند قامت اور دلاور کو بھی البرز کہا ہے۔

البوم | بفتح اول در روزمرہ معاصرین عجم کتابی را گویند کہ دران نقوش وتصاویر جمع کنند ناصرالدین شاہ قاچار ذکراین درسفرنامۂ خود کردہ وصاحب رہنما دبول چال این را آوردہ واین مفرس است بزیادت واو بعد بای موحدہ از لغت انگلیسی البم کہ بہ ہمین معنی باشد (اردو) البم بقول امیر انگریزی (مذکر) وہ کتاب جس میں تصویریں لگائی جاتی ہیں۔

البہ | این ہمان است کہ بحث این بہ الف در آخر گذشت صاحبان رشیدی وسروری وضمیمۂ برہان ذکراین کردہ اند اسحق ؎ سوز درون بسیخ کباب جگر بریز :: مستان البہ ریز بساغر نوشتہ اند :: ولہ ؎ دوش ترکانہ مرا البہ دلارام افتاد :: معدۂ سوختہ ام در طمع خام افتاد :: (اردو) دیکھو البا۔

التجا | بقول بہار پناہ گرفتن وبالفظ آوردن وبردن وکردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول وسوم وصاحب منتخب ہم ذکراین کردہ فارسیان این را بہ معنی درخواست بمنت وسماجت ہم استعمال کنند وبرای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند وتخصیص باہر سہ مصادر بالا نیست (اردو) التجا۔ بقول امیر عربی۔ مؤنث۔ منت۔ سماجت۔ گزارش

درخواست (داغ ؎) خدا ہے حشر کے دن التجا تیری نہ مانون مین ٭ مرے منھ سے نہین
نکلے ترے منھ سے قسم نکلے ٭ (ولہ ؎) دل جو واپس طلب کیا تو کہا ٭ یہ نئی التجا نکالی ہے ٭

التجا آوردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ آوردن و عرض حال
کردن است (حافظ شیرازی ؎) رساند
رایت منصور بر فلک حافظ ٭ چو التجا بجناب
شہنشہی آورد ٭ (اردو) التجا لیجانا - بقول
امیر کچھ عرض حال کرنا - تمنا ظاہر کرنا - آپ
فرماتے ہین کہ اس محاورہ کا استعمال آگے اور
پاس کے ساتھ ہوتا ہے (رشک ؎) پیر کو
التجا لیجا سے جو پیش مرید ٭ پیر کے دن سے برا
گنتا ہون ایسے پیر کو ٭ (رند ؎) رند پہنچایا
کسی نے بھی نہ اس دلبر کے پاس ٭ لے گیا یہ
التجا مین بیشتر اکثر کے پاس ٭ مؤلف عرض
کرتا ہے کہ التجا لانا بھی کہ سکتے ہین جیسے "آپکی
بارگاہ مین ایک ادنیٰ التجا لایا ہون"۔

التجا بردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ مرادف التجا آوردن است
(صائب ؎) گر احتیاج ارہ گذارد بتار کش ٭
غیرت کجا بہ ہیچو خودی التجا برد ٭ (اردو) التجا
لیجانا - دیکھو التجا آوردن -

التجا کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی عرض حال کردن بہ عاجزی
باشد (سلمان ساوجی ؎) گرچتر ہمت
فگند سایہ بر زمین ٭ دیگر باسمان نکند خاک
التجا ٭ (انوری ؎) ای کردہ مومنان بجناب
تو التجا ٭ کان جانب از حوادث ایام ایمن است ٭
(اردو) التجا کرنا - بقول امیر - منت اور
خوشامد کرنا - گڑگڑانا (؎) بجز شاکر رہے مقدر
پر ٭ کس و ناکس سے التجا نہ کرو ٭

التجا گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کردہ کہ مرادف التجا بردن است و شاپور طہرانی

ـــہ) از بیم غمزه دل بدعا التجا گرفت ؛ زین فتنه خویش را به پناه خدا گرفت ؛ (اردو) دیکھو التجا بردن —

التجا نمودن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده که مرادف التجا کردن است (نثر منشی اصفهانی) التجا نمودن طهورث خان بدرگاه جهان پناه بوساطت داود خان ولد اتقد ردیخان (اردو) دیکھو التجا کردن

التزام | بکسر اول و سوم لغت عرب است و بقول منتخب بر خود لازم کردن و بر گردن گرفتن کاری را ـ صاحب آصفی ذکر این کرده فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی لزوم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فارسی که در ملحقات آید (ظهوری ـــہ) بخصمان بحث الزام ظهوری کی درست آید ؛ سخن در لب شکستن تا نباشد التزام کس ؛ (اردو) التزام ـ بقول امیر ـ عربی ـ مذکر ـ کسی بات کو لازم کر لینا (منیر ـــہ) التزام ایسے قواعد کے کئے ہین مین نے ؛ جن شرائط مین حریفون سے بہ مشکل ہو غزل ؛

التزام یافتن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی لازم التزام کردن است (نثر خسرو دہلوی) در یکی نسبت متنوع التزام یافته دوم به نسبت خاصه شرفا مشرف گشته" (اردو) لازم کر لیا جانا ـ

التفات | بقول بهار بگوشهٔ چشم نگریستن ـ دم بدم از صفات اوست و با لفظ بودن و کردن مستعمل مؤلف گوید که فارسیان را بمعنی توجه و مهربانی استعمال کنند ـ و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظهوری ـــہ) با دا فزودن مرحمت های گدایان درت ؛ از روی التفات خان و سلطان گم شده است ؛ (اردو) التفات بقول امیر ـ عربی ـ مذکر ـ توجه ـ مهربانی (ناسخ ـــہ) مجکو ساقی سوا ے جام شراب ؛ جم کی جانب

بھی التفات نہیں ؎

(۱۷۱) **التفات افتادن** استعمال - بمعنی واقع شدن التفات و توجہ باشد - (ظہوری ؎ ف) التفات افتاد خوش سرشار با بیگانگان چنظر ایم نیست حرف آشنا خواہم نوشت ؎ (اردو) التفات واقع ہونا -

التفات بودن استعمال - بمعنی توجہ بودن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (حافظ شیرازی ؎) مرا بکار جہان ہرگز التفات نبود ؎ رخ تو در نظرم این چنین خوشش آراست ؎ (اردو) التفات ہونا -

(۱۷۲) **التفات خواستن** استعمال - بمعنی خواہش توجہ کردن است (ظہوری ؎) ہر کہ رسوا خوش کند رسوا ؎ التفات نہان نمی خواہم (اردو) التفات چاہنا -

التفات داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متوجہ بودن است (رضی ارتیمانی ؎) چہ التفات بخار و خس چمن داری کہ عار و ننگ ز نسرین و نسترن داری ؎ (اردو) التفات رکھنا - متوجہ ہونا -

التفات فرمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی توجہ کردن و متوجہ بودن باشد (نشر نصیر ہمدانی) ہم مگر خود التفات فرمایند و این نیم بسمل ہجران را چارہ سازند ؎ (اردو) التفات کرنا - التفات فرمانا -

التفات کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التفات فرمودن باشد (صائب ؎) از آب زندگی بشراب التفات کن ؎ از طول عمر صلح بعرض حیات کن ؎ (اردو) التفات کرنا -

التفات نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التفات کردن است (میر کرمانی ؎) اگر بہ بندر روی تو نسخہ بہشت

کی التفات نماید کسی بصورت حور۔ (اردو) التفات کرنا۔

التماس بقول بہار بمعنی درخواستن و این در عربی بحالت مساوات باشد چنانچہ در کتب قدیم مذکور است و در فارسی از خردان به بزرگان و نیز کاغذیکہ خوردان احوال خود دران نوشتہ به بزرگان دہند و این مجاز است خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و بہار نقل قولش بر داشتہ (ظہوری ؎) ز خضر م التماس این مدد ہست ؛ کہ تشنہ بر کنار جو بمیرم ؛ و فرماید کہ در مقام شفاعت می گویند مؤلف عرض کند کہ فارسیان مجرد التماس را بمعنی عرض حال و درخواست و عریضہ و برای معنی مصدری با مصادر فرس استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) التماس۔ بقول امیر (عربی) مؤنث۔ عرض۔ گزارش (منیر ؎) گدا کی ہے فغفور سے التماس ؛ سیہ بخت کی نور سے التماس ؛ آپ فرماتے ہیں کہ دلی مین مذکر بولتے ہین (میر حسن ؎) سب کی عرضی سے خوش ہوا یک ولی ؛ ہو خفا التماس سے میرکہ ؛

التماس افتادن بر زمین (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر التماس افتادن کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ از مقبول نشدن التماس باشد (وحید قزوینی ؎) مردمان چون باغ از انجا گل بدامن می برند ؛ التماس عاشقان افتادہ ہر جا بر زمین ؛ (اردو) التماس قبول نہ ہونا۔

التماس بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عرض حال بودن است (فغانی شیرازی ؎) ہمین قدر کہ نمک بر جراحتم نزنندہ ؛ بود ز مردم آسودہ التماس مرا ؛ (اردو) التماس ہونا۔

التماس پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول شدن عرض حال است معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (خان آرزو سـه) ناکردہ التماس پذیرفتن از رقیب خجل عرض نیاز ما ہمہ نشنفتن اینچنین ؛ (اردو) التماس قبول ہونا۔

التماس دادن | مصدر اصطلاحی بمعنی پیش کردن عرض حال و التماس کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (ظہوری سـه) کہ ای شاعر شاہ شاعر شناس ؛ ز لطفت فلک داد این التماس ؛ (اردو) التماس کرنا - عرض حال کرنا۔

التماس داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی التماس و عرض حال کردن است (عرفی شیرازی سـه) آنجا کہ لطف او عمل کیمیا کند ؛ زر دارد التماس طلا نیست از نحاس ؛ (اردو) التماس کرنا۔

التماس روئیدن | مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر شدن و پیش شدن عرض حال با شکل (عرفی سـه) آن شکارم کز برم تیر و سنان می رویدم ؛ التماس زخم تو از لامکان می زویدم ؛ (اردو) التماس ظاہر ہونا - عرض حال پیش ہونا ؛

(۱) التماس کردن | استعمال - صاحب
(۲) التماس نمودن | بحر و خان آرزو در چراغ ذکر (۱) کردہ فرماید کہ در محل شفاعت مستعمل (مخلص کاشی سـه) مرا ز کشتہ شدن نیست آن زمان پروا ؛ کہ پیش یار کند غیر التماس مرا ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی این عرض حال کردن است و درخواستن و درخواست کردن و تخصیص با محل شفاعت بخیال ما ضرورت ندارد و (۲) مرادفش (عرفی سـه) التماس خون من کردند و از خونم گذشت ؛ یاری یاران کم از خونخواری دشمن نبود ؛ (طالب آملی سـه)

چو شعر طالب از وشوق التماس نمود ÷ بصد مضائقہ بیت دوئی بخواند وبرفت ÷ (اردو) (۱و۲) التماس کرنا ۔ عرض کرنا ۔

التماس نوشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عریضہ نوشتن است (عالی شیرازی ؎) بنویس التماس کہ دائم علاج تو ÷ نواب مستطاب معلی جناب کرد ÷ (اردو) عریضہ لکھنا ۔

التمغا بقول صاحب اسند ہمان آل تمغا باشد کہ در ممدودہ گذشت دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکردہ ما صراحت ماخذ این ہمہ ۔ انجا کردہ ایم ۔ در ترکی زبان آل بمعنی سرخ بہ ممدودہ باشد نہ بمقصورہ پس استعمال التمغا بفتح اول بنظر ما نیامدہ طالب سند باشیم (اردو) دیکھو آل تمغا ۔

(۱) **التہاب** بقول بہار برافروختہ شدن و زبانہ کشیدن آتش مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول وسوم صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بہمین معنی با مصدر داشتن کنند وصاحب آصفی ذکر ۔

---

(۲) **التہاب داشتن** کردہ واز معزی نیشاپوری سندی آوردہ (؎) آہن ویولاد باعزمت ندارد مخلش ÷ آتش خورداد باحشمت ندارد التہاب ÷ (اردو) (۱) بھڑک اٹھنا ۔ (۲) بھڑک اٹھنا ۔ دیکھو امیر اللغات ۔

التیام بقول بہار بمعنی باہمدیگر پیوستہ شدن وبہم آمدن واستقرار کردن سر زخم مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بکسر اول وسوم ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصادر فرس کنند کہ در ملحقات آید ومجرد این بمعنی حاصل المصدر باشد (انوری ؎) ای جوادی کز اثر دام سحاب ÷ با کفت ہست التیام لیام ÷ ودبہ تحقیق با یلای

غیر زخم ہم بمعنی موافقت و اتحاد باہمی انسانان کہ سند استعمال این در ملحقات بر التیام داشتن و یافتن می آید (اردو) (۱) التیام - بقول امیر (عربی) مذکر - زخم کا بھر جانا (بمعنی حاصل بالمصدر) یعنی چنگا پن (ناسخ ؎) زخم دہان خلق کو ہے اس سے التیام ٭ مرہم سے ہے زیادہ اثر میری بات کا ٭ (۲) التیام - بقول امیر آپس مین ملجانا - میل ملاپ (فقرہ) ایسے دشمن سے التیام کی کیا ضرورت ہے" (بحر ؎) اب مجھ سے التیام کی باتین نہ کیجئے ٭ دل تمسے پھٹ چکا جگر افگار ہو گیا ٭

التیام پذیرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہم پیوستن و خشک شدن زخم باشد (نزاری قہستانی ؎) کرا جراحت عشق است گو امید مدار ٭ کہ التیام پذیرد بہ صنعت جراح تو (اردو) چنگا ہونا - التیام پانا -

التیام دادن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی پر کردن (انوری ؎) چون سد بمعنی تکلہ چرخ رخنہ کرد ٭ آن رخنہ را بہ تیغ و بہ رای التیام داد ٭ و (۲) بمعنی اتحاد و اتفاق پیدا کردن (انوری ؎) تا چہ اقبالی کہ چرخ مستند ہرگز نداد ٭ و ربکی فرمان میان امر و نہیت التیام

(۱۲۹۴)

(اردو) (۱) بھرنا - بندکرنا - (۲) ملانا - متحد کرنا - میل ملاپ پیدا کرنا -

التیام داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی موافقت و یکرنگی داشتن است (شرحزین اصفہانی) سخن لطف التیامی داشت و اشعارش یکدست ہموار بود" (اردو) موافقت رکھنا -

التیام یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی پر شدن و (۲) موافق شدن باشد (ظہوری ؎) زخم دلم زبان شکایت کشودہ است ٭ یابد مگر بہ مرہم لطف

تو الثیام ؛ (نثر ابو الفضل (۲)) روابط قرابت قدیم با ضوابط مخبر جدید بدان گونہ انتظام و	التیام نیافتہ ؛ (اردو) (۱) التیام پانا بهرنا (۲) موافق ہونا ۔

الج | بقول برہان وجہانگیری وناصری وسروری وجامع ورشیدی وسراج بفتح اول وسکون ثانی وجیم مردم صاحب غرور ومتکبر را گویند وخرامیدن بناز وتنعم رانیز گفتہ اند مؤلف گوید کہ مقصود بہار از خرام ناز باشد ۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی است مؤلف گوید کہ اسم جامد باشد صاحب شمس این را لغت عرب گوید وما در لغات عربی نیافتیم (اردو) متکبر ۔ بقول آصفیہ (عربی) تکبر کرنے والا مغرور ۔ خود پسند ۔ اترانے والا ۔

(۱) الجہ | بقول بہار ومال وجلبی وبندی کہ در تاخت از ملک بیگانہ گیرند (والہ ہروی

(۲) الجی | در ہجو ترکی ۵۲) گر صاحب الزمان را وقت ظہور می بود ؛ از بہر الجہ میرفت دنبال لشکر او ؛ (خواجوی کرمانی ۵۲) آن سروسہی چون قدح می بگرفت ؛ از آتش می برگ گلش خوی بگرفت ؛ بیچارہ دل ریش مرا سوختہ بود ؛ آن دلبر ماہ چہرہ الجی بگرفت ؛ صاحب انند صراحت کردہ کہ ہردو بالضم لغت ترکی است وہم او بحوالہ غیاث ہردو را بہ جیم فارسی وکسر آن آوردہ وصاحب غیاث بحوالہ مصطلحات بالفتح نوشتہ گوید کہ لغت ترکی است والا رشتہ ہم ذکر این ہردو لغت کردہ صراحت کند کہ ترکی است ومحققین ترکی ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ غلطی کتابت بہار باشد کہ بہ جیم عربی نوشت وباز سند خواجوی کرمانی می کشاید کہ (۲) بفتح جیم است نہ کسر آن (اردو) مال غنیمت جس مین غلام اور لونڈیان بھی داخل ہین ۔

الچخت بقول برہان وناصری وسراج وسروری ورشیدی بفتح اول وجیم فارسی بروزن بدبخت بمعنی طمع وحاجت وامید وحشمد اشت فرماید کہ بکسر وضم اول آمدہ (فردوسی ؎) بالچخت خود رہنمگن بدام ٭ میان دلبران شوی نیک نام ٭ (شمس فخری ؎) یگانہ شیخ ابو اسحق شاہی ٭ کہ انس وجان بدو دارند الچخت ٭ صاحبان انند وشمس صراحت کنند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) طمع - مذکر - حاجت - امید - مونث -

الچنگ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بحوالہ ظفرنامہ بفتح اول وجیم فارسی (۱) بمعنی رعیت پرور دفرماید کہ دربعضی از تواریخ مسطور است کہ (۲) مغول جد سوم را گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - بخیال ما شان لغت گوید کہ ترکی است ولیکن محققین ترکی ہم ازین ساکت - حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد ومعاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) (۱) رعیت پرور - پادشاہ کی صفت (۲) پردادا کا باپ جس کو دکن مین سکردادا کہتے ہین اور بقول صاحب آصفیہ دلی مین سکڑ دادا -

الچہ ہمان است کہ باجیم عربی بجایش گذشت وذکر این ہم ہمدرا نجا کردہ ایم (اردو)

الچی دیکھو الچہ والچی -

الحاصل بقول بہار چون از اداکردن مطلبی عاجز شوند وخواہند کہ سخن را مختصر کنند ہمین لفظ وحاصل کلام وسخن مختصر وسخن کوتاہ وامثال آن گویند واینہا گویا مرادف ہم اند وفی الجملہ نیز ازین عالم است مولف عرض کند کہ لغت عرب است وفارسیان بمعنی بالجملہ استعمال این کنند نہ فی الجملہ وفی الجملہ وراء این است نہ مرادف این وانچہ بہار استعمال این را مخصوص

کنند بحالت عجز در ادای مطلب درست نیست بلکہ بعد ادای مطلب کامل نتیجہ آن را با این لفظ ظاہر کنند و مقصود ازین آنست کہ سخن را دراز نہ کنیم و مختصر کنیم و نتیجہ عرض کنیم (اردو) الحاصل - بقول امیر (عربی) آخر کار - قصہ کوتاہ -

الحال | بقول صاحب انند بحوالہ غیاث بالفتح لغت عربی است بمعنی الکنون و مرکب است از الف و لام عہد و کلمہ حال و فرماید کہ بعض مردم یک لفظ مفرد دانند و بالکسر خواندن خطا است - صاحب ازاحۃ الاغلاط ہم ذکر این کردہ و در فارسی مستعمل است بمعنی حالا (اردو) الحال - بقول آصفیۃ (عربی) اب - بالفعل - ابھی - اسی وقت - امیر نے اسکو ترک فرمایا ہے -

الحق | بقول انند - بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت عرب است بمعنی فی الواقع و راست و یقیناً و بیشک - در فارسی مستعمل معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ کہ بہ معنی تحقیق است (انوری ۵)

حال من بندہ ز حال دیگران بودی بتر ؛ حال رعد الحق بتر باشد کہ باشد بی رباب ؛ (اردو) الحق - بقول امیر (عربی) حق ہے - سچ ہے (انشا ۵) ہو اک سر مو حید رصفدر سے جنہیں بغض ؛ الحق کہ وہ کافر ہیں احادیث کی روسے ؛

الدنگ | بالفتح و فتح دال مہملہ و سکون نون و کاف فارسی در روزمرہ معاصرین عجم بمعنی بی پروا مستعمل - ناصر الدین شاہ قاچار استعمال این در سفرنامہ خود ہم کردہ بخیال ما جز این نیست کہ معاصرین عجم لغت دنگ را کہ بقول برہان بمعنی بی خبر و بیہوش است بزیادت الف

و لام و را و لش بمعنی بی پروا استعمال کرده اند و ذکر این قسم زیادت بر کلمهٔ آل گذشت۔

(اردو) بے پروا۔

الرد | بقول برہان و جامع و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون را و دال بی نقطہ جوالی باشد از ریسمان کہ مانند دام بافند و آن را باغبانان و سبزی فروشان پر از شلغم و چقندر و پیاز و امثال آن سازند و بر خر و گاو کاره و بار کنند و بہر جا کہ خواہند ببرند صاحب ناصری فرماید کہ این بشکل دام ساختہ می شود کہ بدان کاه و امثال آن کشند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده گوید کہ ترجمہ این در ہندی جالی است صاحب رشیدی بضم لام گفتہ (ہمام تبریزی ؎) لبالب پر شلغم از زردک و چقندر رخام ؛ کہ جای شلغم و زردک بود ہمیشہ الرد ؛ بخیال ما اسم جامد فارسی زبان است و صاحب انند ہم نوشتہ (اردو) وہ جالدار تھیلا جس میں گھانس ترکاری وغیرہ بھر کر کاروبار کے لئے بیلوں پر لیجاتے ہیں۔

الزام | بقول بہار لازم کردن و بر گردن کسی انداختن کاری و معترف بعجز گردانیدن کسی را بالفظ دادن مستعمل۔ صاحب منتخب ذکر ہر دو معنی اول الذکر کرده فارسیان این را بمعنی خطامندی استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (ظہوری ؎) بخصمان بحث الزام ظہوری کی درست آید ؛ سخن در لب شکستن تا نباشد التزام کس ؛ (اردو) الزام۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ قصور وار ٹھہرانا۔ خطاواری۔ حرف گیری (آتش ؎) عاشق ہوں ہر طرح سے گنہگار رہوں ترا ؛ حاجت قصور کی نہیں الزام کے لئے ؛

الزام باز دادن بہ صفتی	استعمال بمعنی	بر گردانیدن الزام بہ صحیح کہ باز دادن بقول بحر

بمعنی برگردانیدن آمدہ (عرفی ۵) ای وہم آبرومدہ ازکف کہ بارہا؛ الزام وسوسہ بخرد بازدادہ ایم؛ (اردو) الزام کا تعریف سے بدل دینا جیسے وسوسہ کے الزام کو عقلمندی سے بدل دینا جیسے ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ وسوسہ مین مبتلا ہین مگر آخر پر ثابت ہوا کہ وہ عین عقلمندی تھی

الزام دادن　استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ملزم گردانیدن کسی راست وعائدکردن الزام بذمہ کسی (شانی شہدی ۵) چہ جای صبر کہ آتش بکائنات زند؛ تجلی تو کہ الزام اہل طور دہد؛ (ظہوری ۵) در بحث صنم برہمنان را؛ الزام باعتقاد دادیم؛ (ولہ ۵) بحث طاقت چو درمیان آمد؛ ہمہ طفلان دہند الزام؛ (ولہ ع) می دہی در ہر سخن الزام من انصاف نیست؛ (اردو) الزام دینا۔ بقول امیر خطا وار ٹھہرانا کسی کے ذمے قصور قرار دینا (مومن ۵) یہ غدر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا؛ مین الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا؛

الزام ساختن　استعمال۔ منسوب کردن کسی بہ الزامی و در فکر الزامی بودن (ظہوری ۵) خموشی بر ظہوری گشت لازم؛ برایش ہر دم الزامی نسازند؛ (اردو) الزام گھڑنا الزام دینے کی فکر کرنا۔

السا　بقول برہان وہفت واند بفتح اول وسکون ثانی وسین بی نقطہ بالف کشیدہ تخمیست کہ بر روی نان پاشند و آنرا نانخواہ نیز گویند صاحب محیط فرماید کہ نانخواہ است کہ آنرا انسا ہم نیز خوانند و بر نانخواہ فرماید کہ اسم فارسی است بمعنی طالب نان بہر آنکہ اشتہای طعام بسیار آرد و بشیرازی زنیان و بیونانی الیٰ وقرینون واخیلوس و باسلیقون وبعربی کمون ودر انگریزی بٹی کونٹیس و ہندی اجوائن تخمی است شبیہ بانیسون۔ بقول شیخ

گرم وخشک در سوم وگویند در دوم ودوران قوت مسخنہ مجففہ تریاقیہ محللہ ملینہ مفتحہ است
ہاضم طعام ومنافع بسیار دارد صاحب انند صراحت فرماید کہ السا ہم لغت فارسی است
(اردو) اجوائن۔ مونث۔ دیکھو امیر اللغات وجامع الادویہ۔

الست | بقول برہان وجامع وہفت بفتح اول وثانی وسکون سین بی نقطہ وفوقانی کفل وسرین را گویند۔ صاحب برہان ہمین لغت را بہمین معنی در ممدودہ ہم ذکر کردہ مولف عرض کند کہ بخیال ما فارسیان این را از لغت عرب الاِست گرفتہ اند کہ در عربی زبان است بالکسر بقول منتخب بمعنی مقعد وحلقہ دبر آمدہ وبقاعدہ عربی چون الف ولام درا وش آوردند الاست شد واز ہمین لغت در فارسی بکثرت استعمال الف دوم حذف گردیدہ باقی ماند واین را مفرس توان خواند کہ تصرف در حروف واعراب ہم شدہ است (اردو) دیکھو آلست۔

الط | بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وسکون طای حطی بلغت رومی ریحانیست کہ اورا سیسنبر گویند وآن حشیشی باشد میان نعناع وپودینہ فواق را نافع۔ صاحب محیط برالط فرماید کہ نمام وسوسنبر است ودر سوسنبر گوید کہ ہمان سنبر وسنبر راذکر نکردہ بہ نمام فرماید کہ اسم عربی است بمعنی تیزبو وآنرا نمام الملک ونماما نیز گویند وبہندی کالی تلسی وبیونانی ہرفولیون وبہ تنکابن زرداش وبقول شیخ آن سیسنبر است وبغدادی سیسنبر را غیر نمام دانستہ وابن جلجل گفتہ کہ سیسنبر بیونانی نمام را گویند وگویند نمام بری است بالجملہ آن نباتی است از قسم ریحان بری وبستانی۔ بقول شیخ گرم در سوم وخشک تا سوم مفرح ومفتح ومقوی

احشا و روح دماغی و قلبی با قوت تریاقیہ دمدر و محلل ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) جنگلی تلسی ۔ کالی تلسی ۔ صاحب جامع الادویہ نے تلسی پر جنگلی تلسی کا ذکر کیا ہے ۔

الطریق الطریق بہار گوید کہ بطور تحذیر واقع می شود ای احذروا اللہ و صاحب انند نقل نگارش (اسیری لاہجی ع) وقت کوچ آمد نفیر الطریق است الطریق ؛ رہ خطرناک است یاران و اتمائید از رفیق ؛ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مقولہ عرب است کہ چون کثرت و اژدحام خلائق باشد راہرو گوید الطریق الطریق یعنی راہ بدہید و راہ بگذارید تا بگذرم ۔ دیگر ہیچ عجب است از ہر دو محققین بالا کہ معنی تعجب خیز پیدا کردند و فارسیان درین تصرفی نکردہ اند و اسیر لاہجی ہمان محاورہ عرب را بمعنی خود استعمال کردہ است (اردو) ہٹو ہٹو ۔ راستہ دو ۔

العطش بقول بہار بالتحریک تشنگی و تشنہ شدن فرماید کہ بالفظ گفتن و زدن بمعنی اظہار تشنگی خود کردن است ۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ در محاورہ عرب تشنہ بشدت تشنگی بطلب آب گوید" العطش العطش " معنی لفظی این تشنگی و تشنگی فارسیان آب آب گویند و ہمین است ترجمہ این در فارسی دیگر ہیچ ۔ استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات آید و انحصار و مصادر بیان کردہ بہار خوش نہ نماید (عرفی ع) بہ العطش مکشا لب کہ خضر وادی عشق ؛ گلوی تشنہ بآب حیات و زمزم سوخت ؛ (اردو) العطش بقول امیر (عربی) پیاس کی شدت ۔ فرماتے ہین کہ یہ لفظ مبتدا ہے خبر اوسکی شدید ہے ۔ کثرت استعمال سے خبر محذوف ۔ اگرچہ العطش سے مطلق پیاس سمجھی جاتی ہے لیکن عرب شدت تشنگی

مین کہتے ہین کبھی یہ تکرار بھی مستعمل ہوتا ہے۔ الف لام جنس کا ہے جو محض تعریف مبتدا کے واسطے لایا گیا (ناسخ ؎) دہان غنچہ رو سے گل ترسے آنے سے کیا سوکھا ٭ کہ بانگ العطش آتی ہے گلشن مین لب جو سے ٭

العطش چیزی زدن استعمال صاحب آصفی ذکر العطش زدن کردہ فرماید کہ بمعنی اظہار تشنگی کردن است و بخیال ما از سند ش (العطش چیزی زدن) پیدا است کہ بمعنی طالب و مشتاق چیزی بودن است و این معنی مجاز است یعنی چنانکہ تشنہ لب در طلب آب بیقرار و خواہان آب بدل می باشد ہمچنان در طلب چیزی کہ اضافت العطش بسوی اوست بیقرار و خواہان او بودن بہ دل (ظہوری ؎) گرم پروانگیم العطش شعلہ زنیم ٭ مگسان فسردہ کہ سیر از شکر و شیر شدیم ٭ (اردو) کسی چیز کے طلب مین بیقرار ہونا اور دل سے اس کا خواہان ہونا کسی چیز کا پیاسا ہونا بھی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے پیاسا پر لکھا ہے۔ خواہشمند حاجتمند۔ غرضمند جیسے " ہر درشن کی پیاسی انکھیان ہر درشن کی پیاسی "۔

العطش خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی صدای العطش بلند شدن است (حزین اصفہانی ؎) ہنوز حوصلۂ دردم العطش خیز است ٭ پر از چکیدۂ دل گر کنند کاسہ مرا ٭ (صائب ؎) زشوق تیغ تغافل کیش از خاک شہیدان العطش خیزد ٭ کہ ہر کس تشنہ خواہد آب را در خواب می جوید ٭ (اردو) صدای العطش بلند ہونا۔

(۱) العطش گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آب گفتن است یعنی بسبب تشنگی تقاضای آب کردن (ملک قمی ؎) جان فدای دو زنخ آشامی کہ درگرمای حشر ٭

العطش می گفت و میل چشمۂ کوثر نداشت ؛ وازہمین مصدر است اسم فاعل ترکیبی و اسم حال (۲) العطش گو که (۲) بمعنی عام تشنه (۳) العطش گویان و (۳) مزید علیهش باشد (ظهوری ؎) تا سحاب کرم فرو بارد ؛ العطش گوگیاه میخواهد ؛ (وله ؎) العطش گویان صحرای غمت ؛ تشنگی در نیل وجیحون می کشند ؛ (اردو) (۱) العطش کهنا (۲ و ۳) پیاسا۔

ارلغ بقول برهان وجامع وهفت بفتح اول وکسر ثانی وسکون غین نقطه دار حیز ونامرد ومخنث را گویند و (۲) بضم اول وثانی بلغت ترکی بمعنی بزرگ باشد که مقابل کوچک است و ارسته وبهار وشمس به معنی دوم قانع (جلالای طباطبا در توحید ؎) کافر و ترسا یهود و گبر و مغ ؛ جمله را روسوی آن سلطان ارلغ ؛ مؤلف عرض کند که در ترکی زبان کلان و بزرگ را اولوغ گویند به واو علامت ضمه بعد الف و واو دوم بعد لام هم علامت ضمه باشد صاحب لغات ترکی ذکر این کرده فارسیان هر دو واو را حذف کرده بمعنی دوم استعمال کرده اند و این مفرس باشد۔ نسبت معنی اول عرض می شود که صاحب مؤید صراحت کند که این هم لغت ترکی است حیف است که محققین ترکی زبان ازین ساکت اند ولیکن شان لغت مؤید قول مؤید۔ صاحب کنز که محقق ترکی است آیلق را بمعنی عادة النسا گفته چادر که فارسیان یای تحتانی را حذف کردند و قاف را به غین معجمه بدل کردند چنانکه آردق را آروغ کردند و بحذف و تبدیل این را بمعنی اول استعمال کردند درینصورت اینهم مفرس باشد۔

(اردو) (۱) مخنث۔ بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر۔ خنثی بنایا ہوا۔ زنانا۔ ہیجڑا۔ زنخه وہ شخص جسکو نامرد بنایا ہو۔ (۲) بزرگ۔ بڑا۔

الغدہ بقول برہان و جامع و ہفت و انند بفتح اوّل و ثانی و سکون ثالث و دال بی نقطہ مفتوح بمعنی مخلوط و آمیختہ مؤلف عرض کند کہ مصدر آغاردن بمعنی آمیختن گذشت ۔ و اسم مفعولش آغارہ بمعنی آمیختہ شدہ و مبدلش آغالدہ کہ رای مہملہ بلام بدل شود ہمچون چنار و چنال و مخفف آن بحذف الف دوم اغلدہ و مقلوب بعضش الغدہ چنانکہ اشخر و استرخ و افزار و افراز جا دارد کہ این را اسم جامد گیریم مگر توجیہ بالا خوش می نماید

(اردو) مخلوط ۔ ملا ہوا ۔

الغمزہ ہمان غمزہ کہ حرکت چشم و مژہ برہم زدن باشد از روی ناز کہ بجای خودش می آید فارسیان در اول این بقاعدہ عرب الف و لام آوردہ اند چنانکہ ذکرش بر ال گذشت (ظہوری سہ) بصد بی باکئی اول بخون خود کند بازی ٭ چو فرداکشتۂ الغمزۂ بیباک برخیزد

(اردو) غمزہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ معشوق کا آنکھ یا بھوں سے اشارہ کرنا چشمک ۔ ہیا ۔ کرشمہ ۔ عشوہ ۔

الغنجار بقول برہان و جامع و سراج بضم ثالث و جیم بر وزن گندم زار (۱) آلو گردہ را گویند و آن میوہ ایست شبیہ بہ زردآلو و رنگ آن زرد و بنفش و سبز و برنگہای دیگر می باشد و طعمش مینخوش بود و (۲) خشم و اعراضی را نیز گویند کہ خوبان از روی ناز و عشوہ کنند صاحبان رشیدی و سروری و جہانگیری ذکر معنی اول و دوم کردہ و سند مختاری آوردہ (سہ ۵۲) چو پیر گشتی بیدار گشتی ای نادان ٭ ترش بودیس ہفتاد لاشک الغنجار ٭ صاحب ناصری فرماید کہ این شعر قصیدہ ایست کہ عثمان مختاری در باب غلام سیاہ ہندی خود گفتہ

که الفاظش چنین است (ع) ترش بود پس ہفتاد شرک استغفار ؛ وگوید که از معنی بیت واضح می شود که بعد از ہفتاد شرک طلب مغفرت کردن بی حاصل است و بالآخر فرماید که الغنجار را که صاحبان رشیدی و برہان و فرہنگ جہانگیری آورده اند لفظاً و معنیً غریب است مؤلف عرض کند که انچه صاحب ناصری در مصرع دوم شعر مختاری الغنجار را استغفار نوشته است و این لغت را لفظاً و معنیً غریب گوید جزین نیست که از استعمال زمانه سلف خبر ندارد چادارد که در زمانه حال معاصرین عجم ازین لغت آگاه نباشند که متروک الاستعمال باشد به تحقیق ما وجود این لغت ثابت است (انوری گفته ـــہ) از کریمی و حلیمی است که می ننوشی ؛ که بود از پس ہفتاد ترش الغنجار :: صاحب ضمیمه برہان صراحت فرماید که بمعنی اول لغت اہل بلخ است به تحقیق ما غنج بقول صاحب منتخب لغت عرب است بالضم و بضمتین بمعنی کرشمه و ناز و بفتحتین کرشمه و ناز کردن و مرد پیر و الف و لام در ادش موافق قاعده عربی است پس فارسیان لغت عرب الغنج را با لفظ آر مرکب کردند که امر است از مصدر آوردن پس مجموعه این مرکب اضافی شد بمعنی ناز و کرشمه آرنده و کنایه از خشم و اعراض خوبان - این است حقیقت این لغت بمعنی دوم و نسبت معنی اول عرض می شود که صاحب محیط از آلوگرده و الغنجار ہر دو ساکت اما صاحب ضمیمه برہان صراحت فرماید که بلغت اہل بلخ انواع آلو را گویند ہمچو زرد آلو و سرخ آلو (انتهی) پس این قسم خاص آلو نباشد و ہمین سبب باشد که صاحب محیط بذکر ہمه اقسام آلو این را ترک کرده - انچه خان آرزو نام این گرد آلو و غلوگرده گوید وجود آن در برہان یافته مشود

کہ بقولش گردہ آلو بضم اول میوہ ایست شبیہ بزرد آلو و برخلو نوشتہ کہ آلو باشد و آن میوہ ایست معروف انتہی آلوی بزرگ و بعضی گویند شبیہ بہ شفتالو ما ذکر این بر اخلوک کردہ ایم (اردو) (۱) ایک قسم کا آلو جسکو فارسیون نے گردہ آلو اور خلو گردہ او رخلو کہا ہی اور یہ شفتالو اور زرد آلو سی مشابہ ہوتا ہے ۔ دیکھو اخلوک (۲) محبوبون کا منہ پھیر لینا اور غصہ جو ناز و عشوے سے کرین ۔

الغونہ بقول صاحب انند لغت فارسی است بمعنی سرخی کہ زنان بر روی مالند ۔ صاحب شمس مؤید ہم ذکر این کردہ صراحت کند کہ فارسی است مؤلف عرض کند کہ مبدل الگونہ و مرادف گلگونہ باشد ۔ فارسیان کاف فارسی را بہ غین معجمہ بدل کنند ہمچون گلولہ و غلولہ و آل بزبان ترکی بمعنی سرخ و گونہ در فارسی بمعنی نمانندہ آمدہ پس معنی لفظی این نمانندہ سرخ باشد ۔ ما صراحت این در ممدودہ کردہ ایم و ممدود و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است ۔ (اردو) دیکھو آلغونہ ۔ ممدودہ مین ۔

الف بفتح اول و کسر لام لغت عرب است ۔ بقول صاحب انند مرد جواد و سخی و بقول لی مرد بی زن و نام یکی از حروف تہجی و آن خط مستقیم است کہ درمیان لفظی یا آخر لفظی ساکن واقع شود بی ضغطہ زبان و اگر آن خط مستقیم در ابتدای لفظ متحرک باشد یا درمیان یا در آخر لفظ ساکن بضغطہ زبان واقع شود ہمزہ نامیدہ بود مگر در عرف و محاورات فارسی ساکن باشد یا متحرک بہر دو حال آنرا الف گویند (انتہی) مؤلف گوید کہ الف باعتبار صورت و صوت بدو قسم است (۱) ممدودہ (۲) مقصورہ و باعتبار معنی قسم ہا دارد کہ بحث آن در ملحقات آید ۔ فارسیان الف را بحرف دیگر ہم بدل کنند و بالعکس آن ہم چنانکہ صاحب قوانین دستگیری آوردہ ۔۔۔

(۱) الف بدل شود بہ بای عربی ہمچون اندیشہ و بندیشہ و افغختن و بافغختن و اسغدیدن و بسغدیدن
(۲) الف بدل شود بجای معجمہ چنانکہ استہ و خستہ - - - - - - -
(۳) الف بدل شود بہ دال مہملہ چنانکہ بآن و بدان و بآین و بدین کہ درین ہر دو یک الف
از دو الف ممدودہ بہ دال بدل شد یعنی فارسیان قدیم الف ممدودہ را بدو الف می نوشتند
یعنی رسم الخط آن بدو الف (اآن) بود از ہمین دو الف۔ الف اول بدل شد بہ دال مہملہ
(۴) الف بدل شود با زای ہوز چنانکہ باگفتم و زگفتم و با او گفتم و باز وگفتم۔ مثال اول
محاورہ اہل خراسان است۔ برین تقدیر زردغ۔ مبدل اردغ صحیح باشد۔
(۵) الف بدل شود با کاف فارسی ہمچون آکنج و گرکانج کہ نام دار الملک ولایت
خوارزم است۔ سراج الدین سکزی گوید (ــہ) تہنیت را خدمتی ترتیب کن گز ادرنج
رایت سنجر شہی بر طالع ہمیون رسید - - - - - - - - -
(۶) الف بدل شود بہ لام ہمچون سگ آبی و سگ لابی کہ جانوریست (پوربہای جامی ــہ)
گرچہ سگ لابی بدریا در شود ٭ پوستینش کند خواہم چون فنک ٭ - - - - - - -
(۷) الف بدل شود بہ نون چنانکہ اغل و نغل - - - - - - - - - - -
(۸) الف بدل شود بہ واو ہمچون آرنج و وارنج و تاغ و توغ و یکسان و کمیون۔
(۹) الف بدل شود بہ ہای ہوز چنانکہ ایوکن و ہیون آنباز و ہنباز۔ یاسا و یاسہ۔
(۱۰) الف بدل شود بہ یای تحتانی ہمچون ارمغان و یرمغان اگدش و یگدش مخفی مباد
کہ عدد الف در جمل یک است (اردو) الف۔ حروف تہجی عربی کا پہلا حرف جو کہڑی

لکیر کی شکل مین ہوتا ہے - مذکر - جمل مین اس کا عدد ایک ہے -

الفاختن بقول برہان با فای سعفص بر وزن پرداختن بمعنی بہم رسانیدن واندوختن وجمع کردن باشد صاحب بحر گوید کسب کردن ہم (سالم التصریف) صاحب موارد فرماید که الفختن و الفخیدن و الفخذن والفغدن والفقدن والفنجیدن والفیدن ہمہ مرادف اینا است - صاحب سروری بر معنی کسب کردن قانع و صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و ناصری و سراج و مؤید ہم ذکر این کرده اند مؤلف گوید که الفنج در فارسی قدیم بمعنی ذخیره آمده واہل تحقیق غور نکرده اند - بوشکور گوید (س) ز الفنج دانش دلش گنج بود * جہاندیده ودانش الفنج بود * وازہمین اسم جامد وضع شد مصدر الفنجیدن که می آید واسم مصدر الفاختن ہم ہمین الفنج باشد که فارسیان بقاعدۂ تبدیل آنرا الفاخ کردند به تبدیل نون بالف ہمچون تنغ و تیغ و تبدیل جیم به خای معجمہ چنانکه اسغانارخ و اسغانارج و پس ازان علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده الفاختن را بمعنی جمع کردن و اندوختن استعمال کردند و حقیقت دیگر مصادر بجایش مذکور شود محققین فرس این مصدر را سماعی گفته اند و به تحقیق ما قیاسی و موضوع و بدین وجه اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) جمع کرنا -

الف از باند انستن اصطلاح - بقول صاحب ناصری که در ضمیمۂ کتاب بر الف از باندانستن گوید کنایه از مرد نادان و بی سواد چنانکه صاحب دیوان علی آبادی گفته (س) ہنوز از الف بانداسته عقلم * بذره راه دانش مکنیست * نه در خور * دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرده (اردو) دکن مین کہتے ہین الف کا نام بہالا نہ جاننا یعنی محض جاہل ہونا - امیر نے لکھا ہے

"الف کے نام بے نہیں جانتے" یعنی بالکل ان پڑھ ہیں۔

الف استوا اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از خط استوا و آن سطحی باشد از منطقہ معدل النہار کہ بر سطح کرہ زمین دائرہ عظیمہ احداث کنند صاحب بحر بر خط استوا قانع (انوری ؎) ماندی الف استوائش تا بابد ٭ زشرم راک تو سر پیش در افگندہ چو جیم ٭ (اردو) خط استوا۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر وہ فرضی خط جو زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے اور اسپر آفتاب پہنچنے سے رات دن مساوی ہو جاتا ہے۔ مجازاً معدل النہار کو بھی کہتے ہیں یہ خط مشرق سے مغرب تک فرض کیا گیا ہے۔

الف اصلی استعمال۔ مرکب توصیفی ایرانیا الف کلمہ نیز گویند بر دو قسم باشد (۱) آنکہ ہیچ وجہ آنرا حذف نتوان کرد ہمچون ناز و نیاز و عبا و قبا کہ بصورت حذف الف معنی اصلی این الفاظ فوت شود (۲) آنکہ اگر آنرا بنا بر ضرورت وزن شعر یا در محاورہ حذف کنند در بنای کلمہ خلل روی ندہد بلکہ آن کلمہ بر معنی حقیقی ثابت باشد چون راند و ماند و شاہ و ماہ و خاموش و مانند اینہا (اردو) الف اصلی اس الف کو کہتے ہین جو جزو کلمہ ہو۔ یہ بعض الفاظ مین حذف نہین ہو سکتا جیسے ناز و نیاز اس لئے کہ بحالت حذف اس لفظ کے معنی باقی نہین رہتے اور بعض الفاظ مین یہ حذف بھی ہوتا ہے اور معنی لفظ مین کوئی نقصان نہین واقع ہوتا جیسے شاہ و شہ۔

الف اقلیم اصطلاح۔ بقول صاحب جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل دستور دوم نوشتہ کنایہ از اقلیم اول است و بقول برہان و جامع و بحر اقلیم اول از اقالیم سبعہ (اردو) پہلی اقلیم۔ مونث۔

الف الصاق استعمال مرکب اضافی بقول

(۱۶۹۶) (۱۶۹۷)

صاحب قوانین الفی است کہ بہ معنی مع در دو
اسم متجانس آمدہ افادہ الصاق واتصال دہد
چنانکہ دمادم ودوشادوش وسالاسال
وشباشب کہ بہ معنی دم بدم و دوش بدوش
وسال بسال وشب بشب باشد۔ (اردو)
الف الصاق وہ الف ہے جو دو اسم متجانس
مین آکر اتصال کی معنی پیدا کردیتا ہے۔ جیسے
شباشب معنی راتون رات۔ تمام رات۔

الف انحصار استعمال۔ مرکب اضافی
بقول صاحب قوانین الفی کہ بمعنی تای انتہائی
میان دو اسم واقع گشتہ مفید مفہوم ہمہ وتمام
بود چنانکہ سراسر وسراپا بمعنی از یک سرتا بہ دیگر
واز سرتا پا (ہلالی ۵) یار ما ہرگز نیابد از دو
اغیار را ❊ گل سراسر آتشست اما نسوزد خار
را ❊ (اردو) الف انحصار فارسی مین اس
الف کا نام ہے جو دو اسم کے درمیان بمعنی
تا ے انتہائی واقع ہو کر تمام کی معنی پیدا کردیتا ہے
جیسے سراسر اور سراپا۔

الف باتا اصطلاح۔ بقول برہان وبحر
وجامع کنایہ باشد از لوح وقلم وکرسی۔ صاحب
جہانگیری در خاتمہ کتاب ذیل دستور دوم فرماید
کہ کنایہ باشد از چیزی کج مؤلف عرض کند
کہ تسامح یا غلطی کتابت صاحب جہانگیری پیش
نیست کہ برخلاف محققین است۔ صاحب ناصری
در خاتمہ بر لوح وقلم قانع وکرسی را ترک کرد صاحب
ہفت بذکر لوح وقلم وکرسی فرماید کہ سہ حرف
اول جمل مشہور نیز۔ مؤلف گوید کہ خیالش بہ اینجا
آدم رفتہ کہ جمل غیر معروف است۔ واز جمل مشہور
سہ حرف اولش الف وبا وجیم باشد نہ مخفی مباد
کہ آنچہ صاحب ناصری بر لوح وقلم قناعت کردہ
کرسی را گذاشت نزاکت خیال اوست کہ قلم
با الف ولوح با با وتا مشابہ باشد و خداوند
تعالی اول از ہمہ احوال عالم را از قلم قدرت بر لوح
محفوظ نوشت والف با نام حرف اول از حروف تہجی

است (سعدی ؎) اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی؛ چو آشفتی الف با تا ندانی؛ (اردو) لوح و قلم۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ لوح محفوظ اور قلم قدرت۔

الف متن کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف الف بر تن کشیدن کہ می آید (اردو) دیکھو الف بر تن کشیدن۔

الف بخاک کشیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر مرادف الف برخاک کشیدن کہ می آید خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ ما صراحت این مصدر اصطلاحی بر (الف برخاک کشیدن) کنیم کہ می آید (اردو) دیکھو الف برخاک کشیدن۔

الف بر تن کشیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر و بہار مرادف الف بر سینہ کشیدن (ملا منیر ؎) از رشک قطعہ رنگینش گلاب تن الف ہا می کشد؛ سرو بر تن؛ (اردو) دیکھو الف بر سینہ کشیدن۔

(۱) **الف برخاک کسی کشیدن** مصدر

(۲) **الف برخاک کشیدن** اصطلاحی

(۲) بقول بہار کنایہ باشد از خجالت کشیدن و فرماید کہ در مذہب امامیہ رسم است کہ میت را در خاک دفن کردہ ہفت بار سورہ انا انزلناہ خوانند و ہر بار بر قبر خط کشند صاحب بحر عجم معنی آخر الذکر را متعلق بہ (۱) کند و وارستہ ہمزبانش مؤلف گوید کہ (۱) بمعنی حقیقی است متعلق بہ رسمی کہ بالا مذکور شد۔ و جز این نباشد کہ خطوط بشکل الف برای شمار می کشند و (۲) کنایہ ست از عادت فطری یعنی چون کسی خجل و نادم شود بر زمین نشیند و نظر بر زمین کند از ندامت و بغرض خجالت از انگشت خود بر زمین نقش ہا کشد جملہ الف ہا (صائب ؎) برخاک ما بجای الف تیغ می کشد؛ خصم سیہ دلی کہ پی ما گرفتہ است؛ (ولہ ؎) ز سایہ سرو صنوبر الف کشد برخاک

بہر چمن کہ کند جلوہ قد رعنایش ؎ (اردو) (۱) مذہب اثنا عشریہ مین یہ دستور بیان کیا گیا ہی کہ میت کے دفن کے بعد دہ سات دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑہا کرتے ہین اور ہر دفعہ ایک خط بشکل الف قبر پر کہینچتے ہین اور غالباً یہ خط شہادت کے لئے ہے اسی کو فارسیون نے (الف بر خاک کشیدن) کہا ہے (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا شرمندہ ہونا۔

الف بر زمین کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و وارستہ و (خان آرزو در چراغ) مرادف الف بر خاک کشیدن کہ گذشت صاحب بحر ذکر (الف بر زمین کشیدن) ہم بہمین معنی کردہ (صائب ۵ بلند بخت نہالی کہ از خجالت او ؎ الف کشد بہ زمین سرو جویبار این جا ؎ (اردو) دیکھو الف بر خاک کشیدن۔

(۱) الف بر سینہ بریدن مصدر اصطلاحی

(۲) الف بر سینہ کشیدن صاحبان بحر و بہار و خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو مصادر کردہ اند۔ بہار گوید کہ در ولایت رسمیست کہ عاشقان و قلندران در ماتیان الف بر سینہ کشند و گاہی نعل و داغ ہم می کشند و خان آرزو بر معروف قانع و صاحب بحر خوش صراحتی کند کہ بہ معنی خط کشیدن بر سینہ از جارحہ بشکل الف و داغ بصورت الف بر بدن سوختن و بقول بعض در ایام ماتم استرہ ہا بر سینہ زدن کہ نشانہا بشکل الف ہا پیدا می شود مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (ظہوری ۵) داغداران تو بر سینہ برید ند الف ؎ ای خوشا جلوہ گریہای سرو گردن داغ ؎ (صائب ۵) خلوت فانوس جای شمع عالم سوز نیست ؎ این الف بر سینہ پروانہ می باید کشید ؎ (ولہ ۵) تو کہ بر سینہ الف می کشی از جلوہ سرو ؎ آہ از ان روز کہ آن قامت دلجو بینی ؎ (محسن تاثیر ۵) الفہا

می کشد بر سینہ ہر دم ٭ دل از دنبالۂ چشم سیاہی
(اردو) سینہ کو آلۂ جارحہ سے بحالت غم مجروح کرنا جس سے جراحت کے خطوط بشکل الف ظاہر ہوں۔

(۱) **الف بر سیب افزودن** مصدر اصطلاحی
صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب ذکر این کردہ فرماید کہ کنایہ از رنج رسانیدن پس از نعمت است (خاقانی ؎) سیب صفاہان الف افزوود دراول ٭ تا خورم آسیب جانگزای صفاہان
بقولہ از استادی دیگر ؎) از بلغ وصال آن سیہ مہر فریب ٭ گفتم کہ بری برم پس از بار شکیب انگشت نہادم بر نخد انش گفت ٭ بر سیب الف منہ کہ گیرد آسیب ٭ مؤلف عرض کند کہ این ہم یکی از اصطلاحات تازۂ پیدا کردۂ معاصر محقق عجم است بخیال ما از سند خاقانی (الف بر سیب افزودن) پیدا است و نہ معنی بیان کردہ اش و از سند دیگرش۔

(۲) **الف بر سیب نہادن** پیدا است
کہ کنایہ باشد از داغدار کردنش کہ چون خطی بر سیب پختہ قائم شود زود خرابش کند (اردو) سیب پر خط ڈالکر داغدار بنانا۔

الف بر زمین کشیدن دیکھو الف بر زمین کشیدن

الفت بقول بہار بالضم خوگر شدن و با لفظ دادن و کردن و گرفتن و نہادن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بالفتح و ضم فارسیان بمعنی انس و محبت استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) تسخیر وحشت کردہ ام در فکر الفت یا س کو ٭ بیا بیدش را می شدن آری رمی خوش کردہ ام ٭ (اردو)
الفت۔ بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ دوستی۔ محبت (آتش ؎) الفت جو زلف سی ہے دل داغدار کو ٭ طاؤس کو یہ عشق نہ ہوگا سحاب کا ٭

(۱۹۹)

الفت آموز استعمال - بقول بہار معروف وصاحب انند نقل نگارش بخیال ما اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تعلیم انس ومحبت دہندہ وکنایہ باشد از صانع مطلق خدای جل جلالہ ومصدر این الفت آموختن باشد مظفر حسین میرزا (ــہ) خارخاری در دلت از عشق پیدا می کند ؛ الفت آموزی کہ پنہان کرد آتش در اہنگ ؛ (اردو) الفت آموز بمعنی لفظی الفت سکھانے والا لیکن اس کا ترجمہ ترجمہ الفت دلون مین پیدا کرنے والا یعنی خدا و تعالیٰ شانہٗ ۔

الفت تازیانہ اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر عطی کہ از ضرب تازیانہ بر بدن ظاہر شود وارستہ ہم ذکر این کردہ (میرالہی ہمدانی ــہ) حرف نخست ابجد لوح جفای تست ؛ ہر جا کہ بر دلم الف تازیانہ است ؛ (اردو) وہ خط جو کوڑے کی مار سے جسم پر نمایان ہو ۔

الفت افزودن استعمال - بمعنی زیادہ کردن محبت وانس است چنانکہ ظہوری گوید (ــہ) رمیدن ہای آہو چشم شیر اند از رانازم پکہ کرد آن دم از ہستی نگاہ الفت افزایش ؛ (اردو) الفت ومحبت زیادہ کرنا ۔

الف تاکید استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب قوانین الفی کہ بنا بر تاکید مفہوم دعا بعد الف دعا آوردہ شود چنانکہ بادا و مبادا و رسادا ومرسادا (ہلالی ــہ) از یار دور ماندہ ام وا وطن جدا ؛ کس از دیار ویار مبادا چومن جدا ؛ (اردو) الف تاکید وہ الف ہے جو مفہوم دعا کو موکد کرنے کے لئے آخر کلمہ مین لایا جاتا ہے جیسے مبادا ۔

الفت بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انس ومحبت بودن است (شعیب جوشقانی ــہ) ہجوم بلبلان دیدم بگرد خویش بنشستم ؛ کہ باہم الفتی می بود دلہای

(۱۰۲)

پریشان را۔ ؎ (ارد و) الفت ہونا۔ الفت رکھنا

الفت پذیر استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر الفت پذیرفتن۔ بمعنی قبول کنندۂ محبت و انس (ظہوری ؎) افغان جملہ از دل وحشت گرای تو ؎ فریاد من ز خاطر الفت پذیر تست ؎ (ارد و) الفت پذیر۔ ارد و مین کہ سکتے ہین بمعنی محبت رکھنے والا۔

الفت پناہ استعمال۔ بقول بہار و انند معروف مؤلف گوید کہ معنی لفظی این پناہ دہندہ الفت۔ اسم فاعل ترکیبی وکنایہ از انس و محبت دارندہ (ظہوری ؎) دل وحشت گزین الفت پناہ است ؎ بخود نازی و محبّت دستگاہ است ؎ (ارد و) محبت کرنیوالا

الفتہ بقول صاحب شمس بضم لام کسی کہ رند و ارو اہل مشرب باشد و بحوالہ جہانگیری گوید کہ بمعنی آشفتہ و فرماید کہ ماخذش ظاہر نیست مؤلف عرض کند کہ ما در جہانگیری این را نیافتیم و دیگر اہل تحقیق ہم ازین ساکت اند و بقاعدہ فارسی ہم وضع این از لفظ الفت خلاف قیاس است و سندی ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ بخیال ما اتسامح صاحب شمس یا غلطی کتابت باشد کہ آلفتہ را بزیادت تای فوقانی و وم نوشت و این با لف مقصورہ ہمان آلفتہ باشد کہ صراحت ماخذش ہمدر انجا کردہ ایم (ارد و) الفتہ۔ بقول امیر فارسی۔ مفت خور۔ لچا۔ شہدا (فقرۂ میر) انکے یہان دنیا بہر کے الفتے جمع ہین لوٹے کہاتے ہین ؎

(۱۰۴)

الفت خاستن استعمال۔ بمعنی پیدا شدن محبت و انس باشد (ظہوری ؎) الفت از احتراز می خیزد ؎ ذوق دارم ز احتراز کسی ؎ (ارد و) الفت و محبت پیدا ہونا

الفت دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی مانوس و موافق کردن

باشد (شمس شہرستانی سے) بہ نرمی سنگ را
باشیشہ الفت می توان دادن ؛ دران ساعت
کہ پای کارسازی درمیان باشد ؛ (اردو)
مانوس کرنا۔ موافق کرنا۔

الفت داشتن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بہ معنی محبت و انس داشتن
باشد (ظہوری سے) زعجب زہد با رندان
ندارد الفتی زاہد ؛ بہ وحمست پندارم درین
پنداری ماند ؛ (اردو) محبت رکھنا۔

الفت دانستن | استعمال ۔ بمعنی واقف
و آگاہ بودن از محبت و انس (ظہوری سے)
زترک الفتش جانم بہ بین الفت نمی داند ؛
زشوق صحبت او خلوتی خلوت نمی داند
(اردو) محبت سے آگاہ رہنا۔

الفت شدن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی پیدا شدن محبت
و انس باشد (غضنفری گلپاری سے) یار و
رقیب را ہم اینہمہ الفت از چہ شد ؛ شرم
رقیب برطرف تندی خوی یار کو ؛ (اردو)
الفت ہونا۔ الفت پیدا ہونا۔

الفت طلبیدن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خواہش انس و
محبت کردن است (نثر علوی) علوی داست
از خاطر یاران جستہ شوق گزاری و الفت طلبی
پیشہ دارد" (اردو) الفت چاہنا۔

الف تعظیم | اصطلاح ۔ مرکب اضافی ۔
بقول بہار عبارت از الفی است کہ در وسط
لفظ تعظیم در حرف ظا مندرج است صاحب
انند نقل نگارش (میرزا اسمعیل ایما سے) سر
بلندان جہان کی بہ پی تقدیم اند ؛ در نشستن
ہمہ جا چون الف تعظیم اند ؛ مولف عرض کند
کہ الف تعظیم کنایہ باشد از اقامت کہ بہ عرض
تعظیم کسی برخیزند دیگر ہیچ ۔ مخفی مبادکہ تعظیم
لغت عرب است بقول منتخب بمعنی بزرگ

کردن و بزرگ داشتن فارسیان قدیم و معاصرین
عجم در محاورۀ خود تعظیم قیامی را گویند که صاحب
منزل برای شخص وارد اختیار کند یعنی اگر صاحب
خانه نشسته باشد و عزت مندی بملاقاتش در
آید مالک منزل از جای خود برمی خیزد و گوید خوش
آمدی بیا و بنشین و همین عمل استادنش را تعظیم گویند
و همین عادت است در هند هم پس شاعر گوید
که آنانکه سربلند اند در پی تقدیم نباشند یعنی نمی
خواهند که شخص نووارد تقدیم در سلام کند بلکه
تقدیم سلام خود می کنند و در مصرع ثانی گوید که
سربلندان در نشستن هم مانند الف تعظیم می باشند یعنی
راست و سرافراخته می نشینند و آماده به تعظیم
شخص وارد می باشند۔ حیف است که معنی پیدا
کردۀ بهار و اتباع اند را هیچ نفهمیدیم (اردو)
قیام تعظیم۔ یعنی وہ قیام جو مالک مکان آنیوالے
کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے جس کو فارسیون
نے الف تعظیم کہا ہے۔

الفت کردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که به معنی محبت کردن باشد (متین
اصفہانی ؎) ما ستم پروردگان با جور الفت
کرده ایم ؛ در دل ما می کند جا ہرچہ خار پای
ماست ؛ (اردو) الفت کرنا۔ بقول امیر
محبت کرنا (مسرور ؎) دل کو سولی ہے
یاد قامت کی ؛ ہمسے الفت جو کی قیامت کی ؛

الفت گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی مانوس شدن و انس گرفتن
باشد (دانش مشہدی ؎) بسکه دل الفت
بمشک از شوق آن کاکل گرفت ؛ داغ با ما و
بوی خوش چو زخم گل گرفت ؛ (اردو) مانوس
ہونا۔ محبت کرنا۔ الفت پیدا کرنا۔

الفت گری | استعمال۔ بقول صاحب آنند
بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی دوستی و موافقت
موانست باشد مؤلف گوید که از قبیل محبت گری
باشد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ؛ در

روزمرهٔ معاصرین عجم بگوش ما نخورد (اردو) دوستی محبت

الفت نهادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی الفت وانس پیدا کردن است (واله هروی ــه) آنقدر کاندر طبیعت عشق را الفت نهاد ÷ چسن را از ربط صد چندان معرا ساختند ÷ (اردو) محبت اور انس پیدا کرنا - الفت کرنا -

الفته | بفتح اول وضم دوم وسکون سوم وفتح تای فوقانی همان آلفته که در ممدوده گذشت و اشاره این بر الفته مذکور شد که بتسامح صاحب شمس قائم شد (اردو) الفته دیکهو الفته -

الفجیدن | بقول صاحب بحر بفتح اول وثالث بمعنی اندوختن وجمع کردن - سالم التصریف دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرده وبخیال ما مخفف الفنجیدن باشد که می آید بحذف نون اول مرادف الفاختن که گذشت و ماخذ این هم الفنج که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (اردو) دیکهو الفاختن

(۱) **الفخت** | (۱) بقول برهان بر وزن
(۲) **الفختن** | بدبخت ماضی الفختن صاحب
(۳) **الفخته** | ناصری ورشیدی هم ذکر

این کرده اند - صاحب سروری فرماید که فعل ماضی از اندوختن مطلقاً (شمس فخری ــه) بجز دی کیست کاند - بادشاهی ÷ بعدل وداد نام نیک الفخت ÷ مؤلف عرض کند که حیف است از طرز بیان صاحب سروری که الفخت را ماضی اندوختن نوشت وچرا نه نوشت که ماضی مطلق الفختن است معلوم می شود که لفظ را گذاشت و از معنی کار گرفت ونمیداند که درینجا ضرورت لفظ است نه معنی - نسبت (۲) عرض می شود که مصدریست که صاحب موارد مرادف الفاختن گفته وبقول صاحب بحر و (خان آرزو در سراج) مخفف الفاختن - صاحبان رشیدی وجهانگیری ونوادر وجامع وناصری هم ذکر این کرده اند (امیر خسرو ــه) آنکه مرادش درم الفختن است و پیشهٔ او سوختن وسنختن است ÷ صاحب بحر صراحت کرده

که سالم التصریف باشد مؤلف عرض کند که
ماخذ این همان الفخ که ذکرش بر الفاختن کرده ایم
و (۳) بقول برهان و سروری و رشیدی و ناصری
و نوادر معنی اندوخته (شمس فخری ؎) تا جهان
باشد بجا کز اصطناع * نام نیکو در جهان الفخته
(امیر خسرو ؎) عزی کو بغارت به بند دستان
در الفخته خویش ببند زبان * مؤلف عرض
کند که اسم مفعول الفختن است و بس (اردو) (۱)
جمع کیا (۲) جمع کرنا (۳) جمع کیا ہوا ۔ اندوختہ کیا

(۱) **الفخذن** | صاحبان رشیدی و موارد
(۲) **الفخده** | و نوادر ذکر (۱) کرده که مراد
الفختن است و صاحب رشیدی ذکر (۲) هم
که معنی اندوخته باشد مؤلف گوید که (۱) مخفف
الفخیدن است که می آید * فارسیان یای تحتانی
را حذف کرده الفخذن کردند و الفخیدن مرکب باشد
از الفاغ که مبدل الفخ باشد و ذکر این تبدیل
بر الفاختن کرده ایم ـ پس فارسیان به تخفیف الف
دوم آنرا الفخ کردند و پس ازان بقاعدهٔ مصدر
جعلی یای معروف و علامت مصدر دن در آخرش
زیاده کرده الفخیدن ساختند و جا دارد این مصدر
را مبدل الفختن گیریم که گذشت فارسیان تای
فوقانی را بدال مهمله بدل کردند همچون زرتشت
و زردشت و جا دارد که تبدیل علامت مصدر
گیریم یعنی بعوض علامت مصدر تن که در الفختن
بود دن آورده الفخذن کردند و (۲) اسم
مفعولش مخفی مباد که ذکر این مصدر بر الفاختن
کرده ایم (اردو) دیکھو (۱) الفاختن و (۲) الفخته

الف خنجری | اصطلاح ـ مرکب توصیفی
بقول بحر و بهار الف خرد که در رسم الخط قرآن
بجای فتحه نویسند ـ خان آرزو در چراغ ذکر این
کرده و از تاثیر سند آورده (؎) جز من که
زخمیم زقد خرد سالگی * کس کشته ستم بالف خنجری
نشد * مؤلف گوید که خنجر به نسبت تیغ خرد تر
می باشد چنانکه گویند (ع) تیغ چون شکست

خنجری شود ٭ پس نظر بر تشبیہ کوچکی خنجر۔ الف خنجری
الف خرد را نام نہادند و بہ تحتانی آخرہ کہ برای
نسبت است معنی این الفی کہ منسوب بہ خنجر است
و الف خنجری درین شعر لقب اضافت باشد
(اردو) فارسیون نے الف خنجری اس چھوٹے
الف کو کہا ہے جو رسم الخط قرآنی مین بعوض فتحہ
لکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

الفخیدن | مرادف الفاختن و اصل
(الفخدن کہ مخفف ہمین است) و صراحت ماخذ
این بر الفخدن کردہ ایم۔ صاحبان موارد و نوادر
و جامع ذکر این کردہ اند و ہم اشارہ این بر الفاختن
گذشت (اردو) دیکھو الفاختن۔

الف داغ | اصطلاح۔ مرکب اضافی
بقول صاحب بحر و بہار و (خان آرزو در چراغ)
(۱) داغیکہ بصورت الف سوزند و (۲) در ہندوستان
داغیکہ بہ سرین اسپان امرا کنند (وحید در تعریف
عطار سلہ) دگر نسبت اصلا درین شک مرا ٭
کہ سوزد الف داغ میخک مرا ٭ (ولہ سلہ) حلقہ
ہای دیدۂ بندگان زنجیر شد ٭ چون الف داغ عیان
شد جامۂ پیری مرا ٭ (فوقی سلہ) ساجت حاصل
دنیا و دین شان ٭ الف داغی لوندی بر سرین
شان ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی اول عام
است برای انسانان کہ بعضی طفلان را برای
دفع امراض از سوزن بر پشت و شکم داغ زنند بعضی
بیماران را بسیخ آہنی یا میخ و بعضی ملزمین را بحکم
سلاطین بر سرین و (۲) مخصوص است برای
اسپان کہ بطور علامت ملازمت سرکار بر کفل
شان زنند ولیکن در ہند رسم الف داغ نیست
بلکہ (صح) بہ صاد و حا کہ مخفف صحیح باشد بحال
انجیال ماہر سہ سند بالا متعلق بہ معنی اول است
(اردو) (۱) الف داغ۔ فارسیون نے
اس داغ کو کہا ہے جو سیخ آہنی یا سوئی یا ٹکلی
سے انسانون کے پیٹ یا پیٹھ پر بضرورت علاج
مرض یا سرین پر بطور سزا لگایا جاتا ہے (۲) سرکاری

ملازم گھوڑوں کے پٹھے پر بطور علامت ملازمت

(۱۰۵) **الف دعا** استعمال ۔ مرکب اضافی ۔ بقول صاحب قوانین الفی کہ بنا بر حصول مفہوم دعا در صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پیش حرف آخر آوردہ شود چنانکہ رساناد و گرداناد و چون برای تخفیف از واو بعد دور کردن ضمہ یا نقل نمودن فتحہ وا و بران ۔ واو را حذف کردند یاد باقی ماند و مستعمل جمہور ہمین لفظ مخفف است (حافظ ؎) حسن تو ہمیشہ در فزون باد ۔ رویت ہمہ سال لالہ گون باد ۔ بلکہ در صورت منفی بودن آن فعل نون نفی را بمیم نہی بدل نمایند بدین مناسبت کہ دعا نیز مانند نہی دلالت کند بر معنی طلب چنانکہ مباد ۔ و مکناد و مبیناد (سعدی ؎) جوان مرد را تنگ دستی مباد ۔ کہ سفلہ خداوند ہستی مباد ۔ (اردو) الف دعا ۔ وہ الف ہے جو حصول مفہوم دعا کے لئے صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پر حرف آخر کے قبل لایا جاتا ہے جیسے رساند سے رساناد ۔

(۱۰۶) **الف زاید** استعمال ۔ مرکب توصیفی ۔ بقول صاحب قوانین الفی است کہ محض بضرورت شعر بہ بعضی اسما و افعال ملحقست چنانکہ بلفظ کشورا و گوہرا و رفتا و گفتا ۔ (اردو) الف زائد وہ الف ہے جو آخر اسما اور افعال پر زیادہ کیا جاتا ہے بضرورت وزن شعر اور معنوں پر کچھ اثر نہیں کرتا جیسے کشورا ۔ گوہرا ۔ رفتا ۔ گفتا ۔

الف شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول سحر و ضمیمہ برہان مجرد و مفلس گردیدن ۔ صاحب ہفت واند ذکر ماضی مطلق این (الف شدن) کردہ اند بمعنی مجرد شد و مفلس گشت مؤلف گوید کہ الف مجرد است از نقط و مرکز و غیرہ لہٰذا بہمین تشبیہ کنایہ باشد از مفلس شدن ۔ (اردو) مفلس ہونا ۔ غریب ہونا ۔

الف شدن اسپ مصدر اصطلاحی

(۱۸۰۶)

بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کنایہ
از برداشتن اسپ ہر دو پای مؤلف عرض
کند کہ چراغ پا شدن وبدین وجہ کہ قد الف است
و بلند است فارسیان درینجا الف را بمعنی
بلند و راست گرفتہ اند یعنی چون اسپ ہر دو
پای پیشین را بلند کرد و چراغ پا شد مشابہ شد
بہ الف (اردو) چراغ پا ہونا۔ بقول آصفیہ
گھوڑے کا الف ہونا۔ سیدھا کھڑا ہو جانا۔
یعنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو جانا۔ آپ ہی نے الف
ہو جانا کو بفتح لام لکھا ہے۔

الف عطف استعمال۔ مرکب اضافی

بقول صاحب قوانین القی کہ در دو کلمہ متغائر
واقع شدہ مفید معنی واو عطف باشد چنانکہ تکاپو
و سالا ماہ و شبا روز و کماہیش بمعنی تک و پو و
سال و ماہ و شب و روز و کم و بیش باشد (اردو)
الف عطف وہ الف ہے جو دو کلمہ متغائر کے درمیان
واقع ہو کر واو عطف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے
کماہیش بمعنی کم و بیش۔ صاحب آصفیہ نے
تگاپو پر فرمایا ہے (فارسی) اسم مونث۔ دوڑ
دھوپ۔

(۱) الفغدن (۱) بقول صاحبان برہان

(۲) الفغدہ و موارد و بحر و رشیدی و

(۱۸۰۷)

سراج و ناصری و نوادر بمعنی اندوختن و (۲)
بمعنی اندوختہ۔ مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ (۱)
بہ مصدر الفاختن کردہ ایم و ذکر ماخذش ہم ہمدرانجا
گذشت و الفختن مخفف آن بجایش مذکور شد
و الفخدن مبدل الفختن ہم پس این مبدل الفخدن
باشد فارسیان خای معجمہ را بہ غین معجمہ بدل کنند
چنانکہ تاخ و تاغ و (۲) اسم مفعول (۱) باشد
وبس (ناصر خسرو ؎) تو بی تمیز بر الفغدن
ثواب مرا چو اگر ندانی فرد در رہ رائگان شدہ ئی
(اردو) دیکھو (۱) الفخدن۔ (۲) الفخدہ۔

الف فاعل و مفعول استعمال۔ مرکب

اضافی - بقول صاحب قوانین الفی است کہ بآخر صیغۂ واحد امر مخاطب معروف متصل شدہ مفید معنی اسم فاعل بود چنانکہ دانا و بینا و شنوا و گویا بمعنی دانندہ و بینندہ و شنوندہ و گویندہ فرماید کہ جائی این الف مفید معنی اسم مفعول نیز باشد و برین تقدیر بالف مفعول موسوم گردد چنانکہ بلفظ پذیرا (اردو) الف فاعل اور الف مفعول وہ الف ہے جو صیغۂ واحد امر مخاطب معروف کے آخر مین داخل ہو کر معنی فاعلی اور مفعولی پیدا کرتا ہے - جیسے دانا اور پذیرا -

(۱۰۰۵)

الف قامت استعمال - الف قامت قامت باشد کہ نظر بر راستی و بلندیش بالف تشبیہ دادند (صائب ؎) پیش از اندم کہ وہد خامہ بدستش استاد ؛ الف قامت او مشق قیامت می کرد (اردو) قامت یار کو الف قامت کہہ سکتے ہین -

الف قامتان مژگان اصطلاح - بقول صاحب بحر دانند و بہار و وارستہ نگاہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ محل نظر است زیراکہ الف قامتان اسم فاعل ترکیبی است یعنی قامت الف وارندگان و این را کنایہ توان گرفت از مژگان ولیکن ہرگاہ اضافت این بسوی مژگان کردند معنی مژگان مستقل شد نمیدانیم کہ ہر چہار محققین بالا این را بمعنی نگاہ چہ طور گرفتند شاید شان بکار شان نمی خورد - جز این نیست کہ الف قامتان مژگان - مژگان باشد - (طالب آملی ؎) خمیدہ است الف قامتان مژگانش ؛ ز بار غمزہ کہ در چشم فتنہ بار شکست ؛ (محمد قلی سلیم ؎) کرشمہ سنج نگاہ ستیزہ خو یانیم ؛ سواد خوان الف قامتان مژگانیم ؛ (اردو) مژگان بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث - مژہ کی جمع - پلکین - ظفر نے واحد بھی باندھا ہے (؎) ہجوم عشق سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی ؛

الف قد استعمال - بدون اضافت بقول بہار و آنند از اسمای محبوب است از جہت راستی قامت وی از عالم سرو قد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی ہمچون الف دارندہ (ابو طالب کلیم ؎) شوخ الف قد من ہرگہ کمان کشیدہ ؛ پیداشتم خدنگی درخانۂ کمانست ؛ (صائب ؎) الف قدی کہ ہتم سینہ چاک بالایش ؛ سپہر سبزۂ خوابیدہ ایست در پایش (اردو) فارسیون نے یا گوالف قد کہا ہے -

الفقدن بقول صاحبان موارد و نوادر مرادف الفاختن مؤلف عرض کند کہ مبدل الفغدن یا الفخدن است کہ گذشت فارسیان غین و خای معجمہ را بقاف بدل کنند ہمچون آروغ و آروق و چخماخ و چقماق و اشارۂ ماخذ بر الفغدن و سال آروق و چخماخ و چقماق و اشارۂ ماخذ بر الفغدن سال و الفغدن کردہ ایم (اردو) دیکھو الفغدن -

الف کش اصطلاح - بقول بحر و بہار بفتح کاف تازی سوای بلا شرط کہ بر نگرد چنانکہ خط کش و در ہندوستان مصطلح دلالان نخاس است مؤلف گوید کہ عموماً بمعنی مسلمہ و طی شدہ و این اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خط کشیدہ شدہ کہ معنی حقیقی نیست - رسم است کہ چون فہرست اشیا را بہ بینند بر ہر شئی کہ دران بحثی نباشد اشارۂ الفی کنند ازینجاست کہ خط کش بمعنی مسلمہ مستعمل شد (کلیم ؎) دو جہان حسرت بالات الف کش دارد ؛ سرو را با تو بیک فاختہ دعوی نرسد ؛ (اردو) طے شدہ - مسلمہ جس میں کوئی گفتگو باقی نہ رہے -

الف کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر مرادف الف بر سینہ بریدن و الف بر سینہ کشیدن کہ گذشت و بسند این مصرعی را آوردہ کہ تاریخ فوت اکبر بادشاہ معروف است و ملکی فرماید کہ مال کیست (ع) الف کشیدہ ملک ز فوت اکبر شاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد الف

کشیدن بدون الفاظ بر سینۂ چیزی نیست و معنیٔ مرادف (الف بر سینہ کشیدن) ہرگز نباشد و این مصرع مجہول سند را کافی نیست و اگر از نام مصنفش آگاہ شویم در آنحالت ہم خیال ما جز این نباشد کہ ضعف اوست در فن جمل از ینجاست کہ دیگر محققین مجرد الف کشیدن را ترک کردہ اند (اردو) دیکھو الف بر سینہ کشیدن۔

(الف) الف کوفی | اصطلاح۔ بقول
(ب) الف کوفیان | بحر و انند (۱) ہر چیز کج و (۲) آلہ تناسل نیز۔ صاحب شمس نسبت (الف) بر معنی اول قانع و گوید کہ کوفیان طرہ الف را بجانب چپ باز میگردانند (ب) بقول برہان و بحر و جامع و سروری ہر دو معنی بالا (خلاق المعانی ۵۲) عجم و نقطہ زیبق و شنجرف زد مرا ٭ گردون کہ کرد چون الف کوفیان تنم ٭ بہار بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ تعریف الف کوفی کہ بقول صاحب شمس بالا مذکور شد وجہ کنایہ ہر دو معنی باشد (اردو) (الف و ب) (۱) ہر ٹیڑھی چیز اور (۲) آلہ تناسل کو فارسیون نے الف کوفی و کوفیان کہا ہے۔ دیکھو ابو الحیہ۔

(۱۷۰)

الف گرفتن | استعمال۔ بکسر اول بمعنی الفت گرفتن است کہ الف در عربی زبان بمعنی الفت آمدہ و فارسیان این را با مصدر گرفتن استعمال کردہ اند (انوری ۵) با دایہ عفو و سخطت الف گرفتند ٭ چون ناف برید شفا را و الم را ٭ (اردو) دیکھو الفت گرفتن۔

الف گندم | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر خطیکہ در میان دانہ گندم باشد بہار گوید کہ زخمیکہ بصورت الف در سینہ گندم است از عالم الف داغ۔ (صائب ۵) گریبان چاکی عشاق از ذوق فنا باشد ٭ الف بر سینۂ گندم ز شوق آسیا باشد ٭ مؤلف عرض کند

که بخیال ما صائب درین شعر الف را بمعنی نشان
آورده وخصوصاً نشان جراحت که ذکرش بر الف
برسینه کشیدن گذشت و ازین سند ـ اصطلاح الف
گندم قائم کردن قابل نظر است (اردو)
گیہون کا خط جو بشکل الف ہوتا ہے ـ مذکر ـ

(۱۸۱) **الف مبالغه** | استعمال ـ مرکب اضافی ـ
بقول صاحب قوانین الفی که باسم صفت لاحق
گشته افاده معنی بسیار دہد چنانکه بدا وخوشا وفراخا
(جامی ــه) خوشا حال آن زیرک پندگیر که
از مرگ غیر است عبرت پذیر ؛ (اردو) الف
مبالغه وه الف ہے جو اسم صفت کے آخر مین
داخل ہوکر معنی مبالغه پیدا کرتا ہے جیسے خوشا ـ

(۱۸۲) **الف مصدر** | استعمال ـ مرکب اضافی
بقول صاحب قوانین الفی که باسم صفت لاحق
گشته افادۀ معنی مصدر دہد چنانکه پہنا و فراخا
و درازا که به معنی پہنائی و فراخی و درازی است
(ظہوری ــه) در کمالات خرد پہنا ببین ؛
کم ز رشحه پیش اوور یا ببین ؛ (اردو) الف مصدر
وه الف ہے جو اسم صفت پر داخل ہوکر مصدری
معنی پیدا کرتا ہے جیسے پہنا بمعنی پہنائی ـ

(۱۸۳) **الف مقصوره** | استعمال ـ مرکب توصیفی
در فارسی زبان الفی است که در آغاز کلمه آید و
بغیر مد خوانده شود و یا یکی از حرکات ثلاثه ہمچون
ابرام و الف واو ست و الفی که در وسط یا
آخر کلمه ساکن باشد آنرا ہم فارسیان بمقصوره
تعبیر کنند (اردو) الف مقصوره ـ بقول صاحب
آصفیه ـ عربی ـ اسم مذکر ـ وه الف ہے جو مد
نه رکھتا ہو جیسے ابا ـ اتان ـ نانا ـ

(۱۸۴) **الف ممدوده** | استعمال ـ مرکب توصیفی ـ
در فارسی زبان الفی را گویند که مرکب بدو الف
باشد و بمد خوانده شود و در اول کلمه آید چنانکه آب
و در رسم الخط قدیم این را به تکرار می نوشتند چنانکه
اااب اما متاخرین الفی را حذف کرده عوض
او مد بالای الف گذارند ہمچون آب (اردو)

الف ممدودہ بقول صاحب آصفیہ عربی - اسم مذکر ہمدو الا	الف لمبی آواز کا الف جیسے آنا - آٹا - وغیرہ کا الف اول

الفنج بقول برہان وہفت بروزن شطرنج (۱) ماضی الفنجیدن یعنی جمع کرد و اندوخت و (۲) جمع کردہ شدہ و (۳) بمعنی مصدر ہم کہ جمع کردن و اندوختن باشد و ۴ - امر بدین معنی ہم یعنی جمع کن و بنید وزو (۵) فاعل را نیز گویند کہ جمع کنندہ باشد - صاحب رشیدی ذکر معنی اول وچہارم وپنجم کردہ وسند آوردہ (۵۴) با قناعت کش از کشی غم و رنج ؛ ورنہ بگذر زعقل وعشق الفنج ؛؛ ابو شکور (۵۵) ز الفنج دانش ولش گنج بود ؛ جہاندیدہ و دانش الفنج بود ؛ وصاحب سروری گوید کہ اندوختن و امر باندوختن و اسم فاعل ہم - صاحب ناصری کہ محقق است از معاصرین عجم می فرماید وصاحب انند نقل نگارش کہ ماضی و جمع کردہ شدہ ومعنی مصدری ہم دارد و امر ہم - صاحب جامع کہ ہم اہل زبان است گہر ریزد کہ الفنج و الفنگ ماضی الفنجیدن وبس وصاحب (دری وپہلوی) کہ زباندان عجم است ارشاد کند کہ بالفنج بمعنی اندوختن بود و بقول صاحب شمس جمع کردن و جمع کردہ شدہ - بہار در نوادر المصادر ذیل الفیدن فرماید کہ الفنج مثلہ و اسم فاعل و امر - مؤلف عرض کند کہ این است تحقیق محققین عجم وسند برای یک اسم جامد فارسی زبان - (ع) اگر بہر او خون بگریم رواست ؛ بہ تحقیق ما الفنج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ذخیرہ وسند این از مصرع اول ابوشکو پیداست کہ بالا مذکور شد و مصدر الفنجیدن کہ می آید وضع شد از ہمین اسم مصدر بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن - مطابق قاعدۂ فارسی و معنی اول بیان کردہ محققین با نام ونشان سراسر غلط کہ ماضی این الفنجید باشد نہ الفنج و معنی دوم البتہ درست است کہ مراد از ان ہمان ذخیرہ

گیریم کہ ذکرش کردہ ایم ومعنی سوم خالی از تسامح نیست البتہ حاصل بالمصدر این بروزن
الفنج آمدہ نہ مصدر است ونہ معنی جمع کردن دارد نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ درست
باشد کہ امر الفنجیدن غیر از الفنج نباشد ومعنی پنجم غلط است کہ الفنج بمعنی اسم فاعل نیامدہ ودر
سند ابوشکور دانش الفنج اسم فاعل ترکیبی است نہ مجرد الفنج (اردو) ذخیرہ - بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر- جمع کیا ہوا - جمع کر (امر)

الفنجار | بفتح اوّل وسوم بقول صاحب شمس وہفت مرادف الغنجار کہ بہ غین معجمہ بمعنی
اول گذشت - صاحب ہفت ذکر این کردہ ومرادف ہر دو معنی الغنجار نوشتہ مؤلف
عرض کند کہ فارسیان غین معجمہ را بہ فا بدل کنند ہمچون غلیو وفلیو وما صراحت ماخذ این بر
الغنجار کردہ ایم (اردو) دیکھو الغنجار -

(۱) الفنجہ | بقول نوادر (۱) بمعنی اندوختہ (۲) بقول برہان بمعنی اندوختن -
(۲) الفنجیدن | صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است صاحبان شمس ورشیدی
وسروری وموارد ونوادر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ ما اشارہ این بر الفاختن
کردہ ایم واین مرکب است از الفنج کہ اسم جامد واسم مصدر است بزیادت یای معروف
وعلامت مصدر دن وحقیقت الفنج بر الفاختن بیان کردہ ایم متقنن فرس این را مصدر
جعلی نامند وما اصلی گوئیم - زیرا کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و (۱) مخفف الفنجیدہ
باشد کہ اسم مفعول الفنجیدن است وجا دارد کہ الفنجہ را بزیادت ہای نسبت بر الفنج گیریم
کہ بمعنی منسوب بہ ذخیرہ باشد یا ہای تسمیہ گیریم ہمچون زبانہ ودندانہ یا ہای زائد گیریم

ہمچون ہالہ ویبالہ وخونخوارہ (اردو) (۱) دیکھو النفختہ۔ (۲) الفاختن۔

۱۵۱۱

الف ندا استعمال۔ مرکب اضافی۔ بقول صاحب قوانین الفی کہ بآخر اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شدہ بمعنی ای باشد چنانکہ خدایا وصنما و بزرگی دہا (صائب ع) خدایا در پذیر این نغمۂ مستانۂ ما را :: (نظامی ۵) بزرگا بزرگی دہا بیکسم :: توئی یاوری یاوری بخش و یاری رسم :: صاحب قوانین فرماید کہ یای تحتانی در مثال خدایا بر مذہب آنانکہ لفظ خدا را اسم غیر صفت مفرد دانند یای وقایہ است کہ بنا بر دفع اجتماع ساکنین دو قائیہ فتح میان الفین زیادہ نمودہ شد و بر مذہب کسانیکہ آنرا صفت مرکب یعنی مخفف خود آیندہ از نداہلیست کہ در صورت الحاق الف برای امکان تلفظ عود کردہ مفتوح گشت مؤلف گوید کہ اندرینصورت یا را زائد گیریم ہمچون جاؔ دجاؔی وپاؔ وپای (اردو) الف ندا وہ الف ہے جو اسم صفت اور غیر صفت کے آخر میں داخل ہو کر اسے کے معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے خدایا بمعنی اے خدا۔

الف نقش بست اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی حرف صورت بست و بوجود آمد صاحب ضمیمہ برہان ہمزبانش وصاحب مؤید فرماید کہ اول چیزی کہ آفریدگار آفرید و اول چیزی کہ از حروف تہجی وضع شد کذا فی الا دات) و اول نقش بست نقص ترکیب است و تمام ترکیب انیست کہ تختہ اول کہ نقش بست ای الف مصور شد و اول تختہ کہ بچگان را برای نوشتن می دہند ہمین الف می نویسند و می گویند کہ چون قلم را فرمان شد اکتب یا قلم۔ قلم از ہیبت آن در خوی شد و قطرہ از وی بر لوح محفوظ چکید از ان نقش اول الف پدید آمد (الخ) مؤلف عرض کند

که مقصود وجز این نباشد که الف را موصوف گیریم و الف نقش بست کنایه باشد از اول چیزی که آفریدگار آفرید پس درین صورت الف بمعنی اول چیز گیریم و این استعاره باشد که الفاظ حروف تهجی اول حرف است (اردو) سب سی پہلی چیز جسکو خداوند تعالی نے پیدا کیا -

الفنک | بقول صاحب جامع مرادف (الفنج ماضی الفنجیدن) است و مارا الفنج حقیقتش را ظاهر کرده ایم وجز این نباشد که الفنک را مبدل الفنج گیریم که فارسیان جیم را بکاف فارسی بدل کنند چنانکه آخشیج و آخشیگ و لجام و لگام اندرین صورت این هم اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی ذخیره و اندوخته (اردو) دیکهو الفنج -

الف و دال و میم | اصطلاح - بقول صاحب بحر اشاره به آدم علیه السلام - صاحب هفت گوید که این کنایه باشد و صاحب موید فرماید که یعنی آدم علیه السلام مؤلف عرض کند که حروف لفظ آدم را بطریق ملفوظ بیان کرده اند دیگر هیچ و کنایه نباشد و باشد که اشاره گیریم شعرای قدیم در نظم همچنین کنند برای اکثر اسما که کن را کاف و نون و ذل را دال و لام گفته اند (اردو) آدم علیه السلام کو فارسیون نے الف و دال و میم کہا ہے -

الف وصلی | استعمال - مرکب توصیفی - فارسیان الفی را گویند که در اول لفظ داخل شود و هیچ اثر در معنی نه کند چنانکه اشکم و شکم - اشتر و شتر - اشگرف و شگرف و این منحصر است بر محاورهٔ عجم (اردو) الف وصلی وه الف ہی جو فارسیون نے اسکو ابتدای لفظ مین زیاده کیا ہی جس سے معنی پر کوئی اثر نہین پڑتا جیسے شکم کو اشکم کیا اور یہ زیادتی اختیاری نہین ہے بلکہ جن الفاظ پر اہل زبان نے الف وصلی بڑھایا ہی انہین کا استعمال اس الف کے ساتھہ جائز ہے -

الف ہیچ ندارد | مثل۔ صاحب بحر وبہار گوید که مثلی است مشهور (صائب ؎) تقصیر میان نیست زخم وپیچ ندارد؛ حرفیست که گویند الف ہیچ ندارد مؤلف عرض کند که فارسیان این را برای کسی زنند که بی سروسامان محض باشد بدینوجه که الف نه مرکزی دارد و نه دائرهٔ و نه نقطهٔ فارسیان این مقوله را مثل کردند دیگر ہیچ (اردو) دکن مین کہتی ہین وہ تونگے ہین یعنی محض بی سروسامان ہین۔

الفیدن | بقول بحر بمعنی اندوختن وجمع کردن (سالم التصریف) صاحبان برہان وسراج وجہانگیری ونوادر وموارد وجامع ہم ذکر این کرده اند ما اشارهٔ این بر الفاختن کرده ایم و جز این نباشد که این مخفف الفخیدن است بحذف یای تحتانی وحقیقت الفخیدن بجایش مذکور شد واسم مصدر این ہم ہمان الفنج است چنانکه بر الفخیدن اشاره اش کرده ایم (ناصر خسرو ؎) صورت عملی ترا خود بباید الفیدن بجهد؛ در توانیزد آفرید است انچه درکس نا فرید؛ (اردو) دیکھو الفاختن۔

(۱) **الفینه** | بقول برہان وجامع وجہانگیری بروزن چرینه آلت مردی را گویند و بقولش۔ -

(۲) **الفیه** | بروزن شلفیه ہم بہمین معنی آمده۔ صاحب ناصری بذیل (۱) ذکر (۲) ہم کرده وارسته نسبت (۲) صراحت فرماید که کنایه باشد وصاحب بحر بذیل (الفیه شلفیه) ذکر این کرده وصاحب رشیدی ہم این را آورده (حکیم سوزنی ؎) حکیم نورده را علتی پدید آمد؛ که راحت از سر الفینه کلان بنید؛ (وله ۲ ع) آنکه باسیرت او الفیه ناکاو آید؛ (حکیم انوری ؎) شد بجان الفیه غلام او را؛ نخورد شیفته تمام او را؛ خان آرزو در سراج گوید که الفیه بفتح وسکون دوم

وکسر فا وتشدید تحتانی و ہای مختفی و بہ تخفیف یا نیز آلت تناسل و فرماید کہ در فارسی مشدد در مخفف خواندن غیر ازو ولفظ خرم فرخ کہ بہ تخفیف دیدہ نشد جائز است و فارسیان الفاظ عربیہ را نیز مخفف کنند۔ چون قد و خد و چون صاحب برہان ازین معنی غافل اند الفیہ بیای مشدد را در اشعار استادان الفیہ بر وزن جرینہ برای وزن خواندہ اند و آن خطا ست مؤلف عرض کند کہ تحقیق خان آرزو و اکثر کلام قدما را اصلاح دہد مقصودش جز این نیست کہ (۱) چیزی نیست وانچہ در کلام حکیم سوزنی گذشت (۲) باشد بہ تشدید تحتانی۔ تحقیق ما انیست کہ (۱ و ۲) ہر دو صحیح و لغت فارسی است۔ فارسیان یای تحتانی ونون قبل ہای ہوز نسبت بر لفظ الف آوردہ الفینہ آلہ تناسل را نام نہادند کہ بہ معنی منسوب بہ الف است در استادگی ہمچون پشمینہ و گنجینہ و در (۲) صرف یا و ہای نسبت است وجا دارد کہ یای نسبت و ہای فصاحت گیریم وکسرۂ لام الف در ہر دو بکثرت استعمال بہ سکون بدل شد دیگر ہیچ و بخیال ما الفیہ را بہ تشدید تحتانی فارسی گرفتن و الفینہ را تصحیف قرار دادن غلط است فتامل۔ (اردو) (۱ و ۲) آلہ تناسل بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دیکھو ابو الحیۃ۔

(الف) **الفیہ شلفیہ** | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) کتابیست کہ حکیمی برای تقویت باہ بادشاہی مشتمل بر اشکال عجیبہ جماع ترتیب دادہ بود فرماید کہ الفیہ کنایہ از آلہ تناسل و شلفیہ کنایہ از فرج۔ ازین جہت زن بدکار را شلف گویند۔ بہار گوید کہ تحقیق آنست کہ ---------

(ب) **الفیہ و شلفیہ** | کتابی است از حکیم ازرقی۔ و بقول ناصری کہ بذیل الفینہ نوشتہ طغان شاہ سلجوقی بود کہ برای او این کتاب نوشتہ شد و (۲) بقول بہار الفیہ و شلفیہ نام دو زن

بدکار (حکیم انوری ۵۲) جلبی چند بودہ اند حریف ؛ الفیہ شلفیہ نیاز و تعب ؛ ہمہ در آرزوی ایرہ بزرگ ؛ دست برکس زنان کہ من یرغب ؛ وارستہ با بحر التفاق صاحب انند کہ نقل نگار بہار است ذکر (ب) کردہ مولف عرض کند کہ بمعنی اول و دوم (الف) صحیح باشد و مارا با جامع بحر و وارستہ اتفاق و سند معنی اول ہم مطابق (الف) یافتہ ایم چنانکہ طالب آملی گوید (سلے) نمی دیدم کہ در عشق نمایان حسن پنہانش ؛ بہر تار از ازار او رقابت می توان کردن ؛ بنوک خامہ حمد ان بہر لوح سرین او ؛ ہزار الفیہ شلفیہ کتابت می توان کردن ؛ (اردو) (۱) الفیہ شلفیہ ایک کتاب کا نام ہے جو تقویت باہ کے متعلق حکیم ازرقی کی تالیف ہے (۲) الفیہ شلفیہ فارسی مین ان دو عورتون کو کہتے ہین جو بدکار ہون یعنی چھپٹی کھیلین یا لڑین جن کو اردو مین چپٹ باز اور طبق زن کہتے ہین۔

القاب | بقول بہار جمع لقب و فرماید کہ فارسیان در محل مفرد استعمال کنند (حسن ہروی سے) شد وقت کہ گرمی ہوا تاب شود ؛ باد سحری سموم القاب شود ؛ از آتش مہر بسکہ گرم است فسان ؛ بر روش اگر تیغ کشی آب شود ؛ صاحب انند نقل نگارش و فرماید کہ بفتح اول لغت عرب است جمع لقب مؤلف عرض کند کہ در رباعی حسن ہروی استعمال القاب بمعنی مفرد نیست البتہ در کلام انوری استعمال این نظر آمدہ (سے) ہم با فعل تو می یابد ز سلطان جہان ؛ اسپ و طوق و جامہ و فرمان و القاب و عذاب ؛ (اردو) القاب۔ بقول امیر لقب کی جمع (رشک سے) بدنام دہر و دشمن ناموس و عار خلق ؛ القاب یہ ہین آپ کے بے نام و ننگ کے ؛ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ بمعنی خطاب مستعمل ہے

(مرزا والاجاہ عاشق سے) کو ہ فرقت کو اٹھا کر ہوے رستم عاشق ؛ ورنہ یہ راز کہاں اور یہ القاب کہاں ؛

الکا بقول برہان و جامع وہفت بضم اول وسکون ثانی وکاف بالف کشیدہ ملک و بوم وزمین را گویند صاحب انند فرماید کہ این لغت ترکی است - صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است این را بمعنی مملکت ومقاطعہ و دیا رگفتہ وبقول صاحب لغات ترکی بمعنی کشور (اردو) مُلک - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - دیس - بھوم - ولایت - کشور مملکت - پرگنہ -

(الف) الکترسیتہ استعمال معاصرین عجم استعمال این کنند ناصرالدین شاہ قاجار

(ب) الکتری سیتہ درسفرنامہ خود آوردہ کہ بقول صاحب روزنامہ (الف) بمعنی چراغہای کہربا و (ب) بقول صاحب رہنما کشش کہربائی وازمادہ برقی تاری - و بقول صاحب بول چال مادّہ برقی کشش کہربائی آلہ برقی **مؤلف** گوید کہ این مفرس باشد از لغت انگلیسی (الک ٹرسٹی) کہ بمعنی تاربرقی است وبرای معنی (الف) درانگلیسی زبان الکٹ لیٹس باشد - بخیال ما معنی مستعملہ الف مجاز است ومعنی (ب) حقیقی باشد - (اردو) (الف) برقی روشنی (مونث) (ب) برقی تار - برقی مادّہ - برقی آلہ - مذکر -

الکوس بقول برہان وسروری وناصری وسراج بروزن محبوس نام یکی از پہلوانان تورانی کہ بردست رستم کشتہ شد وبخیال ما این لغت ترکی باشد واللہ اعلم (اردو) الکوس ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو رستم کے ہاتھ سے مارا گیا -

الگونہ بقول صاحب انند بفتح اول و ضم کاف فارسی و فتح نون لغت فارسی است بمعنی گلگونہ و غازۂ روی۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در حد و دہ گذشت و مرکب است از لغت ترکی آل کہ بہ معنی سرخ باشد و گونہ کہ در فارسی بمعنی منسوب بہ رنگ است و معنی حقیقی این منسوب بہ رنگ سرخ و کنایہ از غازہ۔ بجز صاحب انند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آلگونہ۔

اللہ اکبر (اصطلاح) بقول صاحب بحر و بہار نام کوہی است در شیراز۔ گویند ہر کہ بالای آن بر می آید و بزیری نگرد دبی اختیار می گوید اللہ اکبر از جہت استعجاب و غرابت آن صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این کردہ (صائب ؎) دز زیر پای عشق فتاد است آسمان ؛ عشق این سواد راتل اللہ اکبر است ؛ (حافظ شیراز ؎) فرق است ز آب خضر کہ ظلمات جای اوست ؛ با آب ما کہ منبع اللہ اکبر است ؛ (اردو) اللہ اکبر۔ شیراز مین ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بلند ہے۔

اللہ اللہ اصطلاح۔ بقول بحر در مقام تعجب استعمال کنند۔ بہار گوید کہ از قبیل الطریق الطریق بطریق تحذیر واقع شدہ ای احذروا اللہ۔ در جائیکہ کسی کاری بکند یا حرفی بزند کہ مناسب وی نبودہ باشد استعمال نمایند و فارسیان در مقام تعجب نیز استعمال کنند و بمعنی حاشا ہم۔ مؤلف گوید کہ عمل حاشا نکند یعنی اثبات را نفی و نفی را اثبات نگردانند (ملا وحشی ؎) اللہ اللہ محرم راز تو سازم حرف و صوت ؛ این زبان و تیغ اگر حرفی ز جائی سر زد است ؛ (خوشدل ؎) ہم نیاید چو گل از خندۂ شادی دہان ما ؛ چہ خوش نامی بر آمد اللہ اللہ از

زبان ما۔ (اردو) بقول امیر صفت مین کمال بیان کرنے کی جگہ بولتے ہین (مومن ؎) کیا تن تہ خاک اللہ اللہ۔ کیا صورت پاک اللہ اللہ۔ (رشک ؎) اللہ اللہ اس بت خوش چشم کے منہ کی شبیہ۔ آنکھین بہر آنے لگین آنکھونکا نقشہ دیکھکر۔

اللہ بس باقی ہوس مثل۔ صاحبان امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند واز معنی ومحل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بصفت قناعت و مذمت ہوسناکی زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "بس بیان اللہ اللہ کرو" نیز اس فارسی مثل کو بہی استعمال کرتے ہین۔ ان دونونکا استعمال اس مقام پر ہوتا ہے جہان قناعت کی تعریف مقصود ہو اور ہوس کی مذمت

الم بقول برہان وجامع بضم اول وثانی وسکون میم (۱) بمعنی فوج وگروہ وبفتح اول (۲) غلہ ایست کہ آن را اکادرس وارزن گویند بہار گوید کہ (۳) بالتحریک درد کردن و آلام بالفتح جمع آن وبالفظ کشیدن مستعمل۔ صاحب ناصری و (خان آرزو در سراج) ذکر معنی اول ودوم کردہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم گوید کہ الم الم بمعنی فوج فوج است و وصاحبان سروری وجہانگیری بر معنی دوم قانع وصاحب انند صراحت کند کہ بمعنی اول لغت فارسی باشد۔ صاحب مؤید بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرماید کہ الم الم بمعنی پیاپی وفوج فوج وزود وزود آمدہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است وبمعنی دوم لغت شیرازی کہ صراحت این بہ ارزن کردہ ایم وبمعنی سوم لغت عربی کہ بمعنی درد ہم آمدہ کذا فی المنتخب فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصادر فرس کنند کہ در ملحقات آید (اردو) (۱) فوج۔ گروہ۔ مونث (۲) دیکھو ارزن (۳) الم بقول امیر

(عربی) مذکر۔ رنج و غم (برق ۵) جاتے رہے ملال و الم کا م ہو گیا ٭ مرگ فراق یار ہین آلام ہو گیا ٭

الماس | بقول برہان و رشیدی و جامع و سروری بر وزن کرپاس (۱) گوہریست مشہور و بقول بہار جوہریست معروف و قیمتی و ماس ظاہر امعرب ایست و با لفظ افشاندن و تراشیدن و چکیدن مستعمل۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ الف لام این اصلی است مثل البرز و آوند و فرماید کہ صاحب قاموس الف لام تعریف قرار دادہ این لفظ را در مادہ موس آوردہ وحق این است کہ در مادہ ملس گرفتہ شود۔ صاحب سوا السبیل گوید کہ این جوہر را کہ سفید و شفاف و بغایت سخت و گران است بہندی ہیرا گویند و در یونانی آذماس نام است صاحب ناصری فرماید کہ این اغلب جواہر را می بُرد خان آرزو در سراج فرماید کہ جوہری است معروف گران بہا کمیاب و در تراشیدن و سفتن جواہر کہ شیوہ حکاکان است بوجود او احتیاج تام افتد و مشہور است کہ الماس بہیچ چیز شکستہ نشود مگر آنکہ مطرقہ و سندان از سرب باشد و بحوالۂ توسی فرماید کہ معدن آن معلوم نیست و بحیلۂ گوشت عقاب از درہ عمیق کہ راہ انسان دران نیست بیرون می آرد و از رائے خود فرماید کہ این حیلہ غلط است و از خرافات اہل تاریخ و معدن او در ملک دکن در صوبۂ حیدر آباد موجود و فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ نظر است مؤلف عرض کند کہ خیال قطعی ما انیست کہ ماس لغت عرب است و محققین لغات عربی این را معرب نگفتہ اند و الف لام در اولش ہم بقاعدہ عربی است و فارسیان استعمال این با الف لام بقاعدۂ

عربی کرده اند و در اکثر الفاظ عربی این گونه استعمال کنند تا آنکه بر بعض لغات فارسی هم الف لام
بقاعدهٔ عربی زیاده کنند که ذکر آن بر لفظ ال کرده ایم ـ آنانکه الف لام این را اصلی و ماس را
معرب قرار داده اند غور نفرموده اند و در ترکی هم نام این الماس است وجا دارد که این را
مفرس خوانیم از اوماس یونانی که بقاعدهٔ فارسی دال مهمله به لام بدل شود همچون قدغ و لغ
صاحب محیط آورده که ماس فارسی است و بهندی هیرا و الف لام آن جزو اسم و اسم عجمی
است و بیونانی شیموس و بعربی شمور ـ بخیال ما تسامح اوست که ماس را فارسی نوشت و
آنچه الماس را بالف ولام عجمی گوید و همین را اصح داند غیر از مفرس نباشد که ذکرش بالا گذشت
و در بودن ماس لغت عرب شک نیست و فرماید که سنگیست جلیل القدر بیش قیمت و سخت
ترین و خشک ترین سنگها و جواهر را بدان سوراخ و قطع و نقش می کنند و احجار دیگر و آلات
آهنی هیچ یک دران اثر نمی کند و آتش نیز مگر بدشواری بسیار و گویند که آرزیز سوراخ
و قطع می کند و گویند که از خواص آنست که بغیر شکل مثلثه شکسته نمی شود و مختلف الالوان باشد
سفید و زرد و سیاه و سرخ و سیاه کم رنگ که بهندی تیلیا نامند سفید آن کثیر الوجود و زرد و
سرخ و سیاه و سبز کم رنگ کمیاب و بهترین همه سفید یک رنگ شفاف براق ـ بزرگ و
معدن قدیم آن در ملک دکن حوالی قلعه گولکنڈه ـ سرد و خشک در چهارم و گویند گرم و خشک
و دران و اندران جلای شدید ـ سنون محرق آن نهایت جالی دندان است الا در استعمالش
خطر و گویند نهادن آن در دهان یا گذاشتن آن بر دندان بدون کلفتی قطع دندان کند و تعلیق
آن مقوی دل و رافع خوف و فزع و باعث سرعت ولادت و منافع بسیار دارد و دوا‌ حیب

است کہ از دخل استعمال آن نکنند کہ سم قاتل است (ظہوری ــہ) یکی در خوابگاہ بعنی گلہای تر ریزد ؛ یکی بر بستر از الماس حسرت نیشتر ریزد ؛ (اردو) الماس - بقول امیر (عربی) مذکر - ہیرا - ایک بیش بہا جواہر کی قسم ہے جو نہایت چمکیلا اور سخت ہوتا ہے -

(۲) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از تیغ و شمشیر و کارد و تیر - صاحب رشیدی فرماید کہ تیغ تیز باشد - بہار گوید کہ بالفتح فولاد جوہردار و تیغ و خنجر باشد از ینجاست کہ پنجۂ فولاد کشتی گیران را پنجۂ الماس گویند (صائب ــہ) قصۂ خنجر الماس مگوئید بما ؛ کہ درینجا سخن از تیغ زبان می گذرد ؛ (علی خراسانی ــہ) مرا کہ در دل صد پارہ ذوق مرہم نیست ؛ ہزار خنجر الماس گر رسد غم نیست ؛ صاحب ناصری گوید کہ کنایہ از تیغ و شمشیر صاحب سروری فرماید کہ جنسی از فولاد جوہردار و بر تیغ ہم اطلاق کنند (نظامی ــہ) ازان آتش کہ الماسش فروزد ؛ عدو گر آہنین باشد بسوزد ؛ وارستہ ہمزبان بہار و بقول خان آرزو در سراج بمعنی فولاد و خنجر و امثال آن بمجاز باشد مؤلف گوید کہ انوری استعمال این بمعنی تیغ کردہ (ــہ) از لعل جگر سازد الماس ؛ رخسارہ ہمچو کہربا را ؛ ولیکن این کنایہ نباشد بلکہ استعارہ باشد و از برای کل سلحہ نظر بر جوہر و جلا و آبش و بدین وجہ کہ الماس خود جوہریست فارسیان - استعمال این مجاز بمعنی جوہردار ہم کنند و از خنجر الماس خنجر جوہردار مراد است و فولاد جوہردار را الماس گفتن ہم استعارہ باشد دیگر ہیچ (اردو) فارسیون نے تلوار، خنجر، چھری، اور تیر وغیرہ اسلحہ کو اور نیز جوہردار فولاد کو استعارۃً الماس کہا ہے -

(۳) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از آبگینہ مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد نظر

بہ جوہر و صفای آبگینہ فاش (اردو) دیکھو آبگینہ۔

(۴) الماس۔ بقول برہان و جامع کنایہ از مردم جلد و چابک حیف است کہ دیگر محققین فرس ازین ساکت اند و سند استعمال ہم پیش نشد۔ اگر سندی بدست آید و وجہ تشبیہ ظاہر شود استعارہ توانیم گفت نہ کنایہ (اردو) چالاک شخص۔

(۵) الماس۔ بقول برہان و جامع کنایہ از قلم تراش مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد و در معنی دوم داخل است ضرورت ندارد کہ معنی قلم تراش را از کارد جدا گیریم و وجہ تشبیہ ہمان است کہ بر معنی دوم بیان کردہ ایم۔ (اردو) قلم تراش۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ قلم بنانے کا چاقو پتلے پھل کا چاقو۔ آپ فرماتے ہین کہ لکھنو والے مونث بولتے ہین (رشک ؎) میری لئے تراش رہی ہے سر قلم ٭ کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلم تراش ٭ صاحب تانیث و تذکیر فرماتے ہین کہ دہلی مین مذکر بولتے ہین اور لکھنؤ مین دونون طرح سنا ہے (ظفر ؎) گردن پہ دھار رکھ کے بولے ٭ ٹوٹے نہ قلمتراش میرا ٭

(۶) الماس۔ بقول برہان و جامع کنایہ از دندان باشد مؤلف عرض کند کہ وجہ تشبیہ ظاہر است و این ہم استعارہ باشد نہ کنایہ طالب سند استعمال باشیم حیف است کہ پیش نشد و بدست ما ہم نیامد (اردو) دانت۔ مذکر۔

(۷) الماس۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از ہر چیز تند و برندہ و سندی پیش می کند (؎) بہ تیری کہ تا بان چو الماس بود ٭ زرہ پیش او ہمچو قرطاس بود ٭ مولف عرض کند کہ تعمیم معنی پیدا کردۂ محقق و معاصر عجم باشد او مطابق نیست و ازین سند معنی اول الماس ظاہر است

وازتشبیہ تیزی لازم نیاید کہ کنایہ گیریم از برای ہر چیز تند و برندہ اگر سندی دیگر بدست آید استعارہ توان گرفت نہ کنایہ فقاتل (اردو) سخت اور کاٹنے والی چیز۔

(۸) الماس۔ بہ تحقیق ما بمعنی عرق و قطرہ ہای خوی ہم آمدہ واین استعارہ باشد بہ تشبیہ سپیدی وجلا۔ سند این بہ الماس خجالت در ملحقات می آید (اردو) عرق۔ پسینہ کا قطرہ۔ مذکر۔

(۱۸۱۶)

الماس اشک استعمال۔ مرکب اضافی تشبیہ اشک باشد با الماس چنانکہ ظہوری گوید (ب) در خشک سال گریہ چیزہ الماس اشک من ؛ سوراخہا کہ در جگر ابر تر نہاد ؛ (اردو) الماس اشک اردو مین بھی کہہ سکتے ہین یعنی الماسی اشک۔ صرف سپیدی اور چمک دمک کی تشبیہ کی وجہ سے۔

الماس افشاندن در چیزی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر الماس افشاندن کردہ وازسندش الماس در جگر افشاندن پیداست و متعلق از ہمین مصدر عام باشد کہ خصوصیتی با جگر ندارد و کنایہ باشد از قصد ہلاکت کردن و زہر دادن کہ ریزہ ہای الماس زہر قاتل است حزین اصفہانی (ب) الماسم اگر در جگر افشاند عطا کرد ؛ خون دل اگر در قدحم کرد بجا کرد ؛ (اردو) زہر دینا۔ ہلاکت کا ارادہ کرنا۔

الماس بار اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بارندہ الماس۔ فارسیان در صفت تیغ آوردہ اند نظر بر تشبیہ آب و تاب و جوہرش واین کنایہ باشد صاحبان بحر و بہار وانند ذکر این کردہ اند حیف است کہ سندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم اتفاق دارند (اردو) الماس بار تیغ کی صفت ہین کہہ سکتے ہین۔ (حضرت جلیل

(۱۸۱۷)

ﮯ) اسکی نگاہ کرتی ہے ٹکڑے دل و جگر:
یہ تیغ وہ چلی ہے جو الماس بارہے:

الماس بلب سائیدن مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از زہر خوردن ناصر احمد این بر (الماس سودن) کنیم (اردو) زہر کھانا۔ الماس چبانا۔

الماس بیرلیان اصطلاح - معاصرین
بمجم الماس باآب و تاب را گویند۔ صاحب بول چال ذکر این کردہ گوید کہ (بیری لیانت) در انگلیسی زبان الماسی را نامند کہ پہلو ہایش تراشیدہ باشد و الماس ہشت پہلو و الماس مثمن ہم نامند کہ بواسطہ آن آب و تابش از ہر پہلو ظاہر شود و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہمین اصطلاح را بحذف تحتانی اوّل (الماس برلیان) نوشتہ باید حال این مفرس باشد بحذف تحتانی ہا و تا۔ از لغت انگلیسی (اردو) چمکدار ہیرا۔ پہلو تراشا ہوا ہیرا۔ ہشت پہلو ہیرا۔

الماس پارہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف آتش پارہ کہ بمعنی شوخ و شنگ است کہ ذکر این در ممدودہ بہ معنی اول آتش پارہ گذشت (خان خالص ﮯ) مرہم علاج زخم دل نمی کند: الماس پارۂ بر سانند خدا مین: مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد و در کلام خان خالص الماس پارہ بمعنی حقیقی ہم توان گرفت کہ قلب اضافت پارہ الماس باشد۔ یعنی شاعر گوید کہ چون علاج زخم دل ما از مرہم نمی شود خدا کند کہ پارہ الماسی بہم رسد کہ از وزخم را تازہ کنم تا صورت اندمال پیدا شود یا بخورم و ہلاک شوم کہ الماس پارہ سمّ قاتل است (اردو) دیکھو آتش پارہ کے پہلے معنی۔

الماس پیکانی اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول بہار نوعی از الماس کہ بشکل پیکان بود مؤلف عرض کند کہ در آخر این یای نسبت است

یعنی الماسی کہ منسوب بہ پیکان و نوکدار است
از ہمین قسم الماس در ہر قسم جوہر و سنگ خارا
سوراخ کنند کہ بشکل برمہ باشد (محمد قلی سلیم
س) اختیار اختر طالع گناہ من نبود ؛ آسمانم
گفت این الماس پیکانی بگیر ؛ (اردو) وہ
برما جس کے نوک پہ ہیرکنی ہو۔ دکن مین اسکو
ہیرے کا برما کہتے ہین جس سے ہر قسم کا آئینہ
اور بلور اور سخت سے سخت پتھر مین سوراخ
کیا جاتا ہے۔ یا نوکدار الماس۔

الماس تر | استعمال۔ کنایہ از الماس نوکدار
کہ تر صفت آنست و آب و تاب نوکش روشن تر
باشد ہمچون قطرہ آب و تر بمعنی روشن ہم آمدہ
چنانکہ عرفی گوید (س) داغی بنہم بر دل و آن
داغ کہ باشد ؛ لب تشنۂ الماس تر و تشنۂ مرہم ؛
(اردو) ہیرکنی۔ مونث۔ ہیرے کا نوکدار ٹکڑا
مذکر۔

(الف) الماس تراش | اصطلاح صاحبان
(ب) الماس تراشیدن | بحر و بہار
و خان آرزو در چراغ) ذکر الف کردہ اند
(۱) نوعی از شیشہ و جواہر حکاکی کردہ مؤلف
گوید کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی تراشیدۂ
الماس و کنایہ از شیشہ و جواہری کہ بواسطہ
حکاکی نقش بر او کردہ باشند و (۲) بتحقیق
ما آئینہ و جواہری کہ آنرا از قلم الماس تراشیدہ
و شکستہ باشند یا خود از الماس صورت دادہ
باشند یعنی از الماس ساختہ باشند مثلاً ما الماس را
بتراشیم و بشکل گوہری۔ مدور یا بشکل دیگر درست
کنیم و این معنی ہم حاصل اسم مفعول ترکیبی است
و (۳) بقول محققین بالا آنکہ الماس را بتراشد
مؤلف گوید کہ بدین معنی اسم فاعل ترکیبی
است و (ب) مصدر این باشد۔ بہار و
خان آرزو از برای معنی اول سندی آوردہ
(س) عشق بر داغ دلم سودہ الماس
فشاندہ ؛ گر اشکم چہ عجب گر بود الماس تراش ؛

هردو محققین نازک خیال می فرمایند که مراد از
دُرِ دریچا دُرِ نجف است و آن سنگیست مشهور
که از کوه نجف اشرف خیزد و تا صورت دعوی
بهم رساند انتهی) **مؤلف** عرض کند که عجب
است ازین تشریح که دُرِ نجف و سنگ کوه نجف
را از معنی این شعر تعلقی نیست بخیال ما دُرِ دریچا
بمعنی حقیقی است و اضافت آن بسوی اشک
بر سبیل تشبیه و دُرِ اشک اشک باشد و شاعر
آنرا الماس تراش گفته بمعنی دوم که نتیجه تحقیق
ماست یعنی شاعر گوید که دُرِ اشک ما از الماس
تراشیده شده است یعنی حقیقتش از الماس
است که آنرا مدوّر کرده بشکل دُر کردند و سوده
آن یعنی براده که از تراشیدنش بهم رسید آن را
عشق من بر داغ دلم بفشند تا تازه شود بخیال
ما همین است معنی شعر و بس نمیدانیم که محققین
نازک خیال چگونه این را متعلق به معنی اول کرده اند
وچه طور از معنی دُر دُرِ نجف را پیدا کرده اند

قائل (اردو) الف (۱) دکن مین الماس
تراش ایک خاص قسم کے نقش کا نام ہے جو
ٹکی گوٹے پر کیا جاتا ہے اور نیز آئینون پر بھی
اور موتی چور بھی ایک قسم کا نقش ہے جو آئینون
پر مثل موتیون کی لڑی کے بذریعہ ہیر کنی کندہ
کیا جاتا ہے ہمکو ان دونون کا نام محاورہ اردو
مین نہین ملا - پس اوس آئینے یا جواہر کو فارسیون
نے الماس تراش کہا ہے جس پہ ہیرے کے
قلم سے نقش کیا گیا ہو - (۲) وہ آئینہ یا جواہر
جو ہیرے کے قلم سے تراشا گیا ہو - یا وہ چیز جو
خود ہیرے کو تراش کر بنائی گئی ہو جیسے ہم نے
ایک ہیرے کے ٹکڑے کو مدوّر تراشکر موتی کی
شکل بنائی جس کو ہیرے کا موتی کہہ سکتے ہین
پس فارسیون نے اسکو بھی الماس تراش کہا ہے
اور یہ اسم مفعول ترکیبی ہے یعنی الماس کا تراشا
ہوا - (۳) ہیرے کا قلم یا وہ قلم جس کی نوک پہ
ہیر کنی لگی ہوئی ہو جس سے آئینون اور جواہرات

نقش کرتے ہین یا آئینون اور جواہرات کو تراشتی
ہین - فارسیون نے اسکو بھی الماس تراش
کہا ہے اور یہ اسم فاعل ترکیبی ہے - یعنی الماس
کو تراشنے والا (ب) الماس کو تراشنا -

الماس تو | اصطلاح - بقول صاحب ہفت
و مؤید بکسر سین مہملہ و ضم فوقانی بمعنی دندان تو
مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است و متعلق
بہ معنی ششم الماس - ضرورت نداشت کہ
ذکر این کنیم (اردو) تیرے دانت -

الماس خالدار | اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول بحر و بہار نوعی از الماس معیوب کہ داغ
سیاہ یا سرخ داشتہ باشد و بیشتر را بیار بدین
شمارند خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ -
(سے) نقش داغی عیب باشد لوح ہای
سادہ را ؎ قیمتش نازل شود الماس چون شد
خالدار ؎ (اردو) خالدار الماس - جس پر
سیاہ یا سرخ خال ہون اور یہ کم قیمت ہوتا ہی
اور عیب دار - مذکّر -

الماس خجالت | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بہار و بحر کنایہ باشد از عرق خجالت -
مخفی مباد کہ الماس بمعنی عرق مذکور شد بر معنی ہشتم
الماس و این متعلق بہ ہمان است (امیر زا جلال
اسیر سے) بستون معدن الماس خجالت
گردید ؎ شبنم گل نتراشید دم تیشۂ ما ؎ (اردو)
عرق شرم - پسینے کے قطرے جو ندامت کی
وجہ سے چہرے پر آئین - مذکّر -

الماس دندان شدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر وانند کحال الحاح و فروتنی کردن
صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ و معاصرین
عجم ہم تصدیق این کنند مؤلف گوید کہ معنی
لفظی این دندان کسی ہمچو الماس تابیدن و تابیدن
دندان ہمان وقت ظاہر شود کہ لب باز شود و
دندان ظاہر گردد و این در وقتی می شود کہ
کسی بہ عجز و الحاح تشکی ظاہر کند کہ مشابہ خندہ

ندامت باشد فارسیان این را دندان نمودن ہم گفتہ اند کہ بجای خوش می آید (اردو) دانت نکالنا۔ بقول آصفیہ عجز ظاہر کرنا منت سماجت کرنا (میر سجاد سے) زلفون کے جب الجھتے ہین اس ساتھہ آکے بال ؛ دیتا ہے شانہ عاجزی سے دانت تب نکال ؛

الماس زنگ استعمال۔ بقول بہار و بحر در صفت تیغ مستعمل مؤلف گوید کہ موافق قیاس است کہ تیغ در آب و تابش مشابہ الماس باشد و عیبی نیست اگر برای دیگر اسلحہ ہم استعمال این کنیم کہ مماثل تیغ باشد در صفا و جلا (اردو) الماس زنگ۔ تیغ کی صفت مین کہ سکتے ہین۔

الماس رود اصطلاح۔ بہار با ستناد کلام فردوسی ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش مؤلف گوید کہ جز این نباشد کہ نام مقامی یا رودی باشد کہ در ان معدن الماس بود معاصرین عجم تصدیق خیال ما کنند و گویند رودی است در صفاہان (سے) ز رستم ہمہ سوی الماس رود ؛ بہنگام گنج است و باج و درود ؛ (اردو) الماس رود صفاہان مین ایک ندی کا نام ہے جس مین الماس کی کان ہے۔

(۱۰۱)

الماس ریختن استعمال۔ بمعنی الماس مصنوعی ساختن چنانکہ عرفی گوید (سے) بگدای علیم مرہم و الماس ریختم ؛ آن بر مراد راحت و این در گلوی دل ؛ (اردو) الماس ڈہالنا۔

الماس ریزہ استعمال۔ بقول بہار و انند تقلب اضافت معروف مؤلف گوید کہ اگرچہ معنی این عام است و لیکن فارسیان الماس ریزہ پارہ الماسی را گویند کہ بغایت کوچک و بالای انگشتر باشد یا بنوک قلم الماس کہ بکار حکاکی و نقاشی و ہم برای بریدن و سوراخ کردن بلور و آئینہ و جواہر و سنگ سخت و فولاد و امثال آن استعمالش کنند یا یکی از ریزہ ہای الماس

کہ بعد شکستن آن حاصل شود و استعارۃً چیزی تیز و نوکدار را ہم گفتہ اند کہ در جسم نخلد و تکلیفی دہد (عرفی سے) الماس ریزہ کس نخرد در دیار عشق؛ کانجا بتو تیا نبود صلح دیدہ را؛ (ظہوری سے) برہم نمی زند ہمہ شب دیدہ کز سرشک؛ الماس ریزہ در تہ پہلوست خاک را؛ (اردو) بقول آصفیہ ہیرے کی کنی۔ دکن مین ہیرکنی اور ہرکنی بہی کہتے ہین۔ ریزہ الماس جو حکاکی اور نقاشی کے کام مین آئے یا الماس کا ٹکڑا یا کوئی تیز اور نوکدار چیز جس کے چبنے سے تکلف ہو۔

الماس سفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است از قبیل دُر سفتن و این ادعای محض است (فیضی سے) اسباب بموج گریہ رفتہ؛ الماس بنوک شعلہ سفتہ؛ (اردو) الماس پرونا۔

(۱) الماس سودن | استعمال (۱) بمعنی

(۲) الماس سودہ | حقیقی است کہ سائیدن الماس باشد (عرفی سے) زحمت مکش ای خضر کہ از بیم ملامت؛ الماس بسایند بلب تشنہ لبانش؛ مولف عرض کند کہ از ہمین سند مصدر اصطلاحی (الماس بلب سائیدن وسودن) پیدا می شود کہ کنایہ باشد از زہر خوردن و (۲) بقول (صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب) کنایہ از برف ریزہای یخ بستہ (ناصری سے) الماس سودہ بیختہ بہ طرف صحرا ریختہ؛ تا ہر کہ زو بگریختہ مجروح از انش باستی؛ مؤلف گوید کہ این درحقیقت مرکب توصیفی است (اردو) (۱) الماس کو پیسنا گھسنا (۲) برف کے ٹکڑے۔ مذکر۔

الماس شربتی | استعمال۔ مرکب توصیفی بقول بہار و انند نوعی از الماس مؤلف گوید کہ الماس سرخ نیم رنگ باشد و کمیاب۔ (اردو) شربتی الماس۔ گلابی الماس۔ مذکر۔

الماسِ شیرین | اصطلاح۔ بقول صاحب عجم

نوعی از الماس مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ ہمین قسم را الماس شربتی نامند کہ گذشت (ار دو) الماس شیرین ایک قسم ہے الماس کی اور یہ الماس سرخ کے اقسام مین داخل ہے جس کا ذکر لفظ الماس پر ہوا ہے ۔

الماس فعل | اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار در صفت تیغ مستعمل ۔ یعنی چیزی کہ فعل او در کشتن مثل الماس باشد و در جلا و صفا ہم (ار دو) فارسیون نے تیغ کی صفت مین الماس فعل کا استعمال کیا ہے جیسے الماس رنگ ۔ الماس بار ۔

الماس گداختن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است و ادعای شاعرانہ چنانکہ فیضی گوید (ع) بگداختہ الماس جگر تاب کہ دیدہ ؛ بر آتش تیز موج آب کہ دیدہ ؛ (ار دو) الماس گلانا ۔

الماس گون | اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار مرادف الماس رنگ کہ گذشت و بصفت تیغ مستعمل (ار دو) دیکھو الماس رنگ ۔

الماس نباتی | اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر از قبیل الماس شیرین نوعی از الماس ۔ بہ تحقیق ما الماسی کہ رنگش سپید محض نباشد ہمچو مروارید (ار دو) الماس کی ایک قسم کا نام الماس نباتی ہے ۔ جس کا رنگ مثل موتی کے میلا ہوتا ہے ۔

الماس نشاندن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است (فیضی ع) یاقوت ز دیدہ ام فشاندی ؛ الماس بہ سینہ ام نشاندی ؛ (ار دو) الماس جڑنا ۔ بٹھانا ۔

الماس نہادن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از سندی کہ پیش کردہ مصدر مرکب (الماس بر دل افگار نہادن) پیدا است کہ معنی آن تازہ کردن زخم است و بس (عرفی ع) گر راہ بہ حرم کدہ عشق بیابی ؛ الماس بہ بر دل افگار دگر ہیچ ؛ (ار دو) الماس زخم پر چھڑکنا ۔ زخم کو تازہ کرنا ۔

الماس یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حقیقی حاصل کردن الماس است وبس (ظلمه مزوری سے) الماس لطافت از کجا یافته؛ کان لعل چنان بحیله بشکافته؛ (اردو) الماس پانا۔

الم الم بقول برہان بضم دو ہمزه و لام وسکون دو میم گروه گروه و فوج فوج بود چه الم بمعنی نوع وگروه است۔ صاحبان بحر و سروری و ناصری ہم ذکر این کرده اند و صاحب جہانگیری در خاتمة الکتاب تحت دستور پنجم (لغات غریبه) بذیل (الام الام) این را آورده بخیال ماجزین نیست که مخفف آلام الام باشد که بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمد۔ انجا ندکور (اردو) دیکھو الام الام۔

الم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی رنج و غم داشتن و مبتلای آن بودن است (رفیع قزوینی سے) مگو که صید حرم گر شدم چه غم دارم؛ که از تغافل صیاد صد الم دارم؛ (عرفی سے) در وصل تو دانم دل عرفی المی داشت؛ آخر بکنایت گله از شرم و ادب کرد؛ (اردو) مبتلاے غم و الم ہونا۔

الم دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی رنج و غم کشیدن است (قاسمی گونا بادی سے) ہمه عاجزیم و الم دیده ایم؛ زبیداد دوران ستم دیده ایم؛ (اردو) رنج و الم میں مبتلا ہونا۔

الم رسیدن استعمال۔ بمعنی رنج رسیدن است (انوری سے) از تیغ تو ای بقای دولت؛ منکر المی رسد فنا را؛ (اردو) الم پہنچنا بقول امیر رنج پہنچنا؛ (نواب مرزا شوق سے) پہنچا مان باپ سے اگر ہے الم؛ اس کا کرنا نہ چاہیئے تمہیں غم؛

الم زده استعمال۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی اند وہناک دیگر کسی از محققین ذکر

این نکرد ولیکن موافق قیاس است و معاصرین عجم استعمال این می کنند (اردو) الم زدہ ۔ غم زدہ۔

ع **الم فزودن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ شدن غم و الم است ۔ (شاپور طہرانی ؎) چہ در طرب کشاید ز نوای عود ما راچہ کہ زہر ترانہ او المی فزود ما را (اردو) رنج و غم زیادہ ہونا ۔

ا **المعنی فی بطن الشاعر** مثل ۔ بقول بحر استعمال این در جائی کنند کہ معنی بیتی یا عبارتی خوب دریافت نشود یا محض بی معنی باشد بہار گوید کہ عنصر دانش آوردہ کہ معاویہ لفظی گفتہ بود در نہایت فصاحت و بلاغت و پیچیدگی و قصد امتحان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام داشت کہ آیا معنی آنرا می توانند بر آورد یا نہ و ازان لفظ خنجر بر می آمد وقتی کہ آن ابیات را پیش حضرت می فرستد با معان نظر قصد او رافہمیدہ بر گوشہ آن پارہ کاغذی نوسید کہ "المعنی فی بطن الشاعر" و ازان روز مثل شدہ و استعمال این در جائی کنند کہ معنی بیتی و عبارتی خوب دریافت نشود یا آن محض بی معنی باشد انتہی مؤلف گوید کہ فارسیان ہمین مثل را بجائی زنند کہ معنی مقصود از الفاظ بر آید (اردو) مثل امیر اللغات نے اسی مثل کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ شعر کے معنی شاعر کے دل میں لفظوں سے ظاہر نہیں ہوتے ۔ جہاں مکنون خاطر لفظوں سے ظاہر نہیں ہوتا وہاں طنزاً کہتے ہیں (انتہی) دکن میں ایسے ہی محل پر یہ مثل مستعمل ہے اور نیز یہ بھی کہ "آپ کا مطلب آپ ہی جانیں"

الم کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف الم دیدن است کہ گذشت ۔ (مفید بلخی ؎) ز تو در و بازمانی شود آزردہ خاطر کہ ز داغ دل چو ماہم المی کشیدہ باشی (عرفی ؎) دلم ز جور خسیسان الم کشد ورنہ ہنگر دستم مردم اصیل مراد (اردو) مبتلائے رنج و غم ہونا ۔

ﻫ ۔ افسوس ہے کہ مقدم مؤخر ہوا

(۱) الم گداختن	استعمال - صاحب آصفی	چاشنی ستم و به لطف الم گداز را به مؤلف گوید که
(۲) الم گداز	ذکر (۱) کرده و بهار (۲)	(۱) بمعنی کم کردن رنج و غم باشد و (۲) اسم فاعل
را آورده از معنی ساکت و سند هر دو از کلام عرفی		ترکیبی بمعنی کم کننده رنج و الم (اردو) رنج و الم
است (ص) آه که طبل جنگ زد آنکه نگاه آشتی		گھٹانا - رنج و غم کو گھٹانے والا - کم کرنے والا -

الموت | بقول برهان و جهانگیری بفتح اول و ثانی بر وزن جبروت نام قلعه ایست مشهور که مابین قزوین و گیلان واقع است و آنرا بسبب ارتفاعی که دارد آله موت گفتندی بمعنی عقاب آشیان چه آله بمعنی عقاب و آموت بمعنی آشیان باشد و چون عقاب در جاهای بلند آشیان می کند آن قلعه را بدین نام خواندند و بکثرت استعمال الموت شده گویند که در زمان سلطان ملکشاه حسن صباح گرفت و مدتها در تصرف ملاحده بود و تاریخ گرفتن آن نیز الموت است (یعنی ۴۷۷) صاحب ناصری فرماید که از ترجمهٔ وسایر که ساسان پنجم کرده مود را بمعنی عقاب آورده و تاء و دال بیکدیگر تبدیل می یابد چنانکه تود و توت اندرین صورت مود بمعنی عقاب و اله بمعنی خانه باشد و الموت بمعنی خانه عقاب چنانکه صبای کاشانی گفته (ص) ماکیان را بود ار مخلب و منقار دلی ؛ صید را مخلب و منقار بباید چون مود ؛ از خراطین و زخر دب کسی خواست پرند کرم بایست ز ابریشم و برگش از توده ؛ و فرماید که موید اینست الاچیق که خانه ایست از نی و چوب (عبد القادر نائینی (ص) کراست قدرت آن کین حصار گردون را ؛ بجای خویش بدارد چو قلعهٔ الموت ؛ صاحب رشیدی گوید که اصل این آله آموت بود بمعنی عقاب آشیان زیرا که عقاب آشیان خود جای بلند می کند و این قلعه نیز بر کوه بلند واقع شده و بحواله آثار البلاد گفته

کہ آموت بمعنی تعلیم است وچون پادشاہی بجہت شکار عقابی براہ کوہ رفت ومقامی وسیع ومنیع دید قلعۂ ساخت والموت نام کرد زیراکہ بتعلیم عقاب در انجا رسید وبرین تقدیر آموت مخفف آموختہ باشد خان آرزو در سراج فرماید کہ قلعہ ایست در قہستان وبر آموت بمد دوہ اول وسیم قبل واو گوید کہ بمعنی آشیان جانوران شکاری وبقول بعض مطلق آشیانہ وازین مرکب است الموت کہ نام قلعہ ایست وآن مرکب از الہ کہ بمعنی عقاب است وآموت بمعنی آشیان وچون قلعہ مذکور در غایت ارتفاع بود وعقاب وغیرہ در قلل جبال آشیانہ می کنند بدین نام موسوم شد وبقول بعض مخفف آموخت کہ بہ رہنمائی عقاب قلعہ ساختند انتہی مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان موت را بمعنی عقاب آوردہ وبقول شان الہ بمعنی عقاب ہم آمدہ وہمین معنی در ممدودہ ہم گذشت۔ حاصل انیست کہ در وجہ تسمیۂ این محققین نازک خیال طبع آزمائیہا کردہ اند وجا دارد کہ ما ہم کنیم ولیکن اگر ہوس است ہمین قدر بس است (اردو) الموت - ایک قلعہ کا نام جو قزوین اور گیلان کے درمیان واقع ہے -

النجان | بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول وکسر ثانی وسکون نون وجیم بالف کشیدہ ونون دیگر زدہ نام الکہ ایست در صفاہان کہ برنج در انجا حاصل می شود وپشۂ بسیار ہم دارد مؤلف گوید کہ لنجان بدون الف ہم بہمین معنی آمدہ وآلنج آلو را گویند چنانچہ در ممدودہ گذشت جا دارد کہ دران سرزمین ہمچون برنج پیدوار آلو ہم بزمانی باشد وآنرا در وجہ تسمیہ دخلی باشد وبقول ناصری نام این الکہ بلنجان ہم ہست وجا دارد کہ مبدل بنجان باشد کہ رای مہملہ بہ لام بدل شود ہمچون چنار وچنال وتبدیل الف بابای موحدہ خلاف قیاس

صورت گرفته وجا دارد که اصل این النگان باشد که النگ سبزه زار را گویند چنانکه می آید
وکاف فارسی به جیم بدل شده النجان شده همچون لگام و لجام ومقام پیدا وار برنج را سبزه
زار گفتن غلط نباشد که فرسخها زمین سرسبز بنظر می آید والف ونون آخر افاده معنی ظرفیت علت
می کند وجا دارد که زائد باشد ومی توانیم که برای جمع گیریم از قبیل درختان والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) النجان ۔ صفاہان مین ایک سرزمین کا نام ہے جہان چاول کی پیدا وار ہے
اور بہیر کثرت سے ہین ۔

النگ | بقول برہان وسراج وجامع بفتح اوّل (۱) بمعنی دیواریکہ برای گرفتن قلعه
ومحافظت خود سازند ۔ صاحبان ناصری ورشیدی وجہانگیری درخاتمہ کتاب) بذیل
دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ اند و وارستہ صراحت کند کہ ہمین باشد
مورچال (خسرو ــــــ) پس شتیش النگ گل کشیدہ ؛ سپہ را در درون دل کشیدہ ؛ ماذکر
این در محدودہ بہ معنی دوم ش کردہ ایم ۔ صاحب ہفت بہر سہ معانی ۱ و ۲ و ۳ صراحت کافی
فارسی کردہ بخیال ما این لغت سنسکرت است بمعنی دیوار و در ہند ہم بزبان ہندی ہمین
معنی دارد و استعمال این در اردو ہم بہمین معنی آمدہ ولیکن صاحبان ساطع وامیر اللغات وفرہنگ آصفیہ
معنی این در ہندی بمعنی طرف وجانب وپہلو نوشتہ اند وصاحب آصفیہ بمعنی قطار ہم آوردہ
ناسخ دہلوی گوید (ــــــ) آئینہ خانہ دل ویران ہے کیا وسیع ؛ سد سکندر ایک اسی کی النگ
ہے ؛ توانیم عرض کرد کہ معنی اصلی این در سنسکرت قطار باشد ومجازاً برای دیوار مستعمل شدہ
وفارسیان استعمالش بسبیل مجاز بمعنی دیواری کردند کہ برای محافظت خود سازند (اردو)

دیکھو النگ کے دوسرے معنی۔

(۲) النگ - بقول برہان و سراج و جامع جمعی کہ مردم بیرون قلعہ جا بجا بجہت گرفتن قلعہ و مردم قلعہ بواسطہ محافظت قلعہ تعین کنند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) این را آوردہ ما ذکر این در مدودہ بر معنی سوم کردہ ایم خیال ما است کہ این معنی مجاز معنی قطار است کہ بضمن صراحت ماخذ بذیل معنی اول گذشت کہ صف مردم ہم قطار را ماند یا مجاز معنی دیوار کہ بہ نمبر (۱) مذکور شد کہ صف مردم ہم مشابہ دیواری است حیف است کہ سند این پیش نشد (اردو) دیکھو آلنگ کے تیسرے معنی۔

(۳) النگ - بقول برہان و ناصری و وارستہ و سراج بضم اول سبزہ زار و فرماید کہ بدین معنی ترکی باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ (زلالی ؎) ز پاس عدلش در چشم شیر بیشہ علوی ؛ چرد چو برۂ آہو برین النگ سنارہ مؤلف گوید کہ ذکر این در مدودہ بر معنی چہارم گذشت محققین ترکی زبان این را ترک کردہ اند ولیکن معاصرین ترک تصدیق این معنی کنند پس عجب نیست کہ فارسیان ہمین لغت ترکی را استعمال کردہ باشند یا بالعکس آن (اردو) دیکھو آلنگ کے چوتھے معنی۔

(۴) النگ - بقول وارستہ بمعنی مطلق دیوار باغ و قصر ہم (میرم شاہ قزوینی ؎) کونت در بہشت بود موی در سرش ؛ در چشم اہل ذوق النگ در بہشت ؛ ما ذکر این تعمیم بر معنی پنجم آلنگ در مدودہ کردہ ایم۔ صاحب انند از ظہوری سند دہد کہ در صفت اسپ گفتہ (؎) چہ چمن ہا فگندہ از چمنی ؛ گشتہ تا در النگ دہر چمان ؛ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ

کہ بمعنی اول کردہ ایم متعلق است باین معنی ہم (اردو) حصار۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ احاطہ۔ چاردیواری (اسیرؔ) شاد ہے دل قیدی زلف بت بے پیر کا ۔ ہاتھ آیا ہے حصار عافیت زنجیر کا ۔

(۵) النگ۔ بقول خان آرزو در چراغ بضم اول و فتح دوم و سکون نون و کاف فارسی بمعنی صحرا باشد (تاثیرؔ) در عرصۂ باغ تختہ سنگی ۔ افتادہ چو پشتہ در النگی ۔ صاحب لغات ترکی آولنگ را بہ تفخیم ضمہ بمعنی دشت شیر آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ فارسیان واو علامت ضمہ راکہ در رسم الخط ترکی نوشتہ میشود ترک کردند و النگ را بضم اول بمعنی مطلق دشت و صحرا استعمال کردند کہ مفرس باشد (اردو) جنگل۔ بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو اغریوس۔

النگہ بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و فتح کاف شعلہ آتش راگویند۔ صاحب ہفت این را بکاف نوشتہ و صراحت نمی کند کہ عربی است یا فارسی و صاحب انند بکاف عربی گوید و لغت فارسی۔ بخیال ما کاف فارسی است فارسیان ہای نسبت بر لغت آلنگ زیادہ کردہ النگہ کردند و معنی لفظی این منسوب بہ دیواری کہ برای محافظت لشکریان سازند و کنایہ از شعلہ کہ ہمچون دیوار بلند شود و بدان محافظت ہم کنند چنانکہ لشکریان اطراف خود برای محافظت دیواری کشند و گوی ہمچون خندق سازند ہمچنان آتش ہم روشن کنند تا کہ فاصل باشد میان خود و لشکر غنیم از ینجاست کہ آلنگ اگرچہ بمعنی دیوار است ولیکن بمعنی خندق وگوی ہم بمجاز مستعمل پس منسوب بہ دیوار مذکور رامجازاً

بمعنی شعلهٔ آتش گرفتن درست باشد و بکثرت استعمال مطلقاً بمعنی شعلهٔ آتش استعمال یافت (اردو) شعله۔ مذکر۔

النی | بقول برہان و رشیدی و جامع بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث به تحتانی زده چوب بازوی دروازه را گویند۔ صاحب ناصری گوید که ظن غالب است که این لغت ترکی است صاحب سروری بحوالهٔ تحفة السعادت ذکر این کرده مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان باشد محققین ترکی ازین ساکت اند و جا دارد که مفرس گیریم از لغت سنسکرت النگ که بقول صاحب ساطع بمعنی گوشه و طرف و جانب آمده فارسیان کاف را به تحتانی برخلاف قیاس بدل کرده باشند و برای چوب بازوی در نام نهاده باشند و بهتر آنست که اسم جامد فارسی زبان گیریم که تبدیل خلاف قیاس پسند خاطر ما نیست فارسیان چار چوب در را دریواس گویند و هندی آن چوکهٹ و ازین چار چوب چوب زیرین را آستان و فرودین نام است و چوب بازوی در را النی (اردو) چوکهٹ کی بازو کی لکڑی۔

الو | بفتح اول و دوم و سکون واو معاصرین عجم شعلهٔ آتش را گویند۔ صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده و بخیال ما جزین نیست که بر لفظ آل که در ترکی زبان بمعنی سرخ گذشت واو نسبت زیاده کرده آلو کردند و ممدوده در استعمال بمقصوره بدل شد و معنی لفظی این منسوب به سرخ و کنایه از شعلهٔ آتش و جا دارد که فارسیان بر لغت لو که در سنسکرت بمعنی پرتو و شعلهٔ چراغ یا زبانهٔ آتش آمده (چنانچه صاحب ساطع ذکر این کرده) الف وصلی زیاده کرده استعمال کرده اند و این بهتر است از ماخذ اول الذکر (اردو)

و۔ بقول آصفیہ شعلہ آتش۔ دیکھو افعی زرفام۔

الوا بقول برہان وہفت وجہانگیری بروزن حلوا (۱) صمغی باشد بسیار تلخ و آنرا بعربی صبر گویند وبہترین آن سقوطری و (۲) نام شخصی کہ نیزہ رستم را برمیداشت و نیزہ دار او بودہ و باین دو معنی بکسر اوّل ہم آمدہ وبضم اول ہم (۳) ستارہ را گویند کہ بعربی کوکب خوانند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم وسوم برای معنی اوّل سند دہد (سلہ) زکین و مہر او گردون نماید رنج و راحت را؛ زقوت لطف او دوران دہد الوا و حلوا را؛ (فردوسی ۵۲) یکی کابلی بود الوا بنام؛ سبک تیغ کین برکشید از نیام؛ کجا نیزہ رستم او داشتی؛ پس پشت او ہیچ نگذاشتی؛ (اسعد سلمان ۵۳) زبس بدائع چون بوستان پر از انوار؛ زبس جواہر چون آسمان پر از الوا؛ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوّم کردہ صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل فرماید کہ نام درختی است معروف کہ عصارۂ آن صبر است و بذکر معنی سوم دوّم را ترک کردہ و صاحب جامع ذکر معنی سوم نکرد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی اول ہمان است کہ انرا بہندی ایلوا نامند و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ صحیح بہ نون عوض لام انوا باشد جمع نوء بمعنی منازل قمر (انتہی) صاحبان ناصری و رشیدی در سند معنی سوم پیروی خیال خان آرزو کردہ اند و در مصرع دوم سعد سلمان انوا بنون صحیح خیال کردہ اند۔ محققین نازک خیال خصوصاً خان آرزو در بعض لغات اصلاح دہد و بعض محققین در کلام استادان ہم ہمین قسم عمل کنند۔ بخیال ما الوا بمعنی اول بالکسر باشد ہمان ایلوا کہ در ہندی دواہیست بسیار تلخ صاحب ساطع بر ایلوا فرماید کہ عصارہ نباتیکہ آن را در فارسی الوا و در عربی صبر نامند پس خرابی نیست

که فارسیان تحتانی را حذف کرده استعمال کردند وبسبب عدم علم از ماخذ بالفتح هم استعمال
یافت پس این مفرس باشد و آلوا بمعنی دوم مجاز معنی سوم است که نیزه بردار رستم را ستاره
نام کردند بنظر بر صفات و شهرت و پایهٔ بلندش حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که اصلش
آلو لغت ترکی است که بقول صاحب کنز که محقق زبان ترک باشد بمعنی ستاره آمده فارسیان
استعمالش بمقصوره کردند و الف زایده در آخرش زیاده کرده آلوا ساختند و این هم مفرس باشد
و سعد سلمان در کلام خود استعمال این کرده و معنی مصرع دومش واضح تر است حیف است
که صاحبان ناصری و رشیدی در کلامش اصلاح نامرغوب کنند یعنی آلوا را به نون دوم
انوا قرار دهند و خان آرزو اصل لغت را اصلاح فرماید و صحیح به نون دوم انوا داند و بقول
هرسه محققین انوا به نون دوم جمع نو باشد و نو بمعنی منازل قمر و بقول صاحب انند (عربی)
بمعنی ستارهٔ مائل بغروب یا منزلی از منازل قمر و جمع آن انوا - پس ملاحظه باید کرد بر معنی
شعر سعد سلمان که اگر این هر دو معنی را در مصرع دومش گیریم چه لطافت بر می خیزد - فتأمل -
بخیال ما هیچ ضرورت ندارد که ایجاد بنده کنیم اگرچه گنده باشد - از ماخذی که بالا گذشت مارا
در صحت آلوا به لام دوم تاملی نیست و کار ما نیست که در کلام اهل زبان اصلاح دهیم
صاحب محیط نسبت معنی اول فرماید که بالضم صبر را گویند و بر صبر گوید که این را به عبرانی حلوا
و به لاطینی الوئیس و الیوز و بترکی آزوا و بیونانی و رومی الیا و بفارسی قدیم آلوا و عامه زرده و
شبیا و باصفهانی جدوار او بانگریزی الیموز و بهندی ایلوا و کالا نامند - آن عصارهٔ جامد نباتی
باشد - طبع آن گرم و خشک در دوم مرکب القوی مسهل - مجفف ابدان و منافع بسیار دارد - الخ

(اردو) (۱) ایلوا۔ بقول امیر (سندی) مذکر۔ صبر۔ گھی کوار کے مغز کا خشک کیا ہوا عصارہ اور بقول بعض ایک درخت کا گوند نہایت تلخ۔ بدمزہ (۲) رستم کے نیزہ بردار کا نام آلوا تھا۔ (۳) ستارا۔ مذکر۔ دیکھو اختر کے پہلے معنی۔

الواط بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح اوّل بمعنی مسخرہ باشد مؤلف گوید کہ ماخذ این لغت عرب لوطہ است کہ بقول منتخب بمعنی لگل رفتن در چیدن واندودن حوض وعمل قوم لوط کردن است (انتہی) معاصرین عجم بزیادت الف وصلی در اول و الف زایدہ بعد واو بمفرس کردہ اند و بمعنی مسخرہ مستعمل دیگر ہیچ (اردو) مسخرہ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر وہ شخص جس پر ٹھٹھہ کیا جائے۔ ٹھٹھے باز۔ ظریف۔ وہ شخص کہ جس پر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسے۔

الوان بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح اول (۱) بمعنی رنگ کاری است مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است جمع لون (۲) بمعنی گوناگون ولیکن معاصرین عجم برخلاف قیاس استعمال این بمعنی رنگ کاری کردہ اند و استعمال شعرای فرس بمعنی حقیقی اوست (صائب ۵) قناعت کن بہ نان خشک تا بی آرزو گردی ؛ کہ خواہشہای الوان است نعمت ہای الوان را ؛ (اردو) (۱) رنگ کاری۔ رنگ سازی۔ موتنث (۲) طرح طرح کے قسم قسم کے۔

الوان آمیختن استعمال۔ بمعنی جمع کردن اقسام بمعنی حقیقی است چنانکہ انوری گوید (۵)	طبع نامیزد بی رخصتش الوان حدوث ؛ عقل نشناسد بی دفترش اکثر زاقل ؛ (اردو)

(۲۴۶)

مختلف اقسام کو ایک جگہ جمع کرنا۔

الوان خاتم سازی استعمال - مرکب اضافی است (۱) بمعنی اقسام خاتم سازی و معاصرین عجم (۲) بمعنی سنگ موسیٰ استعمال کردہ اند و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و این تصرف در معنی برخلاف قیاس الفاظ تعجب خیز است و قیاس ما بدریافت وجہ تسمیہ قاصر (اردو) (۱) قسم قسم کی کاریگری جو خاتم سازی میں کی جائے یعنی انگوٹھیوں کے بنانے میں اقسام کی کاریگری - مونث (۲) سنگ موسیٰ - بقول آصفیہ (اسم مذکر) ایک قسم کا سیاہ خوش نما پتھر۔

الو بالو استعمال - بفتح اول در محاورہ معاصرین عجم قسمی است از میوہ - صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ در ممدود گذشت و صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم - ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجہ مقامی است (اردو) دیکھو آلو بالو۔

الوج بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو و جیم نوعی از مخلصہ و آن رستنی باشد بسیار درشت و خشن و گل آن کبود و تخمش سیاہ در سنگستان و کوہستان ہا روید - صاحب محیط گوید کہ نوعی از مخلصہ و آنرا بفارسی کازریسک نامند و حیف است کہ صاحب محیط ذکر کازریسک نکرد و بر کازرگ گوید کہ اسم آلوج است و بس و بر مخلصہ نوشتہ کہ از خورندش خلاص دامان می یابند از سم افعی و غیرہ و آن نباتی است مختلف الانواع و بحسب مکانہا مختلف الشکل می باشد و تا ہفت قسم دیدہ اند و ہمہ با تلخی و گل ہمہ منکوس و شبیہ بہ مجمجہ و آنرا بلغت اندلس محاجم نامند و قسم پنجم آن را ساق مربع و برگ مدوّر و مشقق و شبیہ برگ

بادرنجبویه و بی بود و طعم آن تلخ و این قسم در کوه طرابلس و نواح آن از بلاد شام و نبست آن کوهستان و زمین های سخت و فرماید که بقول بعض مخلصه راسه نوع است یک نوع آن را بشیرازی کازریک (بهر دو رای مهمله) نامند و بفارسی بقل شامی بالجمله مزاج آن گرم و خشک در اوّل سوم و آشامیدن آن جهت رفع قولنج صعب و تحلیل اخلاط لزجه و تقویت معده و جگر و طحال نافع و منافع بسیار دارد و صاحب مخزن هم این را ترک کرده و بقول صاحب انند الوج لغت فارسی است (الخ) (اردو) ایک پودے کا نام الوج ۔ کازریک ۔ کازریک ۔ بقل شامی ہے جس کو مخلصہ کے اقسام سے ایک قسم کہا گیا ہے افسوس ہے کہ اس کا مشہور نام نہیں معلوم ہو سکا ۔ یہ گرم و خشک ہے اور مرض قولنج کو دفع کرتا ہے اور معدہ اور جگر کے لئے مقوی ۔

الوچه معاصرین عجم بفتح اوّل و چهارم استعمال این کنند بمعنی ثمری که مشابه آلو بخارا است ۔ صاحب رہنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده مؤلف گوید که این همان است که در ممدوده گذشت ممدوده و مقصوره چیزی نیست نتیجه لب و لهجه مقامی است و بدین وجه که قد این از آلو خردتر باشد فارسیان کلمه چه بر آخر آلو زیاده کرده اند که افاده معنی تصغیر کند همچون باغچه و طاقچه ۔ (اردو) دیکھو آلوچه ۔

الوداع بقول صاحب منتخب وداع لغت عرب است بالفتح بمعنی بدرود و با الف لام در اولش بقاعده عربی است فارسیان همین لغت عربی را با الف لام بر وقت رخصت و مفارقت استعمال کنند و با مصدر گفتن هم که در ملحقات آید (ظهوری ۵) الغزارای عقل

سلطان جنون لشکر کشید: الوداع ای سرغرور حسن خنجر برکشید: (اردو) الوداع۔ بقول امیر عربی۔ بمعنی رخصت (سحر ۵) الوداع اے در ودیوار چلے ہم گھر سے: قیس پہرپکا ہناین بادیہ پیما ہوکر:۔

الوداع گفتن استعمال۔ بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی وداع کردن بخیال ما گفتن ہمان قسم است کہ برآب گفتن بصراحت	این کردہ ایم حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) الوداع کہنا۔ رخصت ہونا۔ رخصت کرنا۔

الوط بضم اول و دوم بقول بہار رند واوباش و فرماید کہ بعضی گویند ظاہرا جمع لوطی است از عالم رنود و صدور کہ جمع رند و صدر است و این قسم جمع عربی را فارسیان در الفاظ خود می آرند بلکہ لفظ فارسی را بروزن عربی نیز استعمال کنند مثلاً اکوان و اکواس جمع کون وکس و نظائر این بسیار است و بالآخر گوید کہ درین تامل است چہ در رنود و صدور حرف را و صاد ہرکدام فا کلمہ است پس اصلی بود و ہمزہ الوط از حرف اصلی نیست پس جمع لوطی چہ طور درست باشد مگر آنکہ گوئیم کہ در لفظ تحریف شدہ و صحیح لوط بروزن سقوط است بر قیاس ہنود کہ جمع ہندی است (انتہی) خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ ہر دو محققین سند استعمال این پیش نکردہ اند و در استعمال معاصرین عجم الواط بمعنی مسخرہ گذشت وبس (اردو) اوباش۔ بقول امیر (عربی) بدچلن۔ آوارہ مزاج (قلق ۵) کہین ایسا نہو کہ یہ اوباش: گھات سے کرتے ہون ہماری تلاش:

الوند بقول سروری و برہان بروزن و معنی اروند۔ نام کوہی است مؤلف گوید کہ ہمین لغت

در ممدوده هم گذشت و برخی از ماخذ هم همدر انجا د ماخذی دیگر بر معنی۱ ول ار ونده هم مذکور د
بلحاظ آن این مبدل آروند باشد که فارسیان رای مهمله را به لام بدل کنند همچون چنار و چنال
صاحب ناصری گوید (ع) از ابر بهاری است زبس چشمه که جاری ؛ شد دامن این تل همه
چون دامن الوند ؛ خان آرزو در سراج فرماید که گویند دوازده هزار چشمه از دامن این کوه
بر می آید (اردو) دیکهو اروند-

الہ بقول برهان و جامع (۱) بفتح اول و بضم ثانی و ظهور ها عقاب را گویند و آن پرنده ایست
معروف که پرا در ابر تیر نصب کنند و با تشدید ثانی هم درست باشد و (۲) بفتح اول و ثانی
و خفای های هوز مقل ازرق باشد که صمغ مانند است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی
نسبت معنی دوم فرماید که بهندی آنرا گوگل خوانند بهر دو کاف فارسی - صاحب محیط بر عقاب
فرماید که بترکی قراقوش و بفارسی الہ و آلوه و بهندی قآب و گیده نامند و آن طائریست معروف
بزرگ جثه سیاه رنگ و از جمله طیور شکاریست گوشت آن گرم و خشک در دوم و گویند در
اول - جهت برودت و ریاح و رطوبت نافع و قریب بگوشت گاو است و اکتحال زهره
آن جهت ابتدای نزول آب در چشم و حدت بصر و تقویت آن نافع و منافع بسیار دارد
(الخ) و نسبت معنی دوم بر مقل فرماید که بسریانی مقلا و برومی بذالیون و بیونانی ماوتیقون
و افلاطن و بترکی قاراه و بعربی نفر و کور و مقل الیهود و به فارسی بوی جهودان و بهندی
گوگل نامند و آن صمغ درختی است و بهترین آن ازرق و گویند که این صمغ درختیست دوم
است - طبع آن گرم در اول سوم و خشک در دوم - محلل است حتی که خون جامد را د ملین

منفعج کا سر ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ معنی دوم ہم لغت زبان فارسی است (اردو) (۱) عقاب - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - ایک سیاہ رنگ کے شکاری طاقتور، بلند پرواز پرند کا نام جو آدمی کے برس دن کے بچہ تک کو اٹھا کر لیجاتا ہے ایک قسم کا گد (ناسخ سے) نہ ملے گا کبھی شکار یقین ؛ گو عقاب کمان بلند ہوا ؛ (۲) گوگل - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک درخت کے گوند کا نام جو ذائقہ مین تلخ اور بہت سی قسم کا ہوتا ہے - ہندو لوگ اکثر اپنے دیوتاؤن کو اسکی دہونی دیا کرتے ہین (شیخ باقر لکھنوی سے) گوگل جلا کے سیکڑون سفلی عمل پڑہے ؛ اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا ؛

الہام | بکسر اوّل بقول صاحب منتخب لغت عربست معنی در دل افگندن و آنچہ در دل فگند خدای تعالی خیر باشد یا شر - اما اکثر استعمال او در خیر باشد فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و برای معنی مصدری با مصدر کردن (انوری سے) با چو تو صاحبقران بذکر نیز زدی ؛ وین سخن الہام آسمان برین است ؛ (بدر چاچی سے) محمد شاہ بن تغلق کہ چون بر تخت حکم آید ؛ کند الہام ربانی ز راز غیب الہامش ؛ (اردو) الہام بقول امیر (عربی) مذکر - القا (بحر سے) ہم ہین شاگرد خدا اپنا عقیدہ ہے یہی ؛ بحر مصرع بہی نہ موزون ہو جو الہام نہ ہو ؛

الہزل الذی یراد بہ الجد | این بدیعہ ایست از بدائع کلام - صاحب حدائق فرماید کہ کلام بہ ہزل باشد اما مراد ازان جد بود نہ ہزل چنانکہ (سے) از آخر کار عالم اندیشہ کنید ای سور کنان زماتم اندیشہ کنید ؛ با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش ؛ از آتشک جہنم اندیشہ کنید ؛ اگرچہ

معنی این ہزل است ولیکن مفاد آن ہمہ حکمت مؤلف گوید کہ فارسیان از برای این نامی دیگر در فارسی زبان ندارند وہمین اسم عربی را استعمال کنند (اردو) الہزل الذی یراد بہ الجد- ایک صنعت کا نام ہے صنائع بلاغت سے جس کے معنی بادی النظر مین ٹھٹول ہون اور مراد ومقصد حکیمانہ- مترجم حدائق نے اس کی ایک مثال دی ہے (س) اہل دنیا کو خواہش زر ہے سدا٭ اور سر مین خمار ہے ہمیشہ مے کا٭ زر جیفہ ہے اور طالب اسکا ہے سگ٭ اور بادہ ہے خون حیض زال دنیا٭ ہمنے بھی ایک رباعی اسی صنعت مین لکھی ہے (س) بک بک نہ کرو زبان سنبھالو صاحب٭ دانت اپنے نہ اسطرح نکالو صاحب٭ کڑوی نظر آتی ہے نصیحت لیکن٭ شیرینی مطلب کا مزا لو صاحب٭

الہی بہار گوید کلمہ ایست کہ از جہت تیمن و تبرک ابتدا آن کنند خاصۃً در وقت مناجات والتماس دعا چنانچہ درین بیت جامی (س) الہی غنچۂ امید بکشای٭ گلی از روضۂ جاوید بنمای٭ و فرماید کہ بعضی جا لفظ الہی محض برای یمن و برکت بی ملاحظۂ معنی اصلی یا بطریق تکرار آید بلکہ اختلاف خطاب وغیبت دریک کلام لازم آید چنانکہ نعمتخان عالی گوید (س) بہ غیبت ہر کہ حق آشنائی را نگہدارد٭ الہی ہر کجا باشد خدا باشد نگہدارش٭ و فرماید کہ درین جا لفظ خدا از قبیل وضع مظہر بجای مضمر است و برین تقدیر معنی قول او (خدا باشد نگہدارش) تو باشی نگہدار او فافہم وتامل فانہ دقیق (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بخیال ما ترجمۂ الہی خدای من وتکرار لفظ خدا در مصرع دوم محاورہ اہل زبان است وہمچنین درین مصرع (ع) کرم کردی الہی زندہ باشی٭ لفظ الہی بجای (خدای من بکند) واقع شدہ واین ہم محاورہ اہل لسان

باشد و بس (اردو) الہی - بقول امیر- آیہ مین یای متکلم ہے - میرے اللہ - دعا یا بد دعا و تعجب و حیرت کے لیے (آتش ؏) الہی بازوے قاتل مین زور دست قدرت ہے ؛ زندہ بی ہے اسی کے دم سے آب خشک خنجر مین ؛ (ظفر ؏) الہی دل گیا کیونکر نکل کانٹا سا حیران ہون ؛ نہ اک سوراخ سینہ مین نہ اک روزن بغل مین ہے ؛

الہی پناہ | اصطلاح - بہار گوید کہ از قبیل حکمت پناہ باشد - چہ حکمت از روی موضوع منقسم می شود بسہ قسم (۱) اگر موضوع آن چیزیست کہ محتاج است بمادہ در خارج و تعقل طبعی است و (۲) اگر محتاج است در خارج اما محتاج در تعقل نیست ریاضیست و (۳) اگر در ہر دو یعنی در خارج و تعقل احتیاج بمادہ ندارد الہی است صاحب بحر فرماید کہ کسی کہ عالم علم حکمت باشد فارسیان آنرا الہی پناہ گویند و الہی نام فنی از سہ فن حکمت کہ طبعی و ریاضی و الہی است (خواجہ نظامی ؏) ز فرزانگان الہی پناہ ؛ صد و سیزدہ بود باداو براہ ؛ ہمہ انجمن سای انجم شناس ؛ بہ تدبیر ہر شغل صاحب قیاس ؛ (اردو) حکیم علم حکمت کا عالم -

الیا | بقول صاحب ہفت بفتح اول و سکون لام و مثناۃ تحتانیہ بالف کشیدہ و خطمی صحرائی را گویند مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ ذکرش بر آلبا بہ بای موحدۂ سوم گذشت و اشارہ این ہم بدر انجا مذکور بخیال ما جزین نیست کہ غلطی کتابت آلبا را الیا کرد - (اردو) دیکھو البا -

الیاس | بقول برہان و ہفت بکسر اول و سکون ثانی و تحتانی بالف کشیدہ و بسین بی نقطہ نام پیغمبریست مشہور و او پسرزادہ سام بن نوح است و عم حضرت خضر و (۲) نام

پادشاہ خزر و گیلان است۔ صاحب ناصری بمعنی دوم قانع۔ صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آوردہ و صاحب انند این را لغت عرب گفتہ (اردو) (۱) الیاس۔ بقول امیر ایک پیغمبر کا نام ہے جو حضرت موسی علیہ السلام کے بعد ہوئے یہ عیزار بن ہارون علیہ السلام کے پوتے تھے۔ صاحب آصفیہ نے بھی اسکو لغت عربی کہا ہے (۲) الیاس۔ پادشاہ گیلان کا نام بھی ہے۔

آلیز بقول برہان بفتح اول وکسر ثانی وسکون تحتانی وزای ہوز جفتہ ولگد انداختن اسپ و استر و سائر ستور باشد۔ صاحبان ناصری وجہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ در ممدودہ گذشت ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجۂ مقامی است۔ اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی مطلق جفتہ ولگد چارپایان مرادف اسکیز (اردو) دیکھو آلیز و اسکیز۔

الف مقصورہ بامیم

ام بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول وسکون ثانی (۱) ضمیر متکلمست و مرکب استعمال کنند ہمچو جامہ ام و خانہ ام یعنی جامہ من و خانۂ من و بمعنی مرادہم ہم نیز آمدہ و (۲) بالکسر بمعنی این باشد ہمچو امروز و امسال یعنی این روز و این سال و (۳) بالضم و تشدید لغت عرب است بمعنی اصل و مادر۔ فارسیان استعمال این بترکیب عربی در بعضی الفاظ کنند چنانکہ در ملحقات آید۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول ضمیر متکلم و بالکسر بمعنی این چنانکہ امسال و امروز و امشب و بدین سہ لفظ مخصوص و فرماید کہ بعضی ثقات اِمبار ہم نوشتہ اند و بعضی از متاخرین

اشتام و اصبح نیز در اشعار خود آورده اند و این تصرف بیجا بلکه خطاست مؤلف عرض کند که آنچه محققین نازک خیال اَم را بمعنی مرا نوشته اند درست نباشد و آنچه مجرد (م) بمعنی مرا آید مخفف ام نیست (ہلالی سـ۵) چنان از پا فگند امروز م آن رفتار و قامت هم ؛ که فردا برنخیزم بلکه فردای قیامت هم ؛ نسبت معنی دوم عرض می شود که اِم بالکسر مبدل اِیَن بالکسر باشد و اِن مخفف این که نون به میم بدل شود همچون سنب و سم و پان و پام و انبه و امبه عجب است از خان آرزو که اِم بالکسر را مخصوص کند با سه لفظ و حرف نهد بر متاخرین که چرا استعمال اشتام و اصبح کردند مؤلف گوید که چه چیز مانع است و وجه تخصیص سه لفظ چیست فتامل (اردو) (۱) میرا - جیسے میرا گھر - ہوں - جیسے کھڑا ہوں - (۲) اِس - جیسے اس گھڑی - اس سال (۳) اسی سان - مونث -

| اماج | بقول صاحب برهان بضم اول بر وزن کماج نوعی از آش آرد است و (۲) بفتح اول توده خاکی که نشانه تیر بران نهند و (۳) نشانه تیر و (۴) افزار برزیگران - صاحب ناصری فرماید که همان آماج که در ممدوده گذشت صاحب سروری بمعنی دوم و چهارم قانع صاحب جامع معنی دوم را ترک کرد خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که مخفف اوماج است و نسبت معنی سوم گوید که شهور بمد و معنی دوم و چهارم را نگذاشت صاحب سوا السبیل این را بمعنی جای لعب و بازی و نشانه تیر معرب آماج فارسی گفته مؤلف عرض کند که اوماج بدین معنی در فارسی نیامده و محققین لسان عرب هم ازین ساکت - آماج در ممدوده گذشت ولیکن معنی اول در انجا مذکور نیست و ما با خان آرزو اتفاق داریم که بمعنی اول مخفف اوماج است

نمی آید و آن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ کہ نوعی از طعام است فارسیان
بحذف و او بضم اول خوانند و بمعانی دیگر خود آماج اسم جامد فارسی باشد و مرادف آماج کہ در
ممدودہ گذشت و صراحت ہر سہ معنی بالا ہمدر انجا کردہ ایم مقصورہ و ممدودہ چیزی نیست کہ
نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است و معنی حقیقی این تودہ خاک باشد مطلقا پس معنی دوم بہ تخصیص نشانہ
تیر و نیز معنی سوم مجاز است و بدینوجہ کہ بزرگان از آنکہ خاص زمین را اشیار کنند و تودہ ہا و ناہمواری
ہای آنرا بوسیلہ آن دفع کنند فارسیان آن آلہ راہم آماج نام کردند بمجاز (اردو) (۱)
ایک خاص قسم کی ترکی غذا جو آٹے سے بنائی جاتی ہے (۲) و (۳) و (۴) دیکھو آماج -

| امار | بالفتح بقول صاحب شمس و اننددلغت فارسی است بمعنی ترجمہ حساب و مرادف

آمار و آوارہ و آمارہ - صاحب انند فرماید کہ بالکسر لغت عربی است بمعنی فرمان **مؤلف**
عرض کند کہ ما صراحت کامل این در ممدودہ بر لفظ آوار کردہ ایم و آمار و آمارہ ہم گذشت و
بخیال ما اصل این آبار و آبارہ باشد کہ ہمین معنی گذشتہ است و آن اسم جامد فارسی است
و آمار و آوار مبدل آن کہ بای موحدہ بہ میم و واو بدل شود ہمچون غژب و غژم و آب در
آو - ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است پس آبار بمعنی حساب و ابارہ
بہ ہای نسبت بمعنی کاغذ حسابی کہ بوسیلہ آن رقوم یک باب و یک قسم را جمع کنند و ہمین خیال
بر معنی سوم آوار ہم ظاہر کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو آوار کے تیسرے معنی -

امارہ گیر	بفتح اول بقول صاحبان انند	و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (اردو) دیکھو
	و موید ہمان آمارہ گیر کہ ذکرش در ممدودہ گذشت	آمارہ گیر -

اماره بقول برہان و ناصری و سروری و جامع بکسر اول بر وزن اشاره بمعنی حساب و شماره باشد۔ چه اماره گیر حساب گیرنده را گویند مؤلف گوید که ہمان آماره که در ممدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (بیبی ـــ) اگر خواہی سیاہش را شماره پذیرون باید شد از حد اماره (اردو) دیکھو آماره۔

اماره گیر اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و انند بکسر اول بمعنی حساب گیرنده مؤلف گوید که ہمان آماره گیر که در ممدوده گذشت و صراحت ماخذ این بر آمار (اردو) دیکھو آماره گیر۔

امازیدن بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آمیختن مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و بنیاں ماز ای ہوز درین لفظ غلطی کتابت است و ہمان آماریدن به رای مہمله باشد که در ممدوده گذشت بمعنی حساب کردن باستقصا و اسم جامد این ہمان آمار و آماره است که بجایش مذکور شد ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی است۔ آنچه صاحب شمس این را بمعنی آمیختن نوشته ظاہر است محل بحثش نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مجازاً بدین معنی ہم توان گرفت که اماره کاغذی حسابی را گویند که دران رقوم متفرقه یک قسم را فراہم کرده میزانش دہند پس جا دارد که مجازاً آماریدن را بمعنی آمیختن گیریم و اگر امازیدن را بزای ہوز چہارم صحیح دانیم۔ جا دارد که ماخذش آمیز باشد و این را امیدل آمیزیدن قرار دہیم که تحتانی اول بالف بدل شد ہمچون یرمغان و ارمغان (اردو) ملانا (حساب کرنا دیکھو آماریدن) و (آمیزیدن)

اماس بفتح اول بقول صاحب شمس معروف است که ورم نیز خوانند۔ فرماید که لغت فارسی است مؤلف گوید که ہمین لغت در ممدوده گذشت۔ ممدوده و مقصوره چیزی

نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو آماس۔

اُمّ الجیش | اصطلاح - بقول بہار و بحر رایت مؤلف گوید کہ مرکب است از ہردو لغت عربی - مرکب اضافی کہ اُمّ بالضم و تشدید بمعنی مادر و اصل ہر چیز بجایش گذشت و جیش بفتح اول بمعنی لشکر و معنی لفظی این اصل یا مادر لشکر و کنایہ باشد برای رایت و علم لشکر فارسیان قدیم و معاصرین عجم استعمال این کنند (اردو) علم - بقول آصفیہ مذکر دیکھو اختر۔

اُمّ الخبائث | اصطلاح - بقول بحر و بہار بمعنی شراب مؤلف گوید کہ مرکب از ہردو لغت عربی است - مرکب اضافی کہ اُمّ بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و خبائث جمع خبیثہ است کہ بمعنی پلید و ناخوش باشد پس معنی لفظی این اصل یا مادر ناخوشی و خرابی ہا و کنایہ باشد از شراب - فارسیان قدیم و معاصرین عجم استعمال این کنند (حافظ شیرازی) آن تلخ وش کہ صوفی ام الخبائثش خواند؛ اشہی لنا و احلی من قبلۃ العذاری؛ (اردو) ام الخبائث بقول امیر شراب - مونث۔

اُمّ الدماغ | اصطلاح - بقول بہار و بحر بمعنی پوست مغز مولف گوید کہ مرکب است از ہردو لغت عربی مرکب اضافی کہ اُمّ بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و دماغ بمعنی مغز پس معنی لفظی این اصل یا مادر مغز باشد و کنایہ از پوست مغز کہ بقای دماغ بحالت صحیحہ و اعتدال منحصر است بر وجود پوست فارسیان قدیم استعمال این کردہ اند و صاحب انند گوید کہ این کنایہ باشد از جای اعلای دماغ و آن جوفی است از استخوان و غشا ایست صلب کہ محیط جوہر دماغ است (اردو) دماغ کا پوست یا سرپوش بالائی جس سے دماغ کی حفاظت متعلق ہے - مذکر۔

امّ الرزائل | اصطلاح - بقول بحر و بهار بمعنی جهل است **مؤلّف** گوید که هردو لغت عرب و مرکب اضافی است یعنی امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و رذائل جمع رذیله و رذیله بقول صاحب قاموس بمعنی ضد فضیله - پس ام الرذایل بمعنی اصل یا مادر رذیله باشد فارسیان تصرف در املا یعنی به تبدیل ذال معجمه به زای هوز ام الرزائل جهل را نام نهادند و این کنایه باشد (اردو) جهل - بقول آصفیه (عربی) اسم مونث - جهالت - بی علمی -

امّ الصبیان | استعمال - بضم اول وکسر صاد مهمله بقول صاحب بحر و بهار و وارسته نام مادر دیوان که اطفال را آسیب رساند و در کتب طبیه صرعیست که با طفال عارض شود **مؤلّف** گوید که مرکب است از هردو لغت عرب - مرکب اضافی که امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وصبیان جمع صبی وصبی بمعنی کودک که از شیر مادر باز نه شده پس معنی لفظی این مادر شیرخواران وکنایه از دیوی یا مرضی که شیرخواران را بخواب موت رساند یا آنقدر محبت با شیرخواران دارد که چون عارض شود نگذارد و جدا نشود - فارسیان هم استعمال این اصطلاح کنند (رضی ـه) زنهار ز تزویج نگردی شادان ٭ باشد عزبی مایهٔ راحت بجهان ٭ زن صاحب فرزند چو شد علت تست ٭ دشوار بود علاج ام الصبیان (اردو) ام الصبیان - بقول امیر بچون کی ایک بیماری جو صرع کی قسم سے ہے کہتے ہین کہ مریض کے بالغ ہونے تک یہ عارضہ جاتا رہتا ہے اور اگر نہ گیا تو لا علاج ہوجاتا ہے (انتہی) **مؤلّف** کا تجربہ یہ ہے کہ شیرخوار بچون کے لئے یہ عارضہ مہلک اور بہت کم علاج پذیر ہے -

امّ الطریق | اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر و بهار شارع عام را گویند **مؤلّف** گوید که مرکب است از هردو لغت عرب یعنی

آمی آید و آن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی ذکرش کرده که نوعی از طعام است فارسیان بحذف واو و بضم اوّل خوانند و بمعانی دیگر خود آماج اسم جامد فارسی باشد و مرادف آماج که در ممدوده گذشت و صراحت هر سه معنی بالا همدرانجا کرده ایم مقصوره و ممدوده چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است و معنی حقیقی این توده خاک باشد مطلقا پس معنی دوم بتخصیص نشانه تیر و نیز معنی سوم مجاز است و بدینوجه که بزرگان از آنکه خاص زمین را شیار کنند و توده ها وناهمواری های آنرا بوسیله آن دفع کنند فارسیان آن آله را هم اماج نام کردند بمجاز (اردو) (۱) ایک خاص قسم کی ترکی غذا جو آٹے سے بنائی جاتی ہے (۲) و (۳) و (۴) دیکھو آماج -

امار | بالفتح بقول صاحب شمس و انند لغت فارسی است بمعنی ترجمه حساب و مرادف آمار و آوار و آماره - صاحب انند فرماید که بالکسر لغت عربی است بمعنی فرمان **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل این در ممدوده بر لفظ آوار کرده ایم و آمار و آماره هم گذشت و بخیال ما اصل این آبار و آباره باشد که بهمین معنی گذشته است و آن اسم جامد فارسی است و آمار و آوار مبدل آن که بای موحده به میم و واو بدل شود همچون غژب و غژم و آهب و آهو - ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است پس آبار بمعنی حساب و آباره به های نسبت بمعنی کاغذ حسابی که بوسیله آن رقوم یک باب و یک قسم را جمع کنند و همین خیال بر معنی سوم آوار هم ظاهر کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو آوار کے تیسرے معنی -

امار گیر | بفتح اول بقول صاحبان انند و موید همان آماره گیر که ذکرش در ممدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (اردو) دیکھو آماره گیر -

اماره بقول برہان و ناصری و سروری و جامع بکسر اول بر وزن اشاره بمعنی حساب و شماره باشد- چہ اماره گیر حساب گیرنده را گویند **مؤلف** گوید کہ ہمان آماره کہ در ممدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار ندکور شد (لیبی سے) اگر خواہی سپاہش را شماره برون باید شد از حد اماره (اردو) دیکھو آماره-

اماره گیر اصطلاح- بقول صاحب بحر و انند بکسر اول بمعنی حساب گیرنده **مؤلف** گوید کہ ہمان آماره گیر کہ در ممدوده گذشت وصراحت ماخذ این بر آمار (اردو) دیکھو آماره گیر-

امازیدن بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آمیختن **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و بخیال ما زای ہوز درین لفظ غلطی کتابت است و ہمان آماریدن بہ رای مہملہ باشد کہ در ممدوده گذشت بمعنی حساب کردن باستقصا و اسم جامد این ہمان آمار و آماره است کہ بجایش ندکور شد ممدوده و مقصوره چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است- انچہ صاحب شمس این را بمعنی آمیختن نوشتہ ظاہر اتسامحش بیش نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجازاً بدین معنی ہم توان گرفت کہ اماره کاغذی حسابی را گویند کہ دران رقوم متفرقۂ یک قسم را فراہم کرده میزانش دہند پس جا دارد کہ مجازاً آماریدن را بمعنی آمیختن گیریم و اگر امازیدن را بزای ہوز چہارم صحیح دانیم- جا دارد کہ ماخذش آمیز باشد و این را امیدل آمیزیدن قرار دہیم کہ تحتانی اول بالف بدل شد ہیچون یرمغان و ارمغان (اردو) ملانا حساب کرنا دیکھو آماریدن و (آمیزیدن)

اماس بفتح اول بقول صاحب شمس معروف است کہ ورم نیز خوانند- فرماید کہ لغت فارسی است **مؤلف** گوید کہ ہمین لغت در ممدوده گذشت- ممدوده و مقصوره چیزی

نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو آماس۔

اُمّ الحبیش | اصطلاح - بقول بہار و بحر رایت۔ مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی - مرکب اضافی کہ اُم بالضم و تشدید بمعنی مادر و اصل ہر چیز بجایش گذشت و حبیش بفتح اول بمعنی لشکر و معنی لفظی این اصل یا مادر لشکر و کنایہ باشد برای رایت و علم لشکر فارسیان قدیم و معاصرین عجم استعمال این کنند (اردو) علم - بقول آصفیہ مذکر دیکھو اختر۔

اُمّ الخبائث | اصطلاح - بقول بحر و بہار بمعنی شراب مؤلف گوید کہ مرکب از ہر دو لغت عربی است - مرکب اضافی کہ اُمّ بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و خبائث جمع خبیثہ است کہ بمعنی پلید و ناخوش باشد پس معنی لفظی این اصل یا مادر ناخوشی و خرابی ہا و کنایہ باشد از شراب - فارسیان قدیم و معاصرین عجم استعمال این کنند (حافظ شیراز ؎) آن تلخ وش کہ صوفی ام الخبائث خواند ؛ اشھی لنا و احلی من قبلۃ العذاری ؛ (اردو) ام الخبائث بقول امیر شراب - مونث۔

اُمّ الدماغ | اصطلاح - بقول بہار و بحر بمعنی پوست مغز مولف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی مرکب اضافی کہ اُم بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و دماغ بمعنی مغز پس معنی لفظی این اصل یا مادر مغز باشد و کنایہ از پوست مغز کہ بقای دماغ بحالت صحیحہ و اعتدال منحصر است بر وجود پوست فارسیان قدیم استعمال این کردہ اند و صاحب آنند گوید کہ این کنایہ باشد از جای اعلای دماغ و آن جوفی است از استخوان و غشا ایست صلب کہ محیط جوہر دماغ است (اردو) دماغ کا پوست یا سرپوش بالائی جس سے دماغ کی حفاظت متعلق ہے - مذکر۔

امّ الرزائل اصطلاح - بقول بحر و بہار
بمعنی جہل است **مؤلف** گوید کہ ہر دو لغت
عرب و مرکب اضافی است یعنی ام بالضم و تشدید
بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و رذائل جمع
رذیلہ و رذیلہ بقول صاحب قاموس بمعنی ضد
فضیلہ - پس ام الرذایل بمعنی اصل یا مادر رذیلہ
باشد فارسیان تصرف در املا یعنی بہ تبدیل
ذال معجمہ بہ زای ہوز ام الرزائل جہل را نام
نہادند و این کنایہ باشد (اردو) جہل - بقول
آصفیہ (عربی) اسم مونث - جہالت - بے علمی -

امّ الصبیان استعمال - بضم اول و کسر
صاد مہملہ بقول صاحب بحر و بہار و وارستہ نام
مادر دیوان کہ اطفال را آسیب رساند و در کتب
طبیہ صرعیست کہ با طفال عارض شود **مؤلف**
گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب - مرکب
اضافی کہ ام بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش
گذشت و صبیان جمع صبی و صبی بمعنی کودک کہ
از شیر مادر باز نہ شدہ پس معنی لفظی این مادر
شیر خواران و کنایہ از دیوی یا مرضی کہ شیر خواران
را بخواب موت رساند یا آنقدر محبت با شیر خواران
دارد کہ چون عارض شود نگذارد و جدا نشود -
فارسیان ہم استعمال این اصطلاح کنند (رضی
ﮦ) زنہار زتر و بیخ نگردی شادان ؛ باشد
عزلی مایۂ راحت بجہان ؛ زن صاحب فرزند
چو شد علت تست ؛ دشوار بود علاج ام الصبیان
(اردو) ام الصبیان - بقول امیر بچون کی
ایک بیماری جو صرع کی قسم سے ہے کہتے ہین کہ
مریض کے بالغ ہونے تک یہ عارضہ جاتا رہتا
ہے اور اگر نہ گیا تو لا علاج ہو جاتا ہے (انتہی)
مؤلف کا تجربہ یہ ہے کہ شیر خوار بچون کے لئے
یہ عارضہ مہلک اور بہت کم علاج پذیر ہے -

امّ الطریق اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بحر و بہار شارع عام را گویند **مؤلف**
گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی

اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش در گذشت وطریق بمعنی راه پس معنی لفظی این اصل یا مادر راه وکنایه از شارع عام که راهہای کوچک از ہمین شارع تعلق دارد۔ فارسیان استعمال این کنند (اردو) شارع عام۔ بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر عام راسته۔ وه سڑک جس پر عام لوگ چلیں شاہراہ

اُمّ الطعام
اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر وبہار (۱) گندم (۲) معده مؤلف گوید که مرکب است از ہر دو لغت عرب که اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وطعام بمعنی ہر چیز خوردنی پس معنی لفظی این اصل یا مادر غذا وکنایه باشد از گندم ومعده۔ فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) گیہوں۔ مذکر (۲) معده۔ مذکر

اُمّ العلوم
اصطلاح۔ بقول بحر وانند بمعنی علم صرف زیراکه مبدای اکثر علوم است مؤلف گوید که مرکب است از ہر دو لغت عرب۔ یعنی اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وعلوم جمع علم پس معنی لفظی این اصل یا مادر جمیع علوم وکنایه باشد از علم صرف که اصل ہمه علوم است فارسیان استعمال این کنند (اردو) علم صرف۔ مذکر۔

اُمّ الفضائل
اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر وبہار بمعنی علم مطلقاً مؤلف گوید که مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وفضائل بالفتح جمع فضیلت است پس معنی لفظی این اصل فضیلت ہا وکنایه از علم باشد۔ فارسیان استعمال این کنند (اردو) علم۔ مذکر

اُمّ القریٰ
اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر وانند بضم قاف بمعنی مکه معظمه مؤلف گوید که مرکب است از ہر دو لغت عربی که اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وقریٰ بمقصوره بمعنی ده ہا جمع قریه پس معنی لفظی این اصل یا مادر قریه ہا وکنایه از مکه معظمه۔ فارسیان

استعمال این کنند (اردو) مکۂ معظمہ جہاں حرم محترم واقع ہے - مذکر -

اُمّ الکتاب | اصطلاح - مرکب اضافی بقول بہار (۱) لوح محفوظ (۲) سورہ فاتحہ (۳) آیات محکمات (۴) عقل اول و بقول بحر (۵) قرآن شریف ہم مؤلف گوید کہ مرکب است از ہردو لغت عرب کہ اُمّ بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و کتاب بالکسر بمعنی نوشتہ و نامہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر تحریر باشد و کنایہ از ہر پنج معانی بالا فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) لوح محفوظ - بقول آصفیہ (اسم مونث) وہ لوازوال تختی جس پر خدای تعالی نے انسان کے تمام افعال شروع سے لیکر اخیر تک لکھ رکھے ہیں اور اسی کے موافق ہوتا ہے (۲) سورہ فاتحہ - اسم مونث یعنی الحمد (۳) آیات محکمات جو مد ودہ میں گزرا (۴) عقل اول - بقول آصفیہ اسم مذکر - وہ پہلا فرشتہ جو باقی نو فرشتوں سے اول پیدا ہوا - جوہر اول - نور محمدی - جبرئیل - اس کا تفصیلی بیان ازلاس پر گزرا ہے - (۵) قرآن پاک - مذکر - کلام اللہ - وہ کلام الہی جو ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل و وارد ہوا -

اُمّ النجوم | اصطلاح - مرکب اضافی - بقول بحر و بہار (۱) کہکشان و (۲) آسمان مؤلف گوید کہ این مرکب است از ہردو لغت عرب - اُمّ بالضم و تشدید بجایش گذشت و نجوم جمع نجم بمعنی ستارگان پس معنی لفظی این اصل یا مادر ستارگان باشد و کنایہ از کہکشان و آسمان فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) کہکشان - بقول آصفیہ اسم مونث - دیکھو اژدہای فلک (۲) آسمان - مذکر - دیکھو آسمان

اماله | بکسر اول و فتح لام لغت عرب است - بقول صاحب منتخب بمعنی میل دادن - صاحب غیاث بحوالہ رسالہ عبد الواسع گوید کہ میل دادن چیزی را از جای او بسوی دیگر و باصطلاح

اہل عربی میل دادن فتحہ بسوی کسرہ بطرزیکہ الف صورت یای مجہول پیدا کند چنانچہ کتیب اماله کتاب و رکیب اماله رکاب و فرماید کہ در الفاظ فارسی نیز اماله می آید چنانچہ آزیر اماله آزار و آبید اماله آباد (اردو) اماله- اصطلاح میں فتحہ کو کسرہ کی جانب میں دینے کو کہتے ہیں جس سے الف یا سے بدل جاتا ہے جیسے آباد کا اماله آبید ہے اور آزار کا اماله آزیر ہے۔

امام | بکسر اول لغت عرب است بقول منتخب بمعنی پیشوا و راہنما و جانب قبلہ فارسیان استعمال این بمعنی پیشوا کنند و با الفاظ فارسی مرکب ہم سازند کہ در ملحقات آید- صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم ہم این را بہ ہمین معنی استعمال کردہ اند (انوری ؎) تو تمامی با ثباتی لیک بدر آسمان ؛ از دو نقصان در تحیر این ز خلف آن از امام ؛ (اردو) امام- بقول امیر (عربی) پیشوا- ہادی (رشک ؎) غم کونین ہے عبث اے رشک ؛ ہم علی سا امام رکھتے ہین ؛

امام زادۂ معتبر | استعمال- مرکب توصیفی صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم برای اولاد ائمہ معصومین استعمال این کنند (اردو) سید- بقول آصفیہ- عربی اسم مذکر- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد جو حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ہے حسنین کی اولاد

امام سجہ | اصطلاح- مرکب اضافی- بقول بحر و وارستہ و بہار و تحقیق دانہ کلانی کہ واسطۃ العقد تسبیح باشد (طاہر غنی ؎) شود براہ یقین پیر دستگیر مرا ؛ امام سجہ گر از خاک کربلا باشد ؛ (سید حسین خالص ؎) بخود صلاح بستہ بود آری از صلاح ؛ ہرگز امام سجہ نداند نماز چیست ؛ (اردو) تسبیح کا امام- سجہ کا امام- مذکر- امیر نے لفظ امام ہی پر لکھا ہے- تسبیح کا دہ لمبا دانہ جو سب

دانون سے الگ شمار دانون کے ساتھہ سرِ گند ہا ہوتا ہے (اسیر ہ) کون مجمع سے اُٹھ گیا یارب ؛ بزم تسبیح بے امام ہوئی ؛ (کیف ہ) ہجر صنم مین یاد خدا ہین اگر کرون ؛ اشکون کا سبحہ لخت جگر کا امام ہو ؛

امام شہر اصطلاح - مرکب اضافی بمعنی محتسب - چنانکہ عرفی گوید (ہ) ای خاک مست شوکہ زغیرت امام شہر ؛ سنگی بجام رند قدح نوش می زند ؛ (اردو) محتسب - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - حساب گیرندہ - وہ حاکم جو خلاف شرع باتون کی ممانعت کرے (ذوق ہ) محتسب گرچہ دل آزار ہے میخوار دن کا ؛ دیکھے اک جام تو ہے یار الہی یار دن کا ؛

امام مبین اصطلاح - مرکب توصیفی بقول بحر داند لوح محفوظ **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد و مرکب است از بہر دو لغت عرب کہ امام بالکسر بمعنی اوست کہ گذشت و مبین بضم اول بمعنی آشکار النندہ و آشکار شدہ باشد (اردو) لوح محفوظ - دیکھو ام الکتاب کے پہلے معنی -

امام ناطق اصطلاح - مرکب توصیفی بقول بحر واند و غیاث عبارت از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است بہر دو لغت عرب یعنی امام بمعنی پیشوا کہ بجایش گذشت و ناطق مخفف ناطق بحق و کنایہ از امام موصوف فارسیان ہم بہمین معنی استعمال این کنند (اردو) جعفر صادق سے

اماموں بقول برہان و ہفت بامیم بروزن فلاطون بلغت یونانی دوائیست کہ اورا بفارسی ماہو و بعربی حماما خوانند گرم و خشک است در دوم - بول را براند - صاحب محیط برا ماموں فرماید کہ اسم حماما است و برحماما نوشتہ کہ اسم نبطی است و گویند سریانی و بیونانی آماموں آمومین و برومی اوموں و بعربی ماہو ح و بفارسی ماہور و بشیرازی مالکو گویند و آن چند نوع می باشد

نوعی ازان نباتی است شجری چوب آن سرخ و خوشبو نوع دیگر مائی که در آبها روید و نوعی دیگر نبطی و بہترین آن نوع اول- بقول شیخ گرم و خشک در سوم و بعضی در دوم گفته اند مرق و منضج و دران قبض و تقطیع است وضماد آن بازیت انضاج اورام حار و تحلیل آنها کند و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے حماما کا ذکر کیا ہے اور مشہور نام کے خانے مین صفرڈالا ہے- فرماتے ہین کہ ایک قسم کی گھانس ہے گرم و خشک دوسرے درجہ مین ورم جگر اور رحم اور نقرس کو مفید ہے-

امان بقول بہار زبہاری و لی ہمی فرماید که با لفظ خواستن و دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی امین بودن و امنی و زبہا رفارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (انوری ہ) تا ضمیر خلق نگردد که امر حق :: نزدیک ہر ضعیف و قوی با امان رسید :: (اردو) امان- بقول امیر (عربی) مونث- پناہ (داغ ہ) کرون مین عرض اگر جان کی امان پاؤن :: کہون سینے کی اگر تجھ سے پناہ ملے ::

امان بخشیدن استعمال- صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی محفوظ و در پناه داشتن است و وعده کردن به عفو (قاسمی گونا بادی ہ) چو عمرم امان بخشد از کلک راز :: بعمر ابد سازمت سرفراز :: (اردو) امان دینا- بقول امیر پناہ دینا (اسیر ہ) عالم کو فلک چین کہان دیتا ہے :: مشکل سے کوئی دم بھی امان دیتا ہے :: **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ امان بخشنا بھی کہہ سکتے ہین-

امان بودن استعمال- صاحب آصفی ذکر این

کرده که بمعنی مهلت بودن است که مهلت مجاز معنی پناه باشد (اسیری مشهدی ؒ) در عمر خویش مرحله پیمای عشق را ؛ چندان امان نبود که خاری ز پا کشد ؛ (اردو) مہلت ہونا امان ہونا۔ مہلت ملنا۔

(۱) امان پذیر (۲) امان پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی (۲) را آورده که بمعنی حاصل کردن امان است و (۱) بقول بہار معروف و مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است از (۲) (خسرو ؒ) یاد ما به که در ضمیر بود ؛ دان امانت امان پذیر بود ؛ (اردو) (۱) امان پذیر اردو میں بھی کہہ سکتے ہیں (۲) امان پانا امان حاصل کرنا (داغ ؒ) پائی ہے امان کس نے تری تیغ نظر سے ؛ قربان ہوئے صید حرم اور نہ زیادہ ؛

امانت بفتح اول و دوم و چہارم بقول بہار بمعنی امان مؤلف گوید که لغت عرب است و بقول منتخب آنچه بکسی سپارند و امین بودن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظہوری ؒ) در امانت نیست با احباب از من دوستی ؛ مہر او را چون توانم صرف انسان ساختن ؛ (حافظ شیراز ؒ) آسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ؛ (اردو) امانت بقول امیر (عربی) مونث جو چیز سپرد کی گئی ہو اوسکی پوری نگہداشت کرنا۔ اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جو بطور امانت رکھوائی جاتی ہے (رند ؒ) رکھا ہے امانت کی طرح مجھکو زمین نے ؛ میلا نہیں ہونے دیا تار کفن اب تک ؛

امان جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی پناه جستن است (مسعود سعد جرجانی ؒ) حسام تست اجل و ز اجل که جست امان ؛ سنان تست قضا و ز قضا که یافت فرار ؛

(عرفی سـ ۵) داغی کہ امان جوید از ان سینۂ دوزخ در باغ محبت ثمر نیم رس ماست ؛ (اردو) امان چاہنا۔ امیر نے امان مانگنا پر لکھا ہے بمعنی پناہ مانگنا (رند سـ ۵) ہے کون بچائے جو ترے قہر سے یارب تجھسے ہی امان مانگتا ہون تیرے غضب سے ؛

امان خواستن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امان جستن است (حافظ شیرازی سـ ۵) دلم ز نرگس ساقی امان نخواست بجان ؛ چرا کہ شیوۂ آن ترک دل سیہ دانست ؛ (اردو) دیکھو امان جستن۔

امان دادن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ دادن است و مرادف امان بخشیدن کہ گذشت (مخلص کاشی سـ ۵) فغان کہ غمزۂ بیداد او نداد امان ؛ کہ آن دو نرگس بیمار را کنم دیدن ؛ (اردو) امان دینا۔ بقول امیر پناہ دینا۔ دیکھو امان بخشیدن۔

امان داشتن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ داشتن و در پناہ و امان بودن است (حزین سـ ۵) نسیم آسا امان از آفت و اماندگی دارد ؛ تواند گر کسی بر داشت بار ناتوانی را ؛ (اردو) امان مین ہونا۔ پناہ مین ہونا۔

امان ساختن

استعمال۔ بمعنی امان قرار دادن است چنانکہ ظہوری گوید (سـ ۵) می امن و امان ساختہ خوف و خطرم را ؛ مستی شدہ خوش محتسبی شور و شرم را ؛ (اردو) امان قرار دینا۔

امانی

بقول صاحب اننْد بہ تخفیف یا بمعنی منسوب بہ امان کہ بمعنی امن است و ہم منسوب بہ امانت بحذف تای فوقانی۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سندی پیش نکرد ولیکن موافق قیاس است (اردو) امان مین آیا ہوا۔ امانت رکھی ہوئی چیز۔

امان یافتن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

(۱۲۷۱ ھ)

این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن امان و پناہ باشد (صفی یزدی ؎) نہ یکی روز ز وصل تو نشان	یافتہ ایم ٭ نہ یکی شب ز فراق تو امان یافتہ ایم ٭ (اردو) امان پانا۔ پناہ حاصل کرنا۔ دیکھو امان نزیر یافتن

امتحان | بقول بہار بمعنی آزمودن فرماید کہ با لفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اوّل و سوم بقول منتخب آزمودن فارسیان استعمال این بمعنی آزمایش کنند کہ حاصل بالمصدر است و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بارہا در امتحان دم ریخت است ٭ تیغ خون مرگ در خفقان دل ٭ (اردو) امتحان۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر آزمایش۔ جانچ (وزیر ؎) ہر رگ و پے مین سمائے ہو تمہین کہنچو نہ تیغ ٭ امتحان میرا تمہارا امتحان ہو جائیگا ٭

امتحان داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امتحان کردن است و داشتن بمعنی کردن ہم آمدہ (بیدل ؎) داغ خون من چون اشک زنگی برنمی تابد ٭ گر استغنا نگیرد دست و تیغت امتحان دارد ٭ (اردو) امتحان کرنا۔	
امتحان کردن | استعمال۔ صاحب آصفی	ذکر این کردہ کہ بمعنی آزمایش کردن است (ظہوری ؎) عیار گیری شاہش فزودہ قیمت قدر ٭ بکورۂ غم و شادیش امتحان کرد است ٭ (اردو) امتحان کرنا۔ بقول امیر جانچنا۔ آزمانا (داغ ؎) امتحان کر کے ترا صاف پشیمان ہوئے ٭ نہ ہمنے جانا تہا کہ غیرون سے بہی کینا ہو گا ٭

امتداد | بکسر اوّل و سوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کشیدہ شدن و بلند بالا شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درازی استعمال کنند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (انوری ؎) باقی بدوام کہ امتدادش ٭

چون عمر ابدی کنار باشد؛ (وله) از شهور و سنین دور تو باد؛ طول ایام و امتداد دهور؛ (اردو) درازی - مونث - بمعنی طوالت -

امتداد داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی طوالت داشتن است (نثر حزین اصفهانی) تا دو سال امتداد داشت" (اردو) طول کھینچنا (طول پکڑنا - بقول آصفیہ عرصہ کھینچنا بڑھ جانا) طویل ہونا -

امتداد یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی گذشتن است (نثر حزین اصفهانی) این حادثه قریب به پنجاه امتداد یافت (اردو) گزرنا -

امتزاج بقول بهار آمیخته شدن چیزی به چیزی فرماید که با لفظ افتادن مستعمل مؤلف گوید که بکسر اوّل و سوّم لغت عرب است - صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی آمیزش و موافقت و اختلاط کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظهوری) آب با آتش ندارد آشتی؛ امتزاج خاک و باد مایده؛ (انوری) تا هفت سپهر و چار طبعند؛ آمیخته ز امتزاج باهم؛ با دات بقای عز و اقبال؛ بیش از رقم حروف معجم؛ (اردو) موافقت (مونث) میل - ملاپ - دیکھو اختلاط - آمیزش -

امتزاج افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی واقع شدن آمیزش و آمیزش باشد (سلمان ساوجی) با هوای خاک کویت بود ما را اتصال؛ پیشتر زان کامتزاج افتد میان ما و طین؛ (اردو) میل ملاپ ہونا

امتزاج دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی اختلاط و موافقت پیدا کردن است (حزین اصفهانی) الطفت میان

معجز و سحر امتزاج داد ؎ لعلت میان آتش و آب اقتران دہد ؎ (اردو) موافق کرنا ملانا۔ اختلاط پیدا کرنا۔

امست عشق | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ مرادف امست مجنون کہ می آید (عرفی ؎) یا ہمہ عاشق شد اگر امست عشقی ؎ راضی تشو دعشق با آلایش آفت (اردو) دیکھو امست مجنون۔

(۱۳۲۰)

امتلا | بقول بہار بمعنی پر شدن و فرماید کہ با لفظ زدن و کردن بمعنی ہیضہ زدن مستعمل **مؤلف** گوید کہ بکسر اوّل وسوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی پری معدہ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ؎) کرمش آزرا کہ فاقہ زدہ است ؎ زامتلا اندر افگند بفواق ؎ (اردو) امتلا۔ بقول امیر (عربی) مذکر خلا کی ضد معدے کا غذا سے یا بدن کا مادّے سے بھرا ہونا اور کہیں سوے ہضم کے معنی مین آتا ہے (فقرہ امیر) غذا اسوقت بہی نہو تو بہتر ہے ابہی نبض مین امتلا باقی ہے (منیر ؎) روزے ریا کی رکھکر کیا کیا جتا رہا ہے ؎ ڈر امتلا کا ہو تو قسمین نہ کھاسے واعظ ؎

امتلا داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پری و سیری داشتن و رغبت بہ قی بودن (ظہوری ؎) بر و ناصح مچین خوان نصیحت ؎ کہ گوشم امتلاے پند دارد ؎ (اردو) معدہ بھرا ہونا متلی ہونا۔

امتلا زدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی ہیضہ زدن است و بہار بر لفظ امتلا ہمین معنی بیان کردہ صاحب بحر و خان آرزو در چراغ) گوید کہ ہیضہ زدن و صاحب مرض امتلا شدن۔ سند ہر سہ از کلام

زلالی خوانساری است (ﮯ) تقبل صد اجل نوعی صلا زد ؛ که جان از برق خنجر امتلا زد ؛ مؤلف گوید که بخیال ما مرادف معنی امتلا داشتن است که گذشت (اردو) دیکھو امتلا داشتن ۔

امتلا کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بہار بر لفظ امتلا این را بمعنی ہیضہ کردن آورد و بخیال ما مرادف امتلا داشتن که گذشت (اطالب آملی ﮯ) زجام درد چندان می کشیدم کز ہوس ماندم ؛ ز تیغ فقر چندان زخم خوردم کامتلا کردم ؛ (اردو) دیکھو امتلا داشتن ۔

امت مجنون اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی عاشقان و دیوانگان بہار گوید که پیروان مجنون که عبارت از عاشق پیشگان است مؤلف گوید که عشق پیشگان یا عاشقی پیشگان باتی حال این کنایہ ایست از قبیل امت عشق که گذشت (رضی دانش ﮯ) گناہ امت مجنون فرشتہ ننویسد ؛ قلمروی چو سواد جنون نمی باشد ؛ (ولہ ﮯ) نیست در محشر حسابی با گنہگاران عشق ؛ چشم لیلی عذر خواہ امت مجنون بس است ؛ (اردو) عاشق ۔ مذکر ۔

امتیاز بقول بہار بمعنی جدا شدن مؤلف گوید که بکسر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این (۱) بمعنی فرق و تفاوت و تمیز و تفوق کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظہوری ﮯ) خوار تر از خودی نمی بینیم ؛ نازش از امتیاز می رسدم ؛ (ولہ ع) شود ز اہل نیاز امتیاز من معلوم ؛ (ولہ ﮯ) بدوستی چو ظہوری دگر نمی باشد ؛ گواہ خصم چہ دعوائی امتیاز کند ؛ معاصرین عجم (۲) بمعنی اجازت نامہ استعمال کنند که آنرا در انگلیسی زبان لائسنس نامند ۔ صاحب بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ (اردو) (۱) امتیاز ۔ بقول امیر (عربی) فرق تمیز ۔ تفوق تعلی (زمانہ سخ

امتیاز حق و باطل خود ستاؤں کو کہاں ؛ کیوں نہ فرعون ایک سمجھے سحر اور اعجاز کو ؛ (آتش ؎) چنکر کیا ہے قتل مجھے تیغ یار نے ؛ کشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا ؛ (۲) پروانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ حکمنامہ۔ اجازت نامہ۔ فرمان شاہی لیسنس۔ پاس وغیرہ۔

امتیاز بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی تفاوت و فرق بودن است (شوکت بخاری ؎) نباشد آستین و ساعدش را امتیاز از ہم ؛ صفای ساعد او بسکہ شد از آستین پیدا ؛ (اردو) امتیاز ہونا۔ امتیاز رہنا۔

امتیاز دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی فرق و تفاوت پیدا کردن و ترجیح و تفوق دادن و معزز کردن (کلیم ہمدانی ؎) کج نظر سود و زیان را امتیازی دادہ است ؛ ہر چہ را احول دو می بیند بہ دانا یکی است ؛ (مخلص کاشی ؎) ای شہ ملک دلبری عرض سیاہ ناز دہ ؛ میکدۂ فرنگ را بر حرم امتیاز دہ ؛ (عرفی ؎) ای دل سادہ گفتمت نام وفا مبر مگو ؛ مرہم داغ خویش را از نمک امتیاز دہ ؛ (اردو) فرق پیدا کرنا۔ امتیاز دینا۔ امتیاز عطا کرنا۔ عزت بخشنا۔

امتیاز داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی تفاوت و فرق داشتن است (حاجی گیلانی ؎) کفن دزد از سخن دزد امتیاز فاحشی دارد ؛ کہ آن پیراہن تن می برد این جامۂ جان را ؛ (اردو) فرق رکھنا۔ تفاوت رکھنا۔

امتیاز دیدن استعمال۔ بمعنی اندازہ کردن امتیاز و تفوق و فرق کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) بقدر بینش خود ہر کسی شناسد حسن ؛ ببین بہ دولت عشق خود امتیاز مرا ؛ (اردو) عزت دینا۔ تمیز کرنا۔

امتیاز فتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کرده که به معنی واقع شدن امتیاز است (حزین اصفهانی سه) درین دیار رجال هنر که پردازد فتاد در عدم آباد امتیاز اینجا ؛ (اردو) امتیاز واقع ہونا۔

| امتیاز کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کرده که به معنی فرق کردن است مؤلف گوید که سندی که او پیش کرده است متعلق به (از بہم امتیاز کردن) است که بجایش گذشت

وما برای این سندی از ظهوری یافته ایم (سه) همین برنگ و نزاکت چه امتیاز کنی ؛ بگلی درین چمنستان مگر به بوی نوبهست ؛ (اردو) امتیاز کرنا۔ فرق کرنا۔

| امتیاز یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کرده که به معنی ممیز شدن و تفوق حاصل کردن است (منشی اصفهانی نثر) منسوبان این خاندان با افسر گرامی از سائر الناس امتیاز یافته" (اردو) امتیاز حاصل کرنا۔ تفوق حاصل کرنا۔

| امختہ | بقول صاحب نوادر و موارد که بضمن مصدر آموختن نوشته مخفف آموخته که اسم مفعول آموختن است اگرچه سند استعمال پیش نه شد ولیکن بعید از قیاس نیست که فارسیان واو را حذف کنند همچون ہوشیار و ہشار و خاموش و خامش ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجه لب ولہجه مقامی است (اردو) آموخته۔ بقول امیر (فارسی) مذکر آموختن سے اسم مفعول۔ پڑھا ہوا۔ سبق پڑھا ہوا۔ بچھلا

| امد | بقول برہان و ناصری وجہانگیری وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی ودال ابجد بمعنی ہنگام و زمان و موسم باشد (حکیم سوزنی سه) این دستگاه لقمہ تو دیر برنداشت ؛ امد جدائی آمد و شد دستگاه تنگ ؛ مولف عرض کند که این لغت عرب است به فتحتین و بقول منتخب بمعنی غایت مدت ونہایت عمر بخیال ما جزین نیست که فارسیان فتح میم را به سکون بدل کرده به معنی ہنگام و وقت استعمال کرده اند (اردو) زمانه بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر۔ وقت۔ ہنگام۔ عرصه۔ مدت۔

امداد بقول بہار مدد کردن و آب دادن چیزی را فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربست بکسر اوّل - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مدد کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (صائب ﷺ) سپہر سفلہ کہ باشد کہ دست من گیرد بذر خاک مرد با مداد مرد بر خیزد ؛
(اردو) امداد - بقول امیر (عربی) مؤنث - مدد (کیف ﷺ) زاہدوں نے مجھے کعبے کی طرف کھینچا ہے ؛ اے بتو بہر خدا تم مری امداد کرو ؛

امداد شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل شدن مدد باشد (آرزو ﷺ) خاک رہ سر قدان می شوم گر شود امداد ز بخت بلند ؛ (اردو) مدد ہونا امداد پانا بھی کہ سکتے ہین (اسیر ﷺ) پائی جو فقیر سے یہ امداد ؛ آیا مین غریب خانہ مین شاد ؛

امداد کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مدد کردن است ز تنہائی شہر شاہی فغان ﷺ) سرمہ سا نرگس تہی کو تا کند امداد ما ؛ ذرہ دور خموشی می رسد فریاد ما ؛ (اردو) امداد کرنا - بقول امیر مدد کرنا (سودا ﷺ) شاہ مردان تری امداد کرین گے سودا ؛ یا ند ڈھلے چھلکے جو تیرا ہو عدو ہاتھون ہاتھ ؛

امر بقول آصفی بالفتح کار و واقعہ و فرمودن و فرمان مؤلف گوید کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان (۱) بمعنی حکم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و (۲) در اصطلاح صرف بقول صاحب قوانین عبارت از فعلیت کہ موضوع بود برای فرمودن کاری بکسی - پس این کس مامور اگر

مخاطب باشد آن فعل بامر مخاطب موسوم گردد چنانکه خور و برو و اگر از غائب یا متکلم بود بهر دو صورت
بامر غائب نامیده شود و اشتقاق صیغهٔ واحد امر مخاطب معروف و مجہول نزد بعضی از
صیغهٔ واحد مخاطب مضارع مثبت معروف و مجہول و نزد بعضی از صیغهٔ واحد غائب
همین فعل معروف و مجہول است بحذف حرف آخر و اسکان ما قبلش و چون ما قبل را کسرہ
داده ضمیر جمع مخاطب بدان متصل سازند صیغهٔ جمع آن حاصل گردد و آوردن بای زائد
مکسور یا مضموم بلحاظ قانون معلوم بر هر صیغه امر مستحسن است مگر بر آن صیغها که بحرف بر
یا در و نحو ہما مصدر باشد مانند برخیز و در آمیز همچنین زیادت آن با بر لفظ باش
مستحسن نباشد بلکه مخل فصاحت و فرماید که هرگاه لفظ می یا همی بر صیغهای اینگونه امر بعد
حذف با داخل شود معنی آن را بطریق تاکید بدوام و استمرار مقید سازد بنا برین چنین امر را
امر دوامی نامند چنانکه ؎ کسبی می کن تا کاہل نگردی ؎ و روزی از خدا امید ان تا کافر نشوی
دگاہی معنی امر دوامی از آوردن ہای مختفی و لفظ باش در آخر صیغهٔ واحد غائب ماضی مطلق
مثبت معروف حاصل گردد چنانکه خورده باش و کرده باش (الخ) **مؤلف** عرض کند که
در فارسی زبان فعل امر حقیقی - امر حاضر است و بس آنانکه در فارسی ذکر امر غائب کرده اند
اتباع قواعد عربی ساخته اند و حقیقت اینست که امر غائب چیزی نیست و نامش مضارع
است و بس چنانکه "زید را بگو که این کار بکند" پس کند درین مثال مضارع است
نه امر - قائل (اردو) (۱) امر - بقول امیر - عربی - مذکر - حکم - (صبا ۵) امراکه آیه
موتو ہے اے صبا ؎ مرنے پہ پیشتر سے بندھی پیشتر کمر ؎ (۲) امر بقول امیر قواعد صرف مین

اوس فعل کو کہتے ہین جو حکم پر دلالت کرے - جیسے آو - جاو - لکھہ - پڑھہ -

امرا | بقول برہان بفتح اول وثانی وراء بی نقطہ بالف کشیدہ ملیت ترزندو پاژندرا (۱) شراب انگوری باشد وبسکون ثانی (۲) خر الاغ را گویند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر ہر دو معنی بالا کردہ بہار گوید کہ (۳) جمع امیر وفارسیان بجای مفرد استعمال نمایند - مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است بضم اول وفتح میم (دالہ ہروی سہ) وین باختہ وہیچ بکف ناندہ دنیا؛ باہمل چندی بعبارت امرایان؛ بخیال ما فارسیان جمع عربی را بقاعدہ خود باز جمع کنند از قبیل جمع الجموع واین ہم از ان قبیل است کہ امرا را امرایان کردند وازین لازم نیاید کہ امرا را در فارسی زبان بمعنی واحد خیال کنیم - بہار برای ادعای خود از کلام حکیم الملک محمد حسین شہرت استناد کردہ باشد (سہ) از حسرت منصب جگرم خون شدہ باشد درخاطر اگر داشتہ باشیم امراشم؛ بہار (امراشم) را مخفف (امراشوم) قیاس کردہ خیال ما برخلاف اوست - یعنی شم بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی چیزہای بلند - پس (امراشم) قلب اضافت (شم امرا) بمعنی مدارج امرا و درینجا امرا بمعنی حقیقی خود است یعنی امیران - فتامل (اردو) (۱) شراب - مونث (۲) وہ گدہا جو تپہ رسان کی سواری کے لئے متعین ہو - دیکھو الاغ کے دوسرے معنی (۳) امرا - بقول امیر - امیر کی جمع - عمائد - اراکین سلطنت (منیر سہ) معمور اگر عیش محل ہے امرا کا؛ آباد خرابی سے ہے ویرانہ کسی کا؛

امر بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم بودن است (عالی ہروی سہ) صبح مکن کہ حالی رندیست لاابالی؛ کین بودام عالی فرماندہ قضا را؛ (اردو) حکم ہونا -

(۱۸۲۷)

(۱) امرت | بفتح اول وضم سوم (۱) مخفف امرود که می آید بمعنی ثمر معروف بیان ماخذ این هم بهمد انجا کنیم

(۲) امرد | امرت است و (۲) مخفف (اردو) (۱ و ۲) دیکهو امروت و امرود۔

امرداد | بقول ضمیمه برهان نام ماهی از ماه های شمسی - صاحب برهان بر مرداد بوصل الف اول فرماید که بضم اول بروزن خرداد نام فرشته ایست موکل بر فصل زمستان و تدبیر امور و مصالحی که در ماه مرداد و روز مرداد واقع می شود بدو تعلق دارد و نام ماه پنجم است از سال شمسی و آن بودن آفتابست در برج اسد که خانه اوست و نام روز هفتم از هر ماه شمسی وبعضی روز هشتم هم گفته اند و فارسیان بنا بر قاعده کلی این روز را عید کنند و جشن سازند و این جشن را جشن نیلوفر خوانند - درین روز هر که حاجتی از پادشاه خواستی البته روا شدی (انتهی) بخیال ما فارسیان ماه مرداد را بنام فرشته موکل آن ماه موسوم کرده باشند و بزیادت الف وصلی در اولش امرداد کردند - حالا در دفتر دکن این نهمی ماه است از سال فصلی که آغازش از ماه آذر می شود و امرداد سی و یک روزه باشد (اردو) امرداد - سال شمسی کا پانچوان مهینا اور دفاتر دکن مین سال فصلی کا نوان مهینا - جو اکتیس دن کا ہے۔

امر کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حکم کردن است (عرفی ۵) نبود تاب

چو امر سکون و سیر کنی ز زمانه فاصله یا بد میان شام

و نور سحر (اردو) حکم کرنا۔

فعل امر است که تعریفش بر آمر گذشت (اردو) دیکهو امر۔

امر معروف | اصطلاح - بقول بحر امر کردن بکارهای نیکو که در شریعت اسلام معروف و شناخته شده باشد - چنانکه صوم و صلوة و حج و زکوة متوقف

(۱۸۲۹)

امرمدامی | استعمال - مرکب توصیفی - این همان

گوید کہ مرکب توصیفی است وکنایہ باشد بمعنی حکم معروف ضد نہی منکر انچہ بجز بصورت مصدر بیان کردہ است مقصودش حاصل بالمصدر است	(اردو) امر معروف وہ حکم شرعی ہے جو نیک کاموں کی نسبت ہے۔ جیسے نماز روزے حج زکوۃ اور یہ ضد ہے نہی منکر کی۔

(۱) امردست (۱) بقول برہان باتای قرشت بر وزن ومعنی امرود یعنی (۲) باشد و آن
(۲) امرود میوہ ایست وذکر (۲) ہم کردہ۔ صاحب ناصری نسبت (۱) فرماید کہ مبدّل (۲) باشد وفرماید کہ بہ تبدیل میم ونون انرود وانبرود ہم آمدہ وامرت مخفف امروت وامروت مخفف امرود باشد۔ معاصرین عجم استعمال (۲) کنند وصاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر (۲) کردہ صاحب انندہرد ور لغت فارسی گفتہ و بقول صاحب کنز ترجمہ این در ترکی آرمود باشد مؤلف گوید کہ امرت بفتح اوّل وکسر سوم بزبان سنسکرت ہر چیز نوش وشیرین را گویند ومیوہ معروف راہم وامروت بزیادت واو بمعنی میوۂ مذکور آمدہ پس بخیال ما (۱) اصل است و (۲) مبدلش کہ فارسیان تای فوقانی را ابدال مہملہ بدل کنند ہمچون توت وتود اندرین صورت (۱) لغت سنسکرت باشد کہ در فارسی مستعمل شد و (۲) مبدّل ومفرّس (اردو) امرود۔ مذکر۔ دیکھو ارود۔

امروز بقول بہار ودارستہ معروف فرماید کہ بمعنی این زمان آرند مؤلف عرض کند کہ مبدّل این روز است کہ نون بہ میم بدل شد چنانکہ کنجین وکنجیم وما اشارہ این بر آم کردہ ایم (شانی تکلو سے) امروز کسی نیست کہ در سیکدہ عشق:: باشانی خون جگر آشام برآید (اردو) آج۔ بقول امیر۔ موجودہ دن (رشک سے) قوت فردا کا رنج کیون کھائین ہم آج

جس نے دیا ہے کل دے گا ؎

امروز داری بخور غم فردا مخور (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بہ بیان توکل زنند کہ متوکلین غم فردا نخورند (اردو) دکن مین کہتے ہین "آج تو کہا لو کل کا خدا مالک" "کل کی فکر آج نہ کر" یہ متوکلین کی کہاوتین ہین -

امروز را فردائی در پیش است (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای تسکین کسی زنند کہ بحالت خواری و فلاکت و تکلیف باشد و نیز در بیان نیرنگی دوران مرادف "نمیدانیم کہ فردا چہ می زاید" (اردو) دکن مین کہتے ہین "آج تو گزری کل دیکھو کیا ہوتا ہے" یعنی زمانے کی نیرنگی سے ہر وقت رنگ بدلتا رہتا ہے -

(۱) امروز فردا اصطلاح - (۱)

(۲) امروز فردا کردن بمعنی ہمدرین روزہا و با قرب زمان و زود باشد چنانکہ ظہوری گوید (سلہ) دکان مدعی امروز فردا تختہ خواہد شد ؎ ببازار وفائی مایہ رسوا زودمی گردد ؎ (ولہ سلہ) زود می افتد زبان از کار وحشت غالبست ؎ ہان ظہوری حال خود امروز فردا عرض کن ؎ صاحب بحر و بہا ذکر (۲) کردہ گوید کہ بمعنی دفع الوقت و تعلل نمودن (صائب سلہ) لبش امروز فردا می کند در بوسہ دادن ہا ؎ نمیداند خط چون دشمنی کم فرصتی دارد ؎ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) آجکل - آجکل مین - آج ہی کل مین - امروز فردا مین - بقول امیر جلد اور بہت جلد (ناسخ سہ) گر یہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل ؎ آجکل چلتی ہے تلوار زنخ کوچے مین ؎ (ظفر سہ) جو ہمنشین رہے ان کے ہی

(ابعلو)

تو محفل سے ٭ ہماری ہوتی ہے موقوف آجکل
مین نشست ٭ (رند سے) ڈالتا ہون کسی
جلاد کے پالے تجھکو ٭ آج ہی کل مین لگاتا ہون
ٹھکانا تیرا ٭ (فقرہ امیر) امروز فردا مین نالش
ہو جائیگی ٭ (۲) آجکل کرنا یا کرتے رہنا - امروز
فردا کرنا بقول امیر حیلہ حوالہ کرنا (نکہت سے)
واے قسمت جنپہ ہم مرتے رہے ٭ آجکل آرزی
لے کرتے رہے ٭ (فقرہ امیر) ان سے کتاب
ملنا مشکل ہے امروز فردا کیا کرتے ہین"

(۱) امروزی | صاحب انند بحوالۂ

(۲) امروزینہ | فرہنگ نہرنگ ذکر را
و (۲) کردہ فرماید کہ منسوب بہ امروز است
بہار ذکر (۲) کردہ مؤلف گوید کہ بمعنی صرف
امروز باشد (امیر خسرو سے) از ان مہ نیست
امروزینہ این جور ٭ کہ دل بر دوستان دیرینہ
دارد ٭ حیف است کہ سند (۱) پیش نشد - و
معاصرین عجم از ہر دو ساکت (اردو) (۱) و
(۲) صرف آج - آج ہی - جیسے "نہ صرف
آج انہون نے ایسا کیا ہے - بلکہ وہ ہمیشہ ایسا
ہی کرتے ہین"

امرونہی | استعمال - بمعنی حکم امور جایز و ممانعت
امور نا جائز است (انوری سے) کار بند دستخر و
منقاد ٭ امر و نہی ترا قضا و قدر ٭ (اردو)
امر و نہی - اردو مین کہ سکتے ہن - یعنی احکام
جائز کے کرنے کا حکم اور امور نا جایز کی
ممانعت -

امساک | بقول بہار بمعنی از ایستادن و نگاہداشتن و چنگ در زدن و باز داشتن مؤلف
گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این (۱) بمعنی
کشیدگی و (۲) بمعنی بخل و (۳) بمعنی دریغ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب
سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری سے) بہ صرفہ صرف کن ایدل حیات در ہجران ٭ امید

ومعنی ہمانست اندک امساکی ؛ سند معنی دوم و سوم بر امساک کردن می آید (اردو) امساک بقول امیر - عربی - مذکر (۱) رکاؤ (اسیر ؎) کردن حیف ضبط رونے کو مکدر دل نہو کیونکر ؛ کہ طائر لوٹتے ہین خاک پہ امساک باران مین ؛ (۲) بمعنی کنجوسی - خست (ناسخ ؎) زاہد اسے فرق جتنا جو اور امساک مین ؛ جان اوتنا ہی تفاوت زہر اور تریاک مین ؛ (۳) دریغ - مذکر -

امساک بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی کشیدگی بودن است (خسرو ؎) ابر را گفتم که چندین دور امساکت چه بود ؛ گفت کز بہر رکاب شه بدم در انتظار ؛ (اردو) امساک رہنا -

امساک پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی کشیدگی قبول کردن است (ابو الفرج رونی ؎) سایهٔ چتر تو نگفت که چون خرمن مه ؛ زیر چتر تو امساک پذیر ز ہوا ؛ (اردو) کشیده رہنا - رکا رہنا -

امساک داشتن | استعمال - از بخل واقف بودن - صاحب آصفی ذکر این کرده (حزین اصفهانی ؎) ساقی کف فیاض تو امساک ندانند ؛ مگذر ز من تشنه جگر گرم خدا را ؛ (اردو) امساک جاننا - امساک سے واقف ہونا جیسے ؛ اونکا دست کرم امساک جانتا ہی نہین ؛

امساک کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که (۱) بمعنی دریغ کردن است و به معنی مجازی باز داشتن باشد (۲) (صاحب صفاہانی ؎) سر چه باشد که من از تیغ تو امساک کنم ؛ ترسم آنه اگره خاطر فتراک کنم ؛ (۲) بمعنی بخل کردن (ظہوری ؎) دیده در گریه می کند اسراف ؛ گر تو در خنده می کنی امساک ؛ (اردو) (۱) دریغ کرنا (۲) امساک کرنا - بخل کرنا -

امسال | بالکسر بقول صاحب اتند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی این سال مؤلف گوید کہ لغت فارسی است از قبیل امروز کہ گذشت مبدل اِنسال دانسال مخفف این سال کہ تبدیل نون بامیم در فارسی آمدہ ہمچون کجنین و کجیم ۔ ما اشارہ این بر کلمہ آم کردہ ایم (انوری ؎) گذشتہ برامروز تست از وی ملکت افزون ٭ باد چون امروز دی امسال دپارت ٭ (اردو) امسال ۔ بقول امیر فارسی ۔ مذکر ۔ اسی برس (صبا ؎) دشت وحشت کا علاقہ مجھے امسال ہوا ٭ داغ سودا صفت نیّر اقبال ہوا ٭

(۱) امشاسپند | **(۲) امشاسفند** | (۱) بقول برہان وجہانگیری وسروری وسراج باشین معجمہ وسین بی نقطہ وبا فارسی بر وزن سیلاب کند ۔ فرشتہ و ملک را گویند و (۲) مرادفش صاحب ناصری فرماید کہ امہوسپند و امہوسفند کہ می آید آن ہم مرادف این است کہ آنرا سروش ہم گویند (بہرام پارسی یزدانی ؎) ز امشاسپند آنکہ گزیدہ ترۂ بنزدیک یزدان پسندیدہ ترۂ مؤلف گوید کہ بہ تحقیق ما اصل این (مہ اسفند) بود بکسر اول کہ مہ بالکسر بزرگ را گویند و اسفند در زند و پازند قدرت حق وروشنی را بقول خان آرزو در سراج) نام فرشتہ موکل بر ناریس (مہ اسفند) بزرگ فرشتۂ موکل بر نار و مجازاً مطلق فرشتہ باشد ۔ فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اول این آوردند (امہ اسفند) شد و بقاعدۂ خود الف دوم را بواو بدل کردند ہمچون تاغ و توغ (امہوسفند) قرار یافت کہ بہ ہمین معنی می آید کہ تبدیل فا بہ بای فارسی ہم قاعدۂ فرس است چنانکہ سفید وسپید پس (امہوسفند) و (امہوسپند) ہردو صحیح باشد و اصل (امشاسپند) ہم (مہ اسفند) باشد کہ الف وصلی در اول این آمد و ہای ہوز بہ شین معجمہ بدل شد

چنانکه پاهنگ و پاشنگ و(امشاسفند) مبدلش که ذکر تبدیل بای عربی و فا بالا گذشت همین است حقیقت این لغات مترادفه (اردو) فرشته - بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر - خدای تعالی کا نوری قاصد - ملک - ہاتف (ناسخ سه) پر پروانہ ہے کیا شمع رخ جانان پہ اگر فرشتہ بھی ادہر آئے تو شہپر جل جاوے ؛

امشب | بقول بہار مشترک است در معنی شب گذشته و شب آینده - (امیر خسرو سه) خبرم شد است امشب بر یار خواهی آمد ؛ سر من فدای راهی که سوار خواهی آمد ؛ (سعدی سه) امشب مگر بوقت نمی خواند این خروس ؛ عشاق بس نکرده هنوز از کنار و بوس ؛ مولف عرض کند که از قبیل امروز و امسال است که گذشت که اصل این اَشَب بود و اَشَب مخفف این شب - نون به میم بدل شد چنانکه لحین و لحیم - ما اشاره این بر کلمه اَم کرده ایم و انچه بہار اشتراک این در شب گذشته و آینده بیان کند محل غور است از قرینه کلام واضح می شود که در کلام خسرو فعل مستقبل برای شب آینده آمده و از کلام سعدی شب موجوده و حال - اما شب گذشته را امشب نمی گویند چنانکه بہار خیال کرده ما در کلام عرفی و ظهوری هم سند این یافته ایم و از آن هم شب گذشته ظاهر نمی شود بلکه معلوم میشود که کلام شاعر در شبی واقع شده که ذکرش بمیان آمده (عرفی سه) عرفی ببین فسردگی کشت ما هتاب ؛ امشب که در بغل بنهادیم شیشه را ؛ (ظهوری سه) ره احوال ما گویا مغنی می زند امشب ؛ که طور دیگر افغان از نهاد چنگ می روید ؛ (اردو) آجکی رات - اس رات - مونث -

امشب همه شب چه چه زدی حلوا کو (مثل)	صاحب احسن ذکر این کرده از محل استعمال ساکت

معاصرین عجم گویند: "چھچہ زدی چھچہ زدی حلوا کو" و صاحب احسن الفاظ (امشب ہمہ شب) زیادہ کردہ و تکرار چھچہ زدی را حذف فرمودہ معلوم میشود کہ در کلام استادی ہمچنین دیدہ باشد حیف است کہ ذکرش نہ کرد۔ باقی حال فارسیان این را بحق کسی زنند کہ در کاری مصروف و منہمک باشد و نتیجۂ آن ہیچ نہ برآید (اردو) دکن مین کہتے ہین "ہنڈیا مین ڈوئی سے چلے چکھنے کو کچھہ نہ ملے تو مزا کیا" یہ کہاوت اوس مقام پہ استعمال کی جاتی ہے جب کسی شخص کو کامون مین رات دن مصروف پائین اور ان کامونکا کچھ نتیجہ ظاہر نہو۔

امضا بقول بہار علامتی است کہ بر پشت خط و قبالہ نویسند و معنی لغوی آن گذرانیدن باشد مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و بقول منتخب بمعنی گذرانیدن و روان کردن فارسیان قدیم بمعنی حاصل بالمصدر یعنی اجرا استعمال کردہ اند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند و نیز علامتی یا دستخطی را امضا نام است کہ ہر حاکم بر پشت تحریری بحکم اجرای آن ثبت کند و معاصرین عجم این را بمعنی مہر و دستخط کردن آوردہ اند و نتیجۂ آن ہم ہمان صاحبان رہنما و بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ اند (اردو) اجرا۔ مہر و دستخط کرنا۔ یا وہ علامت یا دستخط جو حاکم کسی تحریر کی پشت پہ بحکم اجرا ثبت کرے۔

امضا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اشارہ یا علامت حکم اجرا کردن و نوشتن باشد (شانی مشہدی ؎) گر ز دیوان قضا حکم نجاتی آیدم ۔ نیست مجرا گر نہ بر طبعش ادای امضای من ۔ مقصود شاعر اینست کہ اگر از دیوان قضا حکم نجات من آید آن را جاری و نافذ شدہ قیاس نباید کرد تا آنکہ بر طبعش امضای من نباشد مخفی مباد کہ مُجرا بالضم بمعنی روان کردہ شدہ و د

اصطلاح دفاتر فارس جاری کردہ شدہ و تطبیع بمعنی مہر نہادن بر نامہ دکنایہ از جاری کردنش کہ بمعنی اجرا است دامضا بمعنی مہر و دستخط کردن و نیز بمعنی علامتی است کہ بر پشت کاغذ برای جاری کردنش نویسند (اردو) کسی تحریر کی اجرائی کے لئے حکم کرنا یا اشارہ کرنا۔

امضا ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی جاری و نافذ کردن است (نظیری نیشاپوری ؎) از فتوت کردہ جرم دشمن غدار عفو ؛ گرچہ غدر باطنی را دشمن امضا ساختہ ؛ (اردو) جاری اور نافذ کرنا۔

امعاسین | بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و عین بی نقطہ بالف کشیدہ و سین بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و بنون زدہ بلغت رومی آب غورہ را گویند و بعربی ماء الحصرم۔ ماذکر آب غورہ در ممدودہ کردہ ایم صاحب محیط بر امعاسین فرماید کہ آب غورہ انگور باشد (اردو) دیکھو آب غورہ۔

امغیلان | بقول برہان بفتح اول و ضم ثانی و فتح غین نقطہ دار و سکون تحتانی و لام بالف کشیدہ و بنون زدہ نام درختی است معروف و مشہور بمغیلان گویند صمغ عربی را از برگ آن میسازند و آنرا بعربی شوکۃ المصریہ خوانند و بتشدید ثانی ہم بنظر آمدہ۔ صاحب محیط بر مغیلان فرماید کہ اسم فارسی است و مادر غولان ہم و بعربی ام غیلان و اغلب کہ مغیلان مفرس باشد از ام غیلان و عوام عرب آنرا طلح و اہل بادیہ سمر و بسریانی قنیا نامند و بسبب بودن صمغ آن سرخ مثل رنگ خون جالینوس آنرا شجرۂ حائضہ نامیدہ و بہندی ببول و کیکر نام است و آن درختی است خاردار و بنبت آن اکثر صحراہا و دامن ہای کوہ و دو قسم ما باشد

بالجملہ جمیع اجزای این سرد و خشک در دوم و بقول بعضی گرم در دوم قابض و مجفف - نافع
ثوران خون و مانع خون و اقسام سیلان مواد مزمنہ بدن از ہر جاکہ باشد و منافع بسیار دارد
مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ فارسیان مغیلان را بزیادت الف وصلی در اولش امغیلان
کردہ باشند یا ام غیلان را بحذف تشدید استعمال کردہ باشند ولیکن درین صورت ضرور
بود کہ میم مکسور باشد قیاس اوّل غالب است وجا دارد کہ از امّ غیلان الف اول را
حذف کردہ بہ تصرف حرکت میم یعنی بہ تبدیل کسرۂ میم بہ ضمہ مغیلان بطور مفرس کردند و
پس ازان الف وصلی در اولش آوردہ امغیلان ساختند و ہمین است خیال صاحب محیط
(اردو) بول - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک خاردار درخت جسے ہندی مین کیکر
اور فارسی مین مغیلان کہتے ہین - اسکی چھال سے چمڑا رنگتے اور شراب کا خمیر اٹھاتے ہین -

امکان بقول بہار بمعنی دست دادن و جائز و ممکن شدن فرماید کہ با لفظ داشتن مستعمل
مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و بقول منتخب بمعنی دست دادن فارسیان
استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مقدرت کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس
مرکب سازند (صائب ؎) ہیچ لب زیر فلک بی نالہ جا نگاہ نیست ؞ تار و پود عالم امکان
بغیر از آہ نیست ؞ (انوری ؎) سلطان داد دین کہ ز تمکین قدر وست ؞ در حل و عقد قدرت
امکان روزگار ؞ (اردو) امکان - بقول امیر (عربی) مذکر - مجال - طاقت - مقدور - مقدرت
درند ؎) امکان کیا جو الفت گیسو و رخ چھٹے ؞ دیدے جو کوئی حاصل چین و عرب مجھے
(فقرہ امیر) میرے امکان مین ہوتا تو آج موتیون سے منہ بھر دیتا؛؛

امکان بودن استعمال - بمعنی ممکن بودن است چنانکہ ظہوری گوید (س) امکان نزول شش مباد برکس ؛ الا کہ ترا اختیار باشد ؛ (اردو) ممکن ہونا	این کرده بمعنی ممکن بودن است (عرفی ع) خدا از زبان دیگر نیست ؛ زمن این گفتگو امکان نیست ؛ اردو ؛ (انوری) نہ منتقم زانکہ امکان ندارد ؛ چو خلق عدم علت استقامت
امکان داشتن استعمال - صاحب آصفی گوید	(اردو) ممکن ہونا -

امکہ بقول صاحب شمس لغت فارسی است بفتح میم دسیوم نابینای ما در زاد و آنکہ جاہی چشم ندارد در دیگر کسی از محققین با او نیست و نہ سند استعمال پیش شد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اعمی نظری -

املا بقول بہار بمعنی فرو گذاشتن و مہلت دادن و از یاد چیزی نوشتن و پر گردانیدن فرتاب کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و فارسیان اینرا بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تحریر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (اردو) املا - بقول امیر - (عربی) مذکر - رسم الخط کے موافق لکھنا - جیسے (فقره امیر) مرزا صاحب کا املا تک درست نہین ہے ؛ آپ فرماتے ہین کہ رشک نے مونث بھی کہا ہے (س) نامہ جانان ہے یا لکھا مری تقدیر کا ؛ خط کی نشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فقرہ امیر مین املا بمعنی تحریر مستعمل ہے لیکن وہ مخصوص ہے رسم الخط کی مطابقت کے ساتھ اور فارسیون نے مطلقاً بمعنی تحریر اسکا استعمال کیا ہے -

املاق بقول برہان و جامع بکسر اوّل و سکون ثانی و لام بالف کشیده و بقاف زده نام ولایتیست از ترکستان - صاحب سروری این را بہ لام دوّم و میم سوّم آورده - صاحب

مؤید بذیل لغات عربی نوشتہ فرماید کہ صاحب شرفنامہ این را ترکی گفتہ مؤلف گوید کہ محققین
ترکی زبان ازین ساکت اند وجا دارد کہ نام اصلی این ولایت بہ لام دوم وسیم سوم باشند چنانکہ
قول صاحب سروری است و الماق لغت ترکی است بمعنی احاطہ (کذا فی الکنز) پس فارسیان
بکثرت استعمال تقدیم و تاخیر یک حرف کردہ باشند کہ مقلوب بعض در زبان فارسی آمدہ ہمچون
اسطخر و اسطرخ و آفزار و افزار و آفلدہ و آلغدہ ولیکن محققین ترکی الماق را ہم نام ولایتی
نہ نوشتہ اند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) املاق ترکستان کی ایک ولایت کا نام ہے ۔

املا کردن | **املا نمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی نوشتن است مطلقاً (صائب ۵) ز دل مجموعہ ہر روز املا میتوان کردن ٭ ازین یک قطرہ خون صد نامہ انشا می توان کردن ٭ (ہاتفی جامی ۵) بفرمود تا بر نقیض نخست ٭ یکی نامہ املا نمودند چیست ٭ (اردو) لکھنا۔ تحریر کرنا ۔

املہ بقول صاحب شمس لغت عربی و فارسی است بالفتح نام میوہ ایست کہ بہندش اونلہ
گویند۔ صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ ہمان آملہ کہ در ممدودہ گذشت و صاحب مؤید فرماید کہ املیہ
بزیادت تحتانی بعد میم فارسی آملہ باشد مؤلف عرض کند کہ ما تعریف این در ممدودہ کردہ ایم
ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامیست اصل این آملا بالف ممدودہ و الف
در آخر لغت سنسکرت است کہ بقول صاحب ساطع چیزی است کہ آن را در عربی آملج و
در فارسی آملہ گویند و ہم او گوید کہ امل بالفتح در سنسکرت ترش حامض را گویند۔ بخیال ما فارسیان
لغت سنسکرت آملا را بہ تبدیل الف با ہای ہوز آملہ کردہ اند ہمچون باسلا یاسہ وجا دارد کہ املہ

بمقصورہ مرکّب باشد از لغت سنسکرت آمل وہاے نسبت و نام ثمر معروف قرار یافتہ کہ ترش حامض است (اردو) دیکھو آملہ۔

امّ ملدم | اصطلاح۔ بقول بحر بکسر میم دوم و سکون لام وفتح دال کنیّت تپ دائمی کہ مادر مرگ است مؤلف گوید کہ مرکّب اضافی است از ہر دو لغت عربی یعنی اُمّ بضم اول وتشدید میم بمعنی اصل و مادر گذشت و مَلدم بقول منتخب بالکسر بمعنی مرد فربہ و سنگ کہ بدان خستہ ضرما کو بند جہت علف ستور پس معنی لفظی این اصل یا مادر سنگے است کہ بدان گزند رسد و کنایہ از تپ دائمی کہ انسان را بمرگ رساند نمیدانیم کہ صاحب بحر این را بمعنی مادر مرگ چگونہ گرفت کہ ملدم بمعنی مرگ نیامدہ در محاورۂ عرب ہم این اصطلاح بہمین معنی مستعمل است و فارسیان ہم استعمال این کنند (اردو) دائمی تپ مؤنث

امن | بقول بہار بی ہراس شدن فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی امین و بی ہراس استعمال کنند مؤلف گوید کہ لغت عربیست بالفتح۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ بی ہراسی و امینی و اطمینان باشد و براے معنی مصدری با مصادر فرس مرکّب سازند (انوری ؎) ہمش بخیطۂ امن اندرون وحوش وطیور ٭ ہمش بسایۂ احسان درون رجال ونسا ٭ (ولہ ؎) مرغ در سایۂ امن تو پر دگر دہوا ٭ وحش از نعمت فضل تو چر دگر دکنام ٭ آنچہ بہار استعمال این بمعنی امین و بی ہراس گفتہ سندش از کلام صائب است و ہم او گوید کہ امن تر بجاے آمن تر مستعمل (؎) در دسر تا نہ کشی صائب ازین بیخبران ٭ گوشۂ امن تر از خلوت خاموشی نیست (ولہ ؎) از زہر چشم سنگدلان امن نیستم ٭ چون پستہ در لباس بود نوشخند ما ٭ مؤلف گوید

که در کلام اول صائب امن بمعنی بی هراسی است موافق قیاس یعنی گوشهٔ امن (مرکب اضافی)
بمعنی گوشهٔ بی هراسی و اطمینان مستعمل و در کلام دوم هم آمن بمعنی بی هراسی و اطمینان
آمده واضح باد که در کلام صائب آمن بمعنی بی ولطیف است پس در معنی شعر ضرورت ندارد
که امن را بمعنی ایمن گیریم البته در مرکبات آمن که در ملحقات آید آمن بودن و شدن را فارسیان
بمعنی ایمن بودن و شدن آورده اند و صراحت معنی آن همدرانجا کنیم که فارسیان مصدر را بمعنی
مفعول استعمال کنند چنانکه خلق را بمعنی مخلوق گیرند۔ خان آرزو در سراج فرماید که (۲) آمن
و آمنه بمعنی تودهٔ هیزم و پشته و امثال آن و مَن مخففش آمده و از همین مرکب است
خرمن بمعنی تودهٔ بزرگ و بمده نیز (انتهی) **مؤلف** عرض کند که آمن و آمنه در ممدود
گذشته است و سند استعمالش هم همدرانجا مذکور ولیکن استعمالش به مقصوره از نظر ما نگذشت
حیف است که خان آرزو سند استعمال این پیش نکرد۔ بای حال آمن و آمنه باشند
یا امن و امنه در هر دو الف وصلی است و اصل این بهمعنی مَن باشد که بمعنی تودهٔ
هر چیز بجایش می آید و خرمن مرکب از همین است و شک نیست که هاے هوز در آخر آمنه
و آمنه زائد است یا براے نسبت۔ دیگر هیچ (اردو) (۱) آمن بقول امیر (عربی)
مذکر۔ بمعنی پناه حفاظت (آتش ۵) امن میں رکھتی ہی جو رحرخ سے وارفتگی ۞ منزل سیل
میں اندیشہ نہیں سیلاب کو ۞ آپ ہی نے امن چین۔ امن و امان بمعنی آرام و اطمینان
کہا ہی۔ (۲) دیکھو آمن اور آمنہ۔

امن آباد	اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی جاے	امن است یعنی آبادی امن دارنده اسم فاعل

ترکیبی (اردو) امن اور اطمینان کی جگہ گو امن آباد کہہ سکتے ہیں۔

امن بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ایمن بودن است بہار اشارہ بمعنی بر لفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ این از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمۂ در را محذوف گیریم (نجات اصفہانی سے) از گوشمال برق حوادث مباش امن ٭ خود را چو موم مہر بہمیان زر مبند ٭ (اردو) مطمئن ہونا۔ مطمئن رہنا امیر نے لفظ ایمن پر ایمن ہونے کی سند دی ہے (ناسخ سے) دل میں ایمن ہو نہ خونخوار و جو دشمن ہے ضعیف ٭ مورچہ دیکھو تو کھا جاتا ہے کیا تلوار کو ٭

امن خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی طلب امن کردن است (سلمان ساوجی سے) امن از جہان مخواہ کہ بیر اجل درو ٭ ہرگز ندادہ است کسی را بجان امان ٭ (اردو) امن چاہنا۔ امن طلب کرنا

امن داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محفوظ و مطمئن بودن است (حزین سے) بی بادہ شہر ہستی امن و امان ندارد ٭ بغداد خط جام دار السلام گردان ٭ (اردو) محفوظ ہونا۔ امن میں رہنا۔ اطمینان رکھنا۔

امن شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ایمن شدن است بہار اشارہ این بر لفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمہ در محذوف گیریم (صائب سے) ذوق حیرانی بداد چشم خون پالا رسید ٭ سینہ خم امن شد از جوش چون صہبا نشست ٭ جا دارد کہ در مصرع دوم امن را مجازاً بمعنی مقام امن گیریم (اردو) ایمن ہونا۔ بی فکر ہونا مطمئن ہونا۔ محفوظ ہونا۔ دیکھو امن بودن جسمیں

ایمن ہونا کی سند ہے۔

امن شستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی از دست دادن امن واختیار کردن خطرہ و در خطر افتادن است (خسرو سہ) ایمنی است از آنکونہ جست ؛ کامن خود از آسنہ خود نشست (اردو) بے امن ہونا۔ خطرے مین پڑنا۔

امن کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امن دادن و مطمئن و محفوظ کردن است (صائب سہ) می کند کار خرد نفس چو گرد ید مطیع ؛ دزد چون شحنہ شود امن کند عالم را (ظہوری سہ) دوران بزم امن ظہوری بجام کرد ؛ خونتابہ کہ از دم تیغ خطر چکید ؛ (اردو) امن عطا کرنا۔ محفوظ ومطمئن کرنا۔ پناہ دینا۔

امن وامان استعمال۔ ہر دو لغت عربیست مرادف یکدیگر فارسیان بمعنی اطمینان و بیخوفی استعمال کنند سند این بر امن داشتن گذشت (انوری سہ) زان پس کہ قضا شکل دگر کرد جہان را ؛ وز خاک برون برد قدر امن وامان را (اردو) امن وامان بقول امیر۔ مذکر۔ حفظ وامان۔ حفاظت بچاو۔ اطمینان وآرام (منیر سہ) یہ اسکے عہد مین امن وامان حاصل ہے دنیا کو ؛ کہ آتی ہے نظر جمعیت دلکی فراوانی ؛ (نثر) شہر مین امن وامان ہے۔

امنہ بقول برہان وجامع بفتح اول وثانی ونون۔ پشتۂ ہیزم را گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ ودر ممدودہ ہم گذشت واین ہمانست کہ حقیقت این بضمن لفظ آمن بر معنی دوم مذکور شد (اردو) دیکھو آمنہ اور آمن کے دوسرے معنی۔

امن یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن اطمینان وبناہ

(۱۸۶۸)

باشد (طالب آملی ؎) جگر از کاوش آن	خانۂ زنبور نیافت ؛ (اردو) امن
غمزہ پناہی می جست ؛ ہیچ جا امن تراز	پانا - جیسے ؛ ہم نے وہاں ہر قسم کا امن پایا ؛

(۱) **امنیّت** بقول صاحب منتخب بالفتح وتشدید یا وتاے مدورہ لغت عربست بمعنی ایمنی و بالضم وتشدید یا دروغ وآرزو ومراد وکتاب خواندن - امانی جمع این - صاحب انند ہم ذکر معانی بالا کردہ وصاحب غیاث ہم این را آوردہ - صاحب تحقیق الاصطلاحات برامن فرماید کہ مصدر عربیست وفارسیان یاے تحتانی مشدّد وتاے مصدری بآن الحاق کردہ امنیّت ساختند چنانکہ در عربی یاے مشدد وتاے تانیث براے معنی مصدری در آخر صفات آید ہمچون قابلیّت ومقبولیّت وفی الحقیقت امنیّت در کلام عرب نیامدہ ذفرناید کہ میر عبدالرشید تتوی در منتخب اللغات بمعنی ایمنی غور نکردہ بر شہرت اکتفا کرد کہ در قاموس وامثال آن این لغت یافتہ نمیشود **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (ظہوری ؎) ظہوری این سخن باور ندارد ؛ کہ در ملک خطر امنیّتی ہست ؛ و با مصدر دادن - - - - - - - - - - - - -

(۲) **امنیت دادن** ہم بمعنی امن دادن مستعمل (نظیری نیشاپوری ؎) ظہور حسن تو امنیّتی بدوران داد ؛ کہ پادشہ زرعیّت نمی ستاند باج ؛ (اردو) (۱) دیکھو امن (۲) امن دینا - اطمینان دلانا - بی خوف کردینا - مطمئن کردینا -

امور بالضم اول ودوم لغت عرب است جمع امر - صاحب منتخب برامر گوید کہ بالفتح کار وواقعہ وحادثہ وامور جمع آن وبمعنی فرمودن وفرمان واوامر جمع آن - **مؤلف** گوید کہ

فارسیان استعمال این بمعنی کارہا کنند و بالغات فرس مرکّب ہم سازند کہ در ملحقات آید۔ (انوری ؎) تاہست علوم را مبادی ٭ تاہست امور را عواقب ٭ حکم تو ہمیشہ باد باقی ٭ عزم تو ہمیشہ باد ثاقب ٭ (ولہ ؎) آنکہ عدلش در انتظام امور ٭ شکل پروین دہد بہفت اورنگ ٭ (اردو) امور بقول امیر۔ امر کی جمع (نواب میرزا شوق ؎) آگے تو یہ دنہ تھا ترا دستور ٭ کس سے سیکھے ہین اسطرح کے امور ٭

امور خارجہ استعمال۔ مرکّب توصیفی بقول صاحب بول چال و رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی کاروبار متعلقہ سلطنت ہای غیر (اردو) غیر ممالک کے کاروبار۔ مذکّر۔

امور دیدہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی کارآزمودہ **مؤلف** گوید کہ از قبیل جہان دیدہ باشد حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) کاروبار سے واقف

امور کلّی اصطلاح۔ مرکّب توصیفی۔ بقول صاحب بحر آنکہ موجود باشد در عقل و معدوم باشد در خارج یعنی در خارج ذاتی نباشد کہ او را حیات و علم نام نہادہ شود (اردو) امور کلّی وہ ہین جو عقل مین موجود ہون اور خارج مین معدوم جیسے حیات اور علم۔

اموس بقول برہان و جامع و انند بفتح اول وضم ثانی وسکون واو و سین بے نقطہ تخم گیا باشد کہ برروی نان پاشند و آنرا نانخواہ نیز گویند و باہمزۂ ممدودہ ہم بنظر آمدہ۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ این اسم جامد فارسی زبان است۔ **مؤلف** گوید کہ این ہمانست کہ تعریف کاملش برآمنا گذشت (اردو) اجوائن۔ مؤنث۔ دیکھو۔ آسا۔

اموسنی بفتح اول وسکون ثانی وکسر واو وسین بے نقطہ ساکن ونون بہ تحتانی رسیدہ دو زن را گویند کہ یک شوہر داشتہ باشند ہریک مر دیگری را اموسنی بود۔ صاحب جامع گوید کہ این را وسنی وہود ہم گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت در ممدودہ گذشت بہ معنی انباغ۔ صاحب انند صراحت فرماید کہ لغت فارسی است ومحققین ترکی وسنسکرت وعربی ازین ساکت اند بخیال ما وسنی کہ بہمین معنی می آید مخفف این باشد وجا دارد کہ اصل این موسنی باشد کہ وضع شد از لغت سنسکرت یعنی موسنا کہ بقول صاحب ساطع بمعنی غضب کردن وبزور گرفتن آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان الف آخرش را بطریق امالہ بدل کردند بہ تحتانی ونام نہادند برای انباغ کہ غضب باہمی شان معروف است وپس ازان الف وصلی در اول این آوردہ اموسنی کردند واعراب موجودہ نتیجۂ استعمال است کہ با اصلیت ہیچ تعلق ندارد واللہ اعلم (اردو) دیکھو آموسنی۔

امّہات بقول صاحب انند بضم اول ومیم مشدّد مفتوح لغت عربیست بمعنی مادران جمع امّہۃ واین لغتی است در اُمّ کہ بمعنی مادر گذشت واستعمال اُمّہات در انسانست۔ صاحب صراح ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این ترکیب کنند کہ در ملحقات آید (اردو) ماں کی جمع۔ مائیں۔ مونث۔

امّہات اسما اصطلاح۔ بقول صاحب بحر وبہار وانند اسمای اربعۂ الٰہی کہ اول وآخر وظاہر وباطن است۔ **مؤلف** گوید کہ مرکّب ست از ہر دو لغات عربی زبان۔ مرکّب اضافی۔ معنی لفظی این اصل ومادرہای جمیع اسما دہا باشند وکنایہ از اسمای اربعۂ الٰہی کہ بالا مذکور شد

از محققین عرب صاحبان صراح ومحیط المحیط این را ترک کردہ اند وصاحب محیط المحیط بر امہات گوید کہ نزد صوفیہ برائے اول وآخر وظاہر وباطن مستعمل پس جز این نیست کہ فارسیان این اصطلاح را باضافت امہات بسوی اسماء قرار دادہ اند (اردو) امہات اسما۔ کنایہ ہے چار اسمائے الٰہی سے یعنی اول وآخر وظاہر وباطن۔

امہات سفلی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر (۱) عناصر اربعہ و (۲) طبقات زمین۔ بہار بر معنی اول قانع وصاحب انند باصاحب بحر متفق و صاحب محیط المحیط بر (الامہات السفلیہ) گوید کہ عناصر اربعہ باشد وبس۔ بخیال ما فارسیان ہمین اصطلاح عربی را بترکیب فارسی قرار دادند ومعنی دوم اضافہ کردند وشک نیست کہ این اصطلاح از ہر دو لغت عرب مرکب توصیفی است ومعنی حقیقی این اصل یا مادرہائے سفلی وکنایہ باشد از ہر دو معنی کہ بالا مذکور شد (اردو) امہات سفلی۔ کنایہ ہے (۱) چار عنصر اور (۲) طبقات زمین سے۔ اور چار عنصر سے مراد۔ آگ۔ پانی مٹی۔ ہوا۔ دیکھو اسطقسات۔

امہات علوی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر وبہار (۱) علوم (۲) عقول (۳) نفوس (۴) ارواح۔ صاحب انند را باصاحب بحر اتفاق۔ صاحب محیط المحیط بر (الامہات العلویہ) گوید کہ عقول ونفوس وارواح باشد **مؤلف** گوید کہ فارسیان ہمین اصطلاح عرب را بترکیب توصیفی در فارسی گرفتند کہ مرکب از ہر دو لغت عرب است ومعنی اول زیادہ کردند ومعنی حقیقی این اصل یا مادرہائے علوی وکنایہ باشد از ہر چہار معنی بالا (اردو) امہات علوی سے (۱) علوم (۲) عقول (۳) نفوس (۴) ارواح مراد ہین اور یہ کنایہ ہے۔ اور چارون مذکر مستعمل ہین۔

امهوسپند	بقول برہان وناصری وجامع وجہانگیری وسروری ہمان امشاسپند کہ گذشت و
امهوسفند	ماصراحت ماخذاین ہر دو ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو امشاسپند۔

امی	بقول بہار بضم وتشدید میم (۱) آنکہ پدرش بمیرد واز تربیت پدر محروم بودہ درکنف مادریا

قابلہ و دایہ پرورش یابد۔ درعرف ناخواندہ و بے سواد **مؤلف** گوید کہ لغت عربست وبقول صاحب منتخب آنکہ خواندن یا نوشتن نتواند یا آنکہ برخلقت امی باشد کہ کتاب نخواندہ باشد و (۲) لقب خاص نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم فارسیان استعمال این کنند وبترکیب فارسی مرکّب ہم۔ (نظامی ۵) پس آنگہ قلم برعطارد شکست ٭ کہ امّی نگیرد قلم رابدست ٭ (اردو) امی۔ (۱) بقول امیر (عربی) یاے نسبت کے ساتھہ وہ شخص جس کا باب بچپن مین مرجاے فقط مان اوسکی پرورش کی متکفّل ہو اور وہ اسی وجہ سے علم نہ حاصل کر سکے۔ مجازاً بے لکھا پڑھا آدمی۔ اور (۲) خاص آنحضرت صلی اللہ وسلم کا لقب۔ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کی ولادت سے کچھہ روز پہلے انتقال فرمایا اور بچپن ہی مین والدۂ محترمہ بھی راہی ملک بقا ہوئین اور آپ عالم علم لدنی ہوئے لکھنا پڑھنا کسی سے سیکھا نہین اس مین حکمت الٰہی یہہ تھی کہ استاد کو آپ پر فضیلت نہو۔ (اسیر ۵۲) امی لقب وزبان سفینہ ٭ ناخواندہ وصد کتب بسینہ ٭

(۱) امیا	بقول برہان وناصری وسروری وجامع وجہانگیری (۱) بروزن دریا و (۲)
(۲) امیان	بروزن ہمیان کیسۂ زر باشد وہم او بر ہمیان صراحت کند کہ کیسۂ باشد طولانی

کہ بر کمر بندند وبعربی صرّہ خوانند (از سروری ۵۲) از تمناے خاک آنحضرت ٭ خاک گشتہ ادیم امیانہا ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ (۱) مخفّف (۲) وہمیان کہ می آید مبدل امیان

کہ الف بہ ہا بدل شود مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہم میان است از قبیل ہمدم و ہمراز کہ ہم افادۂ معنی معیّت کند و بدینوجہ کہ این کیسہ دراز را بر میان بندند این ہم میان نام کردند بکثرت استعمال یک میم حذف شدہ ہمیان شد و ہائے ہوز را بہ الف بدل کردہ آمیان کردند چنانکہ انباز و ہمباز و امیان بہ تخفیف نون آمیا شد (اردو) ہمیانی مؤنث۔ دیکھو اپراداخ۔

امید بقول بہار ترجمۂ رجا و امل است۔ بستہ۔ بلند۔ دراز۔ فربہ۔ مردہ از صفات و زنجیر از تشبیہات اوست (ظہوری ؎) بہ بازوی دل روز غم می برم ؛ کہ زنجیر امّید در ہم درم ؛ صاحب ضمیمۂ برہان ہم این را بمعنی چشم داشتن نوشتہ و مقصودش از حاصل بالمصدر باشد کہ چشمداشت است۔ صاحب کنز کہ محقّق ترکی است صراحت فرماید کہ لغت فارسی است مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان کہ استعمال این بہ تشدید میم و تخفیف آن ہر دو آمدہ (ظہوری ؎) امّید کہ سرگشتہ چو زلّا دنہ مائیم ؛ بر بوے میت مست سراغ است دل ما ؛ (ولہ ؎) امید سلسلہ و گردن اسیران است ؛ چنان ببرگ زجور فراق بگریزند ؛ (انوری ؎) ہلالی را کہ بر گردون نسبت ؛ ز تو امّید صد جاہ و جلال است ؛ (ولہ ؎) چراغ فروغ نیابد ہواے سال امید ؛ گر آفتاب ہنر رفت در دو پیکر جود ؛ (اردو) آمید بقول امیر (فارسی) مؤنث۔ آس۔ توقع۔ آرزو۔ خواہش۔ (داغ ؎) بے طرح پھیلا ہے ان زلفوں کا جال اب امید رستگاری اٹھ گئی ؛ (غالب ؎) کوئی امّید بر نہیں آتی ؛ کوئی صورت نظر نہیں آتی

امید آزمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی امتحان و آزمایش امید کردن است یعنی دانستن کہ امید چہ چیز است (عرفی ؎) ز عفو و حلم تو دلہا بغایتی جمعست +

که معصیت نه امید آزموده است نه بیم ؎ (اردو)
امید کا امتحان کرنا۔ جانچنا۔

امید آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی امید را در دل جا دادن و نا امید نبودن است (شرف منیری ؎) چون خود گفتی که نا امیدی کفر است ؎ فرمان تو بردم و امید آوردم ؎ (اردو) امید حاصل کرنا
امید رکھنا ؎

امید افکندن بچیزی | استعمال۔ بقول بہار معروف۔ صاحب آصفی ذکر (امید بستن) کرده **مؤلف** گوید که امید خود را وابسته کردن بچیزی یا بکسی باشد۔ باید که این مصدر اصطلاحی را (امید افکندن بچیزی و بکسی) قائم کنیم (فرخی سیستانی ؎) چو زیر گشتم و نومید گشتم از همه خلق ؎ امید خویش فکندم بدستگیر چنان ؎ سند پیش شده متعلق است به (امید فکندن) وعیبی ندارد که فکندن و افکندن هر دو یکی است (اردو) امید کو کسی چیز یا شخص سے وابستہ کرنا۔ جیسے میری امید اون سے وابستہ ہے یا اون کی بارگاہ سے وابستہ ہے۔

امّی دانا | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از حضرت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) امی دانا کنایہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۱۵۱)

امید باریدن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باریدن امید که ادعای شاعریت و کنایه از ظاهر شدن امید چنانکه ظهوری گوید (؎) ز اشک نا امیدی گرچه دریا کرده ام صحرا را ازان ابری که بر بیدار د آب امیدی بارد (اردو) امید برسنا۔

امید بخش | اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحوالۂ مظهر العجائب بمعنی بخشندۂ امید و کنایه از حق سبحانه تعالی **مؤلف** گوید که اسم فاعل ترکیبی است و متعلق بامصدر (امید بخشیدن) بمعنی امید پیدا کردن (اردو) امید بخش کنایۃً حق سبحانہ تعالی کو کہہ سکتے ہین۔ یعنی دل مین امید پیدا کرنے والا۔

امید برآمدن | استعمال۔ صاحب آصفی و بہار

ذکراین کردہ کہ بمعنی حاصل شدن امید باشد۔ (سعدی ؎) امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زانکہ ٭ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ٭ (اردو) امید برآنا بقول امیر۔ آرزو پوری ہونا مقصود حاصل ہونا (انشا ؎) میری امید برآتی ہے اب انشاء اللہ ٭ کونسی چیز ہے اللہ کے جو گھر میں نہیں ٭

امید برآوردن استعمال۔ بہ تمنائے دل کامیاب کردن مرادف آرزو برآوردن است کہ در ممدودہ گذشت صاحب آصفی ذکراین کردہ (سعدی ؎) طلبگار خیر است وامیدوار ٭ خدایا امید یکہ دارد برآر (اردو) امید برلانا آرزو برلانا۔ دیکھو آرزو برآوردن۔

امید برچیدن مصدر اصطلاحی یعنی دور کردن و نداشتن امید باشد (ظہوری ؎) امید خندہ برچین از لب خشک ٭ کہ مہر گریہ بر چشم تر افتد ٭ (اردو) امید نہ رکھنا۔

امید برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی و بہار ذکراین کردہ کہ بمعنی نومید شدن و باقی نبودن امید باشد (فغانی شیرازی ؎) بلبلم در چمن خارستان ٭ کہ امیدم ز گلستان برخاست (اردو) امید اوٹھ جانا۔ بقول امیر۔ توقع نہ رہنا (ظفر ؎) کرچکے سو بار تیرا امتحان اب تو ہمیں ٭ تجھ سے امید وفا اے بیمروت اوٹھ گئی ٭

امید برداشتن استعمال۔ بمعنی نا امید شدن است صاحب آصفی ذکراین کردہ (فغانی شیرازی ؎) یکبار از وفائے تو برداشتم امید ٭ چون از تو التفات تمامی نداشتم (اردو) امید قطع کرنا توقع نہ رکھنا ناامید ہونا (ظفر ؎) امید زندگانی اپنی آخر قطع کر بیٹھے ٭ ظفر عشق و محبت کی یہی ہم انتہا سمجھے ٭

امید برکندن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ مرادف امید برداشتن است (سعدی ؎) من آن روز برکندم از عمر امید ٭ کہ افتادم اندر سیاہی سپید ٭ (اردو) دیکھو امید برداشتن۔

امید برگرفتن استعمال۔ بحث این برامید گرفتن می آید و سند این ہم ہمدرآنجا مذکور (اردو) دیکھو امید گرفتن ۔

(الف) **امید بریدن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی و بہار ذکر این کرده که بمعنی قطع شدن امید و قطع کردن امید ہم مرادف امید برداشتن که گذشت (کمال خجندی ؎) کمال از غصہ خود راکشتہ گوئی ؎ امید کشتن از تیغت برید است ؎ (انوری ؎) مہرامیدش از عطاے بزرگ ؎ اے بزرگ جہان بجرم حقیر ؎ (صائب ؎) امید صائب از ہمه کس چون بریده شد ؎ شمشیر آه را زنیام جگر کشید ؎ ازہمین مصدر است ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **امید بریده** که بقول بحر و بہار و وارستہ (مرکب توصیفی) بمعنی امیدیکه بنومیدی رسیده (طالب آملی ؎) نومیدی وصال تو حسرت گداز بود ؎ صد جا گره زدیم امید بریده را ؎ (اردو) الف امید ٹوٹنا۔ امید قطع کرنا (ب) ٹوٹی ہوئی امید۔ مؤنث

(الف) **امید بستن** مصدر اصطلاحی۔ که بمعنی امید کردن و امید داشتن است بصاحب آصفی و بہار ذکر این کرده (کمال خجندی ؎) چه بندم بر آن وعده امید نیز ؎ کز و بہره ام انتظار است و بس ؎ (امیر معزی ؎) خداوندی که آرام جہان بود ؎ در و امید بستہ خلق بسیار ؎ مؤلف گوید که ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **امید بستہ** ازہمین مصدر متعلق که مرکب توصیفی است بمعنی آرزوئی که کرده شده و جادارد که بمعنی امیدی گیریم که توقع برآمدنش نبود و سند این برامید برآمدن از کلام سعدی گذشت ؎ (اردو) (الف) امید کرنا (ب) کی ہوئی امید۔ ٹوٹی ہوئی امید

امید بودن استعمال۔ بمعنی حقیقی است که مرادف آرزو بودن است (شریف تبریزی ؎) چونکرد یار رحمی زتو اے فغان چه حاصل ؎ زتو بود این امیدم که اثر کنی نکردی ؎ (اردو) امید ہونا

امید بہتر از خوردن مثل صاحبان خزینہ

وامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند
و از محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان
در بیان ذوق و لذّت امید این مثل را زنند کہ
لطف امید بہتر از بر آمدن اوست (اردو)
دکن مین کہتے ہین ؎ آرزو کا مزا چکت سے بہتر ؎
یہ گویا بعینہٖ ترجمہ ہے فارسی مثل کا ۔

امید چیزی در دل نشستن استعمال
بحث این در (امید نشستن) می آید و سند این
ہم ہمدرانجا (اردو) دیکھو امید نشستن ۔

امید دادن استعمال ۔ بقول بہار امیدوار
گردانیدن است (سعدی ؎) دلم می دہد
وقت وقت این امید ؎ کہ حق شرم دارد ز موی سپید ؎
(سلمان ساوجی ؎) دل ز وصل او نشان بی
نشانی می دہد ؎ جان بدیدارش امید زندگانی مید ہد ؎
(اردو) امید دلانا (فقرہ امیہ) کوئی صورت مفر
کی نہ تھی مگر تحصیلدار صاحب نے کچھہ امید دلائی ہے ؎

امید داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی و
بہار ذکر این کردہ کہ مرادف آرزو داشتن است
کہ در ممدودہ گذشت (حافظ ؎) تشنۂ بادیہ را ہم
بزلالی دریاب ؎ بامیدی کہ درین رہ بخدا میداری ؎
(ظہوری ؎) بخطا ہا ز تو امید عطا ہا دارم ؎
تحفۂ عفو تو جز جرئت تقصیر نبود ؎ (اردو) امید
رکھنا ۔ (برق ؎) اللہ رے کرم یہہ کریمی ہے
دیکھہ برق ؎ امید عفو رکھتے ہین کس کس قصور پر ؎

امید در جان شکستن مصدر اصطلاحی
بقول بہار کنایہ از بند کردن امید در جان ۔
مؤلف گوید کہ این بمعنی حقیقی است و کنایہ باشد
از نا امید کردن (مجیر الدین بیلقانی ؎) چہ بد
کردم کہ بیمانم شکستی ؎ امید وصل در جانم شکستی ؎
(اردو) نا امید کرنا ۔

امید رایی بریدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر بمعنی نا امید گردانیدن بہار گوید کہ بمعنی نومید
شدن است صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی
مطلق این کردہ اند و معنیؔ با صاحب بحر متفق

مؤلف گوید کہ بر بُریدن لازم و متعدی ہر دو آمدہ
و معنی بیان کردۂ بہار ہم خلاف قیاس نیست و ہر دو
معنی ازین مصدر پیدا میشود ولیکن سند استعمال را
مشتاق باشیم۔ مخفی مباد کہ ہرگاہ پی کسی ببرند او
معذور میشود از رفتار پس امید را از رفتار معذور
کردن یا امید از رفتار معذور شدن کنایہ است
از نا امید گردانیدن و شدن (اردو) نا امید
کرنا۔ نا امید ہونا۔

امید را پی کردن مصدر اصطلاحی۔
بقول صاحب بحر مرادف (امید را پی بریدن)
کہ گذشت و بہار ہم این را بمعنی بیان کردہ خودش
مرادف آن قرار دہد و صاحبان مؤید و ہفت ہم
ماضی این را ذکر کردہ اند و معنیٔ با صاحب بحر متفق
صاحب ضمیمۂ برہان ہم با بحر اتفاق دارد۔ مخفی مباد
کہ پی کردن در محاورۂ فرس بمعنی پی بریدن آمدہ
(اردو) نا امید کرنا۔ نا امید ہونا دیکھو امید را
پی بریدن۔

امید رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی واصل شدن امید است و
حاصل این امید بر آمدن باشد۔ کمال اصفہانی
ع) امید آدمی بوصالت نمیرسد٭ اندیشۂ خرد
بکمالت نمیرسد٭ مقصود شعر اینست کہ امید انسان
بوصالت راہ نیابد یعنی انسان بہ وصال تو امید
خود را حاصل نمی کند (اردو) امید کرسکنا
امید بر آنا۔ جیسے" انسان تیرے وصال کی امید
نہیں کرسکتا اور اسکی امید تیرے وصال سے
حاصل نہیں ہوسکتی"

امید رفتن از دل استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر امید رفتن کردہ و از سندش مصدر (امید رفتن
از دل) حاصل می شود کہ بمعنی (۱) بیرون شدن
امید از دل است مخفی مباد کہ رفتن درینجا بالفتح ہا شد
(طاہر انجدانی ع) امید وصل نرفت از دل
فگار ہنوز٭ نشستہ ام بسر راہ انتظار ہنوز٭ و
بتحقیق ما (۲) بہ ضم سوم رائے مہملہ دور کردن امید

از دل باشد کہ متعدی معنی اول است (ظہوری ع) خاکساران زدل گرد تمنا رفتہ اند ٭ از دل بہ درد امید مدا و ارفتہ اند ٭ (اردو) (۱) امید دل مین باقی نہ رہنا (۲) دل سے امید نکال دینا۔

امید سفید شدن (۱۷۶۹) مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از برآمدن امید چنانکہ ظہوری گوید (ع) مشکل کہ شود سفید امید ٭ از بخت سپر سر خوش سیاہ است ٭ (اردو) امید برآنا۔

امید شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و سندش ہمان است کہ بر (امید در جان شکستن) مذکور شد (اردو) دیکھو امید در جان شکستن۔

امید فگندن (۱۷۷۰) استعمال۔ بمعنی امید در دل پیدا کردن است مرادف امید دادن (انوری ع) زہی روائح جودت ز روی استعداد ٭ امید شرکت احیا فگندہ موتی را ٭ (اردو) امید دلانا۔ دیکھو امید دادن۔

امید کاشتن (۱۷۷۱) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی امید در دل قائم کردن است (ظہوری ع) گو صد بہار ہر دم دامان سعی برزن ٭ کشت امید کار آن نشو و نما ندارد ٭ (اردو) امید دل مین قائم کرنا۔

امید کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آرزو کردن است (اردو) امید کرنا۔ بقول امیر امید رکھنا (آتش ع) حاصل اہل محبت بجز محرومی نہیں ٭ بید مجنون ہو کے امید ثمر کیونکر کرین ٭

امید کوتاہ شدن استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ کم شدن آرزو باشد (صائب ع) چندانکہ موی بیش ز پیری شود سفید ٭ کوتہ شود امید چو شمع سحر مرا ٭ (اردو) امید کوتاہ ہونا۔ امید کم ہونا کہہ سکتے ہین۔

امید کہن گشتن (۱۷۷۲) استعمال۔ از دیر نہ برآمدن آرزو و کہن شدن آن چنانکہ ظہوری گوید (ع) قاصد امید ہا کہن گردید ٭ گوش و لب نوبہ پیام نکرد ٭

(اردو) امید برانی ہونا یعنی عرصۂ دراز تک نہ بر آنا۔

امیدگاه استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ جای امید۔ مؤلف گوید کہ اطلاق بر
دل و بر یار و ممدوح و حاکم وغیره باشد کہ دل ہم جای
امید است کہ امید در دل می باشد و یار و ممدوح
و حاکم ہم امیدگاه است کہ برآمدن امید متعلق بدوست
(ظہوری ؎) ہست تو آنچنان امید ظہوری ؎
کس چو ظہوری امیدگاه ندارد ؎ (ولہ ؎)
چو می بینم ندارد آنچنان قدر گناه من ؎ کہ بند در ا
بر امید من امیدگاه من ؎ (اردو) امیدگاه اوس
کو کہہ سکتے ہیں جس سے امید متعلق ہو - جیسے یار یا
اپنا ممدوح یا حاکم وغیره اور دل کو بھی امیدگاه کہہ
سکتے ہیں اسلئے کہ امید کا مقام دل ہے -

امیدگداختن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی دفع کردن امید از دل
است (فیضی ؎) خونین شب او بہ آتشین روز
؎ امید گداز و آرزو سوز ؎ (اردو) امید مٹانا۔

امیدگرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده کہ بمعنی امید پیدا کردن است و ازین قبیل
است امید برگرفتن ہم - (ظہوری ؎) در و
بام دلم امید گرفت ؎ تب خطش کشاد در بالش ؎
(فردوسی ؎) زجان دختر امید دل برگرفت ؎
بہ پیش پدر زاری از سر گرفت ؎ (اردو) امید
پیدا کرنا -

امیدگسستن استعمال - بقول بہار بمعنی
نومید شدن (باقر کاشی ؎) مردم و حسرتم
ہمان از تو امید نگسلد ؎ دوختہ ام براه تو دیدۂ نیم باز
را (اردو) امید ٹوٹنا - بقول امیر یاس ہونا -
(ظفر ؎) اگر ٹوٹی نہ امید اوس مسیحا دم کے آنیکی
تو کیوں توڑیں تڑپ کر اپنا دم پہلے سے پہلے ہم ؎

امید گنجیدن در دل استعمال - صاحب
آصفی ذکر (امید گنجیدن) کرده و از سندش مصدر
(امید گنجیدن در دل) پیدا می شود کہ بمعنی حقیقی
است یعنی گنجایش نداشتن امید در دل کہ دل تنگ

باشد و امید بسیار (عرفی ؎) بکیش اہل وفا ما تماشای گنجد ٭ امید در دل و در سر ہوای گنجد ٭ (اردو) امید دل مین سمانا۔

امید ماندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی توقع باقی بودن است و مرادف آرزو ماندن (بہائی آملی ؎) مرا امید بہبودی نماندہ است خوش آن روزی ٭ کہ می گفتم علاج این دل بیمار می باید ٭ (اردو) امید رہنا جیسے "رہی سہی امید بھی جاتی رہے"

امید مردہ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔ امیدی کہ مبدل بیاس شدہ باشد و امید برآمدنش نباشد این متعلق است از (مردن امید) یا (امید مردن) (ظہوری ؎) امید مردہ زندہ بدشنام می شود ٭ آہ از دعای من کہ بمرگ اثر نشست ٭ (اردو) دیکھو آرزوی مردہ۔

امید نشستن | استعمال۔ صاحب آصفی و بہار ذکر این کردہ و از سند ہر دو مصدر (امید چیزی در دل نشستن) پیدا می شود کہ بمعنی توقع آن در دل پیدا شدن است (علی خراسانی ؎) امید وداد در دل عاشق نہ نشیند ٭ جائی کہ شفا خستہ و بیمار حکیم است ٭ (اردو) کسی چیز کی توقع دل مین پیدا ہونا۔

امید نہادن | استعمال۔ مرادف خلق کردن امید است (انوری ؎) در کین تو امید سلامت ٭ نہ نہادند ٭ گوئی کہ نشانی ز سعیر و سقر آمد ٭ (اردو) امید پیدا کرنا خلق کرنا۔

امیدوار | استعمال۔ بقول بہار بمعنی متوقع فرماید کہ بالفظ بودن مستعمل۔ مؤلف گوید کہ امید بمعنی خود است و وار بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند پس امیدوار بمعنی صاحب امید باشد۔ (صائب ؎) تلخ را امید شیرینی گوارا می کند ٭ نیست از دشنام غم امیدوار بوسہ را ٭ (اردو) امیدوار بقول امیر توقع رکھنے والا۔ آرزومند۔ (آتش ؎) امیدوار ہین نگہ لطف کے کھڑے ٭

آنکھون کے سامنے سے ہٹا دُ حجاب کو ؎

امیدوار آمدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آمدن بحالت امید است - (سعدی سہ) خدایا مقصر بکار آمدیم ؎ گنہگار امیدوار آمدیم ؎ (اردو) امیدوار آنا - بحالت امید آنا -

امیدوار بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی بودن بحالت امید و توقع بودن و امید داشتن است (سعدی سہ) امیدوار بود آدمی بخیر کسان ؎ مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؎ (اردو) امیدوار رہنا جیسے ؎ ہم اس دفتر مین سالہا سال امیدوار رہے لیکن نوکری نہ ملی ؎

امیدوار شدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امیدوار قرار یافتن و متوقع شدن است (بکسی غزنوی سہ) زہجر سوختم ودم نمیزنم کہ مباد ؎ زنا امیدی من غم امیدوار شود

(اردو) امیدوار ہونا -

امیدوار کردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متوقع کردن است (حیرتی تونی سہ) میان خلق ستم بر من آشکار مکن ؎ بلطف خود ہمہ کس را امیدوار مکن ؎ (اردو) امیدوار کرنا (داغ سہ) تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا ؎ یہ کیا کیا کہ جہان کو امیدوار کیا ؎

امیدوار گردیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امیدوار شدن است کہ گذشت (قاسمی گونابادی سہ) چنان خواہم از فضل پروردگار ؎ کزان دیگری گردم امیدوار ؎ (اردو) دیکھو امیدوار شدن -

امیدوار نشستن | استعمال - مرادف امیدوار بودن است (عرفی سہ) ندارم دستگیر امیدوار بخت بنشینم ؎ نہ بینم داد گر از خاک کسری داد میخواہم ؎ (اردو) امیدوار رہنا - امیدوار ہونا -

امیدواری | بقول بہار مقابل نومیدی فرمائ

(اردو)

کہ بالفظ غروبیدن مستعمل ۔ مؤلف گوید کہ یای مصدریہ بلفظ امیدوار زیادہ کردہ اند وبس وبا مصدر بودن وداشتن ہم استعمال این یافتہ ایم وجا دارد کہ با مصادر دیگر ہم مستعمل شود (ظہوری ؎) عاقبت دشمن براحوال ظہوری خندہ زد ہ این نبود امیدواری خندہ می آید مرا ہ (ولہ ؎) دارد امیدواری ورنہ ہ درفراقت چرا نمرد فراق (نظامی ؎) فرو برد امیدواری زمرد ہ کہ ہمسال امیدوارش آید بہ درد ہ (اردو) امیدواری ۔ امیدوار ہونا یا رہنا کسی حاصل بالمصدر ۔ مؤنث ۔

امیر بقول انند بلغت عربیت بفتح اول وکسر دوم بمعنی حاکم و حکمران وفرمان روا وسردار ومہتر و بقول صاحب منتخب پادشاہ وفرمان روا ۔ فارسیان این را بمعنی منعم وسردار وحاکم استعمال کنند چنانکہ از مرکبات این ظاہر شود (انوری ؎) جہان خواجگی آن خواجۂ جہان کہ بجاہ ہ بخواجگان وامیران برش علو وعلاست ہ (اردو) امیر بقول امیر (عربی) کار فرما ۔ بڑا آدمی ۔ دولتمند ۔ رئیس (ناسخ ؎) اس امیر باکرم کی مدح خوانی کے لئے ہ کیا عجب گر دام لے طوطی سے منقار آئنہ ہ

(۱) **امیر آب** استعمال ۔ مرکب اضافی (۱)
(۲) **امیر آب حیوان** بقول انند بمعنی میر آب مؤلف گوید کہ حاکمی از طرف سلطان بر آب خاصہ متعین باشد آنرا امیر آب گویند و (۲) ملحوظ معنی حقیقی کنایہ باشد از خضر ۔ صاحبان بحر و انند ضمیمۂ برہان ذکر این کردہ اند ۔ (اردو) (۱) داروغۂ آبخاصہ ۔ مذکر ۔ (۲) خضر علیہ السلام ۔

امیر آخور استعمال ۔ مرکب اضافی ۔ معاصرین عجم داروغۂ اصطبل را گویند صاحب بول چال درہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ وصاحب انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را آوردہ ۔ مؤلف گوید کہ میر آخور بحذف الف اول وفک اضافت بیشتر مستعمل (اردو) داروغۂ اصطبل ۔ وہ افسر جو گھوڑوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے

امیر آلائی | استعمال - صاحب بول چال گوید
که در محاورهٔ معاصرین عجم افسر اعلای فوج یعنی
کلنل را نامند بخیال ما امیر را مضاف کرده اند
بسوی آلائی - و آلائی مرکّب است از آلا و یای
نسبت و آلا مرادف آل بمعنی سرخ گذشت پس
معنی امیر آلائی سردار چیزی که منسوب به سرخ
است و بدینوجه که رنگ لباس افواج سرخ باشد
افسرش را بدین نام موسوم کرده اند و در روزمرّهٔ
معاصرین عجم بکثرت استعمال کسرهٔ را و مدّ الف
دوم هردو حذف شود (اردو) کلنل - یعنی
افسر فوج - مذکّر -

امیرال | استعمال - صاحب رہنما و روزنامه
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این
کرده که در روزمرّهٔ معاصرین عجم بمعنی امیرالبحر مستعمل
و صاحب بول چال هم این را آورده بخیال ما
این مخفّف امیرالبحر است که لفظ بحر بکثرت استعمال
حذف شده والف لامش در آخر لفظ امیر باقی ماند
و فتح الف دوم هم در استعمال به سکون بدل گردید
(اردو) امیرالبحر - بقول امیر بحری فوج کا
افسر - مذکّر -

امیرالامرای عساکر ضبطیه | استعمال -
صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار
ذکر این کرده گوید که بزرگ پولیس را گویند مقصودش
جز این نباشد که افسر اعلای کوتوالی را خوانند که در
انگلیسی زبان انسپکٹر جنرل پولیس نام دارد و عساکر
را که جمع عسکر است اضافت کردند بسوی ضبطیه
و این مرکّب توصیفی است بمعنی افواجی که مقرر است
برای نگاهداشتن بحزم و هوش که ضبط در عربی
بهمین معنی آمده کذا فی المنتخب (اردو) کوتوالی
کا افسر اعلیٰ - انسپکٹر جنرل پولیس - مذکّر -

امیرانه | بقول صاحب آنند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ از قبیل شاهانه که های قابلیت بر لفظ امیران
زیاده شده است و بقول بعض کلمه آنه افادهٔ
معنی قابلیت دهد - (اردو) امیرانه - امیروں کے

لائق - امیرون کے قابل -

امیرزادہ استعمال - بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرکب فارسی است قلب اضافت زادۂ امیر بمعنی شاہزادہ ونیز لقب بنی فاطمہ (رضی اللہ تعالی عنہا) کہ سادات اند مؤلف گوید کہ معنی آخر الذکر بدین لحاظ است کہ حضرت امیر اشارہ است بسوی علی کرم اللہ وجہہ و امیر المومنین خصوصاً خطاب جناب ممدوح باشد (کذا فی مدار) (اردو) امیرزادہ - امیر کا لڑکا - اور فارسیون نے سادات کرام کو بھی امیرزادگان کہا ہے -

امیر صاحب دلق اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول صاحبان بحر وضمیمۂ برہان ونفت اشارہ بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و مرادف امیر نحل کہ می آید مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد (اردو) امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ -

امیر نحل اصطلاح - مرکب اضافی - بقول صاحبان بحر و مؤید و بہار مرادف امیر صاحب دلق مؤلف گوید کہ کنایہ باشد و ہمین کنایہ در عربی ہم آمدہ و نحل در عربی زبان بقول منتخب بالضم عطیہ و بالکسر کابین زن دادن بی عوضی و طلبی و پیدا کردن و بفتح نون مگس انگبین و بالکسر و فتح حای حطی بمعنی بخشش ہا (الخ) و صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ بہ امیر النحل صراحت کردہ کہ نحل جمع نحلہ و نحلہ بمعنی دین است (الخ) و بقول منتخب نحلہ بالکسر بخشش بی عوض و بقول آنند نحل بالکسر بمعنی مذہب و فرماید کہ جمع نحلہ بمعنی مذہب باشد و صاحب محیط المحیط نحل را بکسر اول و فتح ثانی بمعنی مذہب گفتہ پس ہمین باشد وجہ کنایہ از جناب علی علیہ السلام کہ سردار بخشش ہای بی عوض و سردار مذہب ہا باشد و بعضی برانند کہ چنانکہ عسل در دہن نحل مخفی می باشد ہمچنان علم در سینۂ علی کرم اللہ وجہہ مخفی بود دبناء علیہ جناب

ممدوح را نبیّنا علیه الصلوة و السلام امیر النحل گفت (اردو) جناب امیر علیه السلام کا لقب امیر النحل تھا

(۱) امّی صادق | اصطلاح - (۱)

(۲) امّی صادق کلام | بقول برہان و

(۳) امّی گویا | جامع و بحر بفتح

(۴) امّی گویا کلام | اوّل - اشاره

بآن حضرت صلّی اللہ علیه وسلّم و بقول صاحب بحر (۲) و (۳) مراد فش و بقول صاحبان بحر و جامع و انند (۴) ہم - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور دوم (۲ و ۳) را مرادف (۱) گفته مؤلّف عرض کند که ہر چہار مرکب توصیفی است (خاقانی ۵۲) ہادی مہدی غلام امّی صادق کلام :: خسرو ہشتم بہشت و شحنۂ چارم کتاب (نظامی ۳ع) امّی گویا زبان فصیح :: (اردو) دیکھو امّی

امیله | بقول برہان و سروری و جامع بر وزن ہلیله بمعنی آمله و آن میوه ایست در ہندوستان که در شکر پرورده کنند و خورند خان آرزو در سراج فرماید که تصحیف شده باشد از آمله مؤلّف عرض کند که ما اشاره این و صراحت ماخذ (آمله بدون تحتانی) بر آمله کرده ایم بخیال ما جزین نیست که باظہار کسرۂ میم یای تحتانی را زیاده کرده اند ہمچون بِسْت و بیست (اردو) دیکھو امله -

امین | بقول بہار بمعنی استوار و معتمد علیه - فرماید که بالفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلّف عرض کند که لغت عرب است بفتح اوّل و کسر دوم - بقول منتخب امانت دار و قوی و کسی که برو اعتماد کنند و از و امین باشند و بی ترس شده و اسمی است از اسمای حق تعالیٰ و لقب پیغمبر ما علیه الصلوة والسلام که پیش از نبوت بدان مشہور بود (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی امانت دار و معتمد علیه کنند و بمضاف در فرس مرکّب ہم سازند که در ملحقات می آید (انوری ۵) عدل تو چنان کرد که از گرگ امین تر :: در حفظ رمه یار دگر نیست شبان را :: (اردو) امین - بقول امیر (عربی) امانت دار معتمد (آنکش

ﮯ) کیا دجّال کو پیوند خاک اقبال مہدی نے :: خدا کے فضل سے خائن گیا آتش امین آیا ::

امین باشیدن استعمال - بمعنی امانت دار بودن و ماندن (ظہوری ﮯ) دلی بنامی کز راحت نہ وزد و راحتی و رخود :: درین سودائی تأمّلی کہ دل چندان امین باشد :: (اردو) امین ہونا امین رہنا - امانت دار ہونا -

امین بودن استعمال - بمعنی لقب امین داشتن و امانت دار بودن - صاحب آصفی ذکر این کردہ (احمد جامی ﮯ) آندم کہ ما بیارانت در آمدیم :: جبریل در خزانہ رحمت امین نبود :: (اردو) امین کا لقب رکھنا - امانت دار ہونا - امانت دار رہنا -

امین حضور استعمال - صاحبان بول چال در ہند - ذکر این بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کردہ اند کہ معاصرین عجم در روزمرّۂ خود استعمال این بمعنی داروغۂ دربار شاہی کنند مرکّب اضافی است و این عہدہ ایست کہ در سلطنت آصفیہ آنرا (خان سامان) نام است کہ در حضور سلطان می باشد (اردو) خانساماں - بقول آصفیہ اسم مذکّر - گھر کا سامان کرنے والا - داروغہ - میر ساماں ناظر بیوتات -

امین خلوت استعمال - مرکّب اضافی تعول صاحب بول چال میرزک خلوت - صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ داروغۂ خلوت باشد مؤلّف گوید کہ این افسری را نام است کہ بدربار شاہی بسیار اعتبار دارد و بضرورت در خلوت شاہ ہم بار می یابد و چون شاہ بخواب رود امین خلوت محافظ او باشد - در سلطنت دکن این را شب خوابی گویند و منصبداران متعین باین کار ربدین اسم موسوم شوند (اردو) امین خلوت - اس عہدہ دار کا نام ہے جو اسوقت بادشاہ کا محافظ رہتا ہے جب کہ وہ خلوت میں رہیں -

امین داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی امین قرار دادن است اسعدی ؎) خدا ترس باید امانت گذار ؛ امین کز تو ترسی اسیش مدار ؛ (ارد و) امین قرار دینا - امانت دار بنانا - امین بنانا -

امین کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی امانت دار مقرر کردن است (طالب آملی ؎) طالب منم که عشق بدین مایه اعتبار ؛ بر گنجهای راز امین می کند مرا ؛ (ارد و) امین مقرر کرنا -

امین لشکر استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب رہنما و بول چال - بحواله سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار در روزمرۂ معاصرین عجم بخشی فوج را گویند که تقسیم مشاہرۂ فوج متعلق بدو باشد - صاحب بول چال ترجمۂ این در در انگلیسی زبان جنرل پی ماسٹر نوشته (ارد و) فوج کا بخشی - وہ افسر جس سے تقسیم تنخواہ فوج کا تعلق ہو -

الف مقصوره با نون

ان بقول برہان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی بلغت زند و پازند (۱) والده را گویند که مادر باشد و (۲) بمعنی آن که در مقابل این است و (۳) افادۂ معنی فاعلیت نیز کند - ہرگاه در آخر کلمه در آورند ہمچو افتان و خیزان - خان آرزو در سراج بر معنی اول و دوم قانع صاحب جهانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر معنی اول کرده - صاحب تحقیق القوا این گوید که (۴) الف و نون ساکن بر چند اقسام آید - یکی الف و نون جمع که بآخر اسم واحد متصل شده آن را اسم جمع گرداند و فرماید که بواسطه این بیشتر جمع اسم ذی روح آید مؤلف گوید که گاہی برای غیر ذوی الارواح ہم ہمچون خران - اسپان - و درختان و صراحت مزید کند که

ہرگاہ اسمی را کہ حرف آخرش الف یا واو یا ہای مختفی بود بدان حرف جمع کنند برای التقای ساکنین واجب گردد کہ در صورت اول وثانی بعد الف و واو۔ یای وقایہ مفتوح زیادہ نمایند چنانکہ آشنایان۔ بدخویان و بصورت ثالث ہای موصوف را بہ کاف فارسی مفتوح بدل سازند۔ چنانکہ آیندگان۔ مردگان (۵) دوم الف و نون نسبت کہ بمعنی یای نسبت بہ بعضی اسما ملحقست چنانکہ ایرآن و توران بمعنی شہرہا ئیکہ بایرو تور پسران فریدون منسوبند (۶) سوم الف و نون ساکن کہ در آخر کلمہ زائد باشد ہمچون بامدادان و جانان و آن کلمہ را مزید علیہ خوانند مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) اسم جامد زند و پا زند است و (۲) لفظ ہندی متعلق بہ سنسکرت و فارسیان این را بہمین معنی با الف ممدودہ نویسند و در خواندن بضم الف خوانند و این ضمیر غائب است و (۳) ہمان است کہ ذکرش بر اسم حالیہ گذشت (اردو) (۱) ان بقول آصفیہ آن کا مخفف۔ (۲) وہ۔ بقول آصفیہ۔ ضمیر غائب۔ اسم اشارہ بعید یعنی وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کے واسطے بولا جاتا ہے (۳) دیکھو اسم حالیہ (۴) یاو نون جمع جیسے شالین۔ اچکنین (۵) الف و نون نسبت (۶) الف و نون زائد۔ ان دونون کا استعمال بعض فارسی الفاظ کے ساتھ بقاعدۂ فارسی اردو مین بھی ہے۔

انا | بقول صاحب انند بحوالہ مؤیّد بالفتح لغت فارسی است بمعنی مادر۔ صاحب غیاث فرماید کہ لغت ترکی است و صاحب مؤید ہم مؤید غیاث نہ انند و صاحب کنز کہ محقق ترکی است این را بمعنی مادر با الف ممدودہ (آنا) گفتہ ہمچون آتا کہ بتای فوقانی پدر را گویند و آباکہ بہ بای موحدہ ترجمۂ عم است و آکا کہ بمعنی برادر باشد۔ درہمۂ این لغات ترکی الف

ممدودہ مستعمل (کذا فی لغات ترکی) پس اگر بقول صاحب انند سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بر آخر لغت آن کہ بہ معنی مادر گذشت الف زیادہ کردہ اند کہ مطابق قاعدۂ عام فارسی است (اردو) دیکھو آن کے پہلے معنی ۔

انا الدوست | **انا الیار** استعمال ۔ بہار گوید کہ این تراکیب از مخترعات متاخرین است مؤلف عرض کند کہ آنا ضمیر واحد متکلم زبان عرب و دوست و یار ہر دو الفاظ زبان فارسی کہ در اولش بقاعدۂ عربی الف لام زیادہ کردہ با آنا مرکب کردند ہمچون انا الحق و معنی لفظی این منم دوست و منم یار چنانکہ (علی خراسانی سہ) در قتل گاہ عشق انا الدوست میزنم این گفتگو ز دار و رسن می شود فزون ؛ (عالی شیرازی سہ) گل نگر لاف انا الیار بگلشن زد واست بہ سر دار خیال سر منصور کنیم ؛ (اردو) (۱) مین دوست ہون (۲) مین یار ہون ۔

اناتونتن | بقول برہان وہفت بانای قرشت و نون و فوقانی بروزن (جفا جوی من) بلغت زند و پا زند بمعنی گذاشتن و نہادن ۔ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی نہادن باشد و انتونتن را بحذف الف دوم بمعنی داشتن آوردہ صاحب انند و موارد ہم ذکر ہر دو مصدر بالا کردہ بخیال ما اصل این ناتوان تن باشد مرکب از لفظ ناتوان و علامت مصدر تن کہ الف دوم حذف شدہ ناتونتن شد و الف وصلی در اول این آوردہ اناتونتن کردند و از اناتونتن الف دوم حذف شدہ انتونتن گردید معنی حقیقی این ناتوان شدن و مجازاً بمعنی گذاشتن و نہادن مستعمل شد و معنی داشتن در انتونتن مجاز مجاز ۔ شک نیست کہ در مصادر زند و پا زند تن علامت مصدر است و اگر اصل اناتون ناتوان نگیریم ۔ باید کہ اناتون را بمعنی

ناتوان گیریم که این قسم تقدیم دتاخیر حروف در لغات پهلوی وزند و پازند یافته می شود - یکی از معاصرین عجم گوید که توَن در زند و پازند بضم تای فوقانی وفتح واو بمعنی توان بود فارسیان برای اظهار فتحه واو الف زیاده کرده توان کردند اندرین صورت ناتون بمعنی ناتوان و اناتون بزیادت الف وصلی مزید علیهش باشد و تصرف در اعراب متعلق به محاورهٔ عوام است و بس والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) چهوڑنا - رکهدینا -

انار | بقول صاحب رشیدی معروف و بقول صاحب مؤید لغت فارسی بمعنی میوهٔ که در غایت شهرت است صاحب محیط گوید که بفتح همزه و نون و سکون الف و رای مهمله اسم فارسی است و بعربی رمّان و بسریانی رمانا و بیونانی توطینوس و در هندی ڈارم و آن میوهٔ شریف و جلیل القدر است و ماهیت آن معروف - انواع می باشد - برّی - بستانی شیرین چاشنی دار و ترش و بهترین آن بستانی شیرین بیدانه که املسی نامند - لطیف تر از سائر اقسام و بهترین این رسیدهٔ بزرگ دانهٔ شاداب بقول گیلانی لامحاله سرد و انار ترش بارد و یابس قابض و انار شیرین سرد و تر و سردی آن از درجهٔ دوم و تری آن از اول نگذشته و با قوت قابضه تا آنکه آب افشردهٔ آن نیز همین اثر دارد و بالجمله بقول شیخ جمیع اجزای انار قابض سوای آب آن و پوست آن سرد و خشک و شدید القبض قلیل الغذا و جید الغذا و خصوصاً برای صفراوی مزاجان منافع بیشمار دارد (الخ) (انوری ـــہ) پر شد دلم زخون جگر چون انار لیک پیوسته از تو تهی چون چنار یافت ؛ (اردو) انار - بقول امیر - فارسی - مذکر - رمّان ایک مشهور میوه هے - جنگلی - بستانی - دیسی - ولایتی - دانه دار - بی دانه لیکن ولایتی شیرین اور

ہے دانہ سب میں بہتر (صبا ؎) بے ثباتی پہ اپنے روتے ہیں پہ مسکراتے نہیں انار چمن

انار دانہ | استعمال - قلب اضافت دانۂ انار است کہ بعربی حبّ الرّمان گویند وبقول ہندیان دارمی سار - دافع فساد صفرا واکثر در سفوفات ہندی - مسہلّہ وطبیّہ و بنابر تقویت معدہ ودل و اصلاح ادویہ مسہلہ داخل نیز اعصار اعانت بر اسہال می نماید و در تقویت معدہ وکسر حدّت صفرا مفید و قابض (اردو) انار دانہ - بقول امیر - مذکر - چورن کی ایک قسم ہے جس میں انار کا دانہ بھی شامل ہوتا ہے - بقول صاحب جامع الادویہ انار کا بیج جسکو عربی میں حبّ الرّمان کہتے ہیں سرد وخشک - قابض - ہاضم - مشتہی - مقوّی معدہ وغیرہ -

انار دانۂ دشتی | استعمال - بقول صاحب محیط لغت فارسی است کہ حبّ قلقل را نامند وہم او بر حبّ القلقل گوید کہ بکسر ہر دو قاف وسکون ہر دو لام وبضم ہر دو قاف نیز آمدہ و آنرا قلاقل و قلقلان و بیونانی عقفا وامود و بفارسی انار دانۂ دشتی و بہندی گوار چکنہ نامند خوش بو وخوش مزہ و در طعم آن تلخی - گرم تر در اوّل و دوم با رطوبت فضلیہ وگویند گرم در دوم وتر در اول مسمن بدن ومقوّی ابدان مسترخیہ ومسخّن آنہا ومنافع بسیار دارد (انتہی) (اردو) بقول صاحب محیط گوار چکنہ - صاحب جامع الادویہ نے نہیں لکھا انار دانہ دشتی اور حبّ قلقل کا ترجمہ -

انار دشتی | استعمال - مرکّب توصیفی - بقول صاحب محیط - رمّان برّی - مضمن وبحوالہ صاحب تحفہ نوشتہ کہ ثمر آن حبّ قلقل است (کہ بر انار دانۂ دشتی گذشت) وبقول محشّی آن گوید کہ در حوالی گورکھپور سرکار صوبہ اودھ کثیر الوجود و سہ چار برگ از زمین برآمدہ گل می کند وگل آن شبیہ بگل انار و برگ آن مانند کاسنی و اصلا چوب ندارد و ثمر آن شبیہ بانار و در بزرگی بانارنج متوسط

و بروی زمین میرسد و طعم آن شیرین و خستهٔ آن بزرگ
چنانچہ بیخ آن با ساوی آن صبر سقوطری و گل آن منی
جهت درد ضربه و سقطه مجرب (اردو) جنگلی انار کی ۔ مذکر۔

انارستان استعمال ۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی باغ انار ۔ مؤلف عرض کند کہ از قبیل بہارستان و خارستان باشد کہ ستان بقول برہان بمعنی جای انبوہی و بسیاری چیزہا و باین معنی بدون ترکیب گفته نمی شود ۔ پس انارستان جای انبوہی درختان انار و باغ انار باشد و بس (اردو) انار کا باغ ۔ مذکر۔

انار طوق دار استعمال ۔ مرکب توصیفی بقول بہار و انند نوعی از انار ۔ (محسن تاثیر ؎)
خون ہمہ لالہا بہارش ٭ در گردن انار طوقدارش
گوید کہ ہر انار بہیئت مجموعی او گویا طوقی در گردنست و ہمین مناسبت محسن تاثیر انار طوقدار نظم کردہ باشد ما قسم خاص انار را ندیدہ ایم و نہ شنیدہ ایم کہ انار طوقدار نام اوست و معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) طوقدار انار ۔ بقول بہار ایک قسم ہے انار کی ۔ مذکر۔

انار فرہاد اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر بکسر رای قرشت درخت انار یست کہ در بیستون واقع ۔ گویند چون فرہاد از شنیدن فوت شیرین تیشہ بر سر خود زد ۔ دستہ تیشہ خون آلود شد و از کوہ بر زمین افتاد و سر آن بر زمین نشست و چوب آن از چوب انار بود بقدرت الٰہی سبز شد و درخت انار بہم رسید و انار او را چون باز کنند اندرون او سوختہ و خاکستر باشد و بس ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ این از نیرنجات عشق ابو البدائع غریب نیست چنانکہ در سروری و مدار الافاضل مذکور (انتہی) صاحب سروری بحوالهٔ شرفنامہ ذکر این کردہ و صاحب جامع ہم این را آوردہ (اردو) انار فرہاد ۔ اس درخت انار کو فارسیون نے کہا ہے جو کوہ بیستون پاس دستہ تیشہٴ فرہاد سے سر سبز ہوا تھا کہتے ہین کہ وہ دستہ بھی انار کی لکڑی

کاتہا اس درخت کے پہل ہین یہ اثر ہے کہ دانے نہین ہوتے بلکہ صرف خاکستر سے بہرا ہوا ہوتا ہے۔

انارکوہی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بقول صاحب محیط ہندی دارمی است واکثر آن ترش بشدت می باشد وآن قابض شکم وہاضم ومشتہی ومقوی دل ومعدہ ودافع صفرا وشیرین آن دافع فساد اخلاط ثلثہ وبردارمی ہم ذکر انار کوہی کردہ تعریف کامل انار بجایش گذشت۔ صاحب ساطع بردارم گوید کہ مذکر انار است کہ بعربی رمان خوانند (اردو) پہاڑی انار جنگلی انار۔ مذکر۔

انارگلی | استعمال۔ مرکب توصیفی است بقول صاحب محیط گلنار باشد برگلنار فرماید کہ این ا گل انار۔ صدبرگ۔ وہزار دنیز نامند جہت انکہ گل آن بسیار بزرگ وپربرگ می باشد وگل آن ثمر نمی بندد مگر بندرت وثمرش را اینخوش دانند بتانی آن ودرقوت کمتر از بری است واز مطلق آن مراد گل انار بری است ودرخت آن مشابہ بدرخت انار وفارسی بہتر از ہمہ سرد درآخر اول وخشک در دوم۔ قابض وحابس ہر سیلان ومقوی اعضا ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) گلنار۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ایک قسم کا درخت انار جس مین بڑے بڑے پہولون کے سوا جو گلاب کے مانند ہوتے ہین پہل نہین لگتا۔ اور گلنار فارسی بہی کہتے ہین۔

(الف) **انارگیرا** | اصطلاح۔ بقول برہان
(ب) **انارگیوا** | (الف) باکاف فارسی بتحتانی رسیدہ وبرای بی نقطہ والف کشیدہ بحوالۂ فرہنگ جہانگیری بمعنی (۱) کوکنار وغوزہ خشخاش باشد ودرصحاح الادویہ بجای رای مہملہ واو آمدہ و (۲) خشخاش را نیز گفتہ اند صاحب بحر عجم وجامع بمعنی اول قانع وصاحب سروری بمعنی دوم۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ بکاف فارسی است وفرماید کہ

رای مهمله دوم را و اوگرفتن خطاست زیراکه
گیرا سرفه را گویند وچون غورهٔ خشخاش سرفه را
دفع کند آنرا باین نام موسوم کردند - صاحب
ناصری بحوالهٔ جهانگیری ذکر (ب) بمعنی اول کرده
وصاحب انند (ب) را بکاف فارسی آورده
مؤلف گوید که ما در نسخهٔ جهانگیری که پیش ماست
(الف) را یافته ایم نه (ب) را عجب است
که صاحب ناصری بتحقیق (ب) را بحوالهٔ جهانگیری
نوشت بخیال ما غلطی کتابت نسخه باشد وصاحب
محیط که محقق مفردات طب است (الف) را ذکر
نکرد بلکه (ب) را به معنی دوم نوشته و بر خشخاش
گوید که بفارسی انارگیوا و کوکنار و بهندی پوست
گویند و بر کوکنار فرماید که اسم فارسی پوست خشخاش
است اندرین صورت اختلاف هردو معنی باقی
نماند و مقصد اصلی از پوست خشخاش است و بسبب
حالا عرض می شود نسبت اختلاف املای (الف
و ب) که بقول خان آرزو گیرا بکاف فارسی

بمعنی سرفه است وصاحب برهان هم ذکر این
کرده هرگاه اضافت انار بسوی گیرا شد معنی لفظی
این انار سرفه باشد یعنی اناری که سرفه را دفع
کند (مرکب اضافی) و کنایه باشد و آنانکه انار را بسوی
(گیوا به واو) مضاف کرده اند معنی لفظی آن درست
نمی شود که گیو بکاف فارسی بمعنی گویا و لسان آمده
(کذا فی البرهان) و بکاف عربی بقولش کاهو و
نیز بمعنی مادّه و سبب و علت - پس خیال ما جز این
نیست که بغلطی کتابت رای مهمله را واو نوشته
باشد و بر ماخذ غور نکرده و همین غلطی واقعشده در کتابت
جهانگیری هم که در نسخهٔ ما بهای مهمله است و در بعض نسخ
به واو چنانکه صاحب ناصری مشاهده کرده -
بالجمله انارگیرا بقول محیط که بر خشخاش نوشته سرد
و خشک در دوم - مخدر و مسدّد ضماد آن بر پیشانی
و در و سر را نافع و منافع بسیار دارد الخ طلا کردن
پوست - بقول صاحب فرهنگ آصفیه خشخاش
کا ڈوڈا -

انار مشک اصطلاح۔ بقول صاحب برہان بکسر میم وسکون شین قرشت وکاف نام دارو ئیست کہ از ہندوستان آورند وآن تخمی باشد سرخ رنگ واندک سبزی درمیان دارد و بعربی رمان مصری خوانند صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ درکتب طبی گلی سرخ رنگ است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ وخان آرزو درسراج گوید کہ بالضم وکسر ہر دو آمدہ صاحب محیط فرماید کہ نارمشک است وبرنارمشک گوید کہ اسم فارسی است بمعنی مشک الرمان ودریونانی نارغیت وبجراسانی کرم صوف وبفارسی روئین پیچیدہ نیز وبہندی ناگکیسر۔ بالجملہ آن شگوفہ الیست شبیہ بہ بباسہ کمتر درسرخی مائل بہ زردی وخوشبو با اندک زنختی وبحوالہ صاحب جامع از اسحاق بن عمران نقل کردہ کہ تا دیل آن مسک الرمان است وآن مثل رمانہ کوچک گویا کہ گل آنست دررنگ وبوی آن خوش وبقول شیخ گرم وخشک دردوم منفعت آن مثل سنبل در ترقیق وتلطیف وتقوی قلب ومانع از تحلیل ارواح وقاطع الجزہ ونافع مالیخولیا ومنافع بسیار دارد (ا نخ) (اردو) صاحب ساطع نے ناگ کیسر پر لکہا ہے کہ ایک درخت کا نام ہے۔ صاحب جامع الادویہ نے ناگکیسر پر فرمایا ہے کہ ایک بڑے درخت کا پہول زردرنگ جس کی خوشبو سب خوشبوؤن سے تیز ہوتی ہے مؤلف کی راے مین یہی یہی ہے۔ انارمشک افسوس ہے کہ محققین مفردات طب نے اس سے زیادہ صراحت نہین کی۔ صاحب ساطع نے ناگکیسر پر فرمایا ہے کہ ایک زرد رنگ پہول کا نام ہے۔

انار میخوش استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بقول صاحب محیط انار ترش وشیرین وچاشنی دار کہ بعربی رمان مُز وبہندی کہٹ مٹہ انار نامند درسردی وتری مائل باعتدال ودرسائر افعال قریب بہ انار شیرین ودرتسکین حدت صفرا وثوران

خون ازان زیاده ومنافع بسیار دارد - سرد در دوم وخشک در اوّل (اردو) کہٹ مٹہہ انار یعنی وہ انار جو ترش اور شیرین ہو - صاحب آصفیہ نے کہٹ مٹہا کا ذکر کیا ہے بمعنی ترش وشیرین ونیچو پس اسکو کہٹ مٹہا انار کہہ سکتے ہین - مذکّر -

انار ہندی | اصطلاح - مرکّب توصیفی - بقول صاحب محیط بِل است واین ہمانست که ذکر این بر آبِل وقطعی گذشت (اردو) دیکھو ابل

انار یسین | اصطلاح - مرکب اضافی صاحبان بحر وبہار وارستہ گویند که روز نوروز چہل بار و بقولی صد بار سوره یسین خوانده بر انار بدمند وگویند که آنرا ہر که بی شرکت غیر خورد تمام سال از امراض جسمانی محفوظ باشد وصاحب تحقیق فرماید که اناری را گویند که بر آن دعا دمیده بیمار را خورانند - (شاپور ــه) شرکت غیر بر نمی تابد ناربستان انار یسین است :: (سالک قزوینی ــه) گزند بوسهٔ اغیار بر نمی تابد :: که گفت سیب ذقن کم ز نار یسین است :: (صائب ــه) سیب غبغب اگر بدست آید :: بہتر از صد انار یسین است :: (اردو) انار یسین - فارسیون نے اس انار کو کہا ہے جس پر نوروز کے دن سوره یسین چالیس یا سو بار پڑھ کر دَم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ جو کوئی اس کو بلا شرکت غیرے کہا لے تو سال بہر امراض جسمانی سے محفوظ رہتا ہے - لیکن آجکل ہندوستان مین اس عمل کا رواج نہین ہے

اناطیطس | بقول برہان با طای حطّی بہ تحتانی رسیده وطای دیگر بسین بی نقطهٔ زده لغتی است یونانی ومعنی آن بفارسی سنگ زائیدن آسان کن وآن دانه ایست سیاه رنگ بمقدار جوز بوا مؤلف گوید که تکمیل بیانش ضرورت ندارد واین ہمان است که بر اکت مکت مذکور شد (اردو) دیکھو اکت مکت -

اناغاطس | بقول برہان و ہفت و انند باغین نقطه دار بالف کشیده و طای حطی مضموم به سین بی نقطه زده بلغت یونانی سنگی باشد که چون آنرا با آب بسایند رنگی مانند خون ازان برآید و باشیر زنان در چشم چکانند ورم چشم و بسیاری آب آمدن از چشم را نافعست و آنرا بعربی حجر الاناغاطس گویند۔ صاحب مخزن بر حجر الاناغاطس ذکر این همین قدر کرده۔ حیف است که محققین مفردات طب از صراحت مزید سکوت ورزیده اند و نام معروف این در دیگر السنه معلوم نشد (اردو) اناغاطس یونانی زبان مین ایک پتھر کا نام ہے جسکو پانی کے ساتھ گھسنے سے لال رنگ نکلتا ہے جس شخص کی آنکھ ورم کر گئی ہو اور اس سے پانی بہتا ہو اوس مین اسکو عورت کے دودھ مین ملا کر ٹپکانے سے مرض مذکور رفع ہو جاتا ہے۔

اناغلس | بقول برہان بضم غین نقطه دار و لام و سکون سین بی نقطه بیونانی دوائیست که آنرا بفارسی مرزنگوش و بعربی آذان الفار گویند چه برگ آن بگوش موش می ماند با سرکه بر گزیدگی عقرب مالند نافع است۔ صاحب محیط بر اناغالس فرماید که لغت یونانی است و بحذف الف دوم ہم آمده و بلغت نبطی اناکیر و بفرنگی انکالن و بعرب حشیشه العلق و آذان الفار گویند۔ نبات است۔ و گیلانی این را او رای آذان الفار گفته بالجمله جمیع اجزای این گرم و خشک در آخر دوم یا سوم۔ بسیار محلل مع قبض و مجفف بی لذع و جاذب و مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بقول صاحب جامع جو یہ کہی۔ گوش موش ایک گھانس ہے جس کے پتے مثابہ ہوتے ہین چوہے کے کان کے۔ اور بیج مثل دہنیا۔ گرم و خشک۔

انالیقی | بقول برہان بالام و قاف ہردو به تحتانی رسیده دوائیکه آن را انجره گویند و تخم

آخر اینرا الابخره و بعربی قریض خوانند تخم آن مستعمل است اگر مقدار سه درم از ان با شیر گوسفند بخورند قوت باه دهد و بعضی گویند همان بذر الابخره باشد و صاحب محیط گوید که انالیقی اسم رومی ابخره باشد و بر آخر فرماید که اسم فارسی و بعربی معروف بقریض الکلب و مجرب الکلاب و بیونانی اقلابونس و بلغت دار المرز کزنه و بترکی کجیت و بلاطینی ارتیک پریم و بلغت گیلان هرتیکه و بهندی اٹنگن و کهماره و آن حشیشهٔ معروف است بستانی و بری بهترین آن سنگین مائل بسیاهی بالجمله گرم در اول دوم و خشک در آخر آن مفرح محلل بقوت و محرق و منافع بسیار دارد (ارخ) (اردو) اٹنگن ـ کهماره ـ صاحب ساطع نے اٹنگن پر لکها ہے کہ یہ ایک پودے کا نام ہے جسکو ابخرہ کہتے ہین ـ

اناهید بقول برهان و ناصری و جامع و سراج با های تحتانی رسیده و به دال زده بمعنی ناهید که ستارهٔ زهره باشد ـ صاحب سروری فرماید که این را ناهیدخت هم نام است مؤلف عرض کند که صاحب برهان ناهید را بدون الف اول هم آورده گوید که ستارهٔ زهره و کنایه از دختر رسیده باشد و بهمین دو معنی ناهیده را بزیادت های هوز در آخر هم ذکر کرده و بر ناهد بدون تحتانی گوید که دختر نارپستان و مخفف ناهید که ستاره باشد و بر ناهده به های هوز آخر صرف دختر نارپستان نوشته و ناهی را بمعنی زهره مخفف ناهید گفته همه محققین این را لغت فارسی گفته اند مؤلف عرض کند که نهود مصدر عربست بالضم بمعنی بر آمدن پستان دختر و ناهد اسم فاعلش بمعنی دختر نارپستان و در فارسی کنایه باشد از ستارهٔ زهره ـ و ناهده بزیادت های نسبت منسوب به دختر نارپستان یعنی ستاره زهره و صاحب برهان خطای فاش کرده که این را صرف بمعنی دختر نارپستان نوشت و برخلاف حقیقت رفت و در ناهید یای تحتانی علامت اظهار کسره باشد و این رسم الخط ترکیان است که فارسیان اختیار کردند

و در ناهیده هم یای تحتانی علامت کسره و های هوز آخره برای نسبت و معنی او صرف زهره باشد که منسوب است به دختر ناریستان همچون ناهده و شک نیست که ناهی بدون دال مخفف ناهید باشد بهره و معنی آن و در اول اناهید الف وصلی است و بس- صاحب سوالسبیل اناهید را بذال معجمه معرب اناهید بمعنی زهره گفته (اردو) زہرہ- بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث- لولی فلک- ناہید- ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے-

انائی | بقول صاحب سروری بفتح همزه- بیوقوف و نادان را گویند (زرتشت بهرام ــه) جهان سپنجی پر انائی ؛ که او را پیشه باشد بیوفائی ؛ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما ماخذ این لغت عرب انا است که بالفتح بمعنی خود است- اهل عرب چنانکه از انا- انانیت را بمعنی خودی و خودبینی و منی استعمال کرده اند همچنان فارسیان از همان کلمه انا لغت انائی وضع کردند که معنی آن خودی و خودبینی و تکبر باشد و مجازاً نادانی و بیوقوفی هم نه نادان و بیوقوف چنانکه ادعای صاحب سروریست سندش موافق قیاس ماست (اردو) انانیت- بقول امیر (عربی) مونث- بمعنی خودی- پندار (منیر ــه) مانع وصل ہے انانیت ؛ جب نہ ہو نگا میں تب ملوگے آپ ؛ بیوقوفی- نادانی- مؤنث-

انب | بقول برهان دانند بفتح اول و ثانی و سکون بای ابجد بادنجان را گویند و آن معروف است خوردن آن با فراط جذام و صداع و بیخوابی آورد و بعضی گویند عربی است- صاحب جامع هفت هم ذکر این کرده- صاحب محیط بر انب فرماید که بادنجان باشد و بر بادنجان گوید که اصل معرب باذنگان و باتنگان فارسی است و بعربی انب بفتحتین و مغدد و و قهب و بفارسی

کہلت و کہلم در ملک مالوہ رنگیتا و بہندی بگین و بہانٹا و بہاٹا مستعمل در غذا و بہترین آن نو و تازہ کوچک کم تخم کبود - گرم و خشک در آخر دوم بطعم بادنجان مرکب از قبض و تلخی و لقاعت و حرافت است و آن بالخاصیت مسکن صداع حار و مقوی معدہ و مفتح سددی کہ از غیر آن بہم رسیدہ باشد زیرا کہ خود مسدد جگر و طحال است مضار این بر منافع غالب بتحقیق ما انب لغت عرب است و صاحب خزانہ صراحت کردہ است کہ بعربی این را بادنجان و حدقہ و انب و کہکب نام است و (۲) مخفف انبہ - (اردو) (۱) بیگن - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر بادنجان - بنٹا - بنا ؤن - (۲) دیکھو انبہ -

انباخون | بقول برہان و جامع و ناصری با خای نقطہ دار بر وزن افلاطون حصار قلعہ و جای محکم را گویند ما صراحت ماخذ این بر ابناخون کردہ ایم کہ بہ بای دوم و نون سوم گذشت عوام فرس بنا و قفیت ماخذ تقدیم و تاخیر حروف کنند و آنرا قلب بعض نام است و این ہم از آن قبیل باشد و بس (اردو) دیکھو ابناخون -

انبار | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بالفتح بر وزن زنگار (۱) بمعنی لبریز و مملو و پر باشد - صاحب ناصری فرماید کہ انباردن و انباشتن مصدر این و انبارہ و انباردہ و انبارگی ہم از ہمین است (ما صراحت ہر یکی بجایش کنیم) بہار گفتہ کہ این جمع نبر است بمعنی تودہ ہا و فارسیان بمعنی ذخیرہ با لفظ کردن و نہادن استعمال کنند و صاحب مؤید آوردہ کہ انبار بمعنی تودہ باشد و بس مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است انبار بالفتح غلہ ہا و ارتفاعات بسیار کہ یکجا جمع باشد و خانہ سوداگر کہ در و متاع چیدہ باشند جمع نبر بالکسر

(الخ) پس متحقق شد کہ ہمین لغت عرب را فارسیان بمعنی واحد یعنی تودہ استعمال کردہ اند و
ہمین است اسم مصدر و ماخذ انبار دن و انباشتن و انباریدن کہ می آید آنچہ محققین بالاین را
بمعنی لبریز و مملو و پر آوردہ اند کم التفاتی شان است ازینکہ بر معنی مصادر بالا رفتہ اند یعنی انباردن
بمعنی تودہ کردن و پر کردن چاہ و مغاک بخاک و جز آن آمدہ و خیال نکردند کہ در پر کردن مغاک
ہم تودہ کردن خاک دران معنی حقیقی باشد و نتیجۂ آن است پری آن پس لازم نیاید کہ ازین معنی
مصدری انبار را بمعنی لبریز و پر گیریم سندی برای معنی لبریز و پر و مملو پیش نشد الا اینکہ صاحب جہانگیری
از کلام ظہیر فاریابی استنباط کردہ و ہو ہذا (سے) بیک سخن دہن آرزو فروبندی ٭ بیک سخا شکم
آز را بینباری ٭ ما عرض کنیم کہ این سند مصدر انباردن است بمعنی مجاز نہ اسم جامد انبار و بہ تحقیق
ما معنی حقیقی انبار محض تودہ باشد و بس (اردو) انبار ۔ بقول امیر ڈھیر ۔ ذخیرہ ۔ مؤنث (قلق سے)
رہتی تھی پھولون کی جہان انبار ٭ ڈھیر ہین اس مقام پر خس و خار ٭
(۲) انبار ۔ بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع و سراج بمعنی فرو ریختن و افتادن دیوار
و امثال آن نیز ۔ صاحب جہانگیری سندہا آوردہ (سنائی سے) نہ فلک را بکام بگذاریم ٭ پنج و
چار و سہ را بینباریم ٭ (شمسی طبسی سے) زمین کرد ار بامن گرنباشد آسمان خاکی ٭ در انبارم بسیل اشک
ازین پس ہفت بنیانش ٭ مؤلف گوید کہ حیف است کہ این ہر دو اسناد ہم بکار شان نمیخورد
این ہر دو تمثیل متعلق است بہ مصدر انباردن و معنی آن تودہ کردن و پر کردن است و در
مجرد انبار معنی فرو ریختن دیوار و امثال آن اصلا نیست و تودۂ خاکی کہ بعد افتادن و فرو ریختنش
قائم شود آنرا انبار می توان گفت و آن غیر از معنی اوّل نیست عجب است از محققین نازک خیال

فتائل (ار د و) دیکھو معنی اول۔

(۳) انبار۔ بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی و جہانگیری و جامع بمعنی خس و خاشاک و فضلۂ انسان و سرکین حیوانات دیگر کہ مزارعان بر زمین زراعت ریزند (سروری در ہجو) شعر نگارنگ از طبع کج حیدر کلوچ :: ہمچنان سر میز نذکز تودۂ انبار گل :: خان آرزو در سراج فرماید کہ ترجمۂ این بہندی کھات باشد مؤلف عرض کند کہ انبار درین شعر مجازاً بمعنی خاشاک و فضلۂ مجتمعہ باشد کہ آنہم بشکل تودۂ جمع می شود و این مجاز معنی اول است۔

(ار د و) کھات۔ بقول آصفیہ۔ (ہندی) اسم مؤنث۔ وہ میلا اور کوڑا وغیرہ جسے گڑہا کھود کر دبا رکھتے ہین اور کچھ عرصہ کے بعد نکال کر کھیتون مین ڈالتے ہین جس سے زمین کی طاقت بڑھتی ہے اور درخت خوب پہیلتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ انبار کے اس معنی کا حقیقی ترجمہ کوڑا کرکٹ ہے جس کی ڈھیر زمین پر ایک جگہ جمع کی جاتی ہے اور کچھہ عرصہ کے بعد اُس سے کھات کا کام لیا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے کوڑا کرکٹ پر لکھا ہے کہ (ہندی) اسم مذکر۔ (گھانس پھونس) خار و خس۔ آخور۔ الا بلا (انتہی) اس ڈھیر مین میلا شریک نہین۔ کیا جاتا اس لئے کہ عفونت پہیلتی ہے اور میلا اور فضلہ عموماً دفن کر دیا جاتا ہے۔

(۴) انبار۔ بقول برہان بمعنی استخر و تالاب ہم آمدہ۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع میفرمایند کہ بمعنی برکۂ آب نیز۔ چنانکہ آب انبار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی آب انبار است نہ انبار تنہا مؤلف عرض کند کہ آب انبار قلب اضافت انبار آب است کہ اہل زبان ایران انبار را بمعنی خزانہ آب مجازاً استعمال نمایند آب ہم گفتہ اند چنانکہ در تالاب و استخر جمع باشد و ہم بطریق

مجاز مجرد انبار بمعنی انبار آب مستعمل ـ خان آرزو در کلام مولوی معنوی استعمال این ندیده باشد(ع) مشت گندم که اندرین دام است ؛ هست آنرا مدد ز انباری ؛ باغ دنیا که تازه میگردد ؛ آخر آبش بود ز انباری ؛ (اردو) تالاب ـ مذکر ـ دیکھو استخر ـ

(۵) انبار ـ بقول رشیدی امر بمعنی انباشتن و فرا ریختن خانه مؤلف عرض کند که امر انباردن و انباریدن باشد که برای انباشتن هم استعمال این کنند و این ظاهر است که از مصدر انباشتن امرش انباش باشد ولیکن استعمال این متروک است نبار علیه امر انباردن را استعمال کنند و این همان است که از کلام ظهیر فاریابی بر معنی اول گذشت و انچه صاحب رشیدی از معنی دوم امر گرفته قابل غور است که تسامحش مبیّن نیست زیرا که انباردن و انباریدن بدو معنی آمده یکی انبار نمودن و دیگری مجاز آن که پر کردن چیزی باشد از چیزی دیگر که نتیجهٔ انبار کردن است پس انبار امر همین دو معنی باشد مثلاً اگر گوئیم (دیواری را بنیار) کنایه باشد از نیکه دیوار را بنا کن و انبار کن و اگر گوئیم (چاهی و مغاکی را از خاک بنبیار) معنی آن کنایهٔ این است که انبار خاک در چاه قائم کن یعنی پر کن آن چاه را از خاک ـ پس معنی مجرد انباردن غیر از انبار کردن و پر کردن نباشد و مصادر اصطلاحی (انباردن خانه و دیوار) یا (انباردن چاه از خاک) متعلق باشد به امر حاضری که بالا مذکور شد ـ نباید که از مجرد انبار معنی (خانه را فراریز) پیدا کنیم قائل (اردو) ڈھیر کر ـ ڈھا دے ـ بہر دے ـ

(۶) انبار ـ بقول صاحب جهانگیری و رشیدی و جامع بالکسر مخفف این بار یعنی این مرتبه ـ (ملک طیفور ع) انبار دلم بخویش درمی ماند ؛ این کاوش غصه در جگر می ماند ؛ این درد غم نهیچ

دروهای دگر است؛ این غم نه به غم های دگری ماند۔ خان آرزو در سراج فرماید که تحقیق آنست که
درین حال انبار به میم باشد که بسبب آنکه نون و با هرجا جمع شوند و اوّل ساکن بود جائز است که
هردو به میم بدل شوند بسبب قرب مخرج چنانکه کنب و کم و دنب و دم پس این لفظ بقیاس
امسال و امروز نیست مؤلف عرض کند که بسد العجب که خان آرزو بر خلاف حقیقت تائید
خیال خود می کند که بر کلمهٔ ام گذشت که ما همدرانجا تر دیدش کرده ایم یعنی او بر کلمهٔ ام فرموده
که استعمال این برای روز و شب و سال مخصوص است یعنی امروز و امشب و امسال و هم او نوشته
که بجز این هر سه لفظ استعمال کلمهٔ ام نباید کرد و ما همدرانجا گفته ایم و بر هر یک لفظ بجایش صراحت
کرده ایم که ام مبدل آن باشد و ان مخفف این پس وجهی نیست که ام را مخصوص به سه لفظ بالا
کنیم الحاصل چون تحقیق خان آرزو از کلمه ام گذشت و بر لفظ انبار رسید معلوم شد که تخصیص آن سه
لفظ قائم نمی ماند بنا بر علیه درینجا می خواهد که تائید خیال خود کند و قاعدهٔ را باستناد خود بیان میکند
که در کنب و دنب جاری است یعنی فارسیان نون و بای موقّده هردو را به میم بدل کرده کم و دم
کرده اند مگر نمی داند یا تجاهل کند که در انبار قاعدهٔ مذکور جاری نشد۔ زیرا که اگر نون و با هر دو را
به میم بدل کنیم امار باقی می ماند و انچه امبار به میم مستعمل است و مسلمهٔ اوست بر خلاف دعوای اوست
حیف است اگر محققین بتائید غلطی خود ارتکاب غلطی دیگر کنند اگر ما بر لفظی خیال غلط قائم کرده ایم
نباید که بتائیدش غلطی دیگر کنیم حقیقت این است که انبار بالکسر مخفف این بار است و فارسیان
به تبدیل نون دوم به میم امبار هم استعمال کرده اند همچون امروز و امصبح و امشام و امسال که اصلش
این روز و این صبح و این شام و این سال بود و تبدیل نون با میم در دیگر الفاظ هم بنظر آمده

چنانکه کحین و کحیم که بمعنی برگستوان است که روز جنگ پوشند و اسپ را نیز بپوشانند۔ پس انبار را مخفف
این بار نه گرفتن و آنرا غلط دانستن و انبار را صحیح پنداشتن و آنرا بر قیاس امروز و امسال ندانستن
یعنی چه و چیا و بچه حجّت فتامل (اردو) اس دفعه۔ اس بار۔

انبار باره | اصطلاح۔ بقول صاحب جامع بر وزن
بدیادگار بمعنی مردم فربه و بیکاره و هیچ کاره دیگر کسی
از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و استعمال
این از نظر ما هم نگذشت و معاصرین عجم هم ازین ساکت
ولیکن موافق قیاس است یعنی اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی بار انبار وارنده و کنایه باشد از مرد فربه
که هیچ کارگی لازمه فربهی است (اردو) موٹا اور
فربه شخص جو کسی کام کے لائق نه رہا ہو۔

انبار خانه | استعمال۔ بقول صاحب انند بحواله
فرہنگ فرنگ جای ذخیره اسباب۔ معاصرین عجم
هم استعمال این کنند قلب اضافت خانهٔ انبار است
و بس (اردو) دکن میں انبار خانه اس کمره کو کہتے
ہیں جو مختلف قسم کے سامان کا مقام ہو۔ صاحب
آصفیه نے لفظ گودام پر لکھا ہے اسم مذکر۔ مال خانه
ذخیره۔ مال گھر۔ مودی خانه۔

انبار دار | استعمال۔ بقول بهار و انند بمعنی
صاحب ذخیره بحبوبات مؤلف گوید که معنی
لفظی این کسی و چیزی که توده های بلند دارد و فارسیان
این را بصفت یار استعمال کرده اند یعنی بت انبار دار
گفته اند و ظاهر است که اشاره باشد از پستان یا کفلش
که استعارةً آنرا انبار گفته اند (سیفی ۵) اعتباری
نیستم پیش بت انبار دار ؛ صد هزار انبار غم دارم
من بی اعتبار ؛ (اردو) انبار دار اس شخص کو
کہ سکتے ہیں جس کے پاس ہر قسم کا سامان کثرت سے
ہو یعنی ڈھیر لگی ہوئی ہو۔ اسم فاعل ترکیبی۔

انبار داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده و از کلام سیف اسفرنگی سندی آورده
که بر انبار ره ار گذشت معنی لفظی این داشتن کسی

وچیزی از سامان مختلف توده ها (اردو) صاحب
انبار ہونا۔ سامان کے انبار کا مالک ہونا۔

انبارگی | بقول برہان وسروری وانند
بروزن ومعنی انباشتگی باشد که بمعنی پری وبسیاری
نعمت است۔ صاحبان جامع وناصری ذکر این
بذیل لفظ انبار کرده اند واز صراحت معنی ساکت
وصاحب جامع فرماید که انبارش هم مرادف این
است۔ صاحب مؤید بحواله شرفنامه وادات گفته
که بمعنی پری نعمت وفراخ حوصله مؤلف گوید که
حیف است که محققین با نام ونشان سند استعمال
این پیش نکردند وانچه مؤید فضلا نوشته آن را غیر
فضلا نفهمند که تابع اوست که (فراخ حوصلگی)
را فراخ حوصله گفته۔ فراخ حوصله اسم فاعل ترکیبی
وکسی که حوصله او فراخ باشد واین ترجمه انبارگی
اصلا نمیتوان شد که انبارگی حاصل بالمصدر انباردن
وانباریدن است که می آید از قبیل انباشتگی که
حاصل بالمصدر انباشتن ہست ومعنی لفظی این تودگی
وپری واضافت بسوی نعمت را تسلیم نه کنیم تا که
استعمالش در کلام فارسیان بنظر نیاید۔ صاحب موارد
بمقابله مصادر انباردن وانباریدن ذکر این نکرد
ومجرد انبارش وانبار را حاصل بالمصدر قرار داد
(اردو) کثرت۔ مؤنث۔ پری۔ مؤنث۔ بہتات۔ مذکر

انباردن | بقول برہان وجامع با دال ابجد
بروزن ومعنی انباشتن است که پر کردن وانبار کردن
چیزی باشد از چیزی دیگر۔ صاحب بحر صراحت
مزید کند که مثل پر کردن چاه ومغاک بخاک وجز آن
(کامل التصریف) ومضارع این انبارد۔ صاحب
موارد فرماید که (۱) بمعنی پر شدن و (۲) پر کردن
و (۳) گرفتن وحاصل بالمصدر این انبارش وانبار
خان آرزو در سراج وصاحب سروری بمعنی
دوم قانع وصاحب نوادر ذکر معنی اول ودوم
کرده صاحب مؤید فرماید که پر کردن جای عمیق
بخاک وجز آن باشد وبس۔ مؤلف عرض کند
که مرکب است از اسم جامد انبار ودن علامت مصدر

ومعنی حقیقی این توده کردن چیزی همچون انبار کردن
غلّه وانبار کردن خاک ومعنی پر کردن مجاز است
یعنی چون مفعول این چاه یا شکم یا مغاک باشد
نتیجهٔ توده کردن چیزی در آن پر کردنش باشد
که خلا باقی نماند چنانکه انباردن شکم که سندش
بر معنی اول انبار گذشت وانباردن نعمت بیاید
که سند این بر معنی دوم انبار مذکور شد آنچه صاحب
موارد بمعنی لازم آورده محتاج سند استعمال
است که از نظر نگذشت حیف است که او هم
سندی پیش نکرد وهم ازین قبیل است معنی
سوم (اردو) (۱) بھر جانا - (۲) بھرنا -
پر کرنا - لینا -

انبارده | بقول برہان وسروری (۱) معنی
انباشته که پر کرده باشد (۲) معنی پر نعمت و
با نعمت هم آمده - صاحب نوادر بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید که مردم با نعمت که بتازی
بطر گویند - خان آرزو بذکر هر دو معنی فرماید که
معنی دوم که توسی ذکرش کرده مجاز باشد مؤلف
عرض کند که معنی اول اسم مفعول انباردن است
واگر برای معنی دوم سند استعمال پیش شود توانیم
عرض کرد که مجاز معنی اول باشد که مردم با نعمت
هم پر کرده شده از زر و نعمات است (اردو)
(۱) بھرا ہوا - (۲) تونگر -

انبار ساختن | استعمال بمعنی توده کردن
است (ظهوری ؎) ز رشک غیر دل انبار
داغ غم نمی سازم * که هرگز خوشه چین را برق
در خرمن نمی باشد * (وله ؎) در گلستان کز
سعی باد گل خرمن شود * گر نسازد غنچه انبار بوی
خویش را * (اردو) انبار لگانا - ڈھیر لگانا -

انبارش | بقول برہان وسروری بروزن
افزایش پر کردنی را گویند و آن چیزی باشد
که جوف درون چیزی را بآن پر کنند وآنرا
بعربی حشو خوانند - خان آرزو در سراج ذکر
این کرده فرماید که حاصل بالمصدر انباردن باشد

و ذکر حشو ہم کند (اردو) بھراو۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ بھرتی۔ حشو۔ آگند گی آپ ہی سنے بھرتی پر فرمایا ہے کہ وہ چیز جو کسی چیز کے اندر بھری جاے مؤلف عرض کرتا ہے کہ بلحاظ معنی حقیقی انباردن اس کا ترجمہ تودہ اور ڈھیر۔ دیکھو انبار۔

انبار شدن استعمال۔ بمعنی تودہ شدن لازم انبار ساختن است (ظہوری ؎) زبرق حسرتم دودی نزد بر خرمنم ہرگز: شد انبار آرزوی خام تا کی از اثر جوشم: (اردو) ڈھیر لگنا۔ کثرت سے جمع ہونا۔

انبار قلعہ استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرین شاہ قاچار مقامی کہ سامان قلعہ در انجا جمع باشد۔ صاحب بول چال فرماید کہ مخزن ومال خانہ مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است (اردو) مخزن۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ خزانہ کی جگہ۔ جمع کرنیکی جگہ۔

گودام۔ گودام گھر۔ میگزین۔ یعنی باروت خانہ دیکھو انبارخانہ۔

انبار کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تودہ کردن و ذخیرہ کردن و خرمن کردن باشد۔ مرادف انبار ساختن کہ گذشت (سرخوش ؎) ہرکس انبار کند چیزی بمعنی از گندم و جو: من نا کاشتہ تخمی خجلم وقت درو (ظہوری ؎) کی توان درسینہ داغ انبار کرد کز شرار آہ تخم سوز نیست: (ولہ ؎) ہنوز می کنم انبار یک جہان حیرت: اگرچہ کشت تمنا ز حاصل افتادہ است: (ولہ ؎) تخم ز اخگر نفسان سینہ اگر کاشتہ: راحت انبار کند دل مگر از خرمن داغ: (ولہ ؎) نکردی حاصل امسال انبار: بدہ برباد کار یار بنشین: (اردو) دیکھو انبار ساختن۔

انبارگی بقول شمس بالفتح با کاف فارسی بمعنی پُری مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر

(۱۰۳۷)

انبارہ دن توان گرفت ولیکن سند استعمال منحوا
که از محققین دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو)
بھرانا - دیکھو انبارش -

انبار نمودن چیزی در چیزی استعمال
صاحب جامع که از اہل زبان است ذکر این
بذیل لفظ انبارہ کردہ مقصود جز این نباشد که
پر کردن چیزی در چیزی (اردو) بھرنا -

انبار نہادن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ که بمعنی انبارہ کردن و داشتن است
(ظہوری ؎) آرزو می کارم و انبار حسرت
می نہم ؛ منتش بر من اگر بر قم بخرمن دشمن است ؛
(وله ؎) نہم انبار شکر از کشتۂ خویش ؛
گہی بر قیم اگر در خرمن افتد ؛ (اردو) دیکھو
انبار کردن - انبار ساختن -

انباریدن بقول صاحب بحر و موارد و
نوادر مرادف انبارہ دن بیقتنین فرس ایرانی
مصدر جعلی گفته اند که بر لفظ انبار یای معروف
و علامت مصدر (دن) را زیادہ کردہ وضع
کردند و بقول شان انبارہ دن که گذشت مخفف
این باشد مؤلف گوید که باصول ما مصدر اصلی
است که اسم این مصدر لغت فارسی است (کامل
التصریف) مضارع این انبارد (اردو) دیکھو انباردن

انباز بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بر وزن دمساز
شریک و رفیق وہتا را گویند (سعدی ؎) مگو دشمن تیغ زن بر درست ؛ که انباز دشمن
بشہر اندر است ؛ (مولوی معنوی ؎) همه تو ئی و ورای همه دگر چه بود ؛ که در خیال آرد
کسی ترا انباز ؛ مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز ہم که محقق
ترکی است این را لغت فارسی گفته (اردو) رفیق - شریک - عربی - بقول آصفیه
(صفت) ملا ہوا - ساتھی -

(۱۰۴۹) **انباز بودن** استعمال - بمعنی شریک بودن است (عرفی سے) بگومیت خبری گز نہایت قدرت ٭ نتیجہای ضمیر ترابود انباز (اردو) شریک رہنا -

انباز داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی مثال و مقابل و شریک داشتن باشد (شرحزین اصفہانی) در محفل آرائی و معرکہ سازی و قصہ پردازی شبیہ و انباز ندہشت " (اردو) مثال رکھنا - مقابل رکھنا -

(۱۰۵۰) **انباز شدن** استعمال - بمعنی شریک وسہیم شدن است (انوری سے) گرہی گشت بر ابروی شریفت پیدا ٭ از سیاست شدہ با عقدہ گردون انباز ٭ (اردو) شریک و سہیم ہونا -

انباز گشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شریک و حصہ دار گردیدن است (خسرو سے) کافسر او را پسر انباز گشت ٭ وین پسر از وی بہ پسر بازگشت ٭ انوری سے) عقد ابروی قضا از پی تسکین شغب ٭ گشتہ با عقدہ گردون بسیاست انباز ٭ (اردو) شریک وسہیم ہونا -

انبازناک استعمال - بقول بہار بالفتح و زای تازی و نون بالف کشیدہ و کاف تازی ترجمہ مشترک کذا فی الملحقات - فرماید کہ درین تامل است - صاحب انندنقل نگارش وصاحب ضمیمہ برہان ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ بدون سند استعمال این تسلیم نہ کنیم - معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) مشترک - شریک -

انبازی بقول بہار مزید علیہ انباز و ایضاً شراکت وصاحب انند و ہفت ہمزبانش صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ ترجمہ شرکت باشد مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ یای مصدری بر لفظ انباز زیادہ کردہ اند وسند بہار از کلام میر خسرو است (سے) چگونہ نہ مرگ تواند کہ خلق را

بکشد؛ اگر نه خشم تو با مرگ باشد انبازی؛
عرض می شود که اگر درین شعر انبازی بیای
مجهول گیریم یای وحدت است و اگر یای
معروف گیریم لازم آید که (بعد خشم تو) کلمه را محذوف
گیریم ولیکن بخیال ما ضرورت ندارد و یای
وحدت در خشم معنی نازک پیدا کند باین حال

این سند بکار انبازی نمی خورد - آنچه بهار
اینجا افزید علیه انباز گرفته محل نظر است
و طالب سند دیگر باشیم - (اردو) شرکت
بقول آصفیه (عربی) اسم مونث شراکت
ساجها - شمولیت - اشتراک - شمول یا
شاملات -

(الف) انباش
(ب) انباشتن

صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح بمعنی کاه گل کردن است ومقصودش حاصل بالمصدر باشد و دیگری از محققین ذکر این نکرد و (۲) بقولش بمعنی انباردن که گذشت صاحب برهان ذکر (ب) کرده فرماید که بمعنی پر کردن و مملو گردانیدن و انبار نمودن باشد و نسبت انباشت فرماید که ماضی انباشتن صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مرادف انباردن و کامل التصریف ومضارع این انبارد و صاحب سروری نوشته که پر کردن جای بخاک وغیره و ذکر ماضی مطلق هم کرده خان آرزو در سراج بر معنی پر کردن و مملو کردن قانع - صاحب موارد این را بمعنی (۱) پر شدن و (۲) پر کردن و (۳) گرفتن آورده مؤلف عرض کند که اصل این همان انباردن است که گذشت فارسیان رای مهمله را به شین معجمه بدل کنند چنانکه آغاردن و آغاشتن و ما صراحت ماخذ انباردن بجایش کرده ایم - صاحب موارد که صراحت سه معنی کرده است نسبت آن عرض می شود که صاحبان تحقیق معنی اول و سوم را ترک کرده اند و از (انباشتن چاه) را بمعنی

اوّل و (انباشتن دریا) را بمعنی دوّم و (انباشتن دیده بسرمه) را بمعنی سوّم آورده و حصرا حست کامل این مصادر مرکبه در ملحقات آید ـ بعض صاحبان تحقیق انباشته را بطریق لغت مستقل نوشته اند و آن در حقیقت اسم مفعول همین مصدر است دیگر هیچ و نسبت (الف) عرض می شود که اعتبار را نشاید که سند استعمال پیش نشد و از محققین فرس کسی با صاحب شمس نیست (اردو) (الف) کاه گل ـ دیکھو (ارزه) (ب) (۱) بھر جانا ـ (۲) بھرنا ـ پر کرنا ـ (۳) لینا ـ

انباشتن چاه بچیزی (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب موارد که بذیل انباردن آورده بمعنی پر شدن چاه بچیزی است (سراج الدین راجی ؎) ز انباشتن چاه زنخدان مشکیت ـ معلوم شد که دل برون ناید از و ؛ مؤلف گوید که این متعلق است به معنی اوّل انباشتن و (انباشتن چاه زنخدان بمشک) کنایه است از سبزه بر آمدن و خط پیدا شدن که سیاهی خط را بمشک تشبیه داده و مشک درینجا بمعنی خط است و این استعاره باشد (اردو) با دلی کا بھرنا کسی چیز سے ـ

انباشتن دریا بچیزی استعمال بمعنی پر کردن دریا باشد و این متعلق است بمعنی دوم انباشتن (اسدی ؎) بدان کرد شاید نهان آفتاب بدین شاید انباشت دریای آب ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده (اردو) دریا کو بھرنا ـ پاٹنا ـ

انباشتن سرمه در دیده مصدر اصطلاحی
بمعنی پر کردن چشم از سرمه و اندودن سرمه بچشم و کنایه باشد از سرگین کردن چشم و سرمه کردن بچشم ـ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده و این را متعلق کرده به معنی سوّم انباردن به خیال ما متعلق است به معنی دوم (بیدل ؎) سرمهٔ عبرت عبث از وضع دهر انباشتم

دیدهٔ ما را غبار خویش ہم بسیار بود ٭ (اردو) آنکھ میں سرمہ لگانا۔

انباشتن نمک در طبع (مصدر اصطلاحی) بمعنی پُر کردن نمک در طبع باشد و کنایہ از نمکین کردن طبع و ذوق پیدا کردن در طبع (طالب آملی ؎) تا آب نمک لعل تو انباشتہ در در طبع ٭ زان روی چو گفتار تو شعرش نمکین است ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده و این متعلق بہ معنی دوم اوست (اردو) طبیعت کو نمکین کرنا۔ ذوق پیدا کرنا

انباغ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری با غین نقطہ دار دو زن را گویند کہ در نکاح یکمرد باشند و ہر یک مر دیگری را انباغ باشد (مرادف اموسنی کہ بجایش مذکور شد) (ناصرخسرو ؎) زین قبیلہ کہ خواہران انباغی ٭ ہستند در چہار ہم پہلو ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ این ہمان انباز است کہ زای آن بغین بدل شده و در اصل بمعنی شریک است و بمعنی دو زن شہرت گرفتہ مؤلف گوید کہ تبدیل زای ہوز بغین معجمہ موافق قیاس باشد چنانچہ آمیز و آمیغ و جا دارد کہ این مبدل انباز باشد کہ بمعنی شریک گذشت فارسیان بوسیلۂ این تبدیل معنی عام را خاص کردند و برای زنی نام نہادند کہ شریک زن دیگر است یعنی اموسنی و خان آرزو تسامح کرده کہ دو زن را انباغ گفتہ نہ چنان باشد بلکہ ہر یکی از ان انباغ باشد مر دیگری را (اردو) دیکھو اموسنی۔

انبان بقول بہار (۱) مرادف انبانہ بالفتح ظرف چرمی کہ در ان زاد نگاہ دارند و بمعنی توشہ دان (مسیح کاشی ؎) گر آب ناشناخور دار نیستی خضر ٭ ز انبان کہنہ نا ور دو این سفلہ نان برون ٭ صاحب سروری فرماید کہ پوستی را گویند کہ از گوسپند درست و دباغت کنند تا

ظرف چیزہا شود و بعربی جراب خوانند (خاقانی ۵) برین نان ریزه ہا منگر که شب دارد
درین سفره زکه از دریوزهٔ عیسی است خشکاری دو انبانش ؛ صاحب ناصری فرماید که (۲)
کنایه باشد از آدمی فربه وبیکاره و شکم خواره - صاحب ضمیمهٔ برہان گوید که ہر خریطهٔ را انبان نام است
که دران چیزہا کنند - صاحب انند نوشته که این ماخوذ از بن است و بربن نویسد که بالکسر تشدید
نون فربهی وملی فرماید که در فارسی زبان انبان چه طور شد - خان آرزو در سراج فرماید که
ترجمهٔ این در عربی جراب و این را انبانه و انبانچه نیز گویند و اغلب که این ماخوذ از انبار دن
باشد پس در اصل انبارن بمعنی صاحب پر کردن بود چرا که نون برای اتصاف می آید چنانکه مکرّر
نوشته شد و را حذف گشته (الخ) **مؤلف** عرض کند که این است طبع آزمائیهای محققین سلف
که در بعض لغات از صد یکی نظر بر ماخذ کرده اند - بخیال ما این مرکب است از لغت سنکرت و
فارسی که ان در سنسکرت بقول ساطع بالفتح بمعنی غذا است و بان کلمه الیست در فارسی زبان
که بقول برہان بالفظی مرکب شده افادهٔ معنی محافظ کند ہمچون گلّه بان و باغبان پس معنی لفظی ان بان
محافظ غذا است که زاد را نگاہدارد و موسوم به توشه دان ہم و این عجبی نیست که بسیاری از لغات
فرس با لغات سنسکرت و ترکی و عربی بترکیب فارسی مرکب آمده و نسبت معنی دوم عرض میشود
که استعاره باشد که مردم فربه و شکم خواره را انبان گفتند و توشه دان نامش نہادند که فربهی و شکم
خوارگی اش انبان را ماند (اردو) (۱) وه چرمی مشک یعنی زنبیل جس سے ولایت مین
توشه دان کا کام لیتے ہین یعنی سوکھی غذا ئین اس مین بھر لیتے ہین (مونّث) (۲) موٹا
آدمی - فربه -

انبان باد اصطلاح۔ بقول صاحب عجم باضافت (۱) پوستی کہ آنرا پر باد کردہ آہنگران آتش افروزند و (۲) شکم آدمی و (۳) مجازاً آدمی را نیز گویند۔ بہار گوید کہ (۴) کنایہ از آدمی فربہ و بیکار۔ صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ انبانی را گویند کہ پر از باد کردہ باشند و شکم آدمی را نیز و صاحب مؤید بمعنی اوّل و دوم و سوم قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بخیال ما ہر چہار معنی کنایہ باشد کہ بمعنی اوّل انبان را کہ گذشت تشبیہ باشد بہ دمکش آہنگران وچون آنرا اضافت کردند بسوی باد کنایہ شد برای دمکش آہنگران و بمعنی دوم شکم آدمی ہم مشابہ بانبان است و باد ہم در شکم باشد و بمعنی سوم و چہارم آدمی ہم فی الجملہ با انبان شباہت دارد بنظر بر شکم و باد شکم و خصوصاً آدمی فربہ کہ شکمش بزرگ باشد (اردو) (۱) بہاتھی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ دم کش۔ آگ بہڑکانے کا آلہ۔ وہ کہال جس سے لوہار آگ دہونکتے ہین (۲) آدمی کا پیٹ۔ مذکر (۳) آدمی مذکر (ذوق ۵) کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا ؛ کیا خوب آدمی تہا خدا مغفرت کرے ؛ (۴) دیکہو انبان کے دوسرے معنی

انبان بار اصطلاح۔ بقول صاحب برہان بروزن مردان کار مردم فربہ و بیکارہ و ہیچ کارہ۔ صاحبان بحر و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است یعنی انبان را کہ گذشت اضافت کردند بسوی بار کہ بمعنی سنگینی باشد پس انبان بار۔ بابا شد کہ بوجہ سنگینی مردم فربہ و شباہت شکمش با انبان کنایہ ایست برای مردم فربہ دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بدینوجہ کہ محققین فرس این را ترک کردہ اند خیال می کنیم کہ ہمان انبان باد باشد کہ دال مہملہ را بہ تصحیف کتابت رای مہملہ کردند واللہ اعلم (اردو) دیکہو انبان باد کے

چوتھے معنی۔

(الف) انبانچہ | بقول بہار و رشیدی

(ب) انبانچۂ خضر | وشمس (الف) مصغّر

انبان و بہار نسبت (ب) گوید کہ زنبیل خضر علیہ السلام
و ظاہر عبارت از ابریق است کہ آب دران
نگاہ ارند۔ صاحب بحر گوید کہ زنبیلی کہ آب بقا
دران باشد۔ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ
با بہار متفق مؤلف عرض کند کہ متحقق شد کہ
انبانچہ مصغّر انبان است و انبان بہ تحقیق
پیوست کہ زنبیلی است چرمی ہمچون مشک
پس (ب) را ابریق چرا گوییم کہ ابریق کوزہ
بالولہ و دستہ باشد بر خلاف انبان کہ آن در حقیقت
مشک چرمی است و عموماً بکار آب ہم مستعمل
پس انبان چرمی را کہ زنبیل باشد بکار مشک
گرفتن ہیچ غرابت ندارد بخلاف ابریق کہ
آنرا بصورت مجاز انبانچہ قرار دہیم۔ قائل
(وحید ۵) در آب بقا شیردان غوطہ خورنش
چو انبانچہ خضر از آب پر ۞ (اردو) (الف) چھوٹی
زنبیل مؤنث (ب) خضر کی چھوٹی سی زنبیل مشک مؤنث

(الف) انبانچہ سلیمان | اصطلاح۔ مرکب

(ب) انبان خضر | اضافی (الف)

(ج) انبان سلیمان | و (ج) بقول

بہار انبانی کہ سلیمان داشت کہ ہر وقت ہرچہ
می خواست ازو بر می آمد۔ صاحب بحر عجم ذکر
(ج) کردہ فرماید کہ انبان ظرف چرمیست کہ
در وزاد راہ نگاہ ارند و حضرت سلیمان علیہ السلام
انبانی داشت کہ ہرچہ ہر وقت دلش می خواست
ازان بر می آمد بقدرت اللہ تعالیٰ و انبانچہ مصغّر
آنست و آراستہ ہمہ بانش۔ صاحب آنند ذکر
(ب) کردہ و مقصودش از ہمان انبانچۂ خضر است
کہ گذشت بدون تصغیر (ملّا و فا ہروی الف
۵) اسیر لقمۂ مردم مباش تا باشی ۞ توکل توکل
انبانچہ سلیمان است ۞ (محمد قلی سلیم (ج) ۵)
لباب سفرۂ ہر مرد دہقان ۞ ز نعمت ہمچو انبان

سلیمان ؛ (اردو) (الف) سلیمان علیہ السلام کی چھوٹی سی زنبیل (مونث) جس مین سے جو چیز مقصود ہوتی تھی نکل آتی تھی (ب) خضر کی زنبیل یا مشک ۔ مؤنث (ج) سلیمان علیہ السلام کی زنبیل ۔ مؤنث ۔

انبان شناور | اصطلاح ۔ مرکب اضافی بقول بحر و بہار خیک پر باد یا سبوی کہ شناور بمدد آن در دریا ہای عریض شنا تواند نمود مؤلف عرض کند کہ سبو را بہ مجاز گیریم بحقیقت این مشک چرمی است کہ پر از باد کنند و در شناوری ازبرای نوآموزان عموماً و برای ماہران ہم در دریا ہای بسیار عریض خصوصاً بنظر احتیاط با خود دارند کہ از غرقابی محفوظ دارد (اردو) وہ خالی مشک ہوا سے بھری ہوئی جس سے تیرنے مین مدد لیتے ہین ۔ مؤنث ۔

انبان نفط | اصطلاح ۔ بقول آنند بافتح وکسر نون سوم و سکون فا و طای مہملہ حقہ چرمین باشد کہ از نفط و باروت پر کردہ بمدد آتش بر دشمنان اندازند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و دیگر محققین ازین ساکت ۔ خلاف قیاس نیست انبان بمعنی خود است و درینجا مجازاً بہ معنی کیسۂ چرمین و نفط لغت عرب است بہ فتح نون و طای حطی در آخر ۔ صاحب غیاث فرماید کہ نفط معرب نفت ست بمعنی روغنی خاص و بقول خیابان بالکسر داروی کہ حکما ساختہ اند ہر جا کہ اندازند آتش درگیرد (اردو) فارسیون نے انبان نفط اوس چرمی کیسہ کو کہا ہے جس مین باروت بھر کر آگ دیتے ہین اور دشمن مقابل پر پھینکتے ہین یہ نازک اور طویل تھیلی ہوتی ہے جس کو باروت بھرنے کے بعد حلقہ کر لیتے ہین اسی کا نام دکن مین بان ہے ۔ صاحب آصفیہ نے لفظ بان پر لکھا ہے ایک قسم کی ہوائی جو اگلے زمانے کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے ۔ مؤنث ۔

انبانہ | بقول برہان و بہار و سروری و جامع و ناصری مرادف معنی اول انبان کہ گذشت و ہای ہوز در آخر این زائد است وبس (خاقانی	۵) چہ جای من کہ بلغز دسپہر شعبدہ باز : ازان حیل کہ در انبانہ بہانہ تست : (اردو) دیکھو انبان کے پہلے معنی ۔

انبر \| بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثالث و سکون رای قرشت (۱) آلتی باشد از آہن کہ زرگران و مسگران طلا و مس تفتہ را بدان گیرند و بعربی کلّوب خوانند ۔ بہار گوید کہ (۲) افزاری کہ بدان آتش گیرند و آنرا در عرف ہندوستان دست پناہ خوانند (حکیم سنجیک ۵۱) بلیف خرپا پیچیدہ خواہت ہمہ تن : فشردہ خایہ بانبر بریدہ کیر بکاز : (سعید اشرف ۵۲) جز بانبر آتش از ہمسایگان نتوان گرفت : نیست آسان برگرفتن دل زیار غمگسار : صاحب سروری بر معنی اول قانع و صاحب ناصری نسبت معنی اول فرماید کہ نعل بندان از پای اسپ میخ و نعل ہم ازہمین آلہ کشند ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحبان اند و غیاث این را لغت ترکی گفتہ اند اما محققین ترکی ازین ساکت (۳) بہ تحقیق ما انبر بفتح اول و سوم مخفف انبار ہم کہ مصدر انبریدن ازہمین اسم جامد می آید (اردو) (۱) سنسی ۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث ۔ ایک اوزار کا نام جس سے لوہار یا سنار گرم دہات کو آگ کی اندر سے پکڑ کر باہر لاتے ہیں اور اس سے تھام کر چوٹ لگاتے ہیں ایک قسم کا زنبور (۲) دس پنا ۔ چمٹا ۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر ۔ دست پناہ ۔ آتش گیر ۔ آتش کش ۔ آگ پکڑنے کا آلہ ۔ دیکھو آتش گیر ۔ (۳) دیکھو انبار کے پہلے معنی ۔

(۱) انبروت | صاحب برہان و جامع و ہفت نسبت (۱) گوید کہ بر وزن عنبروت امرود

(۲) انبرود | باشد میوہ معروف و بقول جامع (۲) مرادفش۔ صاحب سروری و

جہانگیری ہم ذکر (۲) کردہ خان آرزو در سراج ذکر (۲) کردہ فرماید کہ امرود کہ گذشت مبدل

این است بر قیاس خم و خنب (مولانا شہابی کاشانی از سروری ۵۲) انبرودش کہ قند از ان

خجل است ٭ از حلاوت حیات بخش دل ست ٭ مؤلف عرض کند کہ اصل (۱) امروت

و اصل (۲) امرود است کہ ذکر ماخذش ہمدر انجا کردہ ایم فارسیان بعوض میم۔ نون و با

ہر دو را آوردند چنانکہ خم را خنب کردند و دم را دنب و بہمین قاعدہ امروت و امرود را

انبروت و انبرود خواندند۔ خان آرزو برعکس این گفتہ یعنی امرود را مبدل انبرود خیال کردہ

سبب آنست کہ از ماخذ خبر ندارد کہ ذکرش بر امروت کردہ ایم (اردو) دیکھو ارو۔

انبرہ | بقول برہان و جامع بضم ثالث بر وزن قنجفہ (۱) ہر چیز موی ریختہ را گویند عموماً و شتر

موی ریختہ را خصوصاً و (۲) اسپ و شتر آبکش را نیز گفتہ اند و در عربی شکنبہ را گویند و در

معنی درّہ کوہی نیز و بفتح ثالث بر وزن حنجرہ ہم آمدہ۔ صاحب رشیدی و سروری بہ تخصیص معنی

اوّل قانع (غوّاص ۵) برکنار جوی بنیم رستہ بادام و سیب ٭ راست پنداری قطار اشتر ا نشستہ

انبرہ ٭ صاحب جہانگیری بفتح اوّل و ضم سوم فرماید کہ در بعض فرہنگہا شتر آبکش را نیز گویند و

در عربی شکنبہ و درّہ کوہ را نامند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید

کہ این اصلی ندارد۔ صاحب مؤیّد فرماید کہ اشتری کہ از بس بار کشیدن مویش ریختہ و نیز شکم دو تہ

کوہ و قیل بفتح با اشتر آبکش و غیر آن کذا فی شرفنامہ و در ادات بمعنی آسیا کش۔ صاحبان اننند

وغیاث این را بحوالۂ برہان مرادف انبر قرار دادہ اند و از ہر سہ معانی بالا ساکت بخیال ما در
غلط افتادہ اند کہ برہان انبرا مرادف انبر نہ نوشت مؤلف عرض کند کہ الف اول درین وصلی
است یعنی فارسیان نبرہ را بزیادت الف وصلی در اولش انبرہ کردند و نبرہ بفتح اول وثالث
در عربی آماس اندام و جای بلند برآمدہ و نبر بالکسر کرمی است کہ پوست شتر گزند او آماسد
و آبلہ ناک گردد (کذا فی منتہی الارب) پس موی ہر کہ بریزد مرضی است کہ عارض شود بوجہ
کرمی کہ در پوست پیدا شود و ازین عارضہ خراش در جلد پیدا شدہ بیاماسد فارسیان ہمین لغت
نبرہ را بزیادت الف وصلی انبرہ کردند و بمعنی اول استعمال نمودند و ازین کہ شتر و اسپ ابکش
را ہم موی پشت بریزد و پشت ورم کند مجازاً بہمین نام موسوم کردہ باشند و معنی سوم ہم بمجاز
باشد نظر بر بلندی درّہ کوہ کہ بلغت عرب نبرہ جای بلند برآمدہ را ہم گفتہ اند از ہر جہتی (اردو)
(۱) وہ شخص یا جانور یا اونٹ جس کے بال گر گئے ہوں (۲) وہ گھوڑا یا اونٹ جس سے آب کشی
کا کام لیں (۳) صاحب آصفیہ نے درّہ پر لکھا ہے کہ پہاڑ کی گھاٹی یا دو پہاڑوں کے درمیان
کا راستہ یا فراخی یا وسعت ۔ مذکر۔

انبریدن | بقول سروری بفتح اول ہمان انباریدن کہ گذشت مؤلف گوید کہ محققین دیگر
ازین ساکت اند و سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما جز این نیست کہ مخفف انباریدن گیریم
بحذف الف دوم (اردو) دیکھو انباریدن ۔

انبزان | بفتح اول وچہارم بقول صاحب ضمیمۂ برہان نام سلخ باشد کہ روز سی ام است
صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بحوالۂ شرفنامہ و قنیہ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ

معاصرین عجم ازین ساکت و محققین سلف هم ذکر این نکرده اند و هر دو محققین بالا سند استعمال این هم نیاورده - جا دارد که به رای مهمله و به فتح موحده ابران باشد بمعنی پری دارنده اسم حالیه از ابر که امر حاضر مصدر ابریدن است بزیادت الف و نون در آخر همچون افتان و خیزان و کنان و معنی لفظی این پرکنان دکنایه از روز سی ام ماه که ماه کامل است و از جمیع ایامش پرکننده جا دارد که الف و نون را زائد گیریم اندرین صورت مزید علیه ابر بود که مخفف ابار است بمعنی پری که روز سی ام ماه و یوم تکمیل اوست والله اعلم بحقیقة الحال - ماخذ این بزای هوز هیچ بفهم نمی آید جز این که این را اسم جامد گیریم بمعنی سلخ ماه (اردو) سلخ - بقول صاحب آصفیه (عربی) اسم مؤنث - پوست کشی - کھال کھینچنا - چاندرات - چونکه اس روز چاند زمین اور آفتاب ایک سمت مین اس طرح واقع ہوتے ہین کہ چاند زمین کے آگے آکر ہمین اپنے رخ روشن کی جھلک دیتا ہے گویا پردے سے منہ نکالتا ہے اسوجہ سے اس تاریخ کا نام سلخ رکھا (الخ) دکن مین سلخ اس روز کا نام ہے جس کی شام مین ہلال نظر آئے چونکہ مہینہ اس دن شعاع آفتاب سے باہر نکلتا ہے اس لئے اس دن کا نام سلخ رکھا گیا - صاحب غیاث نے رسالہ نجوم کے حوالہ سے اس کی وجہ تسمیہ یہی بیان کی ہے - الحاصل ہر ماہ قمری کے تیسوین دن کا نام سلخ ہے -

انبساط | بقول بہار گستاخ شدن مؤلف گوید که لغت عرب است بکسر اوّل و سوم و بقول منتخب گستاخ شدن و کشاده روشدن و گسترده شدن - فارسیان استعمال این بمعنی خوشی و انشراح و اختلاط کنند صاحب مؤید ذکر این کرده و برای معنی مصدری با مصادر فرس

مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) انبساط - بقول امیر عربی - مؤنث - خوشی (بحر ۵) دنیا میں کچھ بساط نہیں انبساط کی ؛ اترین نہ سوکہے گھاٹ کہیں آشنای عیش ؛

انبساط نمودن استعمال - بہ معنی خوشی و مسرت کردن و خوشنود شدن است اخوجہ جمال الدین سلمان ۵) پادشاہا بندہ دُ	حضرت برسم عرضداشت ؛ انبساطی می نماید بر امید رحمتت ؛ (اردو) خوشی کرنا - خوش ہونا -

(الف) **انبست** (الف) بقول برہان بر وزن کم بست غلیظ و بستہ شدہ و (ب) **انبستہ** بقولش بر وزن برجستہ ہر چیز که آن بستہ و سخت شدہ باشد و بدشواری واشود و حل گردد و شیر و ماست و خون بستہ شدہ را نیز گویند - صاحب ناصری ذکر ہر دو کردہ گوید که غلیظ و بستہ شدہ ہر چیز حتی ماست و خون بستہ - صاحب سروری بر (الف) فرماید که بہ معنی غلیظ و بر (ب) نوشتہ که چیزی بستہ که بدشواری واشود و بحوالۂ تحفہ فرماید که مثل مداد و خون و امثال آن (شاکر بخاری ب ۵) خون انبستہ ہمی ریزم بر زرین رخ ؛ زانکہ خونابہ نماند است درین دیدۂ تر ؛ ہم او گوید که در مؤید انبیہ بر وزن قرنیہ و انبسہ بر وزن ہمیزہ - باین معنی آمدہ کذا فی ادات الفضلا - صاحب جہانگیری صرف (ب) را آوردہ گوید که چیز سخت که زود حل نشود (شہریاری ب ۵) چون ز خونابہ نماند است اثر در جگرم ؛ خون انبستہ ہمی ریزد از چشم ترم ؛ خان آرزو در سراج بذیل الف فرماید که انبست و بزیادت ہا انبستہ ہر دو بمعنی غلیظ و بستہ شدہ نوشتہ اند - صاحب رشیدی ہم ذکر ہر دو کردہ مؤلف گوید که این اسم جامد نباشد که لفظ بستہ درین مرکب است و متعلق است بامعنی - بخیال ما جز این نیست که

فارسیان (آن بستہ) را مخفف (آن چیز بستہ) گرفتہ اند بمعنی چیزی کہ منجمد و سخت باشد پس در استعمال کلمۂ آن بدون ممدودہ آن شد بالضم چنانکہ محاورۂ ایشان است و انبستہ بالضم بصورت لفظی قرار یافت بمعنی مذکور۔ محققین بالا بر ماخذ غور نکردند و الف اول را مفتوح گرفتند پس انبست مخفف انبستہ باشد بحذف ہای ہوز آخر (ارذو) (الف وب) منجمد چیز۔ جمی ہوئی چیز۔ سخت چیز۔ جیسے خون منجمد۔

انبلہ بقول برہان و ناصری و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع بفتح اول و ثالث۔ بر وزن حنظلہ تمر ہندی را گویند۔ و بہندی املی خوانند۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین سندی از مسعود سعد آوردہ و ہو ہذا (ع) چون ہلیلہ زرد شان و روترش چون انبلہ ؛ و فرماید کہ این غلط و خطای محض است بلکہ انبلہ درین جا ہمان آملہ است کہ بہندی آنولہ خوانند و بسبب اجتماع نون و با ہر دو میم شدہ آملہ شد و مقابلۂ او درین مصرع مسعود سعد بہ ہلیلہ دلالت صریح دارد کہ ہمان آملہ باشد کہ از اجزای اطریفل است و بمعنی تمر ہندی گفتن خطاست کہ بدین معنی نہ در ہندیست و نہ در فارسی۔ من ادعی فعلیہ السند (انتہی) مؤلف عرض کند کہ آملہ را بقاعدۂ تبدیل انبلہ کردن موافق قیاس است کہ میم با با و نون و با و نون با میم بدل شود ہمچون دم و دنب و سم و سنب ولیکن نمی شود کہ انبلہ را برخلاف جمہور محققین تمر ہندی نہ گیریم۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی اگر از اہل ہند باشند و صاحب برہان را نظر بر سکونت ہند معتبر ندانیم۔ جا دارد ولیکن در اہل زبان بودن صاحبان ناصری و جامع و سروری شکی نیست و قول شان نسبت اسم جامد فارسی زبان معتبر تر از خان آرزو دست بمیدانیم کہ او سند

چه چیز می خواهد سه کس از اہل زبان انبلہ را بالاتفاق ثمر ہندی گفته اند اگر بقاعدهٔ تبدیل فارسی لفظ آمله ہم صورت انبلہ پیدا کند لازم نیاید که معنی حقیقی انبله از لفظ دور شود ـ خیال ما این است که قاعدهٔ تبدیل حروف را در ہر یک لفظ جاری کردن ضرور نیست ـ در محاورهٔ فرس لغاتی که مبدل ہستیم و آن تبدل موافق قاعده باشد اشاره می کنیم که این تبدیل موافق قیاس است مثلاً اگر فارسیان آمله را انبله ہم می گفتند ما صراحت می کردیم که انبله مبدل آمله باشد به ہمان قاعدهٔ که ذکرش بالا گذشت اگر اہل زبان انبله را بمعنی ثمر ہندی گویند محققین ہندی نژاد حق آن ندارند که تردیدش کنند و گویند که این مبدل آمله باشد و بمعنی ثمر ہندی نباشد نمیدانیم که خان آرزو چرا این قدر جبر می کند ما ہمین قسم بحثی بر انبار ہم کرده ایم و تسامح خان آرزو و اصرارش را ظاہر ساخته ایم و بر اکثر لغات دیگر ہم ہمین قسم اشاره نموده ایم ـ خیال قطعی ما نیست که انبله بقول محققین زباندان بمعنی ثمر ہندی صحیح باشد و معاصرین عجم ہم فی زماننا استعمال ہمین لغت برای ثمر ہندی کنند و چون بر ماخذ انبله نظری کنیم توانیم عرض کرد که بقول صاحب ساطع املی بزبان سنسکرت بالکسر بمعنی ثمر ہندی است پس جا دارد و موافق قیاس است که فارسیان به ہمان قاعدهٔ که ذکرش بالا گذشت میم را با (نون و با) و یای تحتانی را با ہای ہوز بدل کرده انبله کردند و بمعنی ثمر ہندی استعمالش نمودند چنانکه دم را دنب و خم را خنب و شایگان را شاہگان ہم گویند اگر خان آرزو در مصرع مسعود سعد که بالا مذکور شد انبله را بمعنی آمله گیرد و (رو ترشی) را که در مصرع مذکور است با آمله زیاده مناسب پندارد ہیچ ندارد توانیم گفت که انبله درینجا مبدل آمله ہم باشد و اگر سند کلام شاعری دیگر برای معنی ثمر ہندی می خواہد اول عرض کنیم که سند را با نظم تخصیص نیست نثر اہل زبان ہم برای

او کافی است و ہرگاہ محقق شد که صاحب ناصری از اہل طہران و صاحب برہان جامع از
تبریز و صاحب لغات سروری از اہل کاشان است پس نوشتۂ این ہر سہ محققین بحق او سند
تر است و واضح تر از نظم که اگر در نظم دیگران این لغت را پیدا کنیم شاید که خان آرزو گوید که درین
شعر ہم انبلہ بمعنی آملہ واقع شدہ باقی حال برای دفع اصرارش سند نظم ہم پیش می کنیم که از ظہیر
فاریابی بدست آمدہ (مص) گر عدو لافی زند تا باتو ہم جنسی کند؛ عاقلان دانند سور از مارو
شہد از انبلہ؛ صاحب جہانگیری ہمین سند را برای معنی تمر ہندی آوردہ است اگر ہوا جویان و
متبعین خان آرزو درین شعر ہم انبلہ را بمعنی آملہ گیرند جا دارد که بیچارہ ظہیر فاریابی صراحت معنی
انبلہ ہمچو محققین تبریزی و کاشانی و طہرانی نکردہ است ما خان آرزو را از جمیع محققین ہندی نژاد
باعتبار فضیلت خاص و مذاقی که از فارسی زبان داشت فائق می دانیم و احترامش کنیم ولیکن در
بحثی که اصرار برای خود می کند جز این چارہ نداریم که خیال خود را پیشکش اہل علم کنیم۔ فتأمل بالجملہ
بقول صاحب محیط تمر ہندی بہندی املی و انبلی سرد در اول و خشک در دوم مسہل لطیف تر از
آلو بخارا و مزیل خفقان حار و قی صفراوی و مقوی معدہ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) املی بقول
امیر۔ مؤنث۔ فارسی میں انبلہ۔ عربی میں تمر ہندی ہندوستان کے ایک مشہور اور بڑے درخت
کی پھلی ہے۔ خامی کی حالت میں نہایت ترش اور بعض درخت کی سبز اور بعض کی سرخ ہوتی
ہے اور پختہ اور خشک ہونے پر سرخ تیرگی مائل اور چاشنی دار ہو جاتی ہے۔ مزاجاً دوسرے
درجہ میں سرد و خشک (رشک مص) کیوں نہ چوسا کریں تیرے لب شیریں اے گل؛ لال املی
کے مربّے کا مزا پاتے ہیں؛ ۔

انجمن | بقول برہان و ناصری و ہفت واننہ بر وزن صف شکن بلغت ژند و پاژند انگور باشد که بعربی عنب گویند مؤلف گوید که یکی از زردشتان معاصر صراحت کرد که در ژند و پاژند این نام خوشہ انگور است در حالت ابتدائی که گلشن دانہ کند و کثرت دانہای کوچکش بیرون از شمار تودۂ بادنجان را مانند بعینہ ازینجاست که فارسیان قدیم این را انجمن گفتند که انج بمعنی بادنجان گذشت و من تودۂ ہر چیز را گویند ہچون خرمن ہم او گفت که انگور را در فارسی قدیم ہفتاد نام است از آغاز دانہ اش تا بہ پختگی (اردو) انگور - مذکر - دیکھو آزم اور بقول بعض خوشۂ انگور - مذکر - جو ابتدائی حالت میں ہو جس کے دانے نہایت کثرت سے اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں -

انبوب | بقول برہان و جامع و سراج بر وزن مرغوب فرش و بساط گستردنی را گویند صاحب ناصری فرماید که بساط گستردہ باشد - صاحب برہان نوب بدون الف و نون ہم بہمین معنی آوردہ فرماید که باین معنی بجای حرف اول یای حطی ہم آمدہ یعنی یوب مؤلف عرض کند که بہ تحقیق ما این اسم جامد فارسی قدیم است و نوب مخفف این و حقیقت یوب تحتانی بجایش بیان کنیم که قاعدۂ تبدیل موافق قیاس نیست و غیر از تحریف و تصحیف بالتباس کتابت چیزی دیگر بنظر نمی آید و جا دارد که این را مفرس خیال کنیم که انبوب بلغت عرب بہ معنی خیابان و زمین بلند آمدہ پس تصرف فارسیان باشد که این را بہ معنی فرش و بساط استعمال کردند (اردو) فرش - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - بساط - بچھونا - بستر - گستردنی - بچھانے کی چیز جیسے جازم - دری - بوریہ - چاندنی - غالیچہ - قالین وغیرہ -

انبوبہ | بقول برہان و جامع بر وزن منصوبہ (۱) ماشورہ را گویند و (۲) لولہ آفتابہ و مانند

آزاتیز۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب بیای تحتانی بعوض موحدۂ پنجم آوردہ وصاحب غیاث گوید کہ حرف پنجم رایای تحتانی دانستن خطاست وذکر ہر دو معنی بالا کند مؤلف عرض کند کہ ماشورہ بقول برہان بروزن قارورہ نی کوچکی را گویند کہ جولاہگان ریسمان بران پیچید ازبرای بافتن و نی کہ یکسر آن در دہان وسر دیگر در آب نہند و بکشند ومطلق نولہ راہم صاحب منتخب برانابیب وانبوب فرماید کہ بالضم بندہای نی وہر دو جمع انبوبہ باشد وبر انبوبہ گوید کہ بالضم بند نی۔ پس بخیال ما این لغت عرب است کہ فارسیان بہر دو معنی بالا استعمال کردہ اند۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع عجیب است کہ اکثر محققین خصوصاً صاحب اننداین را لغت فارسی نوشتہ (اردو) (۱) نلی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ جلاہے کی نال۔ ماشورہ۔ (۲) آفتابے کی نلی۔ مونث۔ اور اسی کے مثل۔

(الف) انبودن | بقول برہان وناصری وجامع بروزن افزدن (۱) بر بالای ہم چیدن باشد۔ صاحب بحر این را بسا لم التصریف گفتہ کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیامدہ وصاحب جہانگیری بر معنی برچیدن قانع (ابن یمین ﮥ) باغبانی نیفشہ می انبود ؛ گفتمش ای چنگ پشت جامہ کبود ؛ چہ رسید است از زمانہ ترا ؛ پیر ناگشتہ در شکستی زود ؛ گفت پیران شکستہ دہراند ؛ در جوانی شکستہ باید بود ؛ صاحب موارد ذکر معنی بالا کردہ صاحب نوادر این را (۲) بمعنی وجود گرفتن ہم آوردہ (شاعر ﮥ) بودنت در خاک باشد عاقبت ؛ ہمچنان کز خاک بود انبودنت ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۳) معنی پیدا کردن و آفریدنست۔ فرماید کہ صاحب برہان این را بذال معجمہ آوردہ وبدال مہملہ بمعنی اول نوشتہ قیاس وضابطہ می خواہد کہ ہر دو جا بذال

معجمه باشد- مؤلف عرض کند که ---------------

(ب) انبوذن | به ذال معجمه بقول برہان بمعنی اصل کائنات و آفرینش و بقول صاحب ناصری مصحّف وصحیح همان انبودن بمعنی آفرینش - و بقول جهانگیری و سروری و جامع به ذال معجمه صحیح باشد و این همه محققین از برای این همان سند آورده اند که منسوب به شاعر بر (الف) گذشت و در مصرع دومش انبوذن را به ذال معجمه نوشته اند - بخیال ما تسامح وکم غوری صاحبان تحقیق است که (ب) را بمعنی آفرینش قائم کرده اند و سند جمله محققین برای این معنی همان یک شعر است که منسوب به شاعر گذشت و آنچه خان آرزو نسبت الف معنی سوم آورده عجبی نیست که آنهم باستناد همین یک شعر باشد و آنکه صاحب نوادر معنی دوم قائم کرده ماخذ آن هم همین شعر است نمیدانیم که خان آرزو چه اصول وحجت الف و ب هر دو را بذال معجمه صحیح پندارد و هیچ نمی فرماید که در انبوذن این همه معانی چطور پیدا شد - خیال ما اینست که (ب) تصحیف محض است و (الف) مرکب است از کلمه آن و مصدر بودن - آن بالفتح لغت سنسکرت است که بمعنی آمده افاده معنی نفی کند و فارسیان این کلمه را در فارسی هم استعمال کرده اند چنانکه الف نفی را از سنسکرت گرفته اند که ذکرش بر اجنبان گذشت - الحاصل انبودن به معنی برجا نبودن است وکنایه از برچیدن چنانکه در شعر این یمین بر معنی اول (الف) گذشت و معنی دوم وسوم هیچ است که طبع آزمایان از همان یک شعر شاعر پیدا کرده اند بخیال ما در مصرع دومش مصدر بودن را با آن که ضمیر غائب و اسم اشاره باشد استعمال کرده اند و بودن بمعنی هستی گرفتن و بوجود آمدن (کذا فی الموارد) وجا دارد که انبودن را مبدّل انباردن گیریم که

بمعنی انبار کردن گذشت - فارسیان در لب و لہجہ خود الف ساکن را واو خوانند چنانکہ آن را
بُون گویند و تبدیل الف با واو ہم در قاعدۂ فارسی آمدہ چنانکہ تاغ و توغ در رای مہملہ
در تلفظ شان حذف شد چنانکہ شنا روشنا - پس انبار دن بر سبیل تبدیل و حذف بزبان ایشان
انبودن باقی ماند کہ بمعنی انبار کردن باشد از ینجاست کہ صاحبان برہان و ناصری و جامع معنی
اول (الف بالا) ہم چنین نوشتہ اند و معنی شعر ابن یمین اندرین صورت ہم درست می شود
(اردو) (الف) (۱) توڑنا جیسے پھول توڑنا (۲) وجود میں آنا یہت ہونا - (۳) پیدا کرنا
ہست کرنا - (ب) دیکھو آفریدن -

انبور | بقول صاحب ضمیمہ برہان و مؤید (۱) بمعنی انبر کہ افزاری باشد و بجایش گذشت و (۲) پر کردن و مملو ساختن مؤلف گوید کہ انبور مزید علیہ انبر است کہ برای اظہار ضمہ موحدہ واو آوردہ اند و این عادت اہل فارس است کہ ضمہ را در تلفظ دراز خوانند و این رسم در کتابت فارسی شاذ و ماخوذ است از رسم الخط ترکی کہ نزد شان عام باشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ مقصود شان غیر از حاصل بالمصدر نباشد کہ پری است اندرین صورت انبور مبدل انبار باشد کہ الف ساکن در تلفظ فارسیان بہ واو ظاہر شود و آزاد رکتابت ہم جا دادند و تبدیل الف بہ واو ہم آمدہ چنانکہ اشارہ این بر انبودن کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو انبر (۲) دیکھو انبار -

انبوس | بقول برہان و اننددوہفت بر وزن افسوس گمنی باشد کہ آن را ناخواہ گویند و بہ تقدیم ثالث بر ثانی ہم آمدہ یعنی اَبنوس - صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ ہمان نانخواہ است ما صراحت کامل این بر آنسا کردہ ایم و معلوم می شود کہ این لغت یونانی است حیف است کہ

صاحبان تحقیق صراحت این نکردہ اند و صاحب اننڈ لغت فارسی گوید و آنچہ بہ تقدیم و تاخیر یک حرف آمدہ مقلوب بعض باشد و لیں (اردو) دیکھو اساء۔

انبوسیدن | بقول برہان بروزن افروزیدن بمعنی پدید آمدن و ظاہر شدن و موجود گردیدن و بقول صاحب بحر سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحبان جہانگیری و جامع و نوادر و سراج ذکر این کردہ اند و صاحب موارد این کامل التصریف گفتہ و مضارع این انباسد نوشتہ و سند استعمالش پیش نکردہ و بقول ناصری بمعنی افزونیدن و پدید آمدن و از کلام شاعر سند این مصدر رد ہ (۵) بودنت درخاک باشد عاقبت ہمچنان درخاک انبوسیدنت ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہمان شعر مجہول الشاعر است کہ برانبودن) پیش ازین مصدر گذشت۔ للعجب محققین لغت چہ مایہ بی تحقیقی را بکار برند کہ شعری را بشاعر مجہول التخلص منسوب می کنند و برای یک لغت سندش پیش می کنند و متصل آن برلغت دوم ہمان شعر را بہ تحریف و تبدیل یک دو لفظ بسند لغت دیگر پیش می سازند ہم او فرماید کہ این مراوف انبودیدن است و انبوزیدن مصدری نیست و نیامدہ عجب است از محقق طہرانی بخیال ما این مصدریست کہ وضع شد از لغت عرب نبوس کہ صفت مشبہ از نبس است بمعنی حرکت کنندہ فارسیان الف وصلی در اول و یای معروف و علامت مصدری و تن در آخرش آوردہ انبوسیدن کردند و مجازاً بمعنی ظاہر شدن و پدید آمدن گرفتند کہ حرکت چیزی آن چیز را ظاہر کند و اگر از مصدر نبش صفت مشبہ آن یعنی نبوش را ماخذ این گردانیم معنی آن ظاہر کنندہ و معنی انبوشیدن ظاہر کنندہ شدن یعنی پدید آمدن باشد اندرین صورت باید کہ قاعدہ

تبدیل شین معجمه به سین مهمله هم جاری کنیم چنانکه کشتی و کستی حیف است که سند استعمال این مصدر پیش نشد ولیکن اتفاق محققین اہل زبان برای وجود این کافی است حالا بر زبان معاصرین متروک است و ماخذ این غیر از آنکه بیانش بالا گذشت ہیچ بفہم ما نمی آید (اردو) ظاہر ہونا۔

انبوه | بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بر وزن اندوه (۱) بمعنی فرو ریختن دیوار باشد و اتفاق محققین است که انبه بدون واو مخفف این باشد بهمه معانی۔ خان آرزو در سراج فرماید که اغلب که (انبیر به رای مهمله) را که اماله انبار است و بمعنی فرو ریختن دیوار وغیره آمده انبه خوانده اند و انبه چون مخفف انبوه است از انیز بهمین معنی تصور کرده اند و این تصحیف است و خطا در خطا مؤلف عرض کند که انبوه اسم جامد زبان فارسی است بمقصود محققین از معنی اول جز این نباشد که این مرادف انبار است که تعریفش بجای خودش کرده ایم یعنی تودهٔ خاک دیوار افتاده و فرو ریخته را فارسیان انبار گفته اند و جا دارد که انبوه هم گویند۔ خان آرزو خیال تصحیفی که پیدا کرده است ضرورت ندارد و البته طرز بیان محققین فرقی بین دارد با تعریف ما و ہر آنیه خطا در خطاست که تودهٔ خاک دیوار فرو ریخته را فرو ریختن دیوار گفتن و بقیاس بعید لغت مسلمهٔ محققین را تصحیف خواندن۔ ہرگاه استعمال انبوه برای مردم وغیره مردم آید چنانکه بمعنی دوم صراحت این می آید و چون انبار بهمین معنی گذشته است پس وجهی نیست که انبوه را مرادفش ندانیم و جا دارد که بقاعدهٔ فارسی انبوه را مبدل انبار خیال کنیم که تبدیل الف با واو و رای مهمله با ہای ہوز می آید چنانکه تارغ و تورغ و ہوبر و ہوبه قائل (اردو) ڈھیر انبار کے دوسرے معنی۔ یعنی ڈھیر۔ تودۂ خاک جو دیوار گرنے سے جمع ہو۔

(۲) انبوہ ـ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و بہار بمعنی مملو و پر و بسیار خواہ بسیاری مردم خواہ چیزی دیگر و بقول صاحب رشیدی بمعنی بسیاری و کثرت (میرخسرو ؎) گہرہای ببین دیدند انبوہ ؛ نہ در دریا شود حاصل نہ در کوہ ؛ (فردوسی ؎) ز انبوہ لشکر مرا باک نیست ؛ ازان سبز خیمہ دلم پاک نیست ؛ (صاحب ناصری ؎) دگر روز رزمی با نبوہ شد ؛ ز تن ہر کجا دشت بُد کوہ شد ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ انبوہ بمعنی کثرت است مطلقاً خواہ در انسان و خواہ در غیر انسان مؤلف گوید کہ معنی بسیار و کثیر ہم کہ مسلمہ صاحبان تحقیق بالا گذشت بیرون از تحقیق نیست کہ سند آن ہم از کلام میرخسرو گذشتہ است نمیدانیم کہ محقق فاضل چرا معنی کثرت را مخصوص می کند ـ قائل (اردو) بہت ـ مذکر ـ کثرت ـ مؤنث ـ

(۳) انبوہ ـ بقول برہان و سروری و ناصری و جامع و سراج نام قصبہ ایست در بالای کوہی از مضافات دیلمان ـ صاحب جہانگیری فرماید کہ شراب انجا شہرت عظیم گرفتہ (شاعر ؎) اگر بنک خوری بنک قزل کوہ بخور ؛ ور بادہ خوری بادۂ انبوہ بخور ؛ (اردو) انبوہ ـ ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات دیلمان میں واقع ہے ـ جہانکی عمدہ شراب مشہور رہے ـ

(۴) انبوہ ـ بقول ناصری و رشیدی کثیف و غلیظ ہم (کمال اسمعیل ؎) انبوہ و گران و زشت و ناخوش ؛ مانندۂ ابر مہرگانی ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ این معنی متعلق بہ معنی دوم باشد یعنی از معنی کثرت بر کثیف و غلیظ نیز اطلاق آن آمدہ مؤلف گوید کہ درست است (اردو) غلیظ ـ بقول آصفیہ (عربی) گاڑہا ـ کثیف ـ موٹا ـ جیسے ابر غلیظ ـ مکدر ـ گدلا ـ

(۵) انبوہ ـ بقول صاحب رشیدی و بہار بہ معنی مجلس (نظامی ؎) با نبوہ ـ می با جوانان گرفت

بخلوت پی کارداناں گرفت ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی دوم است کہ جلوت برخلاف خلوت جای کثرت و بسیاری مردم است (اردو) مجلس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ۔ وہ مقام جہاں پر آدمیوں کا گروہ جمع ہو۔ بزم۔ سبھا۔ انجمن مجمع۔ سوسائٹی جلسہ۔ مؤلف کہتا ہے کہ خلوت کا عکس۔ بار عام اسی کا ترجمہ ہے۔

(۶) انبوہ۔ بقول بہار بمعنی مجموع و فراہم آمدہ۔ و او از کلام نظامی سندی پیش کردہ کہ بتزانبوہ شدن می آید مؤلف عرض کند کہ نظامی انبوہ شدن را بمعنی جمع و فراہم آمدن نوشتہ کہ بجایش می آید و در انبوہ مجرد ہمان معنی کثرت است و بس کہ بر نمبر (۲) گذشت (اردو) دیکھو انبوہ کے دوسرے معنی۔ جس پر انبوہ کا ترجمہ ہے یعنی کثرت۔ مؤنث۔

انبوہ شدن استعمال۔ بمعنی جمع شدن و فراہم آمدن است و متعلق باشد بہ معنی دوم انبوہ (نظامی ۵) چو انبوہ شد لشکر بیکران ؛ عدو	خواست از نام نام آوران ؛ خبر داد عارض کہ شش صد ہزار ؛ بہ آمد دلیران مفرد سوار ؛ (اردو) جمع ہونا۔

انبوی بقول برہان و جامع و ہفت بمعنی بوی کردن است و چیزی را نیز گویند کہ بوی آمدہ و گندیدہ باشد و مطلق بوی ہم خواہ بوی خوب و خواہ بوی بد و بوی کنندہ نیز کہ اسم فاعل است و امر باین معنی ہم یعنی بوی کن۔ صاحب سروری بحوالہ تحفہ فرماید کہ بہ معنی بوی گرفتہ صاحب ناصری گوید کہ بہ معنی بوکردن و بمعنی گندیدہ و بمعنی فاعل و امر و انبوسیدن مصدر آن مؤلف عرض کند کہ بو و بزیادت یای زائد بوی اسم جامد زبان فارسی است و نگار سیان قدیم ہر اسم جامد را کہ می خواستند تعریف کنند ذکر آن با کلمہ آن می کردند چنانکہ آن بو و آن بستہ

وغیرہ۔ ما اشارہ این بر انبودن ہم کردہ ایم و این قسم استعمال در اکثر الفاظ فارسی یافتہ ایم در کلمہ آن در فارسی از قبیل الف لام عربی است پس بعض اہل لغت کلمہ آنرا داخل لغت کردند و عوام ناواقف از ماخذ ہم آن را بہ زبان رانند ہمین است حقیقت انبوی کہ اصلش محض بو باشد پس معنی این غیر از رائحہ نیست۔ پس از محققین بالا آنانکہ معنی مصدری را بیان کردہ اند کار از تحقیق نگرفتہ اند و چیز بو آمدہ و بوی کنندہ و بوی گرفتہ کہ ذکرش در بیان محققین گذشت ہمہ نتیجۂ بی غوری است شک نیست کہ انبوی امر حاضر است از مصدر انبوئیدن کہ می آید و ہرگاہ امر با اسمی مرکب شود افادہ معنی اسم فاعل و اسم مفعول دہد و از مجرد امر حاضر بدون ترکیب معنی فاعلی یا مفعولی حاصل نمی شود محققین فاضل استعمال امر مرکب را دیدہ باشند و معنی فاعلی و مفعولی بر مجرد انبوی قائم کردہ باشند و این قسم غلطی در اکثر الفاظ دیگر ہم کردہ اند و ما ہمہ را انجا اشارہ آن کردہ ایم۔ الحاصل انبوی درین جا بجز اسم جامد و مزید علیہ بوی چیزی دیگر نیست وہمین است اسم مصدر انبوئیدن کہ می آید و بو عام است برای گند و شمیم ہر دو و شک نیست کہ مجرد بو اکثر برای بوی بد مستعمل و ہمین است استعمال این در اردو ہم۔ انچہ صاحب ناصری انبوشیدن را متعلق بہ این کند تسامح او باشد و در کتابت کہ انبوئیدن را انبوسیدن نوشت دیگر ہیچ (اردو) بو۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث باس گند۔ مہک۔ شمیم۔ بدبو۔ سڑاند۔

(الف) انبوئید	صاحب برہان بر (الف) گوید کہ معنی بوی کرد و امر جمع نیز یعنی بوی
(ب) انبوئیدن	کنید و ببوئید مؤلف عرض کند مشتق است از (ب) کہ مصدر باشد

(ج) انبوئیده | د ماضی به تحتانی معروف و جمع امر به تحتانی مجهول و (ب) بقول برہان
مصدر انبوی بمعنی بوی کردن و بوئیدن و بقول بحر (کامل التصریف) مضارع این انبوید
صاحبان موارد و نوادر و سروری ذکر این کرده اند- خان آرزو در سراج فرماید که ظاہر انبوئیدن
مخفف این است مؤلف گوید که نه چنین باشد بلکه انبوئیدن مزید علیه بوئیدن است
صاحب موارد ہم متفق باماست و ما صراحت این خیال بر انبوی کرده ایم که اسم مصدر
ہمین است فارسیان بر انبوی یای معروف و علامت مصدر دن زیاده کرده مصدری
وضع کردند (ج) اسم مفعول این است (فرید الدہر- (الف) از سروری ۵) چو انبوئید
زلف مشکسایش ؛ ختن گردید از سر تا بپایش ؛ (حکیم سنائی- الف ۵) گفت اطفال
راہی پوئید ؛ این نکو بادرا میا نبوئید ؛ (فخر زرکوب- ب ۵) از دست خیال روی
تو وقت سحر ؛ گلدستهٔ وصل تو ہمی انبویم ؛ (حکیم سنائی ب ۵) بمشام آنکه گل بیا مبوید ؛ از
مشامش نشاط دل روید ؛ (اردو (الف) سونگھا- ماضی- سونگھو- جمع امر (ب) سونگھنا مصدر
(ج) سونگھا ہوا- اسم مفعول-

انبه | بقول برہان بضم ثالث و ظہور ہای ہوز بر وزن انده (۱) مخفف انبوه (که
گذشت) و بفتح ثالث و خفای ہای ہوز (۲) میوه ایست در ہندوستان صاحبان سروری
و رشیدی و جامع بر معنی اول قانع- صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که بفتح اول و سکون
نون و فتح بای موحده آخر و ہای خفی- میوه ایست در ہندوستان و فارسیان بی ہای ہوز
می خوانند (قاسم دیوانه مشہدی ع) انب دکن به سیب صفاہان نمی رسد ؛ صاحب

سوار السبیل گوید که انبه معرب انب باشد که بهندی آم خوانند۔ مؤلف گوید که در (۱) واو حذف شده است چنانکه خامش و خاموش و (۲) در محاورهٔ معاصرین عرب معرّ و معاصرین عجم هم این را استعمال کنند۔ و ثمره ایست هندی۔ صاحب محیط فرماید که بفارسی و هندی و خصوص نزد اهل دکن بهمین اسم معروف و معرب آن انبج و در اکثر بلاد هند آم و انب بالف ممدوده و خفای نون و بتورانی نغزک و بزبان سنسکرت سوت که اسم محض است و مانڑی یعنی بسیار خوشبو۔ در اکثر بلاد هند و در بعض بلاد دیگر هم یافته میشود و اما سواحل بلاد یمن و عمان و سودان اقسام انبه بسیار است در هر که خوشبو زیاده تقویت دل و دماغ بسیار دارد و بوئیدن آن نیز مقوّی دماغ بالجمله مضر محرورین خصوص در خلاء معده و اندک مولد ریاح و نفخ دیرهضم علی الخصوص آنکه شیره غلیظ دارد باید که در تقلیل و تلطیف آن کوشند و قسم تخمی کم آب آن هم ثقیل و دیرهضم و نفاخ و ریشه دار آن ازین بدتر و قابض و مورث امراض سوداوی۔ بالجمله اگر مراعات مزاج استعمال کرده شود و در تقویت حکم چوب چینی دارد اگرچه حکمای هند این میوه را سرد نوشته اند ولیکن ترش او هم خالی از حرارت نیست و انبه پخته مطلقاً شیرین باشد یا ترش سرد و تر و شیرین آن دل را خوش کند و تیرگی دور نماید و بدن را فربه سازد و بادی کند و گران و مبهّی و مقوّی جمیع اعضا و دافع فساد صفرا و ملیّن و مشهی طعام و برافروزنده رنگ بدن (الخ) مؤلف عرض کند که

انبه پیوندی	قسم لطیف این است برخلاف ----------
انبهٔ تخمی	است که درخت آنرا از پیوند وصل شاخ درخت پیوندی با درخت

تخمی یا تخمی بہ تخمی یا پیوندی بپیوندی بہ پیوندی حاصل کنند و ثمر این ہر سہ را انبۂ پیوندی نامند و معاصرین عجم ہم استعمال ہمین لفظ کنند۔ چنانکہ مؤید الشعرای اصفہانی در آخر ملاقات خود با گفتہ خدا ایش بیامرزد (س) ای مؤید انبۂ پیوندی ہندوستان ؛ در دکن پیوند الفت با دل ما بستہ است ؛ و درخت انبۂ تخمی از کاشتن تخم انبہ حاصل شود آن بسومی سال از روز تیاری پیوندش بار دہد و این بعد ہفت سال از روز کاشت (اردو) آم۔ بقول امیر (ہندی) آمر (سنسکرت) انبہ (فارسی) یہ ہندوستان کا ایک مشہور میوہ ہے قلمی آم اور تخمی آم اسی کے اقسام ہین (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ محاورۂ اردو مین قلمی آم اسی کا نام ہے جس کو دکن مین پیوندی آم کہتے ہین باعتبار معنی۔ دکن کا نام صحیح ہے اس لئے کہ بغیر پیوند باندھنے کی صرف قلم تراش کراونے سے درخت قائم نہین ہوتا۔ محاورۂ فلاحت مین قلم اور پیوند کا جو فرق ہے اس پر محاورۂ اردو مین لحاظ نہین کیا گیا ہے۔ صاحب دلیل ساطع نے آم کو سنسکرت کا لغت کہا ہے۔

انبیر | بقول ناصری بر وزن زنجیر (۱) بمعنی گل خشک و گل تر و (۲) بمعنی پر کردن و (۳) بمعنی امر ہم آمدہ و این از لغت اضداد است و بقول جامع و برہان (۴) کیش و مذہب و دین ہم و بقول رشیدی (امالۂ انبار بمعنی انباشتن و پر کردن) و گل خشک و تر را نیز گویند صاحب جہانگیری ہم ذکر معنی اول و دوم کردہ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند یک معنی ہم پیش نشد بقاعدۂ تبدیل بر سبیل امالہ تبدیل الف دوم انبار بایا تحتانی موافق قیاس است و مراد از معنی اول تودۂ گل باشد خشک و تر و بس

و این مجاز است که معنی حقیقی انبار محض توده باشد و مراد از معنی دوم ـ حاصل بالمصدر باشد
که پری و تودگی است نه پر کردن و معنی سوم اماله انبار که امر مصدر انباردن است و معنی
چهارم تعجب خیز و خلاف قیاس بدون وجود سند استعمال محل تامل که اکثر محققین هم این را
ترک کرده اند (اردو) (۱) خشک مٹی یا کیچڑ کی ڈھیر ـ مؤنث (۲) پری ـ بھراو ـ بھرتی ـ مؤنث
(۳) بھر ـ امر (۴) مذہب ـ دین ـ مذکر ـ

انبیره بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع بر وزن زنجیره خلاشه و خاشاکی را
گویند که بعد از پوشش خانه بر بام اندازند تا بر بالای آن خاک و گل ریزند و بیندایند ـ صاحب
ناصری و جهانگیری گوید که چوب ریزه و کاه و خاشاک که بر بام اندازند تا بر بالای آن چون
گل ریزند فرو نریزد و در میان دیوار تخته نیز نهند تا دیوار محکم گردد مؤلف عرض کند که به
انبیر (که اماله انبار گذشت) های نسبت زیاده کرده اند یعنی منسوب به انبار و این چیزی است
که در دکن آنرا کلیچی گویند یعنی درست کردن سقف خانه چون چوبها بر دیوار ها قائم کنند تعمیر
سقف به دو طریق کرده می شود یکی آنکه خشت های کوچک را که در دکن تارس نام دارد
با آرزه یعنی گچ ـ با یکدیگر وصل کنند و پس از انکه خشک شود بالای آن سنگ ریزه یا خشت ریزها
را با آهک آمیخته بریزند و این را در دکن نجاره نام است و بعد از انکه خشک گردد بر روی
آن آرزهٔ خالص یعنی گچ کنند تا سقف تیار می شود و این را سقف پخته گویند و همین را
در دکن سقف تارس نامند ـ طرز دیگر انیست که بجای خشت کوچک تخته ها یا پاره های کوچک
تخته ها بالای چوبینه بنشانند و بر آن سنگ ریزه یا خشت ریزه ها را با آهک خمیر کرده فرش کنند

وسا کین بعوض تختہ و پارہ ہاے تختہ۔ پارہ ہاے ہیمہ وہیزم وخاشاک نہند و بالاے آن گل ولا بہ ریزند پس
ہمین تختہ ہا یا پارۂ تختہ ہا یا ہیمہ وہیزم وخاشاک را آنبیرہ نام است کہ بالاے آن تودۂ خاک بمقدار معین
قائم شود و بوسیلۂ ہمان تختہ وہیزم وخاشاک قائم ماند وفرو نریزد از اینجاست کہ این را آنبیر یعنی منسوب
بہ آنبار نام شد کہ حامل انبار است وتعلق ونسبت دارد بہ انبار (اردو) وہ تختے یا لکڑی کے ٹکڑے جو چھت
کی تیرون پر بچھاتے ہین اور پھر اوس پر چونا اور سنگ ریزے یا صرف مٹی کا فرش کرتے ہین صورت اول
مین ایسے سقف کو پختہ چھت کہتے ہین اور صورت ثانی مین کچی چھت۔ اور انھین تختون یا لکڑی کے ٹکڑون
کے سہارے سے وہ فرش چھت پر قائم رہتی ہے۔ دکن مین ان ٹکڑون کو کلچی اور کلچیان کہتے ہین اور دہلی اور
ہند مین برگے اور انھین برگون کا نام فارسی مین آنبیرہ ہے۔ صاحب آصفیہ نے برگا بمعنی چھوٹی تیر لکھا
ہے۔ اور درحقیقت یہ چھوٹی تیر نہین ہے بلکہ لکڑی یا تختہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہین جو دو تیرون
کے درمیانی خلا کو بند کرنے کی غرض سے بچھائے جاتے ہین۔ اور اسی کو لکھنؤ مین بقول حضرت جلیل برگا اور
اور دہلی مین برگا کہتے ہین اور دکن مین برگے اون چھوٹی تیرون کو کہتے ہین جو قبر مین لاشے کی حفاظت کے
لئے قائم کئے جاتے ہین بعض اہل لکھنؤ کا قول ہے کہ لکھنؤ مین بھی برگے انھین معنون مین مستعمل ہین بعض اہل لکھنؤ
دکن کی کلچی کو چھانپ کہتے ہین ہم نے اپنے استاد حضرت جلیل کے ارشاد کی بنیاد پر ایک غزل لکھی ہے جسکی
ردیف مین برگے کا استعمال کیا ہے اُسی غزل کا یہ ایک شعر ہے (سو) وہ کوٹھے پر ہین اور زیر قدم ہے
اُن کے بیر اول ہانپتی مین پسلیان عاشق کی سقف بام کے برگے

انبیریدن	لقول صاحب موارد مرادف انباردن	دیگر محققین مصادر این را ترک کردہ اند وسند استعمال
	صاحب نوادر فرماید کہ امالۂ انبار یدن است۔	پیش نشد۔ موافق قیاس است مرکب از انبیر و یائے

معروف وعلامت مصدر دن (کامل التصریف)	(اردو) دیکھو انباردن ۔

انبیس بقول برہان و ناصری بر وزن تلبیس خرمن غلہ پاک کردہ را گویند ۔ صاحبان جہانگیری وسروری وجامع این را با گندم مخصوص کردہ اند ۔ صاحب رشیدی بحوالہ سامی گفتہ کہ تودۂ غلۂ پاک کردہ را نامند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل انبیر باشد برخلاف قیاس کہ تبدیل رائے مہملہ باسین مہملہ از نظر ما نگذشت اگر نقص تلاش ما باشد ومثالے دیگر از برائے این قسم تبدیل بنظر آید موافق قیاس دانیم باقی حال از ہمان انبیر کہ امالہ انبار بمعنی تودہ وخرمن گذشت انبیس ساختہ اند وتخصیصی درمعنی پیدا کردہ اند واگر این را ماخوذ از لغت مرکب سنسکرت (انبیسی) گیریم تحتانی آخرہ حذف شدہ انبیس باقی ماند کہ بمعنی غیر شریک است یعنی آن بمعنی بدون وبیسی بمعنی شرکت پس بدین وجہ کہ غلہ صاف وپاک کردہ از شریک خود کہ خس و خاشاک باشد جدا شود وجا دارد کہ فارسیان انبیس خرمن غلۂ پاک کردہ را نام نہادہ باشند واللہ اعلم ۔

(اردو) پاک کئے ہوئے غلہ کی ڈھیر ۔ مؤنث ۔

انبیلا بقول برہان وجامع وہفت بالام بالف کشیدہ گرگ جنگلی را گویند وآن جانوریست درہندوستان شبیہ بگاومیش وبرسر بینی شاخی دارد ۔ صاحب آنند این را کرگدن جنگلی گوید ۔ صاحب محیط برکرگدن فرماید کہ این را بالعربی حریش وبہندی گینڈا نامند گوشت آن حلال ومزاج آن گرم وخشک بخور شاخ آن جہت بواسیر وعسر ولادت نافع وہر یک عضو آن وجزو بدنش منافع دارد (الخ) وبر گینڈا نوشتہ کہ گوشت این دافع فساد باد وحابس بول وبراز **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان جانوراست کہ ذکر این بر آنج کردہ ایم ۔ صاحب آنند صراحت کردہ کہ این لغت فارسی است ۔ بخیال ما این مبدل انبیرہ باشد ۔ امالہ انبارہ کہ معنی لفظی این منسوب بہ انبار یعنی ہمچو انبار ہیئت مجموعی این جانور باکلفتی اعضا ومجسم فربہی انبار ے

را ماند۔ فارسیان رائے مہملہ را بہ لام وہائے ہوز آخرہ را بالف بدل کردہ اند ہمچون چنار و چنال و یاسہ و یاسا (اردو) دیکھو ارج۔

انپاشتن بقول صاحب ہفت بہ بائے سوم پارسی مرادف انباشتن کہ ببائے عربی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آنست کہ بائے عربی بفارسی بدل شود ہمچون تب و تپ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ۵) ز حرف شکری بر داستان شوری بر آگندم ؛ نمک در چشم خواب انپاشتم افسانہ را نازم ؛ (اردو) دیکھو انباشتن۔

انتخاب بقول بہار بمعنی برگزیدن فرماید کہ بالغت افتادن وزدن وکردن مستعمل **مؤلف** گوید کہ لغت عربست بکسر اول وسوم وبقول منتخب بیرون کشیدن تختہ وبرگزیدن (انتہی) فارسیان استعمال این (۱) بمعنی حاصل بالمصدر کنند (۲) بمعنی منتخب ہم آمدہ وبرائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند تخصیص این ہر سہ مصدر بیان کردۂ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ۱۵) کو جز گزیدگی ہنر برگزیدگان ؛ ایام را تجالتی از انتخاب خویش ؛ (نثر) ممدوح ما انتخاب روزگار است یعنی منتخب روزگار (اردو) انتخاب بقول امیر (عربی) مذکر (۱) پسند کرنا۔ چننا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپکا مطلب حاصل بالمصدر سے ہے فرماتے ہین کہ (۲) چیدہ اور منتخب کے معنون مین بھی مستعمل ہے (آتش ۱۵) آتش کو چمن کے قتل کیا اسنے اسلئے ؛ ہوتی ہے قدر شعر بلند انتخاب سے ؛ (ولہ ۱۵) شاعر پسند حسن پر آشوب ہے ترا ؛ دیوان روزگار کا تو انتخاب ہے ؛

(الف) **انتخاب آلود** استعمال۔ (الف) بقول اند و بہار بمعنی برگزیدۂ	صاحبان بحر و بہار ذکر (ب) ہم بہمین معنی کردہ اند
(ب) **انتخاب آلودہ**	خان آرزو در چراغ فرماید کہ معروف و بمعنی انتخاب زدہ

وصراحت مزید کند که آلودن آنچه به تتبع مؤلف آمده
در دو جا اطلاق کرده شود یکی در ذوات اشیا و آن
در صورت اختلاط یکی است با دیگری مثل تیغ خون
آلود و آب گرد آلود و دوم در صفات و آن بر تقدیر
اوصاف است چون چشم خواب آلود و دل درد آلود
در صورت اول اگر حکم نعت و منعوت بهم رساند
آلوده گویند مثلاً خانهٔ آدم آلود یا آدم شمشیر آلود نگویند
پس آنچه در اشعار شیخ محمد علی حزین که از جملهٔ افاضل
وشعرای ایران است (ماه سحاب آلود را ماند) واقع
شده بفقیر آرزو را در آن تامل است فتامل۔
مؤلف حقیر عرض کند که خان آرزو بخیال خود
قاعدهٔ مدون کرده که ذکرش بالا گذشت و پس از آن
کلام قدمای اهل زبان را با آنچه او بسته موافق نیافته
خود را در تامل انداخته و اعتراض ملیحی بر اهل زبان کرده
و نمی داند که قواعد فرع محاورهٔ زبان است حقیقت
اینست که آلوده اسم مفعول مصدر آلودن است که
لازم و متعدی هر دو آمده و آلود بحذف هاے هوز مخفف
آلوده۔ و انتخاب آلود و انتخاب آلوده هر دو قلب
اضافت باشد بمعنی آلودهٔ انتخاب و کنایه از انتخاب
کرده شده و منتخب پس (چشم خواب آلود) را صحیح
پنداشتن و (خانهٔ آدم آلود) را غلط دانستن و بر (ماه
سحاب آلود) اعتراض کردن دلیل قلت ذوق
محاوره باشد (طاهر وحید سه) گر به بینیم مصرع مژگان
خواب آلودهٔ او می توانم گفت یعنی انتخاب آلوده ها
(اردو) برگزیده بقول آصفیه (فارسی) چهانٹا هوا
پسندیده منتخب۔ هر دلعزیز۔

انتخاب افتادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی واقع شدن انتخاب و موقع انتخاب
بدست آمدن است (نظیری نیشاپوری سه) مرا ز سلطنت
و حرمت سه انتخاب افتاده ایام ساده رخ و عشق پاک و
بادهٔ صاف و (اردو) انتخاب کا موقع ملنا۔

انتخاب داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی قابل انتخاب بودن است (صائب
سه) هلاک حسن خداداد او شدم که سراپا چو شعر حافظ شیراز

انتخاب ندارد ٭ (ظہوری ؎) گزیدہ است ہمہ داغہاے عشق ظہوری ٭ بزیر بر جگر و سینہ انتخاب ندارد ٭ مخفی مباد کہ استعمال منفی این در شعر صائب بمعنی سراپا منتخب بودن است و در کلام ظہوری قابل امتیاز نبودن (اردو) قابل امتیاز ہونا۔

انتخاب رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتخاب بعمل آمدن و منتخب کردن است (حافظ ؎) سواد نامۂ موی سیاہ چون شد طے ٭ بیاض کم نشود ور صد انتخاب رود ٭ (اردو) انتخاب کیا جانا۔ منتخب کرنا۔

(الف) **انتخاب زدن** استعمال۔ صاحب

(ب) **انتخاب زدہ** آصفی ذکر (الف) کردہ کہ بمعنی انتخاب کردن و منتخب شدن است و (ب) بقول صاحب بحر و بہار مرادف انتخاب آلودہ۔

مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر مرکب (الف) است بمعنی منتخب و برگزیدہ (صائب ؎) بیاض کردن او راز نقطہ ریزی خال ٭ توان شناخت کہ گشت است انتخاب زدہ ٭ (وحید قزوینی ؎) زدیدہ ام نرود خاک گر شود جسمم ٭ ہر آن نگہ کہ ز روی تو انتخاب زدہ است ٭ (اردو) (الف) منتخب کرنا ہونا (ب) منتخب یعنی برگزیدہ۔ الف کا اسم مفعول دیکھو انتخاب آلودہ۔

انتخاب ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتخاب کردن است (نظیری نیشاپوری ؎) بعد از ان انشا مرکب کردہ با ہم مفردات ٭ شخص انسان انتخاب کل اسما ساختہ ٭ (اردو) انتخاب کرنا۔ منتخب کرنا۔ (فقرہ امیر) بہت سے موتی ہین آپ انمین سے انتخاب کر لیجئے ۔

انتخاب شدن استعمال۔ بمعنی منتخب شدن است کہ متعلق بمعنی دوم انتخاب باشد (ظہوری ؎) بدیگران ہوس برگزیدہ ارزانی ٭ براے خاطر من حسرت انتخاب شدہ ٭ (اردو) منتخب ہونا۔ انتخاب ہونا جیسے ۔ آج صدر نشین کا انتخاب ہو چکا ہے۔

انتخاب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

(۵۰۴)

کردہ کہ مرادف انتخاب ساختن و متعلق بمعنی دوم انتخاب است (صائب ۵) سراغ قبلہ کند در حرم سبک عقلی ؛ کہ جاے بوسہ ز روی تو انتخاب کند ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔ دیکھو انتخاب ساختن۔

انتخاب نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انتخاب کردن است (شانی تکلو) ۵) چو آدمی بجہان نیست دل بمہر کہ بندم ؛ کسی ز صفحۂ خاک جہان انتخاب نماید ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔

انتخاب یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتخب شدن است (نصیر ہمدانی۔ نثر) بصر بصیرت سخن شناسان سخن یاب کہ از نسخۂ کائنات انتخاب یافتہ از این بوستان معنوی و چمن روحانی بہرہ مند باد ؛ (اردو) منتخب ہونا۔

انتشار بقول بہار پراگندہ شدن۔ **مؤلف** گوید کہ لغت عربیست بکسر اول و سوم۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (اردو) انتشار بقول امیر (عربی) مذکر۔ پریشانی۔ گھبراہٹ (کیف ۵) کسی کی زلف پریشان کا دل کو سودا ہے ؛ تمام عمر رہے کیون نہ انتشار مین روح ؛

(الف) **انتشار کردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتشر کردن است و از سند پیش کردہ اش (ب) **انتشار کردن چیزی** بمعنی منتشر کردن آن چیز است چنانکہ انتشار کردن نفس کہ بمعنی پریشان کردن نفس باشد و این کنایہ باشد (سعدی ۵) سعدی بہر نفس کہ برآورد در سحر ؛ چون صبح در بسیط سخن انتشار کرد ؛ (اردو) (الف) منتشر کرنا۔ پھیلانا۔ (ب) کسی چیز کا پھیلانا۔ منتشر کرنا۔

(الف) **انتشار یافتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتشر شدن است و از سند پیش کردہ اش (ب) **انتشار یافتن چیزی** بمعنی صادر شدن و شائع شدن و مشہور شدن آن چیز است ہمچون انتشار یافتن حکم (اثر شیرازی ۵) نگذاشت پا ز جادۂ سطر برون قلم ؛ تا حکم او برست روی انتشار یافت (اردو) (الف) منتشر ہونا۔ (ب) شائع ہونا۔ صادر ہونا۔

انتظار بقول بہار چیزی را چشم داشتن۔ فرماید کہ با لفظ بردن و داشتن و کردن و کشیدن مستعمل **مؤلف** گوید کہ بکسر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند و تخصیص چار مصدر بیان کردۂ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ؎) وفای وعدہ ہا را انتظار ہم ٭ با مروزی و فردائی رساند است ٭ (اردو) انتظار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ راہ دیکھنا (برق ؎) کہہ دو قاصد اُفقط آنکھوں مین جان ہے ٭ سائل کو انتظار ہے تیرے جواب کا ٭

انتظار بدتر از مرگ است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید کہ فارسیان در مذمت انتظار و بیان صعوبت آن این مثل را زنند کہ مردن بہ است از انتظار کشیدن و این مبالغہ است و بس (اردو) بقول امیر ٭ الانتظار اشد من الموت ٭ اردو مین مستعمل ہے (ہلال ؎) الانتظار اشد من الموت سچ تو ہے ٭ مر دہ مین انتظار مسیحا مین ہوگیا ٭ دکن مین کہتے ہین ٭ انتظار سے موت بھلی ٭ یہ بعینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

انتظار بردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظار کشیدن و انتظار کردن و منتظر بودن است (فوقی یزدی ؎) مرا قیامت و مردن بصورت دگر است ٭ مسافران عدم انتظار من مبرید ٭ (اردو) انتظار کھینچنا۔ انتظار کرنا۔ (غالب ؎) نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ ٭ اگر شراب نہین انتظار ساغر کھینچ ٭

انتظار دادن استعمال بمعنی منتظر داشتن است (صائب ؎) لبکہ بر دلہا سوال من گرانی می کند ٭ کوہ با حاضر جوابی انتظارم می دہد ٭ (اردو) انتظار مین رکھنا۔ منتظر رکھنا۔

انتظار داشتن استعمال۔ صاحب آصفی

(۱۸۵۴)

ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظار کردن وانتظار کشیدن است (مخلص کاشی سہ) تو باش اے ہمنشین گر انتظار دوست بیداری ٭ کہ من از شوق نزدیک است بگذارم بجا خود را ٭ (ظہوری سہ) چو شتابان دیگر از برائے وعدۂ وصلش ٭ ندارم انتظار وعدہ مدت برنمی تابد ٭ (اردو) انتظار کرنا۔

انتظار فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم انتظار دادن است و منتظر داشتن (کمال اصفہانی سہ) تا کیم انتظار فرمائی وقت نامد کہ روی بنمائی ٭ (اردو) انتظار کرانا۔

انتظار کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتظر بودن است (مغربی نیشاپوری سہ) آنکہ چون معبود عالم را العدلش مژدہ داد ٭ پیش از آدم کرد عالم عدل اورا انتظار ٭ (اردو) انتظار کرنا۔

انتظار کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظار کردن و منتظر بودن است (صائب سہ) عاقل بپاے خویش بزندان نمی رود ٭ اے چشم روز حشر مکش انتظار ما ٭ (اردو) انتظار کھینچنا۔ دیکھو انتظار بردن۔

انتظاری بقول بہار۔ بیاے نسبت آنکہ انتظار داشتہ باشد (طالب آملی سہ) ہر دل ز تو اشک ریز حسرت ٭ چون گوشۂ چشم انتظاری ٭ مؤلف گوید کہ بخیال ما در مصرع دوم بالفظ انتظار۔ یاے وحدت است نہ نسبت اگرچہ ادعاے بہار خلاف قاعدہ نیست ولیکن مخل فصاحت است ما در کلام فرس ندیدیم ونہ از معاصرین عجم شنیدیم کہ منتظر را انتظاری گفتہ باشند (اردو) منتظر انتظار کرنے والا اور ہماری راے کے لحاظ سے صرف انتظار اس کا ترجمہ ہے اس لئے کہ لفظ فارسی مین یاے وحدت ہے۔

انتظام بقول بہار راست شدن کار بہ ترتیب نیکو در رشتہ کشیدن چیزی را و فرماید کہ با لفظ برخاستن و دادن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و سوم و صاحب منتخب ہم

ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درستی کار استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص د و مصدر بیان کردہ بہای تبا شد (ارد و) انتظام ۔ بقول امیر (عربی) مذکر ۔ بند و بست ۔ اہتمام ۔ ترتیب (صبا ۵) اپنے دل پر ہے اختیار ہمین ؛ ملک کا انتظام کرتے ہین ؛ (برق ۵) ختم تجھپر یہ کام ہے تیرا ؛ واہ کیا انتظام ہے تیرا ؛ (مسرور ۵) چیزین سب انتظام سے رکھو ؛ کام تم اپنے کام سے رکھو ؛

انتظام برخاستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی باقی نماندن انتظام است (شانی مشہدی ۵) بعہد دست تو گوہر جہان پریشان شد ؛ کہ انتظام جواہر ز ریسمان برخاست ؛ (ارد و) انتظام باقی نہ رہنا ۔ انتظام نہ رہنا ۔ انتظام اٹھ جانا ۔

انتظام پذیرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی انتظام شدن و قرار یافتن است (خسرو نثر) برحسب ارادت خاطر انور ما انتظام می پذیرد ؛ (ارد و) انتظام پانا ۔

انتظام جستن استعمال ۔ بمعنی خواستن انتظام است و خواہش انتظام کردن چنانکہ انوری گوید (۵) قاصدی را کا نتظام حال میجوید چو من ؛ راہ درگاہ نظام الملک مقصد کردہ اند ؛ (ارد و) انتظام چاہنا ۔

انتظام دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظام کردن است ۔ (ظہوری ۵) دہم انتظام مہام جہی ؛ باحکام ایام برہان شہی ؛ (ارد و) انتظام کرنا ۔ انتظام دینا (میرحسن ۵) جہان کو انہون نے دیا انتظام ؛ برائی بہلائی سبہائی تمام ؛

انتظام گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده که مرادف انتظام پذیرفتن است (ابوالفضل نثر) قوام دوستی و یکتادلی انتظام گرفت ؎ (اردو) انتظام پانا - انتظام ٹھیکنا (فقرۂ امیر) حسب ہر ایک چیز کا معمول بند و بست ہوگیا اور انتظام بیٹھ گیا اصغری دوسری کاموں کی طرف متوجہ ہوئی

انتظام یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی انتظام گرفتن است (ظہیر فاریابی ؎) بروزگار توان یافت انتظام جہان ؎ که از حمایت خوبی بپایز شد کا فور ؎ (اردو) انتظام پانا - دیکھو انتظام پذیرفتن -

انتعاش | بقول بہار بلند شدن و نیکو شدن و بر خاستن فارسیان بمعنی عیش و نشاط بالفظ کردن استعمال کنند **مؤلف** گوید که این لغت عرب است بکسر اول و سوم - صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات می آید (عرفی ؎) ہر خندۂ دریچہ کشایندۂ غم است ؎ ہر انتعاش نائرۂ قفل ماتم است (اردو) عیش - بقول آصفیہ (عربی) مذکر - خوشی کے ساتھ زندگانی کرنا - عشرت - آرام - آسودگی - چین - سکھ - خوشی - (سالک ؎) یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا ؎ وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا ؎

انتعاش بردن | استعمال - زائل کردن عیش و نشاط و حاصل کردن آن باشد (عرفی ؎) طبع سنروازتو برد انتعاش ؎ سینۂ شیرین زتو جوید خراش ؎ (اردو) عیش زائل کرنا - عیش مٹانا - عیش و نشاط حاصل کرنا -

انتعاش داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی عیش و نشاط داشتن و بہجت عیش و نشاط بودن است (سلیم طہرانی ؎) دارد از خط شکستہ انتعاشی طبع او ؎ رشتہ باشد شکستہ چون شود پای کلاغ ؎ (اردو)

عیش و نشاط مین ہونا۔

انتعاش کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی عیش کردن است بہار ذکر این بذیل لفظ انتعاش فرمودہ واز میرزا جلال اسیر سند آوردہ (ســہ) می پرستان دمی پیمانہ نگذارد زدست انتعاشی ہر دم از روی دل ما می کند ؛ (ولہ ســہ) بخواب نیست خیالی میسّرم کہ شبی ؛ خیال خواب کنم شاید انتعاش کنم ؛ (اردو) عیش کرنا۔

انتفاع بقول بہار بمعنی سود گرفتن و با لفظ بردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بکسر اوّل وسوم لغت عرب است وصاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر کنند۔ یعنی سود و نفع باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکّب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) انتفاع۔ بقول صاحب تذکیر و تانیث۔ مذکّر۔ (اختر ســہ) عوض دل اگر ملا بوسہ ؛ ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا ؛

انتفاع بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی نفع رسانیدن است (والہ ہروی ســہ) می گویم از زبان تو حرف دل فایدہ ؛ از ہیچ می برم سود یوانہ انتفاع ؛ (اردو) نفع پہنچانا

انتقال بکسر اول وسوم۔ بقول منتخب رفتن از جای بجائی۔ فارسیان ہم این را بہ معنی نقل مقام استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکّب سازند (انوری ســہ) در خورشید رای روشنت ؛ سوی چارم چرخ روی انتقال ؛ از سواد شب نماند گرد روز ؛ آنقدر کاید زخش را زلف و خال ؛ (اردو) انتقال۔ بقول امیر (عربی) مذکّر۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ مؤلف کہتا ہے کہ غالبًا آپکا مقصد نقل مقام سے ہے یعنی حاصل بالمصدر (صبا ســہ) پس از فنا بھی یہی ہے جو بیقراری روح ؛ بہشت سے نہ کہین اور انتقال کرین ؛

انتقال فرمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بہ معنی نقل مقام کردن است (حزین اصفہانی نثر) قطع علائق ازین دیار نمودہ بلکہ بہ انتقال فرمودہ" (اردو) نقل مقام فرمانا - ہجرت کرنا -

انتقال نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ مرادف انتقال فرمودن است (منشی اصفہانی - نثر) از وبہ صلب قصی انتقال نمود - (اردو) دیکھو انتقال فرمودن -

انتقال یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی منتقل شدن است (منشی اصفہانی نثر) از وبہ پسرش غالب رسیدہ و از وبہ لوی انتقال یافت" (اردو) منتقل ہونا -

انتقام | بقول بہار کینہ کشیدن فرماید کہ با لفظ کشیدن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بکسر اول و سوم صاحب منتخب ہم ذکراین کردہ فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر یعنی کینہ کشی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص دو مصادر بالا نباشد (ظہوری ۵) باش فارغ از خیال انتقام ؛ کار اہل کینہ را ہم کینہ ساخت ؛ (اردو) انتقام - بقول امیر - عربی - مذکر - بدلا - عوض (قلق ۵) بگڑے بیٹھے تھے جان دینے پر ؛ لوگوں سے انتقام لینے پر ؛

انتقام انداختن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی محوّل و متعلق کردن انتقام است بکسی و انتقام گرفتن ہم (حزین اصفہانی ۵) سینہ ام انتقام گردون را ؛ گر بآہ دلاور انداز د ؛ (اردو) انتقام لینا - دیکھو انتقام -

انتقام بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی حقیقی است (حزین اصفہانی ۵) گر شود نیم نفس زرست بال افشانی ؛ انتقام قفس و دام چہ خواہد بودن ؛ (اردو)

انتقام ہونا - جیسے " واہ اچھا انتقام ہوا "

انتقام کشیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی (۱) انتقام گرفتن است صاحب بحر ہم این را آوردہ فرماید کہ بمعنی کینہ کشیدن و پاداش گرفتن باشد (ظہوری سلہ) کرد در خندۂ گرلب اسراقی ؛ گریہ از دیدہ انتقام کشید ؛ (حیاتی تونی سلہ) فغان کہ رنجش جانان بآن مقام رسید کہ ہر کہ کرد گنہ از من انتقام کشید ؛ و بہ تحقیق ما (۲) مبتلا انتقام شدن ہم (ظہوری سلہ) چون ظہوری انتقام از تلخکامی ہا کشید ؛ ہر کہ جوش از حسرت لبہای ہمچون نوش زد ؛ (ولہ سلہ) در تنگی در تلافی گر جفائی بینی از دشمن ؛ ہمان خود می کشد از خود نبرد انتقام کس ؛ (اردو) (۱) انتقام لینا - بدلہ لینا (۲) انتقام میں پہنسنا - مبتلا ہونا -

انتقام گذاشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی در گذر کردن از انتقام باشد (صائب اصفہانی سلہ) انتقام ہرزہ گویان را بخاموشی گذار ؛ تیغ می گوید جوابی مرغ بی ہنگام را و (۲) بہ تحقیق ما سپرد کردن انتقام بہ دیگری (عرفی سلہ) رفتیم و انتقام ستم ہای غیر را ؛ با عادت طبیعت گردون گذاشتیم ؛ (اردو) (۱) انتقام سے در گزر کرنا (۲) انتقام کو کسی دوسرے پہ چھوڑ دینا یعنی کسی دوسرے کی تفویض کرنا -

انتقام گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی تحقیقی است (وحید قزوینی سلہ) نیکی برای اہل کرم چون قبول نیست ؛ نتوان ز خصم خویش گرفت انتقام خویش ؛ (اردو) بدلہ لینا - انتقام لینا -

(۱۸۵۶) (۱۸۵۷)

انتلۂ سودا بقول برہان و ہفت بفتح اول و سکون ثانی و کسر فوقانی و لام مفتوح و ہای مکسورہ و فتح سین بی نقطہ و سکون واو و دال ابجد بالف کشیدہ بلغت سریانی جدوار باشد کہ آنرا ماہ فرنجن گویند - صاحب محیط بر انتلہ گوید کہ لغت عجمی اندلسی است و آن دو قسم باشد یکی سیاہ و آنرا انتلہ

سوداگویند و آن جدوار اندلسی کہ آنرا بلوط الارض و باندلسی فیہق و ہندی نربسی نامند و قسم دوم سفید و آنرا انثلہ بیضا و عوام اندلس فیہق گویند۔ سیاہ آن گرم و خشک در دوم و گویند خشکی آن در اوائل سوم و در تریاقیت قائم مقام تریاق فاروق خصوصاً در اوجاع شکم و رحم نافع و مجفف و مبہی و مسخن معدہ و جگر و محلل مواد بلغمی و منافع بسیار دارد (اردو) جدوار۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث۔ ایک زہر دور کرنے والی جڑ جیسے جدوار خطائی۔

انتما بقول بہار نسبت گرفتن فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بکسر اول و سوم لغت عرب است و بقول منتخب نسبت یافتن بکسی فارسیان استعمال این بمعنی تعلق و نسبت کنند (انوری ؎) زاعتدال ہوائی کہ دولتت دارد؛ بآد را چو نبات انتمای نشو و نماست؛ (اردو) تعلق۔ مذکر۔ نسبت۔ مونث۔

انتما کردن استعمال۔ بمعنی نسبت یافتن و منسوب شدن است بکسی۔ صاحب آصفی ذکر این بمعنی نسبت گرفتن کردہ (کمال اصفہانی ؎) بجز بخدمت تو بندہ انتما نکند؛ بہر کجا کہ پژوہش رود ز نسل و نژاد؛ (اردو) نسبت پانا۔ منسوب کیا جانا۔ متعلق ہونا۔

انتوختن بقول صاحب برہان و ہفت با نون و تای قرشت بر وزن پہلو شکن بلغت ژند و پاژند بمعنی داشتن باشد کہ از دارندگی است صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب خود ذیل دستور چہارم این را آوردہ۔ این ہمان است کہ صراحت ماخذ این بہ اناتوختن گذشت۔ ندانیم کہ مقصود صاحب برہان از دارندگی چہ باشد دارندگی حاصل بالمصدر داشتن است و لفظا با این مصدر ہیچ تعلق ندارد (اردو) رکھنا۔

انتونی | بقول بہار بفوقانی و واو و نون تحتانی رسیده نام خلیفۂ اول حضرت عیسی بزعم نصاری (حاذق گیلانی سه) نزدیک کمینه عالم تو؛ انتونی و بیدروست ملزم؛ صاحب آنند صراحت کند که این لفظ لاتن است مؤلف عرض کند که مقصودش از زبان لاطینی باشد (اردو) انتونی۔ زبان لاطینی اور عقیدۂ نصاری مین عیسی علیہ السلام کے خلیفۂ اول کا نام ہے

انتہا | بقول آصفی معروف۔ مؤلف عرض کند که بکسر اول و سوم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بپایان رسانیدن و بچیزی رسیدن و باز ایستادن۔ فارسیان استعمال این بمعنی حد و نہایت کنند که مقابل ابتدا باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظہوری سه) مدار دست ظہوری ازان جریده روان؛ که انتہای ره خود در ابتدا دزند؛ (انوری سه) صفات مدح تو در ابتدای مصحف مجد؛ مثال لغت تو در انتہای دفتر جود؛ (اردو) انتہا۔ بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ حد۔ نہایت (ناسخ سه) موی مژگان ہو گئے پانی مین رہنے سے سفید؛ انتہا رونے کی کچھ اے دیدۂ نمناک ہے؛

(۱) انتہا پذیر شدن | استعمال (۱) بمعنی ختم شدن و بانتہا رسیدن باشد (ظہوری سه) کار و بار انتہا پذیر شده است؛ روش ابتدا بکار مبر؛ (۲) مرادفش

(۲) انتہا پذیر فتن | صاحب آصفی ذکرش کرده (عالی شیرازی نثر) شخصی گفت الٰہی جنگ تنبور کی نیز باجل موعود انتہا پذیرد (اردو) ختم ہونا۔

انتہا داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حد و غایت داشتن است حزین اصفہانی سه) مطرب ترانۂ دگر از پرده ساز کن؛ زیرا که حرف عشق نمیدارد انتہا؛ (اردو) انتہا ہونا۔ جیسے "اُن کے ظلم کی کوئی حد اور

(۱۹۵۲)

انتہا نہین ہے"۔"ظلم کی انتہا ہو چکی"۔جس کی	ابتدا ایسی ہو اسکی انتہا کیسی ہو گی"۔

انج بقول برہان وسراج بفتح اوّل وسکون نون وجیم (۱) اطراف وگرد اگرد روی ورخسار باشد و(۲) بمعنی بیرون رفتن وبیرون کشیدن ہم آمدہ و(۳) امر باین معنی ہم یعنی بیرون بکش۔ صاحب سروری وجہانگیری ذکر معنی اوّل ودوم کردہ۔ صاحب رشیدی بر گرداگرد رو قانع۔ صاحب جامع بذکر ہر سہ معنی نسبت معنی اوّل گوید کہ رخسارہ کہ اطراف وگرداگرد روی باشد **مؤلّف** عرض کند کہ نژ۔ بقول برہان اسم جامد فارسی زبان است بمعنی وندانہ کلید وبیرون کشندہ چیزی را وازہمین اسم جامد مصدر نژیدن بمعنی کشیدن می آید۔ پس بخیال ما فارسیان زای فارسی را بہ جیم بدل کردند ہمچون کژو کج وکژنک وکجک والف وصلی در اولش آوردہ انج کردند ومعنی حقیقی این بیرون کشندہ وبازکنندہ وظاہر کنندہ۔ آنچہ محقّقین بالا بمعنی مصدری آوردہ اند درست نباشد وبمعنی بیرون رفتن ہم ناقابل تسلیم وخلاف قیاس وسندی نخواہد وحقیقت معنی سوم ظاہر است کہ انجیدن مصدری است کہ ازہمین اسم جامد وضع شدہ ومعنی آن بیرون کشیدن کہ می آید پس انج امر است ازہمین مصدر۔ حالا عرض می شود نسبت معنی اول کہ گرداگرد روی ورخسار۔ خط باشد وآن حدیست کہ روی ورخسار را بیرون می کشد وظاہر می کند پس فارسیان انج را مجازاً بمعنی گرداگرد روی ورخسار استعمال کردہ باشند وبدون سند این معنی را ہم تسلیم نہ کنیم کہ از معنی حقیقی بسیار بعید است ولیکن جا دارد کہ بدین معنی مبدل انگ باشد کہ بفتحتین در ترکی زبان رخسارہ را گویند (کذا فی المؤیّد) اندرین صورت تبدیل کاف عربی بفارسی وباز تبدیل کاف فارسی بہ جیم موافق قیاس باشد۔ آنچہ صاحب جامع صراحت

معنی اوّل کردہ در غلط افتادہ کہ رخسارہ اطراف و گرداگرد روی نیست نتیجۂ تحقیق ما ہمین قدر است کہ آہیخ بمعنی بیرون کشندہ و ظاہر کنندۂ چیزی است و بس۔ و این معنی بلحاظ ماخذ نیست کہ ذکرش بالا گذشت و قیاس میخواہد کہ معنی این اظہار و افشا و نزع باشد نہ بمعنی مصدر بلکہ حاصل بالمصدر۔ و عجبی نیست کہ محققین بالا برای ہمین مقصد بیرون کشیدن نوشتہ باشند ولیکن طرز بیان شان اظہار مطلب نمی کند (اردو) (۱) منھ اور رخسار کی حد۔ یعنی خط۔ مونث (۲) باہر کھینچنے والا۔ کھولنے والا۔ ظاہر کرنے والا (اظہار۔ افشا۔ بمعنی حاصل بالمصدر) (۳) باہر کھینچ۔ امر۔

انجالیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر لام لغت فارسی است بمعنی پر کردن و سیر گشتن و سیراب کردن و باز داشتن از تندی و غلبہ و انسداد گستاخی نمودن و ماندہ کردن و دلالت کردن و معلوم کردن و نصیحت دادن و برتافتن (انتہی) از محققین مصادر کسی ذکر این نکردہ و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و ماخذ ہم معلوم نشد مجرد بیانش اعتبار را نشاید۔ خیال ما اینست کہ از غلطی املا یا تصحیف در کتابت وجود این قائم شد (اردو) بھرنا۔ سیر ہونا۔ سیراب کرنا۔ باز رکھنا۔ گستاخی کا انسداد کرنا۔ عاجز کرنا۔ تھکانا۔ دلالت کرنا۔ معلوم کرنا۔ نصیحت دینا۔ چمکنا۔

انجام بقول برہان و ناصری و سروری بر وزن اندام (۱) انتہا و آخر ہر کار و ہر چیز باشد کہ بنظام آید و (۲) فاعل را نیز گویند کہ بنہایت رسانندہ و آخر آورندہ باشد (۳) امر باین معنی ہم یعنی آخر کن و بنہایت برسان۔ صاحب رشیدی و جہانگیری بر معنی اوّل قانع خان آرزو

در سراج بذکر معنی اول فرماید که از همین است راه انجام بمعنی راه را بانجام رسانندهٔ مؤلف عرض کند
اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر انجامیدن که می آید معنی اول الذکر حقیقی است و دوم
بحالت ترکیب اسمی همچون راه انجام و جان انجام و نتوان گفت که انجام افادهٔ معنی فاعلی
کند و به معنی سوم امر است از مصدر انجامیدن بالجمله این مقابل آغاز است و در فرس
معاصرین عجم مستعمل (ظهوری سه) از لطف خط مشکبو پر مایه تراز آرزو ۔ هم حسن بی انجام
او هم عشق بی آغاز ما ۔ (صائب سه) و چشم واله قربانیان پس از تسلیم ۔ در شاهد است
که انجام به ز آغاز است ۔ (اردو) (۱) انجام ۔ بقول امیر (فارسی) مذکر ۔ آغاز کی
ضد ۔ خاتمہ ۔ انتہا ۔ نتیجہ ۔ مآل ۔ تکمیل (میر انیس رباعی) انجام بخیر ابتدا بگڑی ہے ۔
گھبرا کر نہ پڑے کہیں بنا بگڑی ہے ۔ کشتی سے انیس ہم کنارے ہو جائیں ۔ الٹا دریا بہا
ہوا بگڑی ہے (کیف سه) سچ ہے شراب عشق کا انجام رنج ہے ۔ کیا کیا خمار ہیں
نہ مجھے درد سر ہوا ۔ (ناسخ سه) ہے ہوس یار سے ہم سے کرے غیر کو ترک ۔ مطلب اپنا
وہ ہے جو قابل انجام نہیں ۔ (۲) انجام دینے والا (۳) انجام دے ۔

انجام جستن استعمال ۔ بمعنی دریافت کردن وجستن نتیجه (عرفی سه) عرفی انجام غمت از ره روان دل مجوی ۔ آنچه در این ره بخواهی در سر انجام است و بس ۔ (اردو) انجام کی تلاش کرنا ۔ نتیجہ دریافت کرنا ۔

انجام دادن استعمال ۔ بقول بحر و بہار بمعنی سامان دادن ۔ صاحب تحقیق درست گوید که به معنی (باتمام رسانیدن) است مؤلف عرض کند که مرادف اتمام دادن باشد (صائب سه) صائب چه فارغ اند

ز اندیشۂ حساب نچمبی کہ کار آخرت انجام داده اندہ (دلہ ؎) ہر کجا گیری گلی در آب معار خودی ÷ کار ہر کس را دہی انجام در کار خودی (اردو) انجام دینا - بقول امیر - پورا کرنا (فقرۂ امیر) تم اس کام کو انجام نہیں دے سکتے ۔

انجام داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی غایت و انتہا داشتن است (صائب ؎) شمشیر کشیدی و نجوم نہ نشاندی ÷ افسوس کہ آغاز تو انجام ندارد (اردو) انجام ہونا - جیسے "خدا جانے اسکا انجام کیا ہوگا" اخر اس کا یہ انجام ہوا ۔

انجام دیدن | استعمال - واقف شدن از انجام و نتیجہ (عرفی ؎) از وصل نہان ماکہ غمازِ نیافت ÷ انجام کسی ندیده آغاز نیافت (اردو) نتیجہ سے آگاه ہونا - آغاز و انجام سے واقف اور خبردار ہونا ۔

انجامش | بقول انند بالفتح و کسر میم (فارسی) بمعنی آخرت چون روز انجامش ای روز آخرت کہ قیامت است چنانکہ فردوسی گوید (؎) تو گفتی مگر روز انجامش است ÷ یکی رستخیز است یا رامش است ÷ مؤلف گوید کہ حاصل بالمصدر انجامیدن باشد (اردو) دیکھو انجام ۔

انجام نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بہ معنی ظاہر کردن انجام و آگاه کردن از مآل باشد (فردوسی ؎) بگفتند با راز یان راز خویش ÷ نمودند آغاز و انجام خویش ÷ (اردو) انجام اور نتیجہ سے آگاه کرنا ۔

انجام یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بہ معنی تمام شدن و ختم شدن و بانجام رسیدن است (قاسمی گونابادی ؎) چو زد کار آن کشور انجام یافت ÷ ز خوبان آن مملکت کام یافت ÷ (اردو)

انجام پانا۔ بقول امیر تکمیل کو پہنچنا۔ پورا ہونا (فقرۂ امیر) ریاست کا سارا کام آپ ہی کے دم سے انجام پاتا ہے"

انجامیدن | بقول بحر بالفتح تمام شدن و بانتہا و آخر رسیدن کار ہا۔ کامل التصریف مضارع این انجامد۔ صاحبان ضمیمۂ برہان و رشیدی و موارد و نوادر و سراج ذکر این کردہ اند۔ صاحب موارد حاصل بالمصدر این انجام گوید مؤلف عرض کند کہ انجام ہم کہ ذکرش گذشت بالجملہ این مرکب است از اسم جامد انجام و یای معروف و علامت مصدر و آن محققین فارسی این را مصدر جعلی گویند و با صول ما اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) تمام ہونا۔ آخر ہونا۔ انجام کو پہنچنا

انجاییدن | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی فکرمند و اندیشناک شدن۔ دیگر اہل تحقیق ازین مصدر سکوت ورزیدہ اند و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند۔ اگر ماخذ این لغت عرب انجا ر را قرار دہیم معنی آن بریدن درخت است و جا دارد کہ فارسیان مجازاً این مصدر را بمعنی اندیشناک شدن قرار دادہ باشند ولیکن بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) فکرمند ہونا۔

انجبار | بقول برہان و جامع بایای ابجد معرب انگبار است و آن رستنی باشد سرخ رنگ و پیوستہ درکنار جوبار روید و عصارۂ آن نیز سرخ می باشد۔ نواسیر را نافع صاحب محیط گوید کہ مشتق از جبر و گویند اسم رومی نباتیست کہ در مرابع و کنارہ نہرہا میان علیق می روید۔ ازادویۂ شریفہ۔ کثیر المنافع۔ قلیل المضار۔ سرد و خشک در اول و دران قبض ظاہر و قوت محللہ مع رطوبت است نافع نزف الدم و منافع بسیار دارد الخ

(اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام انجبار لکھا ہے اور صراحت کی ہے کہ فارسی میں انگبار کہتے ہیں ایک درخت ہے ملک شام کا کل اعضا سے خون بند کرتا ہے۔ بواسیر اور پیچش اور رقے کے لئے نافع۔

انجخ بقول برہان وجہانگیری بفتح اول وسکون ثانی وضم ثالث وخای نقطہ دار ساکن به معنی چین وشکن روی واندام۔ صاحب ناصری فرماید که درین لغت خا وغین تبدیل یابند یعنی انجغ هم آمده همچون انجوخ وانجوغ ومصدر این انجوخیدن وانجوغیدن وانجیدن آمده۔ صاحب سروری صراحت کند که چینی که بر روی وشکم افتد از پیری یا بسبب دیگر صاحب رشیدی نسبت معنی اول صراحت مزید فرموده که چینی که بر میوه وشکم وجز آن افتد انجخ باشد وصاحب جامع فرماید که چین وشکن موی واندام۔ صاحب انند صراحت کرده که اسم جامد فارسی است ومحققین پابند لغت فرس هم ذکر این کرده اند خیال ما نیست که انجوغ بغین معجمه که می آید اصل است وشان لغت متقاضی این است که ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت با وجود این معاصرین ترکی با با اتفاق دارند باقی حال انجوخ به خای معجمه مبدل باشد همچون (تاغ وتاخ) وانجخ وانجغ۔ مخفف آن که واو حذف شده همچون هوشیار وهشیار واین اسم مصدر انجخیدن است که می آید۔ ماهمین لغت را به بای موحده دوم بجای نون دوم وخای معجمه سوم بجای جیم سوم (انخوخ) هم یافته ایم وذکرش بجای خودش گذشت وما خدش هم همین انجا مذکور شد عجبی نیست که به تصحیف کتابت وعدم تحقیق ماخذ همان انجوخ را بنون دوم وجیم سوم انجوخ کرده باشند وبحذف واو انجخ شد واللہ اعلم معاصرین عجم بر زبان

ندارند (اردو) دیکھو انخوخ کے دوسرے معنی۔

انجختن بقول سروری و سراج و موارد و نوادر و برہان با جیم بر وزن و معنی برجستن باشد و صاحب ہفت صراحت کردہ کہ بفتح اوّل و سکون نون و فتح جیم و سکون خای منقوطہ و فتح مثناۃ فوقانی و نون زدہ معنی برجستن است۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد یعنی غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ مؤلّف عرض کند کہ بلحاظ معنی حقیقی انجخ کہ گذشت معنی این چین و شکن بر اندام یا میوہ واقع شدن فارسیان این را مجازاً بمعنی برجستن استعمال کردہ اند کہ در وقوع چین و شکن ہم برجستگی بعمل می آید و از برای معنی حقیقی اسم جامد۔ مصدری دیگر مستعمل است یعنی انجخیدن کہ می آید۔ باقی حال مقنّنین فارسی این را سماعی و اصلی گفتہ اند و ما من وجہٍ قیاسی دانیم و باصول ما ہم اصلی است کہ وضع شد از اسم جامدی کہ مفرّس است پس علامت مصدر تن با لفظ انجخ مرکّب کردہ اند (اردو) بقول صاحب موارد۔ پھاندنا۔ اچھل جانا۔

انجخیدن بقول بحر عجم بفتح اوّل و ضم ثالث مخفف انجوخیدن۔ سالم التصریف یعنی غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نمی آید۔ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی درہم کشیدہ شدن پوست روی و اندام باشد و بقول (خان آرزو در سراج) افتادن چین و شکنج بر رو و شکم و میوہ و جز آن۔ صاحب موارد فرماید کہ انجوخیدن و انجوغیدن و انجخیدن مرادف این باشد و نیز صراحت کند کہ مضارع این انجخد۔ یعنی صاحب موارد این را کامل التصریف داند بر خلاف صاحب بحر مؤلّف عرض کند کہ قولش را تسلیم نہ کنیم تا آنکہ استعمال مضارع این در کلام

فرس بنظر نیاید و معنی بیان کردهٔ خان آرزو که بالا گذشت صریح تر است از دیگر محققین مخفی مباد که این مصدر وضع شده است بترکیب اسم جامد انجخ بایای معروف و علامت مصدر دن ـ پس اگر اسم این مصدر را لغت فارسی گیریم ـ با صول ما مصدر اصلی است و اگر غیر فارسی گیریم جعلی بهر دو صورت موضوع بر قیاس است (اردو) منھ یا بدن یا کسی میوے وغیرہ پر شکن اور جھرّیاں پڑنا ـ

انجدان بقول برہان بر وزن مردمان (۱) معرّب انگدان است و آن رستنی باشد که اشترغاز گویند و صمغ آن را عربی حلتیت و بیخ آن را اصل الانجدان (۲) و بعضی گویند نسناس است و آن جانوری باشد شبیه بآدمی ـ صاحب ناصری فرماید که بلغت تبریزی ککلوپر گویند و (۳) نام دیهی است بکاشان مؤلف عرض کند که بر اشترغاز صراحت کرده ایم که بقول محققین بیخ درخت انجدان است و صاحب محیط هم در انجا نوشته که اشترغاز شبیه بانجدان بلکه از جنس او است و هم او بر انجدان گوید که معرّب انگدان فارسی و جائیکه مطلق انجدان مذکور شود مراد از تخم انگ است و آن کاشم باشد نزد بعضی ـ نام این بیونانی طروبیون و بمازندرانی کولاپر که قسمی است از اقسام این و درخت این را بیونانی سلیقون نام است و بیخ درخت این اشترغاز و گیاه این کماة و صمغ این حلتیت ـ و بفارسی انگژد و بهندی هینگ نام دارد ـ بالجمله تخم انجدان گرم و خشک در دوم مفتح و محلل و ملطف و جالی و نافع زهر سموم و مغیر بوی بدن و منتن براز است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) صاحب جامع الادویه نے اسم مشهور کے خانے میں

صفر ڈالا ہے اور انگدان پر فرمایا ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے ولایتی جس کا گوند ہینگ ہے گرم و خشک۔ درمون کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض کی مدر (ہینگ کا درخت) (۲) نسناس بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ بن مانس ایک قسم کا حیوان جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے اور عربی بول سکتا ہے۔ دیو مردم جنگلی آدمی۔ منتخب حبشی بندر یا ہنومان سے مشابہ (۳) کاشان مین ایک موضع کا نام انجدان ہے۔

انجدک ما صراحت این بر انگروہک کردہ ایم کہ صمغ درختی است فارسیان بر لغت عرب (نجد) کہ بفتحتین بقول منتخب بمعنی خوی کردن از ماندگی آمدہ الف وصلی در اول و کاف تصغیر یا تحقیر در آخر زیادہ کردہ (انجدک) صمغ درختی را نام نہادند کہ ہمچون خوی درخت است و این مفرس باشد (اردو) دیکھو انگروہک۔

انجرک بقول برہان و جہانگیری و سراج بکسر ثالث و فتح رای قرشت و سکون کاف (۱) نام دشتی و صحرائی است غیر معلوم و (۲) مرزنگوش را نیز گویند و آن نوعی از ریاحین است کہ در دوا ہا بکار برند و در عربی آذان الفار (نظامی ۵۱) بدشت انجرک آرام کردند ٭ بنوشانوش می در جام کردند ٭ صاحب جامع بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ وجود انجرک کہ بمعنی اول است منحصر بر علم نظامی است و صاحبان تحقیق را تحقق نشد کہ کدام دشت و کجا واقع است و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط بر مرزنجوش گوید کہ معرب مرزنگوش باشد کہ بعربی سمسق و حبق الفیل و عنقر و بیونانی مردقوس و ذناغیلس و ثاموس و طامیوس و بہندی مروا نامند و آن غیر از آذان الفار است (ما صراحت مرو

برادشیران کردہ ایم) بالجملہ مرزنجوش بقولش گرم در آخر دوم وخشک در اول آن و قوت این نبات لطیف است وتسخین وتخفیف در درجہ سوم می کند وملطف ومحلل ومفتح وجالی وجاذب ومفتح سدد دماغ ونافع شقیقہ وصداع رطوبی وسوداوی ورياح غلیظہ ودرد گوش لطولاً وقطوراً ونافع بسیار دارد (الخ) پس معلوم شد کہ آذان الفار ورای انجرک است وانچہ مرزنجوش را انجرک گفتند وجہ تسمیہ این واضح نشد وبعض محققین صراحت کردہ اند کہ لغت فارسی است پس اسم جامد فارسی باشد وصاحب محیط بر مرزنجوش ہم ذکر انجرک نکرد وبر آذان الفار صراحت کردہ است کہ غیر مرزنجوش باشد ودر انجا ہم ذکری از انجرک نہ نماید ولیکن بر انجرک گوید کہ ہمان مرزنجوش وبقول بعض آذان الفار للہ العجب در تحقیق اسمای مفردات طب چہ مایہ اختلاف رو دادہ است نتیجہ این ہمہ تحقیق آنست کہ انجرک بقول بعض مرزنجوش باشد وبقول بعض آذان الفار وانچہ صاحبان تحقیق مرزنگوش را آذان الفار دانستہ اند درست نیست اگرچہ معنی ترکیبی ہر دو لفظ اتحاد دارد وہمین اتحاد است کہ محققین را در غلط انداخت صاحب محیط بر آذان الفار بغوش صراحتی کردہ (اردو) (۱) انجرک ایک جنگل کا نام ہے جس کا ذکر صرف نظامی کے کلام میں ہے لیکن اہل تحقیق کے پاس متحقق نہیں ہوا کہ وہ جنگل کہاں اور کس ملک میں واقع ہے (۲) دیکھو اردشیران ۔

انجرہ | بقول برہان بر وزن پنجرہ نباتیست کہ آنرا بعربی نبات النار گویند بفتح بای ابجد وتخم آنرا قریص خوانند سہ درم آنرا باشیر تازہ بخورند قوت باہ دہد وبکوبند وباعسل

بو قضیب بالند سطبر گرداند۔ صاحب محیط فرماید که این اسم فارسی است۔ صاحب جامع ذکر این کرده و ما حقیقت و خواص و طبیعت این بر انالیقی بیان کرده ایم۔ صاحب سروری گوید که گیاهی است که چون بعضو آدمی رسد بگزد و آنرا گزنه هم گویند۔ صاحب ناصری از کلام خود سندی آورده (سه) چند از پی انجیره کافتن :: برتخم نهی تخم انجره :: (اردو) دیکھو انا لیقی

انجسا | بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و کسر جیم و سین بی نقطه بالف کشیده بمعنی انجلسا نوعی از سرخ مرد باشد و آنرا العربی شجرة الدم گویند خون شکم را ببندد۔ صاحب جامع گوید که مرادف انجوسا که می آید و صاحب محیط بر انجوسا فرماید که اسم شنجار است و بر شنجار نوشته که معرب شنکار فارسی است۔ صاحب انند فرماید که انجسا لغت یونانی است و بخیال ما مخفف (انجوسا به نون دوم) که می آید و انجوسا۔ همان (انخوسا بهای عربی دوم و خای معجمه سوم) که گذشت کاتبین چابکدست و نقل نگاران بی عقل بای موحده را نون و خای معجمه را جیم نوشتند۔ بالجمله تعریف کامل این بر (انخوسا) نوشته ایم (اردو) دیکھو انخوسا۔

انجسکیدن | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث و سکون سین مهمله و کسر کاف تازی لغت فارسی است بمعنی باز آمدن و باز داشتن۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این مصدر نه کرد و نه سند استعمال پیش شد اعتبار را نشاید که ماخذ این هم هیچ به فهم نیاید (اردو) باز آنا۔ باز رکھنا۔

(الف) انجغ | (الف) همان انجخ که باخای معجمه گذشت یعنی این اصل است و

(ب) انجغیدن | (انجخ به خا) مبدل این که غین معجمه به خای نقطه دار بدل شود همچون

چرغ و چرخ و انخیدن مصدر این که به ترکیب یای معروف و علامت مصدر دن به (الف) وضع کردند و مرادف انخیدن که گذشت و جا دارد که انخیدن را مبدل این گوئیم بهمان قاعده که بالا مذکور شد مخفی مباد که (الف) مخفف انجوغ است و (ب) مخفف انجوغیدن که می آید بائی حال (الف و ب) را معنیً مرادف انخ و انخیدن دانیم و صراحت ماخذ بر انخ کرده ایم - صاحبان برهان و جهانگیری و جامع ذکر (الف) و صاحبان موارد و نوادر و رشیدی ذکر (ب) کرده اند (اردو) (الف) دیکھو انخ (ب) انخیدن -

انجکک | بقول برهان باکاف بر وزن مردمک دانهٔ باشد سیاه شبیه بدانهٔ امرود و مغز سپید دارد و آنرا انجو رنده - خاصیتش آنست که هرچند فراش خیال جاروب سبیل بر جل خرسک ریش زند از پوست آن پاک نتوان کرد - صاحب ناصری در دیباچه کتاب بذیل آرایش چهارم فرماید که حاصل معنی برهان این است که پوست آن بر ریش خورنده می افتد و فراش خیال بجاروب سبیل نمیتواندش پاک کرد و فرماید که انجکک زبان شیراز یست فارسی آن دانک افزونک و معرب آن دانج ابروج (کذا فی المخزن) و این را انجوچک بجیم و کاف فارسی خوانند صاحب محیط اینرا ننوشت و ذکر انجوچک هم نکرد و بر انجلک به نون دوم و جیم عربی و لام و کاف عربی گوید که دانج ابروج را نامند و بر دانج ابروج فرماید که دانک افرونک نیز نامند و بشیرازی انجکک - معروف بقرطم هندی است و نزد قومی از عطاران عراق معروف به فلفل ابیض و آن تخم امرود صحرائی است بزرگتر از بهدانه شلثی شکل - گرم در اوّل و معتدل در رطوبت و یبوست و برشته آن مائل به یبوست و آن موافق سینه و حنجره و اعصاب و مزید جوهر منی

و محرک باہ و منافع بسیار دارد و بر قرطم ہندی فرماید کہ حب النیل باشد و بر حب النیل بذکر قرطم ہندی نوشتہ کہ بفارسی تخم کبکو و پیچہ و ہندی کالا دانہ و کسواو مرچاٹی و زیرکی وکو اڈوری (الخ) وجہ تسمیہ این محقق نشد اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) جنگلی جام کے بیج۔ اور بلحاظ ترجمہ حب النیل۔ بقول جامع الادویہ کالادانہ۔

انجل بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و کسر ثالث و سکون ثانی و لام زدہ باشد کہ آنرا خطمی خوانند۔ صاحب محیط گوید کہ خطمی است و ما صراحت خواص و طبیعت خطمی بر معنی سوم البا کردہ ایم۔ صاحب انند انجل را اسم جامد فارسی زبان گفتہ (اردو) خطمی۔ دیکھو البا کے تیسرے معنی۔

انجلک بقول صاحب مؤید و ہفت بفتح کیم و ضم سوم نام میوہ ایست کہ لطافت ندارد مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ بکاف چہارم و پنجم گذشت و بعض محققین درانجا ہم بہ غلطی کتابت بجای کاف چہارم لام نوشتہ اند و بہ تحقیق ما انجگک و انجلک ہر دو یکی است و ہمدرانجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو انجگک۔

انجم بقول بہار بالفتح و ضم جیم۔ ستارہ ہا جمع نجم و تخم دوانہ و شیشہ از تشبیہات اوست صاحب انند و منتخب فرماید کہ لغت عرب است جمع نجم بمعنی ستارہ ہا مؤلف گوید کہ فارسیان بمعنی واحد ہم استعمال کنند (کلیم ؎) دارد فلک ز انجم تخم ہزار آفت ٭ تا چو گریہ ما تخم شر ندارد ٭ (صائب ؎) بہ صبح دانہ انجم تمام می سوزد ٭ بہیچ شورہ زمین تخم پاک خویش مریز ٭ (میر ناصر علی ؎) از جنون شورہی بیاز از جبان اندا ختم ٭ شیشۂ انجم زطاق آسمان ...

انداختیم ۔ (اردو) انجم ۔ بقول امیر نجم کی جمع ۔ تارے (آتش ؎) مشتاق نہیں کوئی حسین تم سے زیادہ ۔ مشتاق ہیں کس ماہ کے انجم سے زیادہ ۔

انجم افشردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر واننددبمعنی محکم کردن و مضبوط ساختن ۔ صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ این کنایہ باشد ۔ صاحب مؤ (انجم فشاردن) را بمعنی محکم کردن وشتابیدن نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کتابت در لفظ و معنی متعلق بہ مطبع نولکشور باشد کہ در بعض نسخ قلمی بحث این را لفظ بلفظ مطابق صاحب بحر یافتہ ایم ۔ مخفی مباد کہ افشردن بمعنی محکم کردن با آمدہ کذا فی البحر و انچہ خیال ماست برافشاردن مذکور شد کہ اصل افشردن است یعنی افشردن بخیال ما محکم کردن است وبس ۔ پس افشردن انجم بمعنی محکم کردن انجم باشد و تصفیہ معنی بیان کردۂ محققین بدون سند دشوار است کہ انجم را کہ داخل لفظ است چگونہ از معنی خارج کنیم طالب سند باشیم (اردو) مضبوط کرنا ۔ پکا کرنا ۔

انجم داد اصطلاح ۔ بقول صاحب ناصری واننددبفتح اول وکسر جیم نام خرد وعقل فلک مشتری نفر باید کہ در دساتیر آمدہ و این انجم پارسی است نہ بمعنی ستارۂ انجم کہ عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بر اراکاس صراحت کردہ ایم کہ فارسیان دہ فرشتگان را عقول گویند ونزد حکما زیادہ ازین متحقق نیست وصاحب غیاث عقل را بمعنی فرشتہ نوشتہ ۔ صاحب کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است در آن ہریک فرشتۂ بیان کردۂ غیاث را عقل نام نہادہ پس این اصطلاحی است کہ عقل فلک مشتری را فارسیان انجم داد گفتہ اند یعنی قلب اضافت داد و انجم بمعنی عدل ستارہ ہا و مراد از عادل ستارہ ہا کہ عدل بمعنی عادل آمدہ و عادل ستارہ ہا کنایہ باشد از فرشتۂ پنجم

دعقل فلک مشتری و مشتری را فارسیان
قاضی فلک گفته اند - ذکرش بذیل ارآس نیز
(د) کرده ایم و هیچ است آنچه صاحب ناصری
انجم را درین اصطلاح انجم پارسی نام نهاده
و غیر انجم عربی گفته زیرا که انجم در پارسی در ری
معنی ستاره ها از نظر ما گذشت (اردو) پانچون
فرشته - دیکهو ارآس کا حرف (د)

انجم روز | اصطلاح - بقول برہان و بحر و
ناصری و جامع بکسر میم کنایه از آفتاب عالمتاب
است - غالب دہلوی در قاطع برہان گوید که
ستاره روز و اختر روز شنیده ایم و انجم روز کس
نشنیده اگر همچنین تازی را با پهلوی آمیختن
داشت نجم روز می نگاشت نه انجم روز که انجم
جمع است و آفتاب مفرد - قاطع القاطع در
در جوابش گوید که کاتب غلط فهم انجم سوز را انجم
روز نوشته و کاپی نویس قید بکسر میم بر ان افزوده
(رخ) بخیال ما صاحب قاطع القاطع یارای جواب
نداشت و شکل تازه پیدا کرد همه نسخ مطبوعه و قلمی
برہان بالاتفاق انجم روز را با خود دارند - صاحب
قاطع القاطع چرا نمی گوید که غالب دہلوی از محاوره
انجم واقف نیست که فارسیان در بعض لغات
مجاز جمع را به معنی واحد استعمال کنند چنانکه القاب
به معنی لقب و خطاب و ما همین صراحت بر لفظ انجم
هم کرده ایم و صاحبان ناصری و جامع که از اہل
زبانند تائید برہان می کنند پس انجم روز بمعنی نجم
روز کنایه صریح است برای آفتاب و غالب
دہلوی شاید نمی داند که بسیاری از لغات عربی
و فارسی و ترکی و سنسکرت و غیرہم بترکیب
فارسی با لغات فرس مستعمل اند پس چه خطا شد
اگر فارسیان انجم روز آفتاب را گفتند و غالب
دہلوی حقی ندارد که به اصطلاح زبان که دو شاهد
تبریز و اصفهان تصدیقش کرده اند چون و چرا کند
(اردو) دیکهو آفتاب کے دوسرے معنی -

انجم سیاه | اصطلاح - بقول بہار - در مدح

ملوک استعمال کنند و این از جہت کثرت سپاہ فیروزی بود مؤلف گوید که اگرچه سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم بزبان دارند ہم فاعل ترکیبی است یعنی سپاہ مثل انجم دارنده وکنایه باشد از لشکر بسیار روا نیست که صفت پادشاه باشد. (اردو) انجم سپاه کسی پادشاه کی صفت مین کہ سکتے ہین یعنی بسیار لشکر رکہنے والا۔

انجم سوز | اصطلاح - بقول بحر و مؤید و ضمیمهٔ برہان آفتاب باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمهٔ کتاب بذیل دستور دوم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که آفتاب جہانتاب سوزنده و خراب کنندهٔ ستارگانست که پیش ضیایش بی جلا مانند و بنظر نیایند (اردو) دیکہو آفتاب کے دوسرے معنی۔

انجم شناس | اصطلاح - بقول بہار کنایه از منجم در صد بنده - مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی شناسندهٔ ستارگان (خواجه نظامی ـــ ه) قیباں لشکر بائین پاس نگہبان تر از مرد انجم شناس ﴿ (اردو) منجم - بقول آصفیه (عربی) مذکر - نجوم جاننے والا - ستارون کا علم جاننے والا - نجومی - دیکہو اختر شناس اختر شمار -

انجم کده | استعمال - بقول بہار از عالم بتکده - مؤلف گوید که مقام ستارگان وکنایه باشد از فلک (درویش واله ہروی خطاب به آفتاب ـــ ه) خاک از تو بہشت طیلسان شد ﴿ انجم کده از تو بوستان شد ﴿ (اردو) آسمان - مذکر - انجم کده بہی کہ سکتے ہین -

انجم گردون پیمای | اصطلاح - بقول بحر و شمس کواکب سبعه مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است (اردو) سبعه سیاره - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - مشہور سات ستارے۔

انجمن | بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی بضم ثالث و فتح میم و سکون نون (۱) مجلس و مجمع را گویند و (۲) بمعنی گروه و فوج مردمان ہم آمده - صاحب جہانگیری بمعنی اول

فانع - خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی فرماید که ظاهرا مرکب است از انج و من - انج بمعنی گرداگرد و من بمعنی توده و مراد از هر دو بطریق مجاز حلقه و دور بسیاره به معنی مردم بسیار که که یک جا جمع و حلقه شوند استعمال یافته - پس به معنی جای نشستن نباشد و حلقهٔ بزم و مردمان باشد بهار گوید که مجلس و مجمع و نیز به معنی جمع و فراهم آمده - با لفظ شدن و بر هم زدن و به معنی حلقه و صف با لفظ کشیدن مستعمل و این مجاز است مؤلف عرض کند که از طرز بیانش واضح است که اقوال محققین بالا را جمع کرده است و بس بخیال ما (۱) بمعنی مجلس است و (۲) به معنی جمع و جماعت و با انحصار مصادر بهار اتفاق نداریم که از ملحقات ظاهر شود و نسبت ماخذ عرض کنیم که انج بقول محققین به معنی گرداگرد روی و رخسار گذشت نه گرداگرد محض و به تحقیق ما به معنی بازکننده و ظاهر کننده و اظهار مبدل و مزید علیه نژ - چنانکه ذکرش بجای خودش کرده ایم - و من بمعنی تودهٔ هر چیز پس معنی حقیقی (انج من) ظاهر کننده و اظهار تودهٔ هر چیز و کنایه از مجلس و مجمع و گروه و فوج مردمان که ظاهر کننده کثرت مردم باشد و بهتر آنست که انجمن را مرکب گیریم از انجم و من قلب نهافت من انجم پس انجم به معنی ستاره ها گذشت و من به معنی خود اندرین صورت معنی لفظی (انجم من) تودهٔ ستاره ها و مجازاً گروه و فوج مردمان را گفته اند - چنانکه انجم سپاه بمعنی بسیار سپاه دارنده گذشت و بمعنی مجلس و مجمع مجاز مجاز - پس از دو میم جمع شده یک میم حذف شده انجمن باقی ماند - صاحب غیاث بحواله شروح نصاب گوید که در آخر این - نون برای نسبت است بسوی انجم - یعنی مناسبت با ستارگان دارد - چنانکه ستارگان با هم متصل می باشند (انج) این است حقیقت ماخذ این - نکته پروران نازک خیال تصفیهٔ آخر کنند (صائب ۵۱) گرد تسلیم به من سند بنیابی را

ہر سپندی کہ درین انجمن از جا برخاست ؛ (ملّا وحشی ملہ) بدمستی غرورش ہنگامہ گرم نگذاشت ؛ افسردہ کرد صحبت بہ ہم زد انجمن را ؛ ومثال معنی دوم در ملحقات بر انجمن شدن می آید۔ (اردو) (۱) مجلس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ۔ وہ مقام جہان پہ آدمیون کا گروہ جمع ہو۔ بزم۔ سبھا۔ انجمن۔ مجمع۔ مجمع بقولہ (عربی) اسم مذکر۔ مجلس۔ لوگون کے جمع ہونے کی جگہ (۲) گروہ۔ بقولہ (فارسی) اسم مذکر۔ آدمیون کا جتھا۔ جماعت۔ امیر نے انجمن پر فرمایا ہے کہ (مؤنث) سبھا۔ محفل۔ (سحر سلہ) پھولون مین بو دلہن کی ہر رونق اس انجمن کی ہے ؛ دل کو ہوا چمن کی ہے آئین جوان سبزہ رنگ ؛ (نسیم از آصفیہ سلہ) کیا قوت بازو تھی زہے ہمت قاتل ؛ دیکھا جو کبھی کوس گروہ شہد اتھا ؛

(الف) انجمن آرا (اصطلاح) بقول بحر و بہار رئیس مجلس و صاحب مجلس مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آرایندۂ مجلس و زیب و زینت دہندۂ مجلس و متعلق با مصدر۔ ---------

(ب) انجمن آراستن و آرائیدن معنی زیب و زینت دادن بہ مجلس چنانکہ صائب گوید (سلہ) آنکہ در خلوت آئینہ ندارد آرام ؛ چہ خیال است شود انجمن آرای کسی ؛ (اردو) (الف) مجلس کو رونق دینے والا (ب) مجلس کو رونق دینا۔

(الف) انجمن افروختن
(ب) انجمن افروز
(ج) انجمن افروزی

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (الف) کردہ کہ بہ معنی روشن کردن مجلس و زیب و زینت دادن بہ مجلس باشد و (ب) اسم فاعل ترکیبی آن و بقول صاحب بحر مرادف (انجمن آرا) و (ج) حاصل بالمصدر (الف) طالب آملی ب سلہ) تو ئی

تو انجمن افروز نغا طرم ای گل ؛ حدیث غیر تو
برگوش رنجتم باد است ؛ (ظهوری سـ)
انجمن افروزی انجم ظهوری کهنه شد ؛ می کنم بر
سینه از داغش چراغان نوی ؛ (اردو) (الف)
دیکهو انجمن آرائیدن (ب) دیکهو انجمن آرا
(ج) انجمن کی زینت افزائی - مونث -

انجمن داشتن | استعمال - بمعنی مجلس داشتن
است - صاحب آصفی ذکر این کرده (عزی
فیروز آبادی سـ) منم که راه بجا [illegible]نمی برم
ورنه ؛ نسیم گلشن و پروانه انجمن دارد ؛ (اردو)
صاحب مجلس ہونا - جیسے یہ ان حضرات سے
ہر ایک - صاحب مجلس ہین - یعنی ہر ایک کے لئے
ایک انجمن ہے -

انجمن ساختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی ترتیب دادن مجلس مجلس
قرار دادن باشد (فغانی شیرازی سـ) یک
چراغ است درین خانه و از پرتو آن ؛ ہر کجا
می نگرم انجمنی ساخته اند (صائب سـ) چون
غنچه ز جمعیت دل انجمنی سازد ؛ برگ طرب خویش
ز رنگین سخنی سازد ؛ (اردو) مجلس قائم کرنا -
انجمن قرار دینا - مجلس کرنا -

انجمن سای | اصطلاح - بقول صاحب
بحر و بہار بمعنی مصاحب و مقرب مؤلف
گوید که بمعنی حقیقی - اسم فاعل ترکیبی است - که
سائیدن بمعنی سودن و سودن بمعنی مساس
کردن و کہنه شدن و بدست و پای مالیدن
آمده (کذا فی بحر عجم) پس کسی که سائنده و مساس
کننده انجمن است کنایه باشد از شریک مجلس و
راه یافته در انجمن - صاحب آصفی (انجمن سودن)
را ذکر کرده و سندی پیش کرده که از ان استعمال
انجمن سای ظاهر است (نظامی گنجوی سـ)
همه انجمن سای اختر شناس ؛ بتدبیر ہر شغل
صاحب قیاس ؛ (اردو) شریک انجمن
شریک محفل و مجلس -

انجمن شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی جمع شدن است و این متعلق بمعنی دوم انجمن (نظامی ۵) شد انجمن کاردانان دہر ؛ زفرہنگ خسرو گرفتند بہر ؛ و (۲) مجلس قرار یافتن و این متعلق بہ معنی اول انجمن (صاحب ۵) خلوت زگفتگوی دو تن انجمن شود ؛ از خاموشی ہزار زبان یک سخن شود ؛ (اردو) (۱) جمع ہونا (۲) مجلس قرار پانا۔

انجمن شگفاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی رونق دادن انجمن است (فیضی ۵) ہر یک شگفاند انجمن را ؛ نمود شکوہ خویشتن را ؛ (اردو) مجلس کو رونق دینا۔

(الف) انجمن طراز استعمال۔ صاحب

(ب) انجمن طرازی آصفی ذکر انجمن طرازیدن کردہ کہ بہ معنی رونق دادن و قائم کردن انجمن است کہ طرازیدن بقول صاحب بحر بمعنی آراستن و ساختن آمدہ پس (الف) بقول صاحب بحر و بہار مرادف انجمن آرا کہ گذشت مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی رونق دہندہ و قائم کنندۂ انجمن و صاحب انجمن و (ب) حاصل بالمصدر (فیضی ۵) می باش با انجمن طرازی ؛ میکوش بمیہمان نوازی ؛ (اردو) (الف) مجلس کو رونق دینے والا۔ مجلس قائم کرنے والا (ب) مجلس کا قیام۔ مجلس کی آراستگی۔

انجمن کردن استعمال۔ صاحب ناصری بذیل لفظ انجمن سند این از کلام خود آوردہ کہ بہ معنی قرار دادن انجمن باشد (۵) دادور را دوش زانجم انجمن کرد آفتاب ؛ وز سر اندیشہ از بہر در سخن کرد آفتاب ؛ (اردو) مجلس بنانا مجلس قرار دینا۔

انجمن کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی قائم کردن جماعت

باشد متعلق به معنی دوم انجمن (نظامی گنجوی) (ﺳ ۵) جهان از دلیران لشکر شکن ٭ کشیده چو انجم یکی انجمن ٭ (اردو) جماعت قائم کرنا

انجمن کهکشان | اصطلاح - بقول بحر و مؤید و ضمیمهٔ برهان بمعنی راه کهکشان که سفیدی میان آسمان باشد مؤلف گوید که ما بر اژدهای فلک حقیقت کهکشان بیان کرده ایم که قطار ستارهای کوچکی است - پس درینجا انجمن کهکشان بمعنی جماعت و صف همان ستاره ها است که بهیئت مجموعی به کهکشان موسوم شده و کنایه از راه کهکشان - یعنی سپید راهی که در کهکشان بنظر آید (اردو) دیکهو اژدهای فلک - یعنی وه راسته جو کهکشان مین نظر آتا هے -

انجمن گاه | استعمال - بقول بهار موضعی که دران انجمن واقع شود از عالم بزم گاه و مجلس گاه (خواجه نظامی ﺳ ۵) به بیت دران انجمن گاه بود ٭ ز احوال پیشینه آگاه بود ٭ (اردو) مجلس کا مقام - مذکر

انجوج | بقول برهان بر وزن مخلوج چوب عود باشد و بهترین وی آنست که در ته آب نشیند - گویند عود بیخ درختی است که آنرا می کنند و زیر خاک دفن کنند تا مدتی معین بعد از ان بر می آورند - پوسیدهٔ آنرا می تراشند و باقی عود خالص می ماند و بهترین آن مندلی باشد و صاحب ناصری صراحت مزید کرده که مندلی نام جزیره ایست و صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب انند صراحت فرماید که هر دو جیم لغت فارسی است و صاحب محیط بر (انجوج - به حای حطی آخر) گوید که عود باشد و بر عود فرماید که اسم جنس چوب و شاخ درختها ست که بهندی لکڑی و ڈالی نامند و از مطلق آن مراد اطبا - عود هندیست که به عربی عود البخور و ینجوج و بیونانی آغالوجی و ریقاون و بهندی اگر نامند و آن چوب درختی است و مندلی

از بہترین اقسام این باشد۔ بقول شیخ الرئیس گرم وخشک در دوم شرب آن ملطف ومفتح سدد وکاسر ریاح ومنشف رطوبت ومقوی احشا وجمیع اعضا ومنافع بسیار دارد وما ذکر این اجمالا بمعنی سوم اگر کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنی۔ صاحب آصفیہ نے عود پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مذکر۔

(الف) انجوخ (الف) بقول برہان ورشیدی (۱) بہ معنی چین وشکن روی

(ب) انجوخیدن واندام از غایت پیری یا بسبب دیگر و پژمردہ شدن میوہ۔ و (۲) آب دہن یعنی تف و (ب) بمعنی برہم کشیدہ شدن پوست روی واندام وبقول رشیدی تشنج وچین افتادن۔ صاحب جہانگیری نسبت (الف) بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) بمعنی عود باشد (شمس فخری ۵ سپہر گفت چو بخت شہنشہم فیروز ؛ شنید عقل وبدو گفت ہان نگوای شوخ ؛ کہ بخت شاہ جوانست وچہرہ اش شادان ؛ گرفتہ روی تو از غایت کبر انجوخ ؛ صاحب سجز نسبت (ب) فرماید کہ بہ معنی کشیدہ شدن پوست روی واندام۔ سالم التصریف کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول ہمی آید۔ صاحبان نوادر وموارد ہم ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ابر انجخ کہ بدون واو گذشت صراحت ماخذ کردہ ایم وآن مخفف (الف) است۔ صاحبان تحقیق بالاتفاق بر معنی اول ودوم قناعت کردہ اند ونسبت معنی سوم بیان کردۂ جہانگیری خیال ما اینست کہ انجوج بہ جیم سوم وپنجم بہ ہمین معنی گذشتہ است کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ کاتبین جیم آخرہ را خای معجمہ کردند ودر نسخۂ جہانگیری تصحیف راہ یافت ازینجاست کہ ہمہ محققین این معنی را ترک کردہ اند ومعنی سوم با ماخذ ہم تعلق ندارد

و در مرادفات و مصدر این هم بیان نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود که همین معنی بر انجوخ (الف) به موحدهٔ دوم و خای سوم و پنجم هم گذشت و ماخذش هم بدر انجا مذکور - جا دارد که به التباس لفظی منون دوم و جیم سوم درینجا هم قائم شد همین سبب است که بعض محققین بر مخفف این معنی دوم را ترک کرده اند و مصدر این هم متروک - حالا عرض می شود نسبت (ب) که مرکب است از اسم جامد (الف) و یای معروف و علامت مصدر دن محققین فارسی این مصدر را جعلی گویند و باصول ما هم که ماخذ این انجوغ به غین معجمهٔ آخر لغت ترکی باشد چنانکه صراحت این بر انجخ کرده ایم (اردو) (الف) (۱) دیکھو انجخ (۲) دیکھو انجوخ (۳) دیکھو انجوج (ب) دیکھو انجخیدن -

انجوسا بقول برهان و جامع با سین بی نقطه و الف کشیده بمعنی انجسا که نوعی از سرخ مرد باشد و بعربی شجرة الدم خوانند - خون را به بندد - صاحب ناصری فرماید که در فرهنگها نیافتم و بپارسی الی ماند صاحب هفت صراحت کرده که بالفتح است مؤلف عرض کند که ما حقیقت این بر انجسا بیان کرده ایم که بدون واو گذشت (اردو) دیکھو انجبا و انجوسا -

(الف) **انجوغ** صاحبان برهان و سروری و جامع و رشیدی ذکر (الف) کرده اند که

(ب) **انجوغیدن** مرادف انجوخ است که به خای معجمه پنجم گذشت و صاحبان برهان و بحر و موارد (ب) را مصدر (الف) قرار داده اند مؤلف گوید که الف اصل است و انجوخ به خای معجمهٔ آخر مبدلش و انجخ بدون واو مخفف آن - ما صراحت کامل بر مخفف و نیز بر مبدل کرده ایم و (ب) مرکب از (الف) و یای معروف و علامت مصدر دن و بقول صاحب بحر عجم سالم التصریف

کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ (اردو)(الف)- دیکھو انجوخ (ب) دیکھو انجیدن

انجوک | بقول برہان و جامع و ہفت و انند و شمس بروزن منلوک نام دشتی و بیابانی است نامعلوم مؤلّف گوید ہرگاہ بیابان نامعلوم است نام این از کجا معلوم شد حیف است کہ محققین سند لفظی ہم پیش نکردند و صراحت نکردند کہ این لغت را از کجا یافتند و مال کدام زبان است صاحب انند البتہ گوید کہ لغت فارسی است و معاصرین عجم ساکت اند پس ترک این بر بیان تفوق داشت (اردو) انجوک - ایک جنگل کا نام ہے جو بقول محققین نامعلوم ہے -

انجیدن | بقول برہان و موارد و ناصری و جامع بروزن رنجیدن (۱) بمعنی استرہ زدن باشد یعنی حجامت کردن صاحب بحر فرماید کہ (کامل التصریف) و مضارع این انجد است - صاحب جہانگیری گوید کہ استرہ زدن را بتازی حجامت خوانند (نظامی ۔۔۔) دوای درد او انجیدن گوش ٭ دم الاخوین و خون سیاوش ٭ صاحب سروری گوید کہ بر حجامت نیز اطلاق این کنند چون آن عضو را ریزہ ریزہ کنند - صاحب نوادر ذکر معنی اوّل تا چہارم ذکر انج کردہ گوید کہ مثلہ - خان آرزو در سراج فرماید کہ این تصحیف آجیدن است مؤلّف عرض کند کہ انچہ صاحب سروری نسبت ریزہ ریزہ کردن گوید کہ متعلق بہ استرہ زدن است - تسامح اوست کہ در استرہ زدن عضو معمول ریزہ ریزہ نمی شود بلکہ مجروح شود و بس این است طرز بیان محققین سلف کہ معنی اصلی و حقیقی را برباد کنند انچہ صاحب نوادر انج را مثلہ گوید خطای اوست کہ انج معنی مصدر ندارد و تعلق او بن حیثیت اسم جامد با معنی دوم باشد کہ می آید و خان آرزو درست فرماید کہ این متعلق بہ آجیدن باشد ولیکن بقول او تصحیف نیست بلکہ انجیدن مزید علیہ آجیدن

است که فارسیان نون زائد در بعض الفاظ زیاده کنند همچون پاداش و پاداشن - ما بر آجیدن صراحت ماخذش نه کرده ایم بناءً علیه همدر ینجا تلافی مافات کنیم یعنی آجیدن مبدل آژیدن است به معنی استره زدن و مرکب از آژی و علامت مصدر دن و آژی مخفف آژینه و آژینه آله را نام است که سنگ تراشان بوسیلهٔ آن سنگ آسیا را ناهموار کنند تا در آرد کردن غله سهولت بدست آید - پس معنی حقیقی آژیدن آژینه زدن است و معنی مجازی آن استره زدن بالجمله اجیدن بزیادت نون بعد الف انجیدن و بمعنی استره زدن مستعمل شد و بهتر ازین است که انجیدن را مبدل آجیدن گیریم فارسیان الف را با نون بدل کنند همچون اغل و نغل پس از دو الف اوّل اا جیدن یک الف بنون بدل شده انجیدن شد (اردو) پچھنے لگانا - آجیدن کے تیسرے معنی

(۲) انجیدن - بقول برہان و بحر و موارد و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج به معنی بیرون کشیدن - صاحب سروری هم بحوالهٔ شرفنامه ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب نوادر بذیل این مصدر انج را شلغم گوید و خیال نمی کند که اسم جامد مثل مصدر بچه دلیل - خیال ما اینست که انجیدن بدین معنی مرکب است از انج و یای معروف و علامت مصدر دن و ما صراحت معنی انج بجایش کرده ایم که گذشت پس انج اسم مصدر این باشد فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری ساختند (کامل التصریف) و مضارع این انجد (اردو) باہر نکالنا - باہر کھینچنا -

(۳) انجیدن - بقول برہان و بحر و موارد و جامع زمین را آب دادن که سیراب کردن زمین باشد - حیف است که سند استعمال این پیش نشد - اگر استعمال این ثابت شود توانیم

عرض کرد که مجاز باشد و از معنی حقیقی استره زدن یعنی چنانکه انسان را از استره زدن تسکین خاطر شود زمین را هم از آب رسانی تسکین شود - یکی از معاصرین عجم گوید که حالا این در استعمال متروک است و پیشینیان این را بمعنی ته و بالا کردن زمین از شیار استعمال می کردند و این عمل پیش از آب دادن زمین کنند تا بعد از ین زمین را آب دهند و سیراب گردد اندرین صورت سیراب کردن معنی مرادی است از شیار کردن و شیار کردن مجاز است از استره زدن یعنی چنانکه استره زدن راحت بخش انسان است همچنان شیار کردن راحت بخش زمین باشد (اردو) دیکھو آب دادن

(۴) انجیدن - بقول بحر و موارد و جهانگیری و سروری و جامع و رشیدی و برهان - ریزه ریزه کردن صاحب ناصری گوید که بالفتح ریزه ریزه کننده و امر به ریزه کردن - خان آرزو در سراج فرماید که تصحیف آجیدن است و صاحب موارد ذیل این ذکر انجین کرده گوید که بمعنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر - و سندش از ابن یمین آورده (ـــه) وانکه آبش بود تنور آشوب ؛ اگر انجینش این بود بپوست ؛ مؤلف گوید که سند ابن یمین متعلق به انجین است نه انجیدن - بخیال ما کم التفاتی صاحبان تحقیق است که این معنی را قایم کرده اند - معنی این بر سبیل مجاز جراحت رساندن باشد نه ریزه ریزه کردن و این معنی مجازی پیدا شد از معنی اول که در استره زدن - عضو معمول جراحت کشد نه پاره پاره شود و نظامی در کلام خود انجیدگان را که جمع اسم مفعول همین مصدر است به معنی مجروحان و جراحت کشیدگان آورده که تائید خیال ما می کند و عجب اینست که بعض محققین اول الذکر از همین شعر نظامی استنباط معنی بیان کرده خود هم گرده اند (ـــه) زمین خسته از خون انجیدگان ؛ هوا بسته از آه رنجیدگان ؛ انچه صاحب ناصری معنی فاعلی و امر نوشته و انچه صاحب موارد بمعنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر آورده جز این نباشد که امتیاز

مصدر و اشتقاقش نکردہ و آنچہ خان آرزو تصحیف آجیدن نوشتہ تصفیۂ آن بر معنی اوّل کردہ ایم (اردو) مجروح کرنا۔ زخمی کرنا۔

انجیدہ | بقول برہان و سروری بر وزن کبیدہ (۱) بلغت یونانی گندنائی کوہی باشد کہ بعربی خشیشۃ الکلب خوانند و صوف الارض نیز گویند۔ و شوار زراییدن زنان را سودمند بود و (۲) بفتح بمعنی ریزہ ریزہ کردہ شدہ صاحب رشیدی بر معنی دوم قلانع۔ صاحب محیط نسبت (۱) فرماید کہ فراسیون بالیش گویند کہ اسم یونانی گندناست و برگندنا گوید کہ بقول ولیسقوریدوس بہ آسمن و نزد بعضی انجیدہ مؤلف عرض کند کہ این ہمان است کہ ذکرش بر اخریطا گذشت نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اسم مفعول انجیدن بہمہ معانیش کہ گذشت ہیچ خصوصیت بالارہ پارہ کردہ شدہ نیست (اردو) (۱) دیکھو اخریطا (۲) انجیدن کا اسم مفعول۔ یعنی پچھنے لگایا ہوا۔ باہر کھینچا ہوا سینا کی ہوئی زمین زخمی۔

انجیر | بقول برہان و جامع بر وزن زنجیر (۱) میوہ ایست معروف و (۲) مطلق سوراخ را گویند عموماً و سوراخ کون را خصوصاً و (۳) نام جوی آبیست در ہرات و آنرا جوی انجیل بہ لام ہم گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف انجیرہ کہ می آید و نسبت معنی دوم ذکر تعمیم نکرد۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و معنی خاص دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ نہر انجیر جوئیست در ہرات کہ از میان باغ زاغان می گذرد و چشمہ ایست در چہار فرسخی نزد بر سر راہ خراسان و بالآخر فرماید کہ انجیرہ ہم بہ ہمین ہر سہ معنی آمدہ و فرماید کہ (۴) بہ معنی سوراخ کنندہ ہم ہمچون کشکنجیر۔ صاحب رشیدی بر معنی اوّل و چہارم قلانع۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم کردہ و بہار نسبت معنی اوّل فرماید کہ درختی است معروف و اطلاق آن بر بار آن مجاز و پستان از تشبیہات اوست (جامی سلہ) بہان و ہگان پستان انجیرۂ پی طفلان

یارغ از شیرہ پرشیر۔ (ابو العلای شوستری ۵۴) ای کیر من ای کیر تو انجیر که داری ۔ پژمرده نگین خوری دقی کبی و باک نداری ۔ (مولانا بنائی ۳۷ع) جوی انجیر درمیانه روان ۔ مؤلف عرض کند که به معنی اول بقول صاحب محیط اسم زبان فارسی است و بعربی تین و بیونانی سوقی و اہل ہمین تلس گویند و بقول صاحب صیدنه انجیر بسیار عسل را شاہ انجیر نامند و از مطلق آن مراد ثمرانست و بهترین میوه هاست و مزاج انجیر تر و شیرین معتدل در گرمی و گویند گرم در اول و تر در دوم ۔ مولد نفخ و صفرا و شدید النضج ملین و منافع بسیار دارد الخ و بقول صاحب مطالع انجیر لغت سنسکرت است بمعنی اول و بقول صاحب کنز بکسر اول لغت ترکی است بمعنی تین و صاحب خزانه ۔ مؤید این ۔ پس بخیال ما فارسیان و ترکان این را از سنسکرت گرفته اند و نسبت معنی دوم عرض می شود که بمعنی عام اسم جامد فارسی زبان و معنی خاص مجاز آن است و مصدر انجیردن که به معنی سوراخ کردن می آید وضع شد از همین اسم جامد ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که مخفف انجیره باشد که به همین معنی می آید و معنی لفظی آن منسوب به سوراخی که منبع این جوی باشد از کثرت استعمال ہای ہوز حذف شد یا استعاره انجیر که به معنی سوراخ بود رودی را نام نهادند که مجرای آن رود سوراخی باشد و الله اعلم ۔ نسبت معنی چهارم عرض کنیم که حیف است از محققین و خصوصاً از خان آرزو که بانزاکت خیالی که داشت هم زبان شان شد و انجیر را به معنی سوراخ کننده نوشت و خیال نکرد که انجیر امر است از مصدر انجیردن که می آید و بحالت ترکیب با اسمی ۔ اسم فاعل ترکیبی باشد همچون کشکنجیر ۔ پس انجیر مطلق را به معنی سوراخ کننده گفتن قانون فارسی را پس پشت افگندن است و حقیقت معنی

چہارم حیز ین نباشد کہ امر است از انجیر دن فتائل (اردو) (۱) انجیر - بقول امیر فارسی مذکر - تین - ایک مشہور میوہ ہے جو دیسی اور ولایتی ہوتا ہے (بحر ۵) شاخ جو داغ محبت کی ہے وہ ہے خشک :: دانۂ حنظل مین بھی پایا مزا انجیر کا :: (۲) سوراخ مقعد کا سوراخ - مذکر - (۳) فارسی مین ایک نہر کا نام انجیر ہے جو ہرات مین واقع ہے اور نیز یزد مین ایک چشمہ کا نام انجیر ہے - (۴) سوراخ کر (انجیر دن کا امر)

انجیر آدم | اصطلاح - بقول برہان وجہانگیر نام میوہ ایست در ہندوستان شبیہ بحنظل - حنا سروری گوید کہ گرد و سرخ رنگ باشد و در میان او نقطۂ سفید - وخان آرزو در سراج گوید کہ در نقطۂ سفید باشد - صاحب محیط فرماید کہ اسم جمیز است وبقول ابوریحان میوہ ایست نرکتر از جوز و رنگ آن سیاہ مائل بخاکستری و پہنائی وگردی مثل انجیر کہ آنرا ہندی گلر گویند در کوہستان کابل بسیار دارند زنان بجہت فربہی بکار برند وشاخہای آن شبیہ بدرخت بید وچون شاخہا را از آن با ہیزم آمیختہ بسوزند ہر کہ بآن آتش گرم شود او را غشی افتد و بیخبر شود - گیلانی گوید کہ آن مثل حنظل مدور وسرخ رنگ باشد و در وسط آن نقطۂ سفید و آن ثمر شجریست در ہند کہ منفعت آن معلوم نیست (الخ) و بذیل البوا گوید کہ گویند انجیر آدم است وہم او بذیل جمیز نویسد کہ بفارسی انجیر آدم وبہندی گولر نامند و فرماید کہ چون در جوف بعض ثمر آن پشہ می باشد لہذا آنرا ثمر پشہ ہم گویند وبعضی انجیر آدم را ثمر دیگر دانستہ اند - بالجملہ جمیز گرم و در دوم وتر در اول جہت وسواس و درد سینہ ونفث الدم وگردہ نافع ومنافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ انجیر آدم ظاہرا مرکب توصیفی است بمعنی انجیر سیاہ رنگ یا گندم گون کہ آدم بقول شمس بحوالہ دستور بہمینا

معنی آمدہ (اردو) گولر۔ بقول آصفیہ ایک درخت
اور اس کے پھل کا نام جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے
مذکر۔

انجیر بغدادی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بقول
صاحب محیط ثمر رقع یمانی است و در مصر آن را
انجیر یمن نامند۔ و بر رقع یمانی فرماید کہ بالفتح باشد
و این را رقاع و جوز الرقع و بفارسی شتر پای
گویند۔ و حقیقت بقدر درخت گردگان و ثمر آن
شبیہ بہ انجیر با شیرینی و لطافی نوشتہ کہ در مصر مشہور
با نجیر افرنجی و آن را انجیر ہندی نیز نامند و درخت
آن در اطراف صنعای یمن و مصر نیز بہم رسد
ثمر آن مائل بطعم انجیر ولیکن کم شیرین۔ سیکے
از ادویہ مقیہ۔ گرم و خشک در دوم و قاطع
نزف الدم و نفث الدم و بلغم و جالی قصبۂ ریہ
و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) رقع یمانی
ایک پھل ہے جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے جس کا
مشہور نام معلوم نہ ہو سکا لیکن ہم قیاس کرتے
ہیں کہ یہ وہی پھل ہے جس کو صاحب جامع الادویہ
نے جوز القی لکھا ہے جو انجیر صحرائی کے مشابہ
ہوتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے یہی پھل پر فرمایا ہے
کہ اسم مذکر۔ اندرائن حنظل۔

انجیر دشتی | استعمال۔ بقول محیط انجیر صحرائی
است برگ آن کوچکتر از برگ بستانی و کذا شجر
آن و با سمیت و بسیار گرم و تند و در جمیع افعال
قوی تر و احراق آن شدید تر و تحلیل آن قوی تر
خصوصاً حریف یابس قوی الجلا مائل بتفریح
و منافع بسیار دارد و اہل ہند این را کٹومری
و کٹہ گولر نامند۔ موافق گولر می دانند خصوصاً
برای دفع برص و مزاج آن بعضی سرد و بعضی
گرم نوشتہ اند (الخ) و بر بیری ہم ذکر این کردہ
(اردو) جنگلی انجیر۔ مذکر۔

انجیر دن | بقول برہان بر وزن شمشیر زن
بمعنی سوراخ کردن باشد چہ انجیر بمعنی سوراخ
آمدہ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است

که انجیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و بقول موارد
(کامل التصریف) و مضارع این انجیرد و انجیر
امر و حاصل بالمصدر این - صاحبان سراج
و نوادر و سروری ذکر این کرده اند مؤلف
عرض کند که مرکب است از اسم جامد انجیر و دن
علامت مصدر - باصول ما مصدر اصلی است
که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و قیاسی
است و موضوع برخلاف جمهور محققین فرس
که نزد ایشان سماعی باشد (اردو) سوراخ کرنا
چهیدنا -

انجیر وزیری | اصطلاح - بقول صاحب
ضمیمهٔ برهان نوعی از انجیر باشد بغایت سفید
و لطیف - صاحب شمس گوید که نهایت شیرین
می باشد - صاحب برهان به (وزیره) فرماید که
زرد چوبه را گویند پس جزین نباشد که این انجیر
خاص را بزیادت یای نسبت منسوب کرده اند
با زرد چوبه بنظر به مشابهت پس مرکب توصیفی
باشد و بس - صاحب برهان به شاه انجیر که
نوعی از انجیر می آید نوشته که آنرا انجیر وزیری
هم گویند و با اشارهٔ شاه انجیر به لفظ انجیر کرده ایم
که انجیر بسیار عسل را شاه انجیر گویند پس نسبت
انجیر بسوی شاه یا وزیر جز این نباشد که بهترین
قسم انجیر را این نام نهاده اند اندرین صورت
معنی وزیره درین اسم دستور باشد که در عربی
دستور را وزیر گویند (اردو) انجیر وزیری اور
شاه انجیر اس انجیر کو کهتے هین جو اقسام انجیر سے
سب سے اعلی قسم هے جس مین شیرینی بهت زیاده
هوتی هے -

انجیره | بقول برهان بروزن زنجیره بمعنی
انجیر باشد بهر سه معنی (۱) میوه معروف (۲) سوراخ
مقعد (۳) نام چشمه که صراحت این بر انجیر گذشت
صاحب سروری بر معنی اول و دوم قانع
(شفروه ط) دلبست صد هزار دل گم شده همچو
گاو در سها در انجیره : (مولوی معنوی ط) چه با گم

ازان خرما که مریم چشم روشن شد ؛ ازان خرما شدم پردل ندارم برگ انجیره ؛ (شمس فخری ۵۱) ولی نا بنگرد از انتفاعت ؛ مدامش خربزه در انجیره باشد ؛ (حکیم سنائی ۵۲) هرکه شد کون پرستی برخیره ؛ گو زیابد ثواب انجیره ؛ صاحب جهانگیر بذکر معنی اوّل و دوم صراحت کند که انجیره به معنی سوم است بر خلاف انجیرک به معنی رود معلوم گذشت - خان آرزو در سراج بذکر معنی سوم فرماید که ظاهرا جائی که چشمه مذکور برآمده درخت انجیری باشد یا میتواند که از سوراخ تنگی برآمده باشد و از معنی اوّل و دوم ساکت مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال معنی سوم پیش نشد و بخیال ما در انجیره بمعنی اوّل های هوز زائد باشد و بمعنی دوم و سوم های نسبت که مقعد و چشمه منسوب باشد بسوراخ (اردو) دیکهو انجیر چیپر ان تینون معنون کا ترجمه یوهی

انجیر هندی | استعمال - این همان است که ذکرش

انجیر یمن | بر انجیر بغدادی گذشت - و اضافت انجیر بسوی هند یا یمن جزین نباشد که در سرزمین هند و یمن بسیار پیدا می شود (اردو) دیکهو انجیر بغدادی -

انجین | بقول برهان بروزن رنگین (۱) بمعنی ریزه ریزه باشد و (۲) ریزه ریزه کننده را نیز گویند و (۳) امر باینمعنی هم هست یعنی ریزه ریزه کن و (۴) بمعنی کاهگل مالنده هم بنظر آمده صاحب ناصری بر معنی اول و سوم قانع و صاحب سروری بر معنی دوم و صاحب رشیدی بر دوم و سوم صاحب جامع بذکر هر چهار معنی معنی اول به ازیزه ریزه کردن گفته خان آرزو به بیان هر چهار معنی بالاتحقیق خود ظاهر کند که ظاهرا همان اجین است بغیر نون که گذشت (ابن یمین ۵) دائم آبش بود تنور آشوب ؛ اگر انجینش این بود دیوست ؛ مؤلف عرض کند که اگر بیخ را به معنی حقیقی گرفته یا و نون نسبت بر آخرش زیاده کنیم انجین به معنی منسوب به اظهار یا منسوب به گرد اگر در خسار توان گرفت چنانکه گوهرین بشکرین و اگر انجین را مبدل مخفف

آژینه قرار دهیم معنی این آلتی باشد از فولاد که سنگ آسیا بدان تیز کنند و جا دارد که معنی سوم از این پیدا شود۔ اندرین صورت الف دوم آژینه به نون و زای فارسی بجیم بدل شود همچون۔ اغل و نغل و کرنک و کنجک۔ و های هوز آخره حذف گردد چنانکه گیاه و گیا و اگر انجین را اسم جامد فارسی زبان به معنی اول و دوم و چهارم دانیم جا دارد و برای این اشتقاق سند استعمال باشیم و بنیدانیم که معنی سوم یعنی امر چطور پیدا شد که انجیندن به نون دوم و پنجم و هفتم مصدری نیست و عجب تر آنست که خان آرزو حواله این بر اجین کند و اجین لغتی نیست و هم او بجایش ننوشت و معاصرین عجم از استعمال انجین ساکت پس نتیجهٔ این همه جگر کاوی همین قدر است که با ستثنا دشعر ابن یمین این لغتی دانیم و معنی چهارم کشان کشان بدست آید۔ فتامل۔ (اردو) (۱) ریزه ریزه (۲) ریزه ریزه کرنے والا (۳) ریزه ریزه کر (۴) کاہگل کرنے والا۔

انجه | بالضم همانست که در ممدوده گذشت فارسیان بمقصوره خوانند و معاصرین عجم در تحریر هم بمقصوره استعمال کنند و بممدوده نوشتن و خواندن مکروه دانند ازینجاست که ما تحقات این را در ممدوده نه نوشتیم و همدرینجا ذکر کنیم (اردو) دیکھو آنچه۔

انچه آدم می کند بوزینه هم | مثل۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند که چون فارسیان صنعت و کار کسی را در محل اعتراض بینند و میدانند که به بی توجهی سرانجام داده است بر سبیل ناخوشی خود این مثل را زنند مقصود آن باشد که اگر این کار را به بوزینه سپردمی کردیم او هم هم چنین سرانجامش می داد چنانکه تو داده پس فرق میان تو و بوزینه چه باشد (اردو) دکن مین جب کسی شخص کو بے توجهی سے کام بگاڑتا ہوا

پاتے ہین تو کہتے ہین ”ایسے انسا نون سے تو بندر بہلا“ یہ انتہا سے شکایت ہے یعنی اگر یہ کام بندر کے سپرد ہوتا تو وہ بہی تجہہ سے بہتر سرانجام دیتا۔

انچہ بر خود نہ پسندی بدیگری مپسند (مثل)

صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بطور موعظت و پند بہ ای کسی زنند کہ او خود غرضی کند و بحق دیگران اعتنا نہ کند (اردو) دکن مین کہتے ہین ”جو چیز اپنے کو نہ بہاے وہ غیر کو کیون جاے“ اسکا مطلب یہ ہے کہ جس چیز یا جس کام کو اپنے لئے غیر مفید اور مضر سمجہا جاتا ہے وہ غیر کے لئے کیون تجویز کیا جائے۔

انچہ پیر در خشت بیند جوان در آینہ (مثل)

این مخفف ہمانست کہ ذکرش در ممدودہ کردہ ایم مقصود ہر دو یکی است (اردو) دیکہو ”آنچہ پیر در خشت بیند جوان در آینہ نہ بیند“

انچہ در بغداد است گرد سر خلیفہ مثل

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند فارسیان این مثل را در وصف بیداری حاکم و فرمانروا می زنند مقصود آنست کہ خلفای بغداد بذات خود شان بہ تبدیل لباس از حال رعایا خبردار می شدند و ہرچہ بر رعایا می گذشت ازان واقف می بودند تا آنکہ بیداری شان ضرب المثل شد یعنی ہرچہ در بغداد بر عامہ رعایا می گذرد گویا گرد سر خلیفہ می گذرد (اردو) اس فارسی مثل کا ترجمہ یہ ہے کہ بغداد مین جو کچہ ہوتا ہے اس سے خلیفہ واقف رہتا ہے۔ دکن مین ہمارے آقاے ولی نعمت حضرت غفران مکان میر محبوب علیخان نور اللہ مرقدہ کے عہد میمنت مہد مین یہ مقولہ زبان زد عام تہا کہ ”تنکا ہلے تو رئیس کو خبر ملے“ یعنی خفیہ اخبار کا انتظام اس خوبی کے ساتہہ تہا کہ والی ریاست ہر شخص کی حالت سے واقف رہتا تہا یہی مقولہ گویا ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا۔

(الف) انچه در دل ست بر زبان می آید امثال

(ب) انچه در دیگ است بچمچه می آید احسن

خزینه و امثال فارسی ذکر (الف) کرده اند و صاحب احسن (ب) را نوشته هر سه از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که معاصرین عجم (الف) را به تقدیم و تاخیر الفاظ بصورت مصرعی استعمال کنند یعنی (ع) آید بزبان هر انچه باشد در دل ۔ مقصود آنست که هر چه در دل انسان باشد خود بخود بر زبانش می آید و مخفی نماند که (ب) مثال آنست که آنهم صورت مثل گرفته (اردو) و کن مین کہتی ہین "جو دل مین تہا آخر وہی منہ سے نکلا" دل کی بات منہ سے نکل آئی" تلگہاٹ مین کہتے ہین "دل مین بسا سو منہ پہ دسا" یعنی جو بات دل مین ہے منہ پر دکہائی دیتی ہے ۔

انچه در طبع تو نیاید راست مقوله

تو نفهمیده مگو که خطا ست صاحبان

خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مقوله را بطور موعظت و پند زنند مقصود آنست که اگر چیزی در فهم نیاید باید که از دیگری دریافت و تجسس کرد و نباید که به اتکای فهم خود آن را خطا و غلط قیاس کنیم (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو سمجہہ مین نہ آئے سمجہو" اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بات کو ہم نہ سمجہہ سکین تو اپنا قصور ہے کسی اور سے مدد لین اور سمجہین جلدی مین حکم نہ لگائین کہ وہ غلط ہے ۔

انچه دیدی از دست رفت مقوله

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید که فارسیان این مقوله را برای حفظ ما تقدم بطور موعظت و پند زنند مقصود اینست که فکر کار پیش از وقت باید کرد و هر چیز که تو مشاهده آن کردی گویا آن از دست رفته است یعنی وقت آن

باقی نماند کہ تو فکری کنی (اردو) دکن مین کہتے ہین "وقت سے پہلے فکر کرو" اس کا مطلب یہ ہی کہ جب وقت آگیا تو فکر و کوشش کا موقع بہت کم ملتا ہے ۔

انچہ عوض دارد گلہ ندارد | مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون کسی گلہ و شکوہ از بی التفاتی یا چیزی دیگر با کسی کند فارسیان در جوابش این مثل را زنند مقصود آن باشد کہ شکوہ و گلہ چیزی کہ می کنی وقت آن از دست رفتہ است معاوضہ آن در اختیار است و این جوابی است بصورت مثل کہ تسکین گلہ مند و شاکی می کند و مخاطب را از خجلت مصون دارد و نیز این مثل را بجواب گلہ و شکوہ می زنند کہ ہرچہ ترا پیش آمد عوض و مکافات اعمال تست کہ تو ہم در فلان وقت با ما ہمچنین کردہ (اردو) دکن مین کہتے ہین "جب عوض ہے تو پھر گلہ کیا" یعنی جب کوئی شخص کسی دوسرے سے گلہ کرتا ہے کہ تو نے ہمارا فلان کام نہین کیا یا ہمکو فلان نقصان پہنچایا تو وہ دفع ندامت کے لئے اس مثل کا استعمال کرتا ہے یعنی خاطر جمع رکھو کہ ہم اسکا معاوضہ کردین گے ۔ یا جب وہ نقصان رسانی جو زید نے بکر کے حق مین کی بکر کی کسی بدسلوکی کا معاوضہ تھا ۔ تو زید اس کہاوت کے ذریعہ سے بکر کو یاد دلاتا ہے کہ یہ آپکے افعال کا معاوضہ ہے اور گلہ کا محل نہین ہے ۔

انچہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی | مقولہ - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این را بطور موعظت و پند زنند ۔ مقصود آنست کہ ہرچہ بحق دیگران کنی نیک باشد یا بد معاوضہ آن بتو حاصل شود (اردو) دکن مین کہتے ہین "اپنا کیا اپنے آگے آئیگا" "جو کروگے وہ پاؤگے" یعنی غیر کے ساتھ

اچھا سلوک کرین یا برا دونون کا معاوضہ ملیگا
امیر نے لکھا ہے "اپنا کیا آگے آیا" یعنی بُرے
فعل کا خمیازہ اٹھانا پڑا" ہماری راے مین
دکن کی کہاوت فارسی مثل کا خالص ترجمہ ہے

انچہ ما در کار داریم اکثر آن در کار نیست مقولہ

صاحب خزینہ ذکر این کردہ است و از معنی
و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
این مقولہ را بمذمت احتیاج دہوسناکی میزنند
یعنی مقصود آنست کہ بخیال ما چیزہا کہ ما را درکار
است اگر غور کنیم بسیاری ازان بحق ما ضرورت
ندارد و محض ہوسناکی است کہ در فکر آن ہستیم
معاصرین عجم این را بصورت مصرعی استعمال
کنند بہ تغیر خفیفہ یعنی (ع) انچہ ما در کار داریم
اکثری در کار نیست ۔ صاحب امثال فارسی
ہم ذکر این کردہ (اردو) دکن مین کہتے ہین
کہ "ہماری ضرورتون مین بہت سی چیزین
بیے ضرور رہین" یہ مقولہ گویا لفظ بلفظ ترجمہ ہے
فارسی مقولہ کا ۔

انچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نہ کرد مثل

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض
کند کہ فارسیان بر موقع وقوع غفلت این مثل
را زنند و من وجہ مائل "آتش بدست خود زدن"
باشد (اردو) دیکھو - آتش بدست خود زدن"
دکن مین کہتے ہین " اندہا بھی ایسا نہ کریگا" یہ
کہاوت انتہاے غفلت کے موقع پر مستعمل ہے

انچہ نصیب است بہم میرسد مثل
ور نستانی بستم میرسد صاحبان

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند
و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی
زنند کہ کسی بی سعی و تردد بمرادی رسد (اردو)
دکن مین کہتے ہین "قسمت کا لکھا ٹلتا نہین
تقدیر مین ہے تو مل ہی رہے گا"

انحراف لغت عرب است بکسر اوّل و سوّم و بقول صاحب منتخب بمعنی خم شدن و میل کرده شدن و برگشتن - فارسیان این را بمعنی نافرمانی و مخالفت استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند که در ملحقات می آید - (اردو) انحراف بقول امیر - عربی - مذکر - مخالفت - نافرمانی (انجر سـ۵) دوستون سے انحراف اچھا نہین دشمنون سے بہی مدارا خوب ہے *

انحراف ورزیدن استعمال - از شاہراہ راستی و دوستی انحراف می ورزد صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی کناره کشیدن و مخالفت کردن است (نثر ابوالفضل) (اردو) انحراف کرنا - مخالفت کرنا - کناره کرنا -

انخفطلینا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و حای بی نقطهٔ مفتوح بفای زده و طای حطّی بتحتانی رسیده و نون بالف کشیده بلغت سریانی نوعی از گل انار است و گویند درخت او بغیر گل ثمری دیگر ندارد - ریش روده و ریشهای کہنه را نافعست و آن را بشیرازی گل صدبرگ خوانند - صاحب محیط بر انخفطلینا گوید که گلنار است و برگلنار فرماید که معرب این جلنار و آنرا گل انار صدبرگ و ہزاره نیز نامند جہت آنکه گل آن بسیار بزرگ و پربرگ باشد و بیونانی سینوس و سطینوس و بسریانی انخفطلینا و دارمانا و برومی فلوسطون گویند اصلا ثمر و تخم ندارد - بیان خواص و طبیعت این بر انارگلی گذشت (اردو) دیکھو انارگلی -

اند بقول برہان و ناصری و جامع (۱) بر وزن و معنی چند است و به معنی چندان و چندین و اندک تصغیر این و بمعنی شمار مجہول از سه تا نه و آن را به عربی نیّف و بضع خوانند - و بقول

صاحب رشیدی عدد مجهول میان یک و ده هم او بحوالهٔ آدات الفضلا فرماید که میان سه و ده
صاحب سروری از انوری سند آورده (سه) عدد سال های عمرش باد چو هیچو تاریخ هجرت
چل و اند (جمال الدین عبدالرزاق گوید سه) چه ماند عمر چو پنجاه و اند سال گذشت چو که گشت سر
تو چون خیزران بنفشه سمن خان آرزو بذکر قول رشیدی فرماید که حقیقت آنست که ماخوذ است
از اندیدن که بمعنی گمان بردن در اصل و در استعمال بمعنی چند است پس آنچه رشیدی نوشته که
که میان یک تا ده باشد صحیح نبود و نیز تصغیر آن که اندک است دلالت دارد که میان سه
و ده بود و اینکه اندک بر اکثر از ده اطلاق کنند از روی مجاز است زیراکه در نیوقت بمعنی کم است
مطلقاً و تحقیق آنست که چون جمع در عربی کم از سه نباشد بضع و نیف ایشان از سه تا نه و جمع فارسی
هرگاه تا دو باشد چند آنان از دو تا نه و حال اند نیز همین باشد - پس هر دو قول اول صحیح نباشد
(انتهی) مؤلف عرض کند که محقق همین قدر است که اند بمعنی چند است یعنی عدم تعین اعداد
احاد همچون چند بر ده - و چند بر صد - و چند بر هزار و مماثل آن پس اگر چند را با عشرات آریم
مقصود از آن تعداد از عشرات باشد که از دو تا نه بود چنانکه (ده و اند سال گذشت)
یعنی ده و چند سال گذشت که شامل است بر دوازده تا نوزده که تعین احاد نباشد و هم چنین است
استعمال این با آت و الوف هم همچون (صد و اند درهم) و (هزار و اند درهم) بمعنی چند درهم
بالای صد و هزار که مراد از چند - تعدادی است غیر معین از دو تا نه و این مخصوص نیست
برای شمار مجهول با عشرات یا مآة و الوف بلکه جا دارد که گوئیم (اند سال منقضی شد) یعنی چند سال
منقضی شد و آنچه بعض محققین اند را بمعنی چندان و چندین نوشته اند تسامح او شان است که بجالت

عدم وجود سند قیاس ہمین قدر اجازت می دہد کہ اندان و اندین را بمعنی چندان و
چندین استعمال توان کرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت - الحاصل ہمین قدر تحقق
است کہ اند بہ معنی چند باشد و اندک کہ می آید مصغر این و اند لغت فارسی است آنچہ
خان آرزو این را ماخوذ از اندین گفتہ بر عکس حقیقت رفتہ کہ اندین وضع شد از اند نہ
اند ماخوذ از اندین و ما صراحت کامل وضع مصدر بجایش کنیم (اردو) چند - بقول
آصفیہ - فارسی - کچھ - قلیل -

(۲) اند - بقول برہان و جامع موازی پانصد قرن کہ عبارت از پانزدہ ہزار سال باشد
خان آرزو در سراج گوید کہ این نہایت غریب است مؤلف عرض کند کہ طالب سند
استعمال باشیم - معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) پانسو قرن - یعنی پندرہ ہزار
سال کو فارسیون نے اند کہا ہے -

(۳) اند - بقول برہان نام درختی کہ آن را بعربی سوس خوانند و اصل السوس بیخ درخت
اند باشد - صاحب ناصری و سروری فرماید کہ این را ہہک ہم نام است - صاحب جامع گوید
کہ این گیاہ بلند است - خان آرزو در سراج نوشتہ کہ بدین معنی اندک است کہ بعربی سوس
نام دارد و بفارسی ہہک - صاحب برہان ذکر ہہک بہ ہمین معنی کردہ و در انجا اشارہ اند
نہ کردہ و صاحب محیط اند را ترک کرد و بر سوس فرماید کہ بشیرازی ہہک و اسمالادن و بیونانی
سوس بری است و باصفہانی فترو و بترکی شیرین بان و بہندی ملہٹی کا پیڑ اسم نباتی است
استعمال چوب آن سودہ ازالۂ بیاض خفیف نماید و گویند ضماد برگ تازہ آن جہت دفع بدبوئی بغل

و میان انگشتان پای مجرب و چوب آن را ابن ماسویہ و امین الدولہ گرم و خشک تر از سائر
اجزای آن دانستہ و با قوت جالیہ و قابضہ و محللہ گفتہ اند سیسارون عبارت ازان است
و آتش آن تند تر از چوبہای دیگر (الخ) (اردو) ملٹھی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث
اصل السوس۔ گھونچی کے درخت کی جڑ۔ بیخ ہہک۔ پس آند کا ترجمہ ملٹھی کا درخت ہے۔
(۴) اند۔ بقول برہان و ناصری و جامع سخن گفتن بہ شک و گمان کہ آیا چنانست یا چنین و
سخن گفتن از روی تعجب۔ صاحب ناصری برای این معنی سندی آوردہ (کمال اسمعیل ۵)
بکام فکر بہ پیمودہ ام جناب ترا ؛ بہ اند کام زپہنای آسمان بیش است ؛ صاحب سروری
بحوالہ شمس فخری فرماید کہ بہ معنی سخن گفتن۔ خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب
سند است مؤلف عرض کند کہ محققین نازک خیال تعریفی کنند کہ ابہام بران تفوق دارد
بخیال ما۔ اند مجازاً بہ معنی شک و گمان و تذبذب و تعجب و غیر تیقن متعلق بہ ہمان معنی اول
کہ گذشت و اسم مصدر آندیدن متعلق بہ ہمین است (اردو) شک۔ گمان۔
تعجب۔ غیر متیقن۔ مذکر۔
(۵) اند۔ بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی شکر و شکر گذاری۔ خان آرزو در سراج
از برای این معنی طالب سند است کہ آفد بفا بہ معنی شکر آمدہ نہ آند مؤلف ہم با خان آرزو
اتفاق دارد و معاصرین عجم ہم ازین معنی ساکت (اردو) شکر۔ مذکر۔ شکر گذاری۔ مؤنث
(۶) اند۔ بقول برہان بمعنی امید و امیدواری ہم ہست۔ و بقول سروری بحوالہ شمس فخری
امید داشتن۔ خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است مؤلف عرض کند کہ

اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم و مقصود شمس فخری غیر از امیدواری نباشد (اردو) امید - امیدواری - مؤنث -

(۷) اند - بتحقیق ما جمع است که کلمۂ رابط باشد تعظیماً برای واحد ہم مستعمل چنانکہ گفتہ اند و کردہ اند (اردو) ہیں - بقول صاحب آصفیہ ہے کی جمع و نیز کلمۂ تعظیم - اند و ہستند کا ترجمہ (۱۶۶)

اندا | بقول برہان و ناصری و جامع بروزن عمدا (۱) بمعنی گلابہ و کاہگل بربام و دیوار مالیدن و بقول صاحب رشیدی بمعنی اندایش - خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی کاہگل و گلابہ کہ بربام و دیوار اندایند و صراحت کند کہ این لفظ ماخوذ است از اندائیدن کہ بمعنی اندودن است و آن اعم است از گل مالیدن کہ بمعنی تطلیہ و طلا است در عربی و لہذا زر اندود و زر اندود خوانند مؤلف عرض کند کہ قول خان آرزو انیقدر صحیح است کہ اندا بمعنی کاہگل و گلابہ باشد مطلقاً ولیکن ماخوذ از اندائیدن نیست - بلکہ اسم مصدر اندائیدن است یعنی اندائیدن از ہمین اسم جامد وضع شد کہ تفصیلش بر اندائیدن می آید و آنچہ برای تعمیم معنی این مصدر مثال زر اندود و زر اندود پیش کردہ است نسبت این عرض می شود کہ ما را با تعمیم معنی بیان کردہ اش اتفاق است ولیکن تمثیل پیش کردہ اش صحیح نیست زیرا کہ آن متعلق بمصدر اندودن است و این بحث اندائیدن - و تمثیل حقیقی این از کلام ظہوری بمعنی دوم می آید کہ دران استعمال شکر اندا موجود است و آنچہ صاحب رشیدی اندا را بمعنی اندایش نوشتہ تسامح اوست کہ اندایش حاصل بالمصدر اندائیدن است بمعنی اندودگی و اندا اسم مصدر است و آنچہ محققین اول الذکر اندا بمعنی کاہگل مالیدن نوشتہ اند تسامح شان است و استعمال این بزیادت تحتانی در آخر اندای ہم آمدہ کہ بجای خودش ذکر کنیم (اردو)

کاہگل - دیکھو ارزہ -

(۲) اندا - بقول برہان و جامع و رشیدی و سراج بہ معنی کاہگل مالندہ - صاحبان ناصری و جہانگیری اندایش گر را باین معنی آوردہ اند کہ بجای خودش آید مؤلف عرض کند کہ محققین بالا از کلام کمال اسمعیل و سعدی شاید این معنی را پیدا کردہ اند (اسمعیل سہ) بخون دیدہ ہمی شد بسر عدوی تو خاک ٭ بدان ہوس کہ گلی سازد آفتاب اندای ٭ (سعدی سہ) درم بجور ستانان و زر بہ زینت دہ ٭ بنای خانہ کنانند و بام قصر اندای ٭ (ظہوری سہ) زہر غمی نشیت ظہوری بجام ٭ کام اگر شد شکر اندا چہ حظ ٭ ازین ہر سہ سند آفتاب اندای و بام قصر اندای و شکر اندا اسم فاعل و مفعول ترکیبی است کہ بہ ترکیب اسمی با امر معنی فاعلی و مفعولی پیدا شد و مجرد اندا بہ معنی فاعلی اصلا نیامدہ فتامل (اردو) کاہگل کرنے والا - گلاوہ کرنے والا

(۳) اندا - بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بمعنی غیبت و خبث و بدگوئی و سعایت و گزیری صاحب ناصری بذکر این گوید کہ غیبت در حق کسی نیز بمنزلہ اندودن و تغیر دادن و پنہان کردن اصل و فرع است (سعدی سہ) بسمع رضا مشنو اندای کس ٭ دگر گفتہ آید بغورش برس ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی غیبت مجاز معنی اول باشد کہ ہمچو کاہگل است یعنی چنانکہ اندایش گر بہ اندائیدن - صورت حقیقی دیوار و بام را مخفی کند ہمچنان غیبت کنندہ بہ خبث و بدگوئی میخواہد کہ محاسن کسی را بہ شکوہ و شکایت پنہان کند بمیدانیم کہ صاحب ناصری فرع را چہ ضرورت آوردہ و جادارد کہ فارسیان اندا را بدین معنی وضع کردہ باشند از لغت سنسکرت نند اکہ بقول صاحب ساطع بر وزن زندہ بمعنی نکوہش و سرزنش

است و در اردو بمعنی غیبت مستعمل صاحب آصفیہ بذیل لفظ غیبت ذکر نندا کردہ پس فارسیان نون اوّل را بقاعدۂ خود بدل کردند با الف ہمچون نغل و اَغل (اردو) غیبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ نندا۔ بدگوئی۔ بدی۔ پیچھے برائی۔

(۴) اندا۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بمعنی خوابی کہ صلحا و اتقیا بنیند و رویای صادقہ ہمان است۔ صاحب ناصری از رودگی سند آوردہ (ے) باندا نمودند وخشور را * بدیدہ آن سراپا ہمہ نور را * خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی مطلق خواب است و معنی رویای صالحہ از خصوصیت مقام ناشی شد و این نیز گویا از معنی اندائیدن ماخوذ است چراکہ خواب گویا چیزیست کہ بر بیداری اندودہ اند و آن را نہان کردہ مؤلف عرض کند کہ درست فرماید ولیکن تسامح او ست کہ این را از معنی اندائیدن پیدا کردہ بلکہ این مجاز است از معنی اوّل اندا فتامّل (اردو) خواب۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سپنا۔ وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ رویا۔

(۵) اندا۔ بقول صاحب رشیدی و سراج امر باندایش مؤلف گوید کہ چنین است بلکہ مخفف امر است از اندائیدن کہ می آید یعنی امر اندائیدن۔ اندای باشد و فارسیان بحذف تحتانی آخرہ کہ در حقیقت زائد است اندا ہم استعمال کنند و حقیقت زیادتی این را بر اندائیدن عرض کنیم۔ (اردو) گلابہ کر۔ کاہگل کر۔ اندائیدن کے تمام معنون کا امر۔

اندا چہ | بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بر وزن دریاچہ بلغت ژند و پاژند فکر و اندیشہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ دور نیست کہ اندیشہ در اصل انداچہ باشد کہ جیم را شین

بدل کرده والف را با ماله یا ساخته باشند پس برین قیاس باشد جمیع باب اندیشیدن (انتهی) مؤلف عرض کند که درست گوید که تبدیل شین معجمه با جیم فارسی آمده چنانکه کاچی و کاشی ولیکن هیچ نفهمیدیم که خان آرزو جمیع باب اندیشیدن را برین قیاس چطور گیرد حقیقت همین قدر است که اصل اندیشه انداچه بود بزبان ژند و پاژند و بزبان پهلوی اندیشه مستعمل شد بسبیل تبدیل و اماله و اندیشیدن که می آید وضع شد از اسم جامد اندیشه پس جمیع باب اندیشیدن را تعلق با اندیشه باشد نه انداچه - زیراکه انداچه حالا متروک است بزبان معاصرین عجم هم (اردو) اندیشه - بقول امیر فارسی - مذکر - فکر - خوف دیکھو اسکال -

انداختن بقول صاحب بحر بالفتح (۱) بمعنی قصد و میل کردن - کامل التصریف و مضارع این اندازد مؤلف گوید که بقول محققین فرس سماعی است و بتحقیق ما قیاسی که وضع شد از اسم جامد انداز که بمعنی آهنگ و قصد می آید فارسیان زای هوز را به خای معجمه بدل کردند و این قاعدهٔ تبدیل در افعال جاری می شود و صاحبان قواعد فارسی ذکر این کرده اند پس انداز - انداخ شد و علامت مصدر تن برو زیاده کرده مصدری ساختند که معنی حقیقی آن قصد و میل کردن است (اردو) قصد کرنا -

(۲) انداختن - بقول بحر بمعنی افگندن که مجاز معنی حقیقی است که بر نمبر (۱) گذشت - صاحب موارد هم ذکر این کرده همچون انداختن ناوک و تیر و سند این در ملحقات می آید (اردو) پھینکنا - ڈالنا -

(۳) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی گستردن چون انداختن فرش و این هم

مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی اول گذشت وسند این در ملحقات می آید صاحب بحر هم ذکر این کرده (اردو) بچھانا۔

(۴) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی عرض کردن ہمچون انداختن درودل صاحب بحر ہم ذکر این کرده وسند این در ملحقات می آید واین معنی ہم مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی اول گذشت (اردو) عرض کرنا۔

(۵) انداختن۔ بقول موارد بمعنی ترتیب دادن است چنانکه (انداختن جا) بمعنی ترتیب دادن جای۔ بخیال ما درست کردن وقرار دادن جای) بهتر است از ترتیب دادن پس انداختن را به معنی درست کردن وقرار دادن گیریم واین معنی ہم مجاز معنی حقیقی است که بر معنی اول ذکرش کرده ایم وسند این در ملحقات می آید (اردو) بنانا۔ قرار دینا۔

(۶) انداختن۔ بقول صاحب موارد به معنی ذلیل کردن چنانکه سعدی در گلستان گوید ؎ ہر که را بادشه بینداز د۔ کسش از خیلخانه ننوازد۔ مؤلف عرض کند که این مجاز معنی دوم است که گذشت (اردو) ذلیل کرنا۔

(۷) انداختن۔ بقول موارد بمعنی موقوف داشتن چیزی را بچیزی است ہمچون (انداختن بوقت دیگر و انداختن برکسی و انداختن به روز دیگر) سند اینهمه بجای خودش مذکور شود صاحب بحر و بهار اینهمه اندیل (انداختن چیزی را بچیزی) آورده اند که می آید مؤلف گوید که مقصود از منتقل ومتعلق کردن است بدیگری یا بوقت دیگر و اینهم مجاز معنی حقیقی است که بر نمبر (۱) گذشت (اردو) موقوف رکھنا۔ متعلق کرنا۔ ٹالنا۔

(۸) انداختن۔ بقول موارد بمعنی کردن ہمچون (انداختن پنجه باکسی) و (انداختن حیله) که سند این

در ملحقات مذکور شود مؤلف گوید کہ این ہم مجاز است بہ معنی حقیقی کہ بہ نمبر (۱) گذشت (اردو) گرنا۔

(۹) انداختن۔ بقول موارد بمعنی پختن ہمچون (انداختن کباب) وسند این در ملحقات می آید واین ہم مجاز معنی اوّل حقیقی است (اردو) بھوننا۔ پکانا۔

(۱۰) انداختن بقول صاحب موارد بمعنی پوشانیدن چنانکہ (انداختن انگشتری در انگشت) مؤلف گوید کہ تعریف موارد خلاف محاورہ عجم است۔ انگشتری در انگشت کردن آمدہ نہ پوشانیدن بخیال ما جا دارد کہ این را متعلق بہ معنی دوم یا ہشتم کنیم واین ہم مجاز معنی حقیقی است کہ بہ نمبر (۱) گذشت وسند این در ملحقات آید۔ (اردو) پہنانا۔

(۱۱) انداختن۔ بقول صاحب موارد بہ معنی بستن ہمچون (انداختن قفل بر زبان) کہ سند این در ملحقات می آید وبخیال مؤلف بلحاظ محاورۂ عجم این متعلق است بہ معنی ہشتم یعنی قفل کردن محاورہ شان است نہ قفل بستن۔ باقی حال این ہم مجاز است از معنی اوّل حقیقی (اردو) ڈالنا۔

(۱۲) انداختن۔ بقول موارد بمعنی ضائع کردن چنانکہ (انداختن زر) وسند این در ملحقات آید۔ مؤلف گوید کہ این مجاز معنی دوم است ومجاز مجاز باشد (اردو) ضائع کرنا۔

(۱۳) انداختن۔ بقول موارد بمعنی مغلوب کردن ہمچون (انداختن کسی) سند این در ملحقات آید۔ واین مجاز معنی دوم است یعنی مجاز مجاز (اردو) مغلوب کرنا۔ گرانا۔

(۱۴) انداختن۔ بقول صاحب موارد بہ معنی دور کردن است ہمچون (انداختن نقاب از رخ) وسند این در ملحقات آید۔ بخیال ما این مجاز معنی دوم باشد کہ مجاز مجاز است (اردو) دور کرنا۔ ہٹانا۔

(۱۵) انداختن - بقول موارد بہ معنی نہادن است چنانکہ (انداختن گوش بر گفتار) وسند این در ملحقات آید و بخیال ما اینہم متعلق است بہ معنی اوّل حقیقی (اردو) رکھنا -

(۱۶) انداختن - بقول موارد بہ معنی زدن ہمچون (انداختن خنجر و نشتر) سند این در ملحقات آید و بخیال ما اینہم متعلق است بہ معنی حقیقی اوّل (اردو) مارنا - لگانا -

(۱۷) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی فرمودن چنانکہ (انداختن صلح درمیان دو کس) سند این در ملحقات آید و مؤلف گوید کہ مجاز معنی اول حقیقی است مخفی مباد کہ ظاہرا فرمودن مراد کردن است و کردن بہ معنی ہشتم گذشت - و اگر (صلح فرمودن میان دو کس) گیریم معنی این درست نمی شود کہ این محل کنانیدن است پس بخیال ما معنی پیدا کردن و قائم کردن بہتر از فرمودن باشد فتامّل (اردو) کرانا - قائم کرنا -

(۱۸) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی برداشتن است - چنانکہ (انداختن غوغا) مؤلف گوید کہ سند این در ملحقات آید و این ہم مجاز است از معنی حقیقی اوّل و بخیال ما معنی برپا کردن بہتر است از برداشتن و جا دارد کہ این را متعلق کنیم بہ معنی ہفدہم ہم کہ گذشت - (اردو) برپا کرنا - قائم کرنا -

(۱۹) انداختن - بقول موارد بہ معنی مبتلا کردن چنانکہ (انداختن در اضطراب) مؤلف عرض کند کہ سند این در ملحقات آید و این متعلق بمعنی دوم و مجاز مجاز است (اردو) مبتلا کرنا -

(۲۰) انداختن - بہ تحقیق ما بمعنی جا دادن است چنانکہ (انداختن خرد در پندار) وسند این در ملحقات بر (انداختن چیزی) می آید و این مجاز معنی دوم باشد کہ مجاز مجاز است (اردو)

جگہ دینا۔

(۲۱) انداختن - بقول موارد بہ معنی کشیدن چنانکہ (انداختن نفس) و سند این در ملحقات آید بخیال ما این مجاز معنی حقیقی اول است (اردو) کھینچنا - لینا۔

(۲۲) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی ثابت کردن است چنانکہ (انداختن خطا برکسی) سند این در ملحقات آید بخیال ما متعلق است بہ معنی پانزدہم و من وجہ تعلق وارد با معنی دوم هم و ضرورت ندارکہ معنی ثابت کردن قائم کنیم - فتأمل (اردو) ثابت کرنا - ڈالنا - رکھنا

(۲۳) انداختن - بقول موارد بمعنی آوردن چنانکہ (انداختن حکایت درمیان) سند این در ملحقات آید و بخیال ما متعلق است بہ معنی دوم یعنی مجاز مجاز (اردو) لانا۔

(۲۴) انداختن - بقول موارد بہ معنی برسرکشیدن چنانکہ (انداختن چادر) سندی پیش نشد وحوالہ کرد بر نفایس اللغات و صاحب نفایس بر اوڑھنا فرماید کہ انداختن لحاف برسر آمدہ مؤلف عرض کند کہ این متعلق باشد بہ معنی ہشتم و مثال (انداختن چادر) کہ صاحب موارد ذکر کرد صحیح نیست بلکہ (لحاف یا چادر بر سر انداختن) است پس معنی انداختن درین سند کردن باشد و بس (اردو) اوڑھنا۔

(۲۵) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی گفتن چنانکہ (انداختن سخن) سند این در ملحقات آید و بخیال ما این مجاز معنی حقیقی اول است (اردو) کہنا - بات کرنا۔

(۲۶) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی بریدن ہمچون (انداختن سر) سند این در ملحقات آید و بخیال ما این متعلق است بہ معنی دوم و مجاز مجاز باشد (اردو) کاٹنا۔

(۲۷) انداختن - بقول صاحب انند به معنی ساختن - همچون (انداختن نقش) سند این در ملحقات آید و بخیال ما این تعلق دارد با معنی هشتم نیز (اردو) بنانا - تیار کرنا -

(۲۸) انداختن - بقول صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار به معنی سر کردن است که برای توپ و تفنگ مستعمل - فرماید که انداختند یعنی (توپ و بندوق سر کردند) باشد بخیال ما در مجرد انداختن معنی سر کردن و زدن توپ یا بندوق نیست طرز بیانش در غلط انداز ده جا دارد که این را متعلق به معنی شانزدهم کنیم ولیکن معاصرین عجم سر کردن توپ و تفنگ گویند و استعمال زدن کم کنند (اردو) سر کرنا - چلانا -

(۲۹) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی غلطاندن است - چنانکه انداختن در آب - یا انداختن در سینه یا انداختن به بستر - سند این در ملحقات می آید و بخیال ما اول متعلق است به معنی دوم - یعنی افگندن معنی غلطاندن از ان پیدا می شود بوجه آب در دوم و سوم معنی خوابانیدن (اردو) ڈالنا لتھ پتھ کرنا - غوطہ دینا - لٹانا - سلانا -

انداختن آتش بجان (مصدر اصطلاحی) متعلق به (آتش انداختن بچیزی) است که در ضمه گذشت به معنی دوم یعنی بی قرار کردن و انداختن درینجا متعلق به معنی دوم اوست که گذشت - (اردو) آگ لگانا - بے قرار کرنا -

انداختن آه باه مصدر اصطلاحی - این همان است که در ممدوده به (آه باه انداختن) گذشت و درینجا انداختن به معنی هشتم اوست (اردو) دیکھو آہ باہ انداختن -

انداختن افسر به هوا | مصدر اصطلاحی این همان است که بر (افسر به هوا انداختن) گذشت (اردو) دیکھو افسر به هوا انداختن -

(۱۰۹۲)

اندافتن انگشتری به انگشت استعمال بمعنی انگشتری در انگشت کردن است وصاحب موارد این را بذیل انداختن متعلق به معنی دهم ش کرده و بخیال ما متعلق به معنی هشتم است (نگارد انش نثر) انگشتری ملک را بدر آر و مین بازده تا در ساعت نیک در انگشت تو بیندازم" (اردو) انگوٹھی پہنانا۔

انداختن به چیزی وکسی استعمال۔موقوف داشتن چیزی برچیزی وبرکسی است واین متعلق است به معنی هفتم انداختن۔صاحب موارد دهد را انجا ذکر این کرده (ظهوری ؎) عجب گر از حضیض نامرادیها برون آید؛ ظهوری کار خود را گر بسعی اختر اندازد؛ (عرفی ؎) غرور عسرت و تقصیر شکر وصل این کرد؛ که کار ما بدعای سحرگهان انداخت؛ (اردو) ایک چیز کو دوسری پر موقوف او منحصر رکھنا۔

انداختن براه (مصدر اصطلاحی) آهنگ رفتن کردن متعلق بمعنی اول انداختن وصراحت این با (انداختن رفتن) می آید (اردو)۔

انداختن بربستر استعمال بمعنی خوابانیدن بربستر باشد متعلق به معنی بست و نهم انداختن۔وصاحب موارد ذکر این همه انجا کرده (حزین اصفهانی ؎) در آب دیده یاد سینهٔ پرورد اندازم؛ دل بیمار خود را بر کدامین بستر اندازم؛ (اردو) بستر پر لٹانا۔سلانا۔

انداختن بروز دیگر استعمال۔این متعلق است با (انداختن بچیزی) یعنی آن عام است واین خاص (مجرد ؎) بیا نزار قیامت گر در آید چو تو محبوبی؛ حساب روز محشر را بروز دیگر اندازد؛ صاحب موارد ذکر این بمعنی هفتم انداختن کرده (اردو) کسی دوسرے دن پر ٹالنا" جیسے آج کی بات کل پر ٹال دی"۔

انداختن بساط استعمال بمعنی گستردن بساط است و متعلق است به معنی سوم انداختن۔صاحب موارد ذکر این همه انجا کرده (حسین ثنائی ؎)

طبع جادو فنم بساط سخن ؛ باز بر طرز دیگر اندازد ؛
(اردو) فرش کرنا۔

انداختن بستر استعمال - مرادف انداختن بساط است که گذشت بمعنی گستردن بستر (ظهوری ؎) بستر بیماری انداختیم ؛ آتشی در استخوان تپ زدیم ؛ (اردو) دیکھو انداختن بساط۔

انداختن بوقت دیگر استعمال بمعنی موقوف داشتن به وقت دیگر است و این متعلق باشد بمصدر عام (انداختن به چیزی) که گذشت و تعلق دارد با معنی هفتم انداختن - صاحب موارد ذکر این همه را انجا کرده (صائب ؎)
دولت حسن تو وقت است شود پا برکاب ؛
کار ما را چه بوقت دگر انداخته ؛ (ظهوری ؎)
مجال گفتگو تنگست گو وحشی زبان درکش ؛ بہپیمان
به کین نصیحت را بوقت فرصت اندازد ؛ (اردو)
کسی دوسرے وقت پر ٹالنا۔ رکھنا ۔ صبح کے وعدہ کو شام پر ٹالدیا۔ اس بحث کو کل پر رکھو ؛

انداختن پرتو استعمال - بمعنی افگندن پرتو باشد - متعلق بمعنی دوم انداختن (ظهوری ؎) مبادا صد کدورت بر ضمیرش پرتو اندازد ؛
به بیتابی دلا ظاهر نسازی صورت حالی ؛
(اردو) پرتو ڈالنا

انداختن پنجه استعمال - بمعنی پنجه کردن است و متعلق بمعنی هشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این همه را انجا کرده (قدسی ؎)
هر چه خواهی کن که ما را با تو راه جنگ نیست ؛ پنجه
با زور آوران انداختن فرهنگ نیست ؛
(اردو) پنجہ کرنا۔

انداختن تهمت استعمال - بمعنی اتهام کردن و تهمت نهادن و متهم کردن است و متعلق بمعنی پانزدهم انداختن - صاحب موارد همه را انجا ذکر این کرده (حافظ شیرازی ؎)
خواب بیداران ببستی وانگه از نقش خیال ؛
تهمتی بر شب روان خیل خواب انداختی ؛

(اردو) تہمت جوڑنا۔ تہمت دھرنا۔ تہمت
لگانا۔ آصفیہ۔

انداختن جا | استعمال۔ بہ معنی ترتیب دادن
جا و قرار دادن جا باشد و متعلق بہ معنی پنجم انداختن
صاحب موارد ذکر این ہم اینجا کردہ (والہ ہروی ؏)
نی آنکہ ہمین کام و زبان وقف تو دارم ؛ در صدد
دل انداختہ ام بہر تو جائی ؛ (اردو) جگہ
بنانا۔ جگہ قائم کرنا۔

انداختن چیزی را بچیزی | استعمال۔
صاحب بحر و بہار گوید کہ بہ معنی موقوف داشتن
چیزی را بر چیزی باشد (صائب ؏) دو بدن
در قفا باشد میان راہ خفتن را ؛ بآغوش لحد
انداز خواب راحت خود را ؛ مؤلف گوید کہ
این مرادف (انداختن بہ چیزی و کسی) است
کہ گذشت و متعلق بہ معنی ہفتم انداختن (اردو)
دیکھو انداختن بہ چیزی و کسی۔

انداختن حکایت درمیان | استعمال۔
بمعنی آوردن حکایت بمیان باشد و متعلق بہ معنی
بیست و سوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این
ہمانجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؏) بنفشہ
طرہ مفتول خود گرہ می زد ؛ صبا حکایت زلف
تو درمیان انداخت ؛ (اردو) گفتگو کے درمیان
کسی حکایت کا بیان کرنا۔

انداختن حیلہ | استعمال۔ بہ معنی حیلہ کردن
و متعلق بہ معنی ہشتم انداختن است۔ صاحب موارد
ذکر این ہمانجا کردہ (نادم گیلانی ؏) گر ز پا افتادہ ام
زنہار دست از من مدار ؛ حیلہ در صیدم نیندازی کہ
بسمل گشتہ ام ؛ (اردو) حیلہ کرنا۔

انداختن خاک در کاری (مصدر اصطلاحی)
بہ معنی افگندن خاک و متعلق بہ معنی دوم انداختن
و کنایہ باشد از برہم کردن و خرابی و نقصان پیدا
کردن در کاری (انوری ؏) دشمنان خاک
درین کار ہمی اندازند ؛ ورنہ من پاکم ازین پاکتر از آب
زلال ؛ (اردو) کسی کام میں خرابی پیدا کرنا۔

انداختن خنجر | استعمال - بمعنی زدن خنجر است و این متعلق به معنی شانزدهم انداختن باشد و صاحب موارد ذکر این همه را انجا کرده (حزین اصفهانی ص) چندای بیوفا بسینهٔ من ؛ رشک اغیار خنجر اندازد ؛ (اردو) خنجر مارنا۔

انداختن خوان | استعمال - از قبیل انداختن بساط است که گذشت یعنی بمعنی گستردن خوان و سفره و متعلق به معنی سوم انداختن - صاحب موارد ذکر این همه را انجا کرده (ظهوری ص) لطف تو به مهمانی ارباب خرد ؛ انداخته خوان سخن از خوان خلیل ؛ (اردو) دسترخوان بچھانا۔

انداختن در آب | استعمال - به معنی فگندن در آب و غوطه دادن و آیزن کردن است متعلق به معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این به معنی بست و نهم کرده و سند این از کلام حزین اصفهانی بر (انداختن بستر) گذشت (اردو) پانی مین ڈالنا غوطه دینا - آیزن کرنا۔

انداختن در اضطراب | استعمال بمعنی مبتلا کردن در اضطراب و پریشانی باشد - و این متعلق است به معنی نوزدهم انداختن و صاحب موارد ذکر این همه را آنجا کرده (ملا نسبتی ص) هر کسی با شمع رخسارت بنوعی عشق داشت ؛ زین میان پروانه را در اضطراب انداختی ؛ (اردو) اضطراب مین مبتلا کرنا - مضطرب کرنا پریشان کرنا۔

انداختن در چیزی | استعمال - به معنی جا دادن در چیزی باشد متعلق بمعنی بستم انداختن (ظهوری ص) تمامی عمر شد صرف نیاز و عجز پندارم ؛ خرد را عشق نگذارد که در پندارم اندازد ؛ (اردو) جگه دینا

انداختن در درد دل | استعمال - بمعنی عرض کردن و ظاهر کردن درد دل باشد متعلق به معنی چهارم انداختن - صاحب موارد ذکر این همه را انجا کرده (آصفی ص) خواستم درد دل خود به خدا اندازم ؛ یادم آمد ستم او ز خدا ترسیدم (اردو)

(۱۷۸۱)

درد دل ظاہر کرنا۔

انداختن در سینہ | استعمال۔ بہ معنی جا دادن در سینہ و خوابانیدن در سینہ متعلق بہ معنی بستم انداختن باشد و جا دارد کہ متعلق بہ معنی بست و ہم کنیم۔ صاحب موارد ذکر این بہ معنی بست و ہم کردہ و سند این از کلام حزین اصفہانی بر (انداختن بہ بستر) گذشت (اردو) سینہ میں جگہ دینا۔ سلانا۔

انداختن در شراب | (مصدر اصطلاحی) بمعنی مبتلا کردن در شراب خواری است و متعلق بہ معنی نوزدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمانجا کردہ (حافظ شیرازی ؎) از فریب نرگس مخمورو چشم می پرست ؛ حافظ خلوت نشین را در شراب انداختی ؛ (اردو) شراب خوار بنانا۔

انداختن در گمان | استعمال بہ معنی مبتلای گمان کردن و در گمان افگندن است کہ متعلق باشد بہ معنی دوم و نوزدہم (عرفی ؎) بگفتمش زکجا داری این بشارت گفت ؛ زصد علامتم اقبال در گمان انداخت ؛ (اردو) گمان میں ڈالنا۔ گمان میں مبتلا کرنا۔

انداختن دست بہ چیزی و در چیزی | استعمال بمعنی قبضہ کردن است و متعلق بہ معنی دوم انداختن (عرفی ؎) جہان کہ سایہ نشین کلاہ دولت بود ؛ بجست و دست ربایندگی بر آن انداخت ؛ (ولہ ؎) من اندرین غم و این داستان در دافزای کہ ناگہان خردم دست در میان انداخت ؛ (اردو) ہاتھ ڈالنا۔ قبضہ کرنا۔

انداختن رفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر و بہار و وارستہ ہر سہ ذکر این کردہ اند با واو عطف میان ہر دو مصدر یعنی (انداختن و رفتن) فرمایند کہ بمعنی از کاری کہ در سر انجام آن باشند و دست بر داشتن و بکاری دیگر از آن رفتن (مخلص کاشی ؎) براہت از پی عرض نیاز انداختم رفتم ؛ تو بیرحمانہ رخش ناز بر من تاختی رفتی ؛ سند ہر سہ محققین ہمان شعر مخلص کاشی است کہ واو عطف ندارد و مؤلف

عرض کند که انداختن به راه هم بمعنی رفتن است اندرین صورت صرف تکرار واقع شود و مصدر (براه انداختن) رفتن اقرار یابد که بمعنی مطلق رفتن باشد و نیز در معنی پیدا کرده محققین بالاالفاظ (آسم از ان) تامل غور است که ضرورت ندارد تامل (اردو) پهینک کر چلا جانا کسی کام کو چهوڑ کر دوسرا کام کرنا - جانا -

انداختن رو (مصدر اصطلاحی) بمعنی رو کردن یعنی توجه کردن است متعلق به معنی هشتم انداختن و صاحب موارد مصدر انجا ذکر این کرده (مخلص کاشی ؎) بیتوانم صورت آیینه شد ٭ گر ببیند از خوبان رو بمن ٭ (اردو) توجه کرنا -

انداختن رو به چیزی استعمال - این معنی حقیقی خود متعلق باشد بامعنی دوم انداختن و کنایةً بمعنی گذشتن و سیر کردن بر ان چیز (عرفی ؎) هزار شکر هزاران هزار شکر که باز ٭ همای دولت وین رو بر آستان انداخت ٭ (اردو) گزرنا - راسته قائم کرنا -

انداختن زخم استعمال - بمعنی زدن زخم باشد و این متعلق به معنی شانزدهم انداختن است صاحب موارد ذکر این مصدر انجا کرده (نظامی ؎) بسی گرد بر گردش انداختند ٭ بسی زخم چون آتش انداختند ٭ از همین شعر (انداختن گرد) هم پیدا می شود که بجای خودش آید (اردو) زخم لگانا -

انداختن زر استعمال - به معنی ضائع کردن زر باشد - متعلق است به معنی دوازدهم انداختن صاحب موارد ذکر این مصدر انجا کرده (گلستان سعدی ؎) بفائده هر که عمر در باخت ٭ چیزی نخرید و زر بینداخت ٭ (اردو) روپیه پهینکدینا - ضائع کرنا -

انداختن سایه استعمال - از قبیل انداختن پرتو باشد که گذشت و این بمعنی انداختن ظل باشد متعلق به معنی دوم انداختن است صاحب موارد ذکر این مصدر انجا کرده (خواجه حافظ شیرازی

ے) ای که بر ما ز خط مشکین نقاب انداختی ؛ لطف کردی سایهٔ بر آفتاب انداختی ؛ از همین شعر مصدر (انداختن نقاب) پیدا می شود که بجای خودش می آید (اردو) سایہ ڈالنا۔ دیکھو صفحۂ

انداختن ستم | استعمال۔ بمعنی جور و جفا کردن است و این متعلق است بمعنی هشتم انداختن۔ سند این بر (انداختن شراب) از کلام صائب می آید (اردو) ستم ڈھانا۔ ظلم کرنا۔ جفا کرنا۔

انداختن سخن | استعمال۔ بمعنی گفتن باشد و متعلق بمعنی بست و پنجم انداختن۔ صاحب موارد همدر انجا ذکر این کرده (سلیم ے) گه نام گلی گیرم گه یاد گلستانی ؛ زینگونه در اندازم هر جا سخن رویت ؛ (اردو) کہنا۔ بات کرنا۔ ذکر کرنا۔

انداختن سر | استعمال۔ بمعنی بریدن سر و این متعلق است بمعنی بست و ششم انداختن۔ صاحب موارد همدر انجا ذکر این کرده (نظامی ے) سر تیغ بر گردن افراختش ؛ دران پای گفتن سر انداختش ؛ (اردو) سر کاٹنا۔ قتل کرنا۔

انداختن شراب | استعمال۔ بمعنی ساختن و کشیدن شراب و این متعلق است بمعنی بست و هفتم انداختن۔ صاحب موارد همدر انجا ذکر این کرده (صائب ے) گر نینداز دستم بر توبها ز خود کند ؛ در خزان هر کس که نتواند شراب انداختن ؛ (حکیم شفائی ے) بهوای باده نوشین لبت ؛ عقل کل صد جا شراب انداخته ؛ (یحیی کاشی ے) بدکن کز انتقام یک شراب انداختن ؛ میکشان صد بار افزون از شراب افتاده اند ؛ (اردو) شراب بنانا۔

انداختن صلح میان دو کس | استعمال۔ مصلح شدن باشد و این متعلق است بمعنی هفدهم انداختن۔ صاحب موارد همدر انجا ذکر این کرده (حزین اصفهانی ے) آن سلیمان شهامتی که بعدل ؛ صلح باز و کبوتر اندازد ؛ (اردو) صلح کرانا۔

(۱۷۶۱) **انداختن عنان** (مصدر۔ اصطلاحی) بمعنی افگندن عنان است متعلق بہ معنی دوم انداختن (۱) کنایہ باشد از عاجز شدن و (۲) گرم رفتار شدن کہ چون راکب عنان بنیدازد مرکب تند و تیز دویدن آغاز کند (عرفی ؒ) فلک کہ در سفر از رخش او جدا نشدی؛ ہمان بگردش مہو داد عنان انداخت؛ (ولہ ؒ) گفتم این گوش بآن نغمہ سزد گفت آری؛ اینک از پردہ عنان سوی تو می اندازد؛ (سنجر کاشی ؒ) چو صبح چند بہ گیسو عنان توان انداخت؛ گذر بہ تربت ما نیز میتوان انداخت؛ (اردو) (۱) عاجز آنا۔ عاجز ہونا (۲) باگ ہاتھ سے چھوڑنا۔ لگام کو ڈھیلا چھوڑنا۔ تیز جانا۔

انداختن غوغا استعمال۔ بمعنی برپا کردن شور و غوغا و این متعلق است بہ معنی ہجدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہم را انجا کردہ (حزین اصفہانی ؒ) عشوہ مہر لبم اگر شکند؛ شکوہ غوغای محشر اندازد؛ (اردو) شور برپا کرنا۔

(۱۷۶۲) **انداختن فتنہ** استعمال۔ بمعنی برپا کردن فتنہ و فساد باشد متعلق بہ معنی ہجدہم انداختن (عرفی ؒ) نشستہ بودم و دی در وثاق می گفتم؛ چہ فتنہ بود کہ ایام در جہان انداخت؛ (اردو) فتنہ برپا کرنا۔ فساد ڈالنا۔

انداختن فرش استعمال۔ مرادف انداختن بساط است و متعلق بہ معنی سوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہم را انجا کردہ (حسین ثنائی ؒ) باش تا حجلہ ساز دولت تو؛ بام را فرش ز اختر اندازد؛ (اردو) فرش کرنا۔ فرش بچھانا۔

انداختن قفل استعمال۔ بمعنی بستن قفل و مقفل کردن است متعلق بہ معنی دوم و یازدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این بر معنی یازدہم کردہ (کمال اسمعیل ؒ) عقل را ادراک صنعت دیدہ یا بر دوختہ؛ نطق را وصف تو قفلی بر زبان

اندا ختہ (اردو) قفل ڈالنا مقفل کرنا۔

اندا ختن کباب | استعمال بہ معنی پختن کباب باشد و متعلق بہ معنی نہم انداختن۔ صاحب موارد ہمدرانجا ذکر این کردہ (صائب ؎) اگرچہ عشق ندارد زمن فسردہ تری ؛ توان بسینہ گرم کباہا انداخت ؛ (اردو) کباب بہونا۔

اندا ختن کسی | استعمال بمعنی مغلوب کردن کسی را باشد متعلق بہ معنی سیزدہم انداختن۔ و من وجہ متعلق بہ معنی دوم۔ صاحب موارد ذکر این بر معنی سیزدہم کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؎) کوی خوبی بردی از خوبان عالم شاد باش ؛ جام کیخسرو طلب کافراسیاب انداختی ؛ (اردو) دے مارنا۔ مغلوب کرنا۔ گرانا۔

اندا ختن کلاہ بر آسمان | مصدر اصطلاحی بمعنی افگندن کلہ بر آسمان باشد متعلق بہ معنی دوم انداختن و کنایہ باشد از شادی کردن کہ اہل ولایت در حالت سرور و مسرت کلہ را از سر بلند کنند و این حرکت را نشان شادمانی انگارند۔ (انداختن کلاہ بر آسمان) گویند مرادف (افسر انداختن) (عرفی ؎) گرا غم بہمین آسمان کہ از شادی ؛ کلاہ را نتوانند بر آسمان انداخت ؛ (اردو) خوشی کی حالت مین ٹوپی اچہالنا۔ دیکہو افسر انداختن۔

اندا ختن گذر | استعمال۔ بمعنی گذر کردن و گذشتن و این متعلق است بہ معنی ہشتم انداختن صاحب موارد ہمدرانجا ذکر این کردہ (ظہوری ؎) بزیر سر نہد از موج بالین در دل دریا ؛ اگر خواہی گذر بر چشم جیحون یار اندازد ؛ (اردو) گذرنا۔ گزر کرنا۔

اندا ختن گرد | استعمال۔ بضم کاف فارسی بمعنی فرستادن پہلوان برای مقابلہ سنجیدن با۔ این مجاز معنی پنجم انداختن باشد۔ سند از کلام نظامی بر انداختن زخم) گذشت۔ (اردو) پہلوان کو مقابلہ کے لئے روانہ کرنا۔ چہوڑنا۔

(۱۲۶۴) (۱۲۶۵)

انداختن گوش برگفتا - استعمال - بہ معنی گوش نہادن برگفتار و متوجہ شنیدن متعلق بہ معنی پانزدہم انداختن - صاحب موارد ہمارا انجا ذکراین کردہ (ظہوری ؎) سخن بیہودہ در کام وزبان بریکدگر چیدم ؛ نشد روزی کہ روزی گوش برگفتارم اندازد ؛ (اردو) کان رکھنا -

انداختن لباس در بر - استعمال - بمعنی پوشانیدن لباس است و متعلق بہ معنی دہم انداختن (عرفی ؎) درین خجستہ زمان گر نشاط آمدنت ؛ قضا لباس طرب در بر زمانہ انداخت ؛ (اردو) لباس پہنانا -

انداختن می بایاغ - استعمال - بمعنی انگندن می بایاغ است وکنایہ از مست کردن متعلق بہ معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کردہ (حزین ؎) تیغ نازت می خمار شکن ؛ بوالہوس را ایاغ اندازد ؛ (اردو) شراب ساغر میں ڈالنا مست کرنا -

انداختن ناوک برنشان - استعمال - انگندن و زدن ناوک بر ہدف باشد و این عام است برای تیر و امثال آن و متعلق است بہ معنی دوم انداختن - صاحب موارد ہمدرانجا ذکراین کردہ (صائب ؎) کودک این بوم و بر را حاجت تعلیم نیست ؛ تا الف گفتست ناوک برنشان انداختہ ؛ (اردو) ناوک نشانہ پر مارنا - لگانا -

انداختن نشتر - استعمال - از قبیل انداختن خنجر است کہ گذشت بمعنی زدن نشتر متعلق بمعنی شانزدہم انداختن - صاحب موارد ذکراین ہمدرانجا کردہ (حزین اصفہانی ؎) جہان افسردہ شد ای عشق خون آشام اشارت کن ؛ کہ این دل مردگان را در رگ جان نشتر اندازد ؛ (اردو) نشتر چبونا - نشتر دینا - نشتر لگانا - نشتر مارنا (آصفیہ)

انداختن نظر - استعمال - بمعنی نظر کردن

است متعلق به معنی ہشتم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمہ۔ انجا کردہ (علی ترکمان سہ) نظر از دیدہ ہمان بہ کہ براہ اندازیم ؛ درر ہ شوق نگاہی بہ نگاہ اندازیم ؛ ازین سند مصدر (نگاہ بہ نگاہ انداختن) ہم پیداست کہ جای خودش می آید (اردو) نظر کرنا۔ دیکھنا۔

انداختن نفس (مصدر اصطلاحی) بمعنی دم زدن وکشیدن نفس است وکنایہ از چون وچرا کردن واین متعلق باشد بہ معنی بست ویکم انداختن۔ صاحب موارد ہمہ را انجا ذکر این کردہ (سلمان سہ) پیش خورشید ئی مرا کاریست وانگہ غیر صبح ؛ کیست کو در پیش خورشید تو انداز د نفس ؛ (اردو) دم مارنا۔

انداختن نقاب از رخ استعمال بمعنی دور کردن نقاب باشد متعلق با معنی چہارم صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی سہ) بادہ نوش از جام عالم بین کہ بر اورنگ جم ؛ شاہد مقصود را از رخ نقاب انداختی (اردو) نقاب اٹھانا۔ نقاب الٹنا۔

انداختن نقش استعمال بمعنی ساختن نقش متعلق بہ معنی بست ودہم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ وجا دارد کہ این را متعلق بہ معنی ہشتم کنیم (طالب آملی سہ) بیا کہ تا رسد این نامۂ سرشک آلود ؛ چہ نقشہا کہ بہ بال کبوتر اندازد ؛ (اردو) نقش کرنا نقش بنانا۔

انداختن نگاہ بہ نگاہ استعمال بمعنی پیاپی نگاہ کردن۔ واین متعلق است بمعنی ہشتم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ وسند این بر انداختن نظر از کلام علی ترکمان گذشت (اردو) پے در پے نظر کرنا۔ بار بار دیکھنا۔

انداخس | بقول صاحب ہفت بفتح اوّل وسکون نون ودال مہملہ بالف کشیدہ وفتح خای معجمہ وسکون سین مہملہ حکایت کنندہ وپشت پناہ را گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد زبان فارسی دانیم۔ معاصرین عجم بزبان ندارند بحث کامل این بر اندخس می آید (اردو) دیکھو اندخس۔

انداز | بقول جہانگیری وبرہان وناصری وجامع وسراج با اوّل مفتوح وثانی زدہ بروزن افسانہ۔ افسانہ وسرگذشت باشد (مولوی معنوی ؒ) لیک تلخ آید ترا گفتار من ٭ خواب می آرد ترا انداز من ٭ صاحب انند صراحت کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) افسانہ۔ مذکر۔ دیکھو افسانہ۔

انداز | بقول برہان وجہانگیری وجامع بروزن پرواز (۱) بمعنی قصد ومیل نمودن وبقول بہار وناصری وسروری ورشیدی و(خان آرزو در سراج) بمعنی قصد وآہنگ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد زبان فارسی است بمعنی آہنگ وارادہ وہمین است اسم مصدر انداختن کہ گذشت۔ ما ذکر این بر معنی اولش کردہ ایم۔ آنچہ صاحبان برہان وجہانگیری وجامع معنی مصدری نوشتہ اند اگر مقصود ازان حاصل بالمصدر ہم باشد غیر متعلق است با معنی اسم جامد وفرقی نازک است میان اسم مصدر وحاصل بالمصدر یعنی مطلق آہنگ وارادہ معنی اسم باشد وآہنگ سازی معنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) ارادہ۔ دیکھو آہنگ کے چوتھے معنی۔

(۲) انداز۔ بقول برہان وجہانگیری بمعنی حملہ کردن۔ وبقول سروری بمعنی حملہ۔ صاحب

جامع قصد و حمله کردن را مرادف یکدیگر قرار داده - اگر مقصود محققین از ین معنی مصدری هم حاصل بالمصدر باشد اندرین صورت معنی این قصد و حمله باشد و پس دخان آرزو بر معنی چهارم صراحت فرمایند کرده است که قصد و حمله در استعمال فرس یکی است اندرین صورت وجود این معنی هم در انداز باقی نمی ماند سوائی حال انداز بمعنی حمله کردن نیست و نباشد و نیز و معنی حمله یعنی حاصل بالمصدر در آن حالت تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود بحیث کامل این بر معنی چهارم کنیم (اردو) حمله کرنا

(۳) انداز - بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی مصدر رهم که انداختن باشد - مؤلف گوید که در ینجا هم محققین با نام دنشان تجاوز کرده و انداز قواعد فارسی که معنی مصدر را صلا در انداز نیست و اگر مقصود این است که انداز حاصل بالمصدر انداختن است جا دارد که ذکر این بضمن معنی اول کرده ایم و بهمه معانی انداختن که بجائیش گذشت این را حاصل بالمصدرش دانیم (اردو) انداختن کا حاصل بالمصدر مختلف معانی کے لحاظ سے -

(۴) انداز - بقول برهان امر باین معنی - یعنی قصد کن و میل نمای و بقول ناصری امر بانداختن و بقول سروری امر بافگندن و بقول رشیدی امر بانداختن - و بقول جامع امر - قصد و حمله کردن و انداختن - و بقول (خان آرزو در سراج) امر بانداختن هم او فرماید که آنچه برهان بمعنی قصد کن و حمله نما آورده محل نظر است زیرا که بدین معنی جامد است چنانکه گویند که فلان چیز را انداختم یعنی حمله کردم و وجه غلط آنست که لفظ قصد چنانکه در عربی به معنی آهنگ است فارسیان به معنی اراده جنگ وقتل استعمال کنند چنانکه گویند فلانی را قصد فلانی است

یعنی اراده کشتن وقتل ... وارده وازینجا بمعنی حمله فهمیده اند و آن خطاست بلکه به معنی آهنگ
است مطلقاً مؤلف عرض کند که خان آرزو آنچه انداز را بمعنی قصد کن و حمله نما امر حاضر
گرفته و به همین معنی امر گرفته در غلط افتاده زیرا که انداز بمعنی حمله نیست که ونیا مده و ما بمعنی قصد
صراحت این کرده ایم حقیقت نیست انداختن بمعنی مجازی زدن بجایش گذشت - چون انداختن
خنجر بمعنی زدن خنجر پس اگر حاصل بالمصدر این مصدر مرکب گیریم - انداز خنجر باشد و مجرد
انداز به معنی حمله نباشد - پس باید که انداز را امر انداختن به همه معانی آن گیریم که بجایش گذشت
و معانی مجازیش که برای معنی حقیقی گذشته است بترکیب باشد چنانکه در ملحقات انداختن
ذکرش کرده ایم (اردو) مصدر انداختن کا امر حاضر تمام معنون مین -

(۵) انداز - بقول برهان قصد کننده - و بقول سروری افگننده و بقول رشیدی بمعنی اندازنده
و بقول جامع اسم فاعل قصد حمله کردن و انداختن و بقول خان آرزو در سراج بمعنی اندازنده
(ظهوری ؎) رمیدنهای آهو چشم شیرانداز را نازم * که گرد آزادم از هستی نگاه الفت
افزایش * (صائب ؎) از قضا چشم سیاه تو بیادم آمد * قدر انداز نگاه تو بیادم آمد *
مؤلف عرض کند که این همان تسامح محققین نازک خیال است که ذکرش بر اکثر لغات کرده ایم
وحیف است که خان آرزو هم همزبان شان - ایشان می دانند که معنی فاعلی یا مفعولی در امر آن
وقت پیدا می شود که امر را با اسمی مرکب کنیم و اسم فاعل ومفعول ترکیبی نام همین مرکب است همچون
شیرانداز بمعنی اندازنده شیر و قدر انداز بمعنی نشانه باز ونمیشود که درین مرکب - مجرد انداز را بمعنی اندازنده
دانیم وتخصیص با معانی خاص هم درست نیست - بلکه انداز بهمه معانی انداختن بحالت ترکیب

افادۂ معنی فاعلی یا مفعولی کند و بس (اردو) بحالت ترکیب انداختن کا اسم فاعل ترکیبی۔

(۶) انداز۔ بقول برہان قیاس و اندازہ و مقیاس و مقدار چیزی را۔ صاحب ناصری فرماید که مقدار چیزی و اندازه و قیاس و مقیاس (فرخی ؎) جاودان شاد زیاد آن ملک کامروا۔ لشکرش بی عدد و مملکتش بی انداز۔ صاحب جہانگیری بر قیاس قانع و صاحب سروری بر مقدار و مقیاس و بقول صاحب رشیدی مرادف اندازه بمعنی مقدار۔ و بقول جامع قیاس و مقدار۔ خان آرزو در سراج فرماید که انداز بمعنی قیاس و تخمین است و لہذا مقیاس را اندازه گویند و ارشاد کند که صاحب رشیدی بمعنی مقدار گفته و انداز و اندازه را یکی گمان برده و آن خطاست مؤلف عرض کند که خان آرزو بر اصول رفته است و درست گوید که انداز بمعنی قیاس باشد و الحق این اسم جامد فارسی باشد و اندازه بزیادتی ہای نسبت بمعنی مقیاس پس آنچه فارسیان انداز و اندازه را بمعنی قیاس و مقیاس مرادف یکدیگر دانسته اند غور نکرده اند و با صراحت کامل حقیقت این بر اندازه بیان کنیم حکیم اسدی گوید (؎) تو ہستی زن و مرد من پس نخست۔ زمین باید انداز فرہنگ جست (اردو) انداز۔ بقول امیر قیاس اٹکل تخمینہ (فقرہ مراۃ العروس) بھلا انداز سے بتاؤ تو یہ کتنے کا مال ہے "

(۷) انداز۔ بقول بہار بمعنی برجستن و این مجاز باشد (غیاثای حلوائی ؎) گرچه دوری زدریش داشت لیکن بلی باز مرا۔ شوق افگند در آن کو بیک انداز مرا۔ خان آرزو در چراغ بسند ہمین شعر فرماید که بمعنی جستن و قصد مؤلف گوید که چرا نمی گوید که بمعنی جست حاصل بالمصدر

مجاز از معنی حقیقی (اردو) جست - بقول آصفیہ (مؤنث) چھلانگ - پھلانگ -

(۸) انداز - بہ تحقیق ما معنی طرز ہم آمدہ کہ مجاز است از معنی حقیقی آہنگ - چنانکہ ظہوری گوید (ﺻﻪ) انداز بزرگ ہمتان است ؛ ہر چیز خرا وست مختصر گیر ؛ (اردو) انداز - بقول امیر طرز - ڈھنگ - طور (قلق ﺻﻪ) ساکن شہر کا یہ تہا انداز ؛ داغ الفت تہا دل کا محرم راز ؛ (آتش ﺻﻪ) گرمی جوش محبت کا وہی انداز ہے ؛ داغ دل سے ربط ہے سوز جگر سے ساز ہے ؛

(۹) انداز - بقول ناصری بہ معنی قدر و مرتبہ - دیگر کسی از محققین فرس با او نیست و سندی پیش نشد محقق اصفہان از اہل زبان است (اردو) قدر و مرتبہ - مذکر -

انداز داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی (۱) آہنگ داشتن است متعلق بہ معنی اول انداز (ظہوری ﺻﻪ) گریہ را راہ بہ دیوم طلب در پیش است ؛ قطرہ بر داشتہ انداز دویدن دارد ؛ (ولہ ﺻﻪ) چند در کام و زبان نالہ نہم بر سرہم ؛ لب تنگ آمدہ انداز فغانی دارد ؛ و (۲) بمعنی طرز داشتن ہم باشد متعلق بہ معنی ہشتم انداز (ولہ ﺻﻪ) تیغ بیگانگی کشیدہ فراق ؛ ہمہ انداز آشنا دارد ؛ (اردو) (۱) قصد رکھنا - (۲) انداز اختیار کرنا -

انداز کردن استعمال - بہ معنی آہنگ و ارادہ کردن است متعلق بہ معنی اول انداز (ظہوری ﺻﻪ) بدو اول بخوری می دہد بال و پر خود را ؛ اگر پروانہ گاہی می کند انداز آغوشی ؛ (اردو) قصد کرنا - ارادہ کرنا -

اندازہ بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بروزن خمیازہ (۱) بمعنی پیمانہ

ہر چیز۔ صاحب ناصری صراحت کند کہ بہ معنی پیمودن زمین بہ پیمان یا چیز دیگر۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرین شاہ قاچار فرماید کہ معاصرین عجم ذرع را اندازہ گویند مؤلف عرض کند کہ نبیدانیم کہ محقق اصفہانی چطور بمعنی مصدری بہ تخصیص زمین و ریسمان نوشتہ ہرگاہ اندازہ بطور عام بمعنی پیمانہ ہر چیز است برای پیمایش زمین ہم استعمالش توان کرد و این مجاز باشد از معنی دوم کہ حقیقی است (اردو) پیمانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) مذکر۔ مشروبات یا مائعات کے ناپنے کا ظرف۔ جام شراب۔ وائن گلاس۔ ناپ۔ ناپنے کا آلہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جریب بھی اور درعہ یعنی گز بھی۔ اندازہ کا ترجمہ ہے امیر نے اندازہ کے چوتھے معنی پر لکھا ہے۔ ناپ۔ پیمانہ (فقرہ امیر) درزی کو اچکن اگر کھا کچھ دید و تو کمر کا اندازہ ہو جائے۔"

(۲) اندازہ۔ بقول برہان اندازہ گرفتن و قیاس کردن۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بمعنی قیاس است و اندازہ گرفتن بمعنی قیاس کردن و بقول صاحب جامع قیاس کردن مؤلف گوید کہ صاحبان برہان و جامع در غلط افتادہ اند و معنی بیان کردۂ جہانگیری درست است کہ محض قیاس باشد و صاحب ناصری کہ بہ معنی مقدار و مقیاس چیزی آوردہ متعلق بہ ہمین است۔ صاحب رشیدی انداز و اندازہ را یکجا نوشتہ فرماید کہ بہ معنی مقدار چیزی و خان آرزو در سراج براو اعتراض کند و گوید کہ ہر دو بدین معنی نباشد بلکہ انداز بمعنی قیاس و تخمین است و اندازہ بمعنی مقیاس مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ اندازہ وضع شد از انداز بزیادت ہای نسبت یعنی منسوب بہ قیاس و قیاس کردہ شدہ

نہ بمعنی مقیاس واگر مقیاس را بقول محققین درین معنی صحیح پنداریم از قبیل مقدار باشد که استعمالش ہم بہ معنی مفعولی است یعنی قیاس کردہ شدہ و تخمینہ و مقداری کہ در قیاس قائم شود یعنی کمیت ہرشی (سعدی ؎) باندازہ بود باید نمود ؛ خجالت نبرد آنکہ ننمود وبود ؛ (بابا فغانی ؎) طرح این مجلس برون ز اندازۂ وہم است و عقل ؛ آفرین بر دست استادکین اندازہ بست ؛ (انوری ؎) بہ نعت ہر کہ سخن راندم فزون آمد ؛ بہم مدیح ز اندازہ ہم طمع ز عطا ؛ (ولہ ؎) جاہش نہ باندازۂ بالا و نشیب است ؛ جودش نہ بمعیار قلیل است و کثیر است ؛ (عرفی ؎) حد حسن تو با دراک نشاید دانست ؛ این سخن نیز نہ اندازہ ادراک من است ؛ بہ خیال ما ہمین است معنی حقیقی اندازۂ و دیگر معانی مجاز این (اردو) اندازہ ۔ بقول امیر قیاس الکل ۔ تخمینہ ۔ (فقرہ امیر) تمہارے اندازے مین یہ کپڑا کے گز ہوگا ۔ بے دیکھے ہوے قیمت کا اندازہ نہین ہوسکتا ؛

(۳) اندازہ ۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع بمعنی قوت و قدرت و بقول ناصری قدر و مرتبہ (نظامی ؎) پژوہندہ را یاوہ شد زان کلید ؛ کز اندازۂ خویشتن در تو دید ؛ بہار گوید کہ در مقامی کہ اقتضای معنی جرات و یارا کند استعمال این کنند چنانکہ گویند فلانی اندازہ این کار ندارد " " یا اندازۂ او نیست " (ظہوری ؎) سالہا عامل دیوان خموشی بودم ؛ ہیچکس را بمن اندازۂ تقریر نبود ؛ قدرتی ہجر تو در کشتن من بہ بکار ؛ کہ شفاعت گری اندازۂ تقدیر نبود ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی یارا و جرات استعمال کنند

چنانکہ گویند "فلانی اندازہ ندارد" مؤلف عرض کند کہ اینہم مجاز معنی حقیقی دوم است کہ گذشت (ظہوری ؎) وصل اندازہ ما نیست ظہوری می سوزد ؛ شعلہ کی تنگ بہم آغوشی خس بتابد ؛ (ولہ ؎) اندازہ کہ باشد پا درطلب نہادن ؛ ندہد اگر نشانش تن ذرہ سراغ مردم ؛ (اردو) قوت۔ قدرت۔ قدر مؤنث۔ مرتبہ۔ مذکر۔

(۴) اندازہ۔ بقول بہار بمعنی نمونہ۔ فرماید کہ مجاز است مؤلف گوید کہ حیف است کہ سندی پیش نکرد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این معنی نکرد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند اگر از کلام نظامی کہ بر (اندازہ انگیختن) می آید سند این گیریم جا دارد (اردو) نمونہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ وہ چیز جو دکہانے کے واسطے آئے۔ انموذج۔

(۵) اندازہ۔ بقول بہار بہ معنی نشانہ۔ فرماید کہ مجاز است۔ مؤلف گوید کہ حیف است سندی پیش نشد۔ دیگر محققین ازین معنی ساکت اند طالب سند باشیم (اردو) نشانہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ ہدف۔ وہ علامت جو خاک تودہ پر تیر مارنے کیواسطے بنا دیں۔ چاند ماری۔ گولی یا تیر مارنے کی جگہ۔

(۶) اندازہ۔ بقول خان آرزو در سراج بمعنی قصد و آہنگ ہم آمدہ۔ دیگر کسی ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد۔ اگر سند استعمال بدست آید مزید علیہ اندازد انیم بزیادت ہای ہوز (اردو) دیکھو اندازے کے پہلے معنی۔

(۷) اندازہ۔ بتحقیق ما بہ معنی اعتدال مستعمل چنانکہ معاصرین عجم گویند "در ہر کار اندازہ نگہدار" (اردو) اندازہ۔ بقول امیر بہ معنی حد اعتدال جیسے (فقرہ) اندازے سے زیادہ بوجھ ہوگا

(۵۰۴)

توکشتی ڈوب جائیگی۔

(۸) اندازه بمعنی شمار هم آمده صاحب ناصری فرماید که اندازه گیر بمعنی شمارنده که در زبان تازی بمهندس مشهور است و علم حساب که هندسه گویند مبدّل و معرب اندازه باشد ظهوری (۵) برگرفتن پرده زان رخسار حدّ با دنیست بنگاه گاهی صرصر آه مرا اندازه باد پیچیال ما اصطلاحی است در سیاق عجم هم که فارسیان رقمی را گویند که قائم شود بدون شرکت جزو حقیقی و آنچه بشرکت جزو حقیقی قائم شود آن را باصطلاح سیاق عجم تخمینه نام است مثلاً اگر محاصل سال آینده یا مخارج آنرا صرف برقیاس و توقّع هفصد درم قائم کنیم این اندازه باشد واگر همین رقم را برقیاس مقدار معیّن سال گذشته یا جزو آن قائم کنیم این تخمینه باشد چنانکه صراحت آن در نقشهٔ ذیل کرده ایم۔

(الف) مداخل سنه ۱۳۲۰ف

ابواب	حاصل حقیقی ششماهی اول	اندازهٔ ششماهی دوم	جمع
۱	۲	۳	۴
زراعت	صا	کما	الـا

(ب) مخارج سنه ۱۳۲۰ف

ابواب	مخارج حقیقی ششماهی اول	اندازهٔ ششماهی دوم	جمع
۱	۲	۳	۴
خرچ عمال انتظامی	ماصه	ما	سماصه

این تخمینهٔ مداخل و مخارج سنه ۱۳۲۰ فصلی است که بر (الف) و (ب) بیان کرده ایم که شامل است بر حقیقی ششماهی اول و اندازهٔ ششماهی دوم و مجموعهٔ آن که در خانهٔ چهارم مذکور شد تخمینه نام دارد پس اگر برای موازنهٔ مداخل و مخارج سنه ۱۳۲۰ فصلی رقمی معیّن مجرد برقیاس قائم کنیم

دکار را از حقیقی شہنشاہ اول و اندازہ شہنشاہ دوم گیریم آن رقم قیاسی را اندازہ نام باشد (اردو) شمار - بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - گنتی - اندازہ - حساب (داغ) شمار اپنی خطاؤن کا بتادون تو تمہین شاید حساب آئے نہ آئے (فقرۂ مؤلف) اب تو اس محفل مین ہمارا بھی شمار ہونے لگا - یعنی ہم بھی اہل مجلس مین سمجھے جانے لگے - فن سیاق مین اندازہ اوس مشخصہ رقم کا نام ہے جو سال آئندہ کے مداخل یا مخارج کے لئے الٹکل پر قائم کی جائے جس مین حقیقی کا دخل نہ ہو -

اندازہ آمدن استعمال - بقول معاصرین عجم بمعنی درست و موافق قیاس آمدن و موافق مقصد بودن صاحب لنگران گوید "عیب ندارد قدری گشاد و بلند بدوزند اگر اندازہ نیاید اینجا درست می کنند" و این متعلق است بامعنی دوم اندازہ (اردو) برابر ہونا - درست ہونا - موافق قیاس ہونا -

اندازہ انگیختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قائم کردن نمونہ باشد و متعلق بہ معنی چہارم اندازہ (نظامی گنجوی) بدان چار گوشہ خط اطلسی ۰ برانگیخت اندازۂ ہندسی ۰ مخفی مبادکہ چار گوشہ کنایۂ تخت و تابوت راگویند - مقصود آنست کہ خط اطلسی از ہر چہار گوشہ یعنی تخت نرد حساب یا عرض و طول را ظاہر می کرد یعنی عرض و طول آن قطعۂ حساب درست بود و جا دارد کہ این را تعلق بمعنی دوم گیریم اندرین صورت معنی این ظاہر کردن اندازہ باشد (اردو) نمونہ دکھلانا اندازہ ظاہر کرنا -

اندازۂ او نیست مقولۂ فارسیان چون یار رای کاری در کسی نہ بیند این مقولہ سجی اوزنند مقصود آنست کہ این کار و قدرت

او نباشد - صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب
بذیل دستور اول و صاحب شمس ہم ذکر این کردہ
و این متعلق ست بہ معنی سوم اندازہ (اردو)
اسکے اختیار مین نہین ہے - اسکی طاقت سے باہر ہے

اندازہ برداشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی قیاس کردن است و این
متعلق بہ معنی دوم اندازہ باشد (ظہوری ترشیزی
سہ) چہ از دیجوری شبہای ہجران حال می پرسی
توان اندازہ برداشت از روز سیاہ من ؛
(اردو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا -

اندازہ بستن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی اندازہ کردن و قیاسی قائم
کردن است سند این از کلام فغانی بر معنی دوم
اندازہ گذشت (اردو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا

اندازہ بودن | استعمال - بمعنی طاقت و
قدرت بودن است متعلق بہ معنی سوم اندازہ
سند این از کلام ظہوری بر معنی سوم گذشت (اردو)
طاقت اور قدرت ہونا - رہنا -

اندازہ دادن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی اندازہ کردن است متعلق
بہ معنی دوم اندازہ (طغرای مشہدی سہ)
کسی کز ورق دادہ اندازہ اش ؛ بتار نگہ بستہ
شیرازہ اش ؛ (اردو) اندازہ کرنا -

اندازہ داشتن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی دانستن کمیت و
متعلق بہ معنی دوم اندازہ باشد (خسرو سہ)
چون قلم اندازۂ علمش نداشت ؛ علم بدل کرد
و قلم را گذاشت ؛ (اردو) مقدار سے واقف ہونا

اندازہ گرفتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بہ معنی مجازی مقابلہ کردن است
و این متعلق باشد با معنی دوم کہ معنی حقیقی اندازہ
گرفتن - قیاس کردن است نظامی گنجوی سہ)
چو اندازہ زخشم خویش گیرد ؛ بر آہوی صد آہو
بیش گیرد ؛ (اردو) اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -

اندازهٔ هندسی | اصطلاح - بقول صاحب کنز و آصف و مؤید بمعنی طول و عرض و معنی لفظی این قیاس حسابی سند این بر اندازه انگیختن گذشت (اردو) عرض و طول - مذکر۔

اندازه یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی کمیت معلوم کردن است (خان آرزو سه) تماشای روی کار از پشت می گردد عیان لیکن نتوان از ریش زاهد یافتن اندازهٔ فش را ؎ (اردو) اندازه معلوم کرنا۔

انداس | بقول صاحب ضمیمهٔ برهان ترجمهٔ قیاس است دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و بخیال ما این مبدل اندازه باشد به معنی ششمش که گذشت - زای هوز به سین مهمله بدل شد همچون آیاز و آیاس و هرمز و هرمس دیگر هیچ (اردو) دیکھو اندازہ کے چھٹے معنی۔

انداش گر | استعمال - بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و شمس و مؤید مخفف انداشگر (که می آید) که کاهگل و گلابه بر دیوار و بام مالنده باشد و حقیقت این بر اندایش گر بیان می شود (اردو) گلابه اور کاهگل کرنے والا - مذکر۔

اندام | بقول برهان و ناصری و سروری و جامع بر وزن انجام (۱) معروفست که بدن و عضو آدمی باشد (سعدی سه) اندام تو چون حریر چین است ؎ دیگر چه کنی قبای اطلس ؎ خان آرزو در سراج گوید که به معنی عضو ظاهری آدمی و فرماید که اگرچه اعضای او بسیار است ولیکن هفت اندام شهرت دارد و مجازاً تمام بدن آدمی را نیز گویند چنانکه توسی تصریح نموده بهار باتفاق خان آرزو گوید که سینه داخل همین اعضاست و تفصیل آن در هفت عضو باید و بمجاز تمام بدن بلکه مطلق جسم را گویند - لهذا - اندام آفتاب و اندام کوه و اندام گل

هم آمده (خواجه جمال الدین سلمان ؎) آن کز نهیب خنجرش اندام آفتاب * پیوسته
می جهد چو دل برق و زمین * (وله ؎) عکس تیغ تو اگر کوه به بیند بر عکس * کوه را لرزه افتد
هم فتد بر اندام (میر خسرو ؎) خشک شد اندام گل از رنج باد * باد در اندام کسی را مباد
و صراحت فرماید که به معنی قامت هم استعمال یافته (صائب ؎) نیست هر چند از لباس
گل جدائی رنگ را * جامهٔ گلرنگ بر اندام او زیبنده است * و فرماید که به معنی سینه ـ حریف
زخم آزمای ـ زیبا ـ سیم رنگ ـ لطیف ـ نازک ـ یاسمین از صفات و تشبیهات اوست
مؤلف عرض کند که بخیال ما اصل این همان انداست که بمعنی گلابه و کاهگل گذشت
فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش اندام کردند بمعنی گلابهٔ مخصوص همچون نهم و دهم
و برای بدن انسان استعمال ساختند که هیئت مجموعی بدن هم دیواری را ماند که نشیب و فراز و ناهمواری
از گلابه و کاهگل درست کرده باشند و آنچه عضو را گفته اند همچون هفت اندام و اندام نهانی بر سبیل
مجاز است که عضو جزو بدن است و هر قدر اسناد که بالا گذشت همه مفید و مؤید خیال ماست و آنچه
بعض محققین بمعنی قامت هم نوشته اند آنهم مجاز است و سند بهار از کلام صائب که برای قامت
بالا مذکور شد در آن هم معنی بدن و جسم زیبا تر است و جا دارد که ماخذ این ندامی باشد که بقول صاحب
منتخب در عربی زبان جمع ندیم است به معنی همنشینان ـ فارسیان تحتانی آخره را حذف کرده الف
وصلی در اولش زیاده کردند اندام شد بمعنی حقیقی این همنشینان و کنایه از جمیع اعضا که هم نشین اند
و مراد از مجموعه آن بدن و جسم است و جا دارد که ماخذ این هنام باشد که بقول برهان بلغت زند
و پازند اندام را گویند ـ های هوز بدل شد به الف همچون اپیون و هپیون و دال مهمله زائد

بعد نون آوردند کہ زیادت دال در اکثر الفاظ یافتہ می شود ہمچون پیرہن و پیراہن صاحب
کنز کہ محقق ترکی زبان است بر اندام گوید کہ لغت فارسی است و در عربی زبان تعریف کنند
کہ ترجمہ این قد و قوام و ہندام و فرماید کہ مہندم بہ معنی شکیل ازہمین ہندام است
صاحب محیط المحیط فرماید کہ ہندمہ مصدر نیست و در عربی بمعنی راست کردن و اصلاح کردن
پس مہندم بمعنی راست کردہ شدہ و اصلاح کردہ شدہ باشد و ہندام معرب است از
اندام فارسی (انتہی) فارسیان بر سبیل مجاز اندام را کہ واحد است بہ معنی جمع یعنی اعضا ہم
استعمال کردہ اند و سند این بر اندام داشتن می آید (اردو) اندام - بقول امیر (فارسی)
مذکر - بدن (آتش ؎) رنگ طلائی رکھتا ہے اندام یار کا ؛ موی کمر کو رتبہ ہے سونے کے
تار کا ؛ (وزیر ؎) بے سبب شمع کا اک گل نہیں اندام سفید ؛ ہوگئی دیکھ یہ ساعد گلفام سفید ؛
(۲) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری ہر کاری کہ آراستہ و بنظام و با صول بود
و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی نظام - صاحب سروری فرماید کہ نظام و آراستگی
عضو ہم - خان آرزو در سراج بذکر معنی بیان کردۂ برہان گوید کہ خطاست و فرماید کہ
انچہ در رسالہ اسدی واقع شدہ کہ "اندام کار بنظام باشد" عبارت اندام کا بی اضافت
نیست - بلکہ باضافت است و بنظام باشد - خبر اندام کار - است و ظاہر اہمین عبارت
موجب غلط صاحب برہان است مؤلف عرض کند کہ معنی اندام مجازاً نظام باشد و بس
(اندام گرفتن کار) کہ در ملحقات این می آید از ہمین معنی است و این متعلق است بہ معنی
اول کہ بدن منتظم است از ینجاست کہ مجازاً بہ معنی نظام مستعمل شد (خواجہ حافظ شیرازی

ہرچہ ہست از قامت ناساز و بی اندام ماست ؎ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست ؎

(اردو) نظام ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ ترتیب ۔ انتظام ۔ آراستگی ۔

(۳) اندام ۔ بقول برہان وجامع معنی زیبا و زیبائی و بقول جہانگیری آراستگی ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این معنی معنی مجاز است و فرماید کہ از کلام بعض متاخرین چنان ظاہر میشود کہ بہ معنی موزنیت باشد ۔ بہار گوید کہ بہ معنی خوبی و زیبائی مجاز است و بہ معنی تقطیع و موزونیت ماخوذ ازین (صائب ؎) قمریان پاس غلط کردۂ خود می دارند ؎ ورنہ یک سرو درین باغ باندام تو نیست ؎ بعض اہل تحقیق اندام را در مصرع ثانی معنی زیبائی گرفتہ اند و بخیال ما بہ معنی قد و قامت ہم کہ متعلق باشد بہ معنی اوّل و رای ما اینست کہ معنی زیبائی ہم تعلق دارد بانتظام کہ بہ معنی دوم گذشت و سند این بر اندام گرفتن قدمی آید (اردو) زیبائی ۔ مؤنث زیبا ۔ بقول آصفیہ زیب دینے والا ۔ بھلا ۔ خوشنما ۔ آراستہ ۔ موزون ۔

(۴) اندام ۔ بقول برہان وجہانگیری و سروری وجامع و بہار و (خان آرزو در سراج) معنی ادب و آداب و بقول ناصری بہ معنی ادب (جمال الدین عبدالرزاق ؎) ہر کہ نہ باندام کند بندگی تو ؎ آرند بدان سر سہ طلاقی لشش اندام ؎ و این ہم مجاز است از معنی دوم کہ مجاز مجاز باشد (اردو) ادب ۔ بقول امیر (عربی) مذکر ۔ ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا ۔ تہذیب ۔ شائستگی (ظفر ؎) ہر محفل ہر اک کو بگینہ دشنام دیتے ہین ؎ ادب اچھا سکھایا اے ظفر اُن کو ادیبون نے ؎ (سحر ؎) خاطر عشق ہے اب خاطر احباب کہان ؎ جوش وحشت مین کسی کا ادب آداب کہان ؎

(۵) اندام ـ بقول برہان وناصری وسروری وجامع (و) خان آرزو و سراج) بمعنی قاعده و روش ـ صاحب جہانگیری بر روش قانع واین را داخل معنی چہارم پندارد ـ وبقول بہار بمعنی وضع واسلوب وبخیال ما داخل معنی دوم که نظام است (اردو) قاعده ـ مذکر ـ روش مؤنث ـ

(۶) اندام ـ بقول برہان وناصری وسروری وجامع بمعنی فضای خانه ـ خان آرزو و سراج فرماید که این معنی غلط است بلکه ہمان وضع خوش و اسلوب خوش خانه باشد مؤلف عرض کند که اگر بر اندا که به معنی گلابه وکاہگل گذشت ـ زیادت میم تخصیص گیریم به معنی گلابهٔ خاص باشد و مجازاً به معنی خوش اسلوبی خانه توان گرفت ـ طالب سند استعمال باشیم (اردو) گهر کی خوش وضعی اور خوش اسلوبی ـ مؤنث ـ

(۷) اندام ـ بقول ناصری ـ به معنی بے نظام ونامناسب ـ بخیال ما محقق زباندان تسامح کرده است سندی می خواہیم ـ معاصرین عجم ہم با ما ہمزبانند (اردو) غیر مرتب ـ بے انتظام ـ

اندام آوردن استعمال ـ به معنی نظام دادن وباقاعده کردن (حکیم سوزنی ـ ۵) مارد ایام ترا مثل وعدیل اندر شرع ٭ که حسام شده را باز نیارد اندام ٭ صاحب جہانگیری این را سند معنی دوم اندام قرار داده (اردو) باقاعده کرنا ـ انتظام کرنا ـ مہذب بنانا ـ درست کرنا ـ

اندام اندام اصطلاح ـ به معنی ہمه تن و سرتاپا باشد ـ این معنی پیدا شد از تکرار لفظ اندام (حکیم سوزنی ـ ۵) چون سخن در نظر از لطف تو اندام گرفت ٭ بعدم باز رود خصم تو اندام اندام ٭ (اردو) سرتاپا ـ سر سے پاؤن تک ـ

اندام بپیچیدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی آماده ومستعد شدن باشد و متعلق به معنی دوم اندام که آمادگی ہم مستلزم نظام است

(نظامی گنجوی ــه) چو در زور پیچیدی اندام را؛ گره بر زدی گوش ضرغام را؛ (اردو) آمادہ اور مستعد ہونا۔

اندام دادن استعمال - بقول صاحب بحر (۱) بمعنی خوش اسلوب و خوش ترکیب ساختن و (۲) ادب کردن و (۳) قاعده و روش آموختن و بقول صاحب تحقیق (۴) به معنی هشیار ساختن هم - بهار و وارسته به معنی اول قانع - (صائب ــه) می دهد از سادگی اندام آتش را بچوب؛ آنکه می خواهد بچوب گل کند عاقل مرا؛ (وله ــه) ز الزام پیاپی مدعی ملزم نمی گردد؛ اگر صد سال اندامش دهی آدم نمی گردد؛ (وله ــه) آتش سوزنده را نتوان بچوب اندام داد؛ چوب گل دیوانگان را می کند دیوانه تر؛ (ناظم هروی ــه) خراش سر و را اندام می داد؛ لبش با تو لبهای گوهر بار می بارد؛ (صائب ــه) ره باریک را دشنام می داد؛ (صائب ــه) ره باریک صائب می دهد اندام رهرو را؛ سخن سنجیده زن لبهای گوهر بار می بارد؛ مؤلف گوید که معنی اول متعلق است به معنی دوم اندام و معنی دوم متعلق به معنی چهارمش و معنی سوم و چهارم مجاز معنی پنجم آن (اردو) (۱) خوش اسلوب کرنا (۲) ادب کرنا - (۳) قاعده سکھانا (۴) ہشیار کرنا -

اندام داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی اعضا داشتن است (کلیم همدانی ــه) نی تاب کمر دارد نی کوه سرینی؛ شمع است و همین قامتی اندام ندارد؛ (اردو) اعضا رکھنا - مرکّب به اعضا ہونا -

اندام دزدیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی جسم بخود کشیدن است که چون دست اغیار بر جسم زن مس کند از شرم و حیا این عمل بوقوع آید و این متعلق به معنی اول اندام باشد (خسرو ــه) گر برم در بر شان دست بدزدند اندام؛ سیم دزدی عجبی نیست ز سیم اندامان؛ (اردو)

بدن چرانا۔ بقول آصفیہ۔ شرم سے سکڑنا۔
بدن سمیٹنا۔ اپنے جسم کو چھپانا۔ بچانا (معروف
سے) متاع دل کو جو وہ سیمتن چراتا ہے ؏
لوٹتا ہوں تو کیا کیا بدن چراتا ہے ؏

اندام ریختن (مصدر اصطلاحی) جناب
آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی ریختن جسم است
و کنایہ باشد از جدا کردن جان از بدن و در
عالم بیخودی انداختن۔ زلالی خوانساری (سے)
ہوای رقص شان اندام می ریخت ؏ چو برگ
گل کہ از باد ام می ریخت ؏ (اردو) جسم سے
جان جدا کرنا۔ بے خود کرنا۔

(۱۷۷۰) **اندام گرفتن سخن** مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی بر اندام گرفتن قانع و بہ تحقیق ما
اندام گرفتن سخن بہ معنی موجّہ قرار یافتن و وقعت
پیدا کردن سخن است و این متعلق باشد بہ معنی
دوم یا سوم اندام و سند این از کلام حکیم سوزنی
(بر اندام اندام) گذشت (اردو) بات موجّہ
قرار پانا۔ وقیع ہونا۔

(۱۷۷۱) **اندام گرفتن قد** (مصدر اصطلاحی) بمعنی
زیبائی گرفتن قد باشد۔ و این متعلق باشد بہ معنی
سوم اندام (صائب سے) لب لعل تو زخون
دل من کام گرفت ؏ سرو قدّ تو در آغوش من
اندام گرفت ؏ (اردو) قد کا زیبا ہونا۔ خوشنما
ہونا۔ موزون ہونا۔

(۱۷۷۲) **اندام گرفتن کار** مصدر اصطلاحی بمعنی
رونق یافتن و نظام گرفتن و درست شدن کار
باشد متعلق بہ معنی دوم اندام (امیر معزی سے)
بی وصل تو دل در برم آرام نگیرد ؏ بی صحبت
تو کار من اندام نگیرد ؏ (اردو) کام بننا۔ بقول
آصفیہ کام درست ہونا۔ کام ٹھیک ہونا۔ مراد
بر آنا۔ کامیاب ہونا۔ مدعا حاصل ہونا۔

اندام نہانی زن استعمال۔ بقول انند
معروف کہ کنایہ باشد از کس کہ بعربی فرج گویند
و در ینجا لفظ اندام بہ معنی عضو و متعلق بہ معنی اوّل

اندام است - مرکّب توصیفی - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) فرج - بقول آصفیہ - عربی - عورتکا اندام نہانی - بُر - توتش

اندامی بقول صاحب انند بالفتح بہ معنی بجا آید - و صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ - دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد یای لیاقت بر اندام زیادہ کردہ اند بہ معنی لائق جسم و خوش اسلوب کہ بر بدن چسپت و راست و درست کنایہ باشد از جامۂ چسپت (اردو) چپت لباس مذکر

انداں بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی خیل و خاندان و دودمان و (۲) بمعنی سزاوار و مستحق ہم دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت و سند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید و اگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی اوّل مخفف خاندان باشد و بس - خای معجمہ اول حذف شد و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) خاندان مذکر - (۲) سزاوار - مستحق -

انداو بقول برہان بسکون واو ترۂ تیزک باشد و آن سبزیست خوردنی و آن را اہل سیستان ترہ میرہ و عربان جرجیر خوانند و بعضی گویند جرجیر صحرائی است کہ ایہقان باشد صاحبان سروری و جامع ناصری ہم ذکر این کردہ اند و بقول صاحب محیط کہ بر جرجیر نوشتہ بیونانی اوذمین و بسریانی کرکیر و بفارسی کیکیر و کنج و کہزک و کہزل و بہندی ترمرا فرماید کہ بعضی از علم تحقیق فارسی این ترہ تیزک نوشتہ اند و حالانکہ این اسم خرف است - ابن جناح و ابوحنیفہ و ابن سمجون گفتہ کہ ایہقان - جرجیر است و کازرونی نوشتہ کہ آنرا بقلۂ عائشہ و در تبریز گندوان نامند و بشیرازی کہزک گویند - گرم و خشک در دوم - مسخن و ملطف و مفتح سدۂ جگر و طحال

وجالی و مدر بول ومفتت سنگ ومولد منی ومحرک جماع ومنافع بسیار دارد (الخ) صاحب
برہان بہ ترہ تندک ذکراین کردہ وبرترہ میرہ ذکراپہقان وبرنگشر وکلش ہم۔ صاحب انند
صراحت کند کہ انداد اسم جامد زبان فارسی است (اردو) ترمراہ۔ بقول صاحب جامع الادویہ
جرجیر۔ ایک درخت ہے جس کے پتے مولی کے پتون کے برابر ہوتے ہین۔ مبہی ہے۔

انداده بقول برہان وجامع وسراج بفتح دال ومالۂ بنایان۔ وآن افزاریست کہ بدان
کگل وگچ بر بام و دیوار مالند و (۲) شکوہ وشکایت وغیبت را نیز گفتہ اند۔ صاحب ناصری
فرماید کہ انداد و انداده بدل یکدیگر ونسبت معنی دوم فرماید کہ کنایہ باشد۔ صاحب جہانگیری
فرماید کہ اندایہ و انداده مرادف یکدیگر وآنرا مالہ نیز گویند وذکر ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ اندا بہ معنی کاہگل وگلابہ گذشت وبر معنی سومش معنی دوم این ہم مذکور شد بخیال ما فارسیان
ہمان اندا را بزیادت یای تحتانی در آخر اندای کردند کہ ہمین معنی می آید وپس ازان ہای نسبت
بہ آخرش آوردہ اندایہ ساختند کہ منسوب بہ اندا باشد وکنایہ از آلہ کہ بوسیلۂ آن کاہگل
وگلابہ وگچ بر دیوار کنند وحقیقت انداده این است کہ بر اندا واو زیادہ کردند کہ در بعض
کلمات فارسی می شود ہمچون افتادن و اوفتادن وپس ازان ہای نسبت بہ وزیادہ کردند
(اندادہ) شد وجا دارد کہ داو نسبت گیریم وہای زائد در آخر ومعنی دوم درینجا کنایہ است کہ
غیبت ہم منسوب بہ کاہگل وگلابہ باشد کہ غیبت کنندہ می خواہد کہ محاسن را بخبیث خود
کاہگل کند وپنہان نماید پس انچہ اند بہمین معنی دوم گذشت مخفف این باشد (اردو) (۱) تھاپی
دکن مین معمارون کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے گچ یا مٹی کا گلابہ دیوار یا چھت پر کرتے ہین

یہ پتے کی شکل مین لوہے یا لکڑی سے بنا ہوا ہوتا ہے جس پر ایک دستہ بھی لگا یا جاتا ہے - صاحب آصفیہ نے تھاپی پر کمہار کا اوزار لکھا ہے جس سے وہ برتن گھڑتا ہے - ہماری رائے مین دکن کا محاورہ صحیح ہے - صاحب ساطع نے تھاپی پر لکھا ہے کہ مالہ اور رگاگِ ردن کا اوزار جس کے ذریعے سے کاہگل اور گچ دیوار پر کرتے ہین حضرت جلیل فرماتے ہین کہ انداوہ کا ترجمہ کرنی ہے جس سے گلابہ کو دیوار پر لگاتے ہین اور پھیلاتے ہین اور تھاپی وہ ہے جس سے استرکاری کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہین - صاحب آصفیہ نے کرنی پر فرمایا ہے کہ ایک اوزار کا نام جس سے راج گارا - چونہ وغیرہ پھیلاتے اور کہگل کرتے ہین - گل مالہ - اندایہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت جلیل کے ارشاد اور صاحب آصفیہ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ انداوہ کا ترجمہ کرنی ہے نہ تھاپی ہم نے کرنی اور تھاپی دونون کو دیکھا ہے یہ دونون لفظ زبان ہندی کے ہین گلابے یا کاہگل یا گچ کو دیوار پر پھیلانے والا اصلی آلہ تھاپی ہے اسی سے اصل یا گچ اٹھاتے ہین اور دیوار پر لگاتے ہین اور پھیلاتے ہین اور جب اصل یا گچ دیوار پر قائم ہو جاتا ہے تو پھر کرنی سے اسکو ہموار کرتے ہین بہر حال یہ اختلاف دہلی اور لکھنؤ کی بول چال کا ہے معتبر وہی ہے جس کو حضرت جلیل نے فرمایا ہے اور تھاپی پر جو صراحت صاحب آصفیہ نے کی ہے وہ ناکافی ہے (۲) دیکھو اندا کے تیسرے معنی -

اندای بقول صاحب ضمیمہ برہان (۱) کاہگل مالندہ و (۲) امر باین معنی ہم - صاحب انند بذکر معنی دوم فرماید کہ (۳) بمعنی گلابہ و کہگل مالیدن نیز و (۴) بمعنی غیبت و سعایت چنانکہ سعدی گفتہ (کہ بر معنی سوم اندا اندکو رشد) و (۵) بمعنی خواب صلحا یعنی رویای صالحہ -

مؤلف عرض کند کہ چیزی نیست جز این کہ فارسیان بر آندا یای زائد آوردہ اند و مزید علیہ آندا باشد بہمہ معانی آن و معنی اول نتیجۂ کم غوری اہل تحقیق است کہ بدون ترکیب با اسمی معنی فاعلی پیدا کردہ اند و سندی پیش نکردند و آنچہ معنی سوم را بشکل مصدر بیان کردہ اند تسامح شان است کہ مجرد کاہگل وگلابہ باشد و بس و ہمین اسم جامد است کہ مصدر اندائیدن از ین وضع شدہ کہ می آید (اردو) دیکھو اندا۔

اندایش | بقول برہان بر وزن افزایش بہ معنی کاہگل کردن وگلابہ ریخ مالیدن صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و صاحب رشیدی درست گوید کہ بہ معنی گل مالی و اندودگی است مؤلف عرض کند کہ گلابہ سازی و ریخ کاری ہم۔ حاصل بالمصدر اندائیدن کہ می آید محققین بالا دائما در اسم مصدر و حاصل بالمصدر فرق نمی کنند و معنی حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان می کنند و این تسامح شان است (اردو) کاہگل مالی۔ گلابہ سازی۔ ریخ کاری (حاصل بالمصدر)

اندایشگر | استعمال۔ بقول رشیدی بہ معنی گل مال و بقول برہان بفتح کاف فارسی و سکون رای قرشت کاہگل وگل آبہ بر بام و دیوار مالندہ و بقول بحر کاہگل کنندہ و گلابہ بر بام و دیوار مالندہ۔ مؤلف عرض کند کہ ہر قدر معانی کہ بر اندایش گذشت فاعل آن ہمہ معانی را اندایشگر نام است کہ گر۔ بقول برہان کلمہ ایست کہ بحالت ترکیب افادۂ معنی فاعلی کند ہمچون زرگر و دگر۔ و آہن گر (اردو) گلابہ کرنیوالا کاہگل کرنیوالا۔ ریخ کرنیوالا۔

اندابہ | بقول برہان و رشیدی و جامع ہمان اندودہ کہ گذشت۔ ما از ماخذ این ہمہ در آنجا ذکر کردہ ایم۔ صاحب جہانگیری بذیل این از حکیم سوزنی سند آوردہ (سہ) بامچہ اندودم کش را بدر بغ

خواست از من عاریہ اندایہ گیر ہو (اردو) دیکھو اندادہ۔

اندائیدن بقول بحر بروزن افزائیدن به معنی (۱) کاہگل وگلابہ مالیدن بر دیوار وغیرہ (کامل التصریف) ومضارع این اندایہ صاحب سروری فرماید که (۲) ملمّع کردن ہم وفرماید که مرادف اندودن باشد وہم او اندائیدہ را ہم که اسم مفعول ہمین مصدر باشد۔ مرادف اندودہ گفته۔ صاحب موارد بذکر معنی دوم فرماید که (۳) پوشیدہ کردن چیزی بچیزی است۔ اندا وامر اندایش حاصل بالمصدر این وصراحت کند که اندودن ہم به ہمین معنی آمدہ و فرماید که اندا امر این باشد (انوری ص) اگر فنا درہستی لگل بر اندایدؑ تراچه باک نه ذات تو مستعد فناست ؛ صاحب نوادر اندایش واندا۔ را اسم مصدر گفته۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع وبہار ہمزبان موارد مؤلف عرض کند که این مصدریست قیاسی وضع شد از اندای که گذشت یعنی یای معروف و علامت مصدر دن بر اندای زیادہ کردہ مصدری ساختند ومعنی حقیقی این بلحاظ معنی اسم مصدر آنچه بر نمبر (۱) مذکور شد ومعنی دوم وتعمیم معنی سوم مجاز آن۔ صاحب موارد غلط کردہ که اندا را حاصل بالمصدر گفته وصاحب نوادر غور نکردہ که اندایش را اسم مصدر گفته ہر دو محققین بر نزاکت معنی اسم مصدر وحاصل بالمصدر غور نفرمودہ اند۔ معنی اندا که اسم مصدر است مطلق گلابہ وکاہگل باشد ومعنی اندایش که حاصل بالمصدر است۔ گلابہ وکاہگل سازی صاحب موارد آنچه اندا را امر این گفته نه چنین باشد بلکه امر این اندای واندا مخفف آن (ظہوری ص) بر طرف شد صدای زہد وورع ؛ جبہۂ شیخ وشاب لای اندا است ؛ بخیال ما این مصدر اصلی است که وضع شد از اسم جامد فارسی زبان وتعمیم معنی سوم را اشتقاق سند باشیم حیف است

کہ مدعیان این معنی سندی پیش نکردند و از اہل زبان ہم نبودہ اند (اردو) (۱) گلابہ کرنا۔ کاہگل	کرنا۔ (۲) ملمع کرنا۔ گلٹ کرنا۔ (۳) ایک چیز کو دوسری چیز مین چھپانا۔

اندخس | بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی ودال بی نقطۂ مفتوح بجای نقطه دارد وسین بی نقطہ زدہ۔ حمایت کنندہ وپشت پناہ۔ وبقول ناصری پناہ وپشتی وحامی صاحبان جہانگیری وسروری وجامع بر پناہ وپشتی قانع مؤلف عرض کند که اصل این اندخس با شد که گذشت آنچه بعض محققین معنی این حامی وپشت پناہ نوشته اند۔ چنانچه بر اندخس ہم ذکرش رفته تسامح او شان است۔ بخیال ما این مرکب است از اند و خس و اند بمعنی گلابه که گذشت وخس بمعنی اوست یعنی خاشه وخلاشه وخاشاک۔ پس معنی لفظی اندخس گلابه به خس وخاشاک کہ پشت وپناہ دیوار وبام می باشد۔ ماہرین فن تعمیر دانند که گلابۂ که بشرکت خس وخاشاک کردہ می شود مستحکم ترمی باشد از گلابۂ مجرد۔ بائی حال معنی حمایت وپناہ بمجاز باشد والف چہارم بکثرت استعمال حذف شدہ اندخس شد آنانکه این را بمعنی فاعلی نوشته اند وجه آن اینست که اندخس از مصدر اندخسیدن که مرکب از ہمین اسم جامد می آید۔ امر ہم ہست ومحققین سلف بخیال اسم فاعل ترکیبی ہر امر را بمعنی فاعلی دانند وبر قواعد فارسی اعتنا نکنند۔ وغور نمی فرمایند که معنی فاعلی یا مفعولی نتیجۂ ترکیب امر با اسمی است۔ ازینجاست که بعض محققین اندخس را بمعنی حمایت کنندہ نوشته اند تسامح شان بیش نیست بالجمله معنی این محض حمایت وپناہ باشد وبس (سراج الدین راجی ۵) چہ ارائی کسی را از بر خویش ؛؛ که اندخش نباشد جز در تو ؛؛ (اردو) حمایت۔ پناہ۔ مؤنث۔

اندخسو | صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه فرماید که
به معنی پناه باشد- دیگر کسی از محققین ذکر این
نه کرد و بخیال ما موافق قیاس است (معنی حقیقی)
اندخس بجای خودش نوشته ایم چون واو نسبت
برآخرش زیاده کردند همچون هندو- اندخسو-
به معنی منسوب به گلابهٔ کاهی شد و مجازاً به معنی
پناه پس گلابه کاهی را اندخس گفتن استعاره
باشد و اندخسو بدین معنی کنایه- وجا دارد که اندخس را
بمعنی پناه مخفف این گیریم (اردو) دیکھو اندخس

(الف) اندخسواده | استعمال- به دال مهمله
هشتم- بقول صاحب ناصری که براندخس نوشته
جای پناه بردن را گویند و بقول برهان- -

(ب) اندخسواره | به رای مهمله هشتم بعوض
دال مهمله بمعنی جایگاه و پناه و تکیه گاه و پناه دهنده و
و پشتی بان و قلعه و حصار- و صاحب ناصری
هم براندخس ذکر این کرده به معنی پناه دهنده و
کنایه از قلعه و حصار- صاحب بحر عجم نسبت (ب)
متفق با برهان خان آرزو در سراج بر (ب)
گوید که جای پناه و امن که قلعه و حصار باشد و
فرماید که بعضی پشتیبان نیز گفته اند صاحب سروری
از استاد لبیبی سندی آورده (س) زخشم این
کهن گرگ تره کاره :: ندارم جز دلت اندخسواره ؛
مؤلف عرض کند که زآده به دال مهمله سوم
بقول برهان بمعنی اصل و بنا و مادّه هر چیز و داره
به رای مهمله سوم بقولش به معنی خداوند و صاحب
پس معنی لفظی (الف) اصل پناه باشد و کنایه از
جای پناه و پناه گاه و معنی لفظی (ب) صاحب
پناه و کنایه از پناه دهنده و قلعه و حصار (اردو)
(الف) پناه گاه- بقول آصفیه- اسم مذکر- جای
پناه- امن کا ٹھکانا- مامن- (ب) دیکھو الف
قلعه- حصار- مذکر- پشتیبان- بقول آصفیه اسم
مذکر- سہارا دینے والا- مددگار- معاون-

اندخسیدن | بقول برهان بر وزن کم ترسیدن
بمعنی (۱) حمایت نمودن و پشتی کردن و پناه دادن

و (۲) پناه گرفتن - صاحب بحر باتفاق برهان
گوید که کامل التصریف است و مضارع این
اندخسد - صاحب موارد فرماید که اندخس حاصل بالمصدر
این باشد و بخیال ما اندخس اسم مصدر است که
گذشت - اگر سند استعمال این به معنی حاصل بالمصدر
بدست آید توانیم قیاس کرد که بروزن امر آمده

خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بالا کرده فرماید
که برین قیاس است اندخس بمعنی پناه مؤلف
عرض کند که خیال ما بعکس اوست یعنی این مصدر مفرس گشت
شد بترکیب اندخس و یای معروف و علامت
مصدر دن - صاحب سروری و رشیدی بر معنی دوم
قانع (اردو) (۱) پناه دینا - حمایت کرنا (۲) پناه لینا

اندرر بقول برهان بروزن بندر (۱) بمعنی دَرْو بعربی فی گویند - همچنانکه اندران و اندر خانه
یعنی درون خانه و در خانه و فرماید که (۲) افاده معنی غیریت نیز کند چون با مادر و پدر و خواهر
و برادر ترکیب کنند همچون مادر اندر و پدر اندر و خواهر اندر و برادر اندر - صاحب ناصری
بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم صراحت کند که دختر اندر بمعنی نادختر و مخفف این است دختندر
و پسر اندر بمعنی ناپسر و مخففش پسندر و خان آرزو در سراج فرماید که مادر اندر و پدر اندر بمعنی
مادری و پدری است که غیر حقیقی باشد مؤلف عرض کند که هر دو معنی مبدل انتر که در سنسکرت
بقول صاحب ساطع بمعنی اندرون و درمیان و سوای آمده و از همین است انتر دهیان
بمعنی غائب و پوشیده از نظر - فارسیان بقاعدهٔ خود تای فوقانی را به دال مهمله بدل کرده اندر کردند
همچون بتر و بدتر و توت و تود و زرتشت و زردشت پس اندر به معنی اوّل مرادف در باشد
و به معنی دوم - سوا و غیر - چنانکه گویند "هنده مادر اندر زید است" یعنی سوای مادر زید یعنی
مادر او غیر از مادر حقیقی است - کنایه از مادر علاتی (ظهوری ۵۱) گریهٔ شادی بکام بزم پر خنده

اندر دہان لمی گنجد :: (اردو) (۱) مین - بقول آصفیہ حرف جر و ظرف بمعنی در بیچ - اندر - بھیتر - فی - (۲) سوا - غیر -

(الف) اندراب
(ب) اندرابہ

استعمال - بقول برہان و جامع بروزن منجلاب شہریست از ولایت بدخشان مابین ہندوستان و غزنین - صاحب ناصری صراحت کند که نزدیک کتل ہندوکش واقع و بحوالۂ ریاض السیاحہ گوید که در شمال کابل بمسافت شش مرحلۂ کوہستان واقع و از اقلیم چہارم بسیار خوش آب و ہوا و بسردی مائل است و نمک اندرابی را از بلور در صافی فرقی نباشد و برای نمایش ظروف بلور نما سازند - صاحب سروری فرماید که اندرابہ ہم نام ہمین شہر است - خان آرزو در سراج فرماید که اگر مابین غزنین و ہندوستان دانیم تا بسیتی که بدخشان مابین غزنی و ہندوستان باشد و آن خطاست و ہمین شہر را اندراب ہم گویند که مبدل اندراب است (فردوسی ؎) ز غزنین سو اندراب آمدم :: ز آسایش اندر شتاب آمدم :: مؤلف عرض کند که از وجہ تسمیۂ این ظاہر است که جزیرۂ باشد در آب و در (ب) ہای نسبت زائد باشد (اردو) اندراب - اندرابہ - ایک شہر کا نام ہے جو ولایت بدخشان مین واقع ہے -

اندربای (اصطلاح) بقول برہان با بای ابجد بروزن صندل سای (۱) بمعنی ضروری و حاجت و محتاج الیہ و دربایست باشد و (۲) نگون و سر از یر و آویختہ را نیز گویند و صاحب ناصری فرماید که اندروای مبدل این و اندروای نیز بہمین معنی آمدہ - صاحب سروری برای معنی اول از فرخی سند آوردہ (؎) زہی تن ہنر و چشم نیکنامی را :: چو روح در خور و ہمچون دو دیدہ اندربای :: خان آرزو در سراج فرماید که اندربا و اندروا ہر دو مخفف اندربایست

باشد که مبدل آن اندروا ایست به معنی اول و بقول سامانی به معنی دوم نفی است در
دستو المعنی نگونسار و آویخته مرکب از اندر که مرادف دروست و وا المعنی مقلوب و بازگونه
و تحقیق آنست که اندروا مخفف اندروانه است بزیادت زای معجمه به معنی نگونسار و درروا مخفف
اندروا این تمام یک کلمهٔ مرکب نیست زیرا که برین تقدیر عجب معنی مهمل ازین ترکیب مستفاد
می شود که هیچ طفل بدان وضع تکلم نه نماید و این معنی ازو باعث تعجب (انتهی) مؤلف
عرض کند که محقق نازک خیال غلط کرده که اندروا و اندربا هر دو را مخفف اندربایست
گفته باید که اندروا را مخفف اندروایست گیریم و اندربا را مخفف اندربایست و شک
نیست که اندروایست مبدل اندربایست باشد که بای موحده با واو بدل شود همچون
آب و آو و معنی لفظی این (درضرورت) و مستعمل به معنی حاجت و ضرورت و آنچه محقق
تحقیق پسند و ماخذجو نسبت ماخذ این به معنی دوم بر سامانی اعتراض کرده او را طفل مکتب
قرار می دهد کم فوری خوردش باشد آنچه می گوید که اندروا به معنی دوم مخفف اندروانه است
بزیادت زای معجمه و رآخر درست است ولیکن درست نیست که اندروا را یک کلمه
گیریم و مرکب ندانیم زیرا که اندروا زمبدل (اندرواژه بزای فارسی) است که می آید
همچون آزیره و آژیره و واز بمعنی عکس و قلب آمده چنانکه صاحب کنز ذکر این کرده پس اندرواز
بمعنی لفظی (درعکس و درقلب) باشد یعنی آویخته و سرنگون و اندرباز مبدل آن پس چه
خطا شد که سامانی این را مرکب و متعلق به درروا گفت الحق درروا به همین معنی می آید و صاحب
برهان ذکرش کرده و خود خان آرزو بر درروا می فرماید که به معنی آویخته و سرنگون و به معنی

ضروری مبدل دربا و مخفف دربایست (الخ) ہرگاہ (درضرورت) را بمعنی ضرورت وضروری استعمال کردند وخان آرزو مقر آنست پس چہ خطا شد اگر (درعکس) را بمعنی نگون سر و آویختہ استعمال کنند حیف است کہ پیران ماخذجو بزرگان نازک خیال را طفل مکتب گویند۔ بیچارہ سامانی خیالی نازک داشت کہ تحقیق مارا بدین درجہ رساند و خان آرزو ذوق اعتراض دارد و بس۔ مخفی مباد کہ یاے تحتانی بلحاظ معنی اول اصلی است و بلحاظ معنی دوم مبدل زاے ہوز ہمچون آوا و آواز و نسبت معنی اول نتیجہ تحقیق ما اینست کہ ضرورت و حاجت باشد نہ ضروری۔ از ینکہ اصل این معنی اول اندربایست باشد (اردو) (۱) ضرورت مؤنث (۲) نگون بقول آصفیہ (فارسی) اوندہا لٹکا ہوا۔

اندربایست اصطلاح بقول برہان و جامع بکسر تحتانی و سکون سین و فوقانی معنی اول اندرباے صاحب بحر ہم این را بمعنی ضروری و محتاج الیہ گفتہ و صاحب رشیدی فرماید کہ اندروایست مرادف این **مؤلف** عرض کند اندر مزید علیہ در کہ گذشت و بایست اسم مصدر بایستن کہ بقول برہان بمعنی ضروری و محتاج الیہ باشد پس معنی لفظی این (درضرورت) باشد و مراد از ضروری و ناگزیر و محتاج الیہ و ضرورت و ماذکر این بر (اندرباے) کردہ ایم کہ مخفف این گذشت (**اردو**) دیکھو اندرباے کی پہلے معنی۔

اندرپوست سگ داری مقولہ بقول شمس و انند درتن نفس امارہ داری و قیل نفس پروری و این کنایہ از مردہ دلست دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ ہردو محققین کنایہ نوشتہ اند ما در مقولہ ہاے عجم این را نیافتیم و نہ این را با معنی حقیقی من وجہ تعلقی است و حالا این مقولہ بر زبان معاصرین متروک است (**اردو**) نفس پروری کرتا ہے۔

مطیع نفس ہے۔ نفسانی خواہشات کا مرید ہے۔

اندرخشواره بقول صاحب شمس بفتح یکم و سوم با شین پناه و حصار و جاے استوار که بدان پناه گیرند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نشد خیال ما اینست که ہمان (اندخسواره) را که بهمین معنی گذشت به زیادت راے مہملهٔ چارم و شین معجمه بعوض سین مہمله نوشته است و غیر از تسامح نباشد

(اردو) دیکھو اندخسواره۔

اندرخو بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی درخور و سزاوار۔ دیگر محققین ازین ساکت اند و سند استعمال ہم پیش نشد۔ اگر سندے بدست آید توانیم عرض کرد که مخفف آندرخور باشد که بهمین معنی می آید و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو اندرخور۔

(الف) اندرخور (ب) اندرخورا (ج) اندرخورد (د) اندرخورند (الف)۔ بفتح خاے نقطه دار و سکون واو معدوله و راے بے نقطه۔ بقول صاحب بحر و برهان و ناصری و جهانگیری و جامع بمعنی لائق و سزاوار و (ب) بزیادت الف در آخر مرادف (الف)۔ و (ج) بسکون دال ابجد هم مرادفش و بفتح راے دوم بمعنی زیبد و (د) بسکون نون و دال ابجد بمعنی (الف) صاحب سروری بر ذکر (ج) قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) فرماید که تحقیق آنست که این لفظ مرکب است از آندر بمعنی معروف و خور بمعنی خوراک مخفف خورد یعنی چیزی که از جمله خوراک کسی باشد و چون خوراک هر چیز موافق و لائق آن چیز باشد که غذا المثل است۔ اندرخور بمعنی سزاوار و لائق مستعمل شد و این مجاز بود و فرماید که در (ب) الف آخر بقول رشیدی افادهٔ تعظیم کند و بقول سامانی بجاے نون تمکن است در لغت عرب و بخیال خان آرزو (ب) مخفف (اندرخوراک) است یعنی کاف حذف شد و در (د) نون زائد در آخر

(رکن الدین بکرانی۔ از سروری (ج) س ۵) نیست
ہرکس در محبت مرد او ؎ نیست اندر خورد ہر دل
در داو ؎ (قطران (د) س ۵) اگر بہشتش اندرخور نہ
بودی جاے ؎ جہانش محبس بودی سپہر شادروان ؎
مؤلف عرض کند کہ خورد در فارسی زبان بمعنی ذوق
ولذت آمدہ۔ کذافی البرہان وسراج پس معنی لفظی
این (در ذوق) وکنایہ از موافق ذوق ولائق و
الف در (ب) زائد بقاعدۂ عام فارسی کہ در آخر
ہر یک لفظ اگر خواہند الف زیادہ کنند ہمچون گیرد
وگیردا و دال مہملہ در (ج) ہم زائد چنانکہ شفتا و
وشفتا بود و نون در (د) ہم زائد است چنانکہ
گذارش وگذارشن دیگر ہیچ۔ آنچہ برہان بر (ج) خوردرا
بفتح راے مہملہ گرفتہ بمعنی زیبد نوشت بخیال ما ہمعنی پیدا
نشود تا آنکہ (اندر خوردن) را بمعنی سزاوار وزیبا شدن
نگیریم واستعمال این بنظر نیامدہ اگرچہ موافق قیاس باشد
(اردو) لائق۔ سزاوار۔

اندرخون استعمال۔ بقول جامع بروزن عنبرگون رستنی باشد سطبر وخارناک واین ہمانست کہ بر (اندروخون) بیاید (اردو) دیکھو اندروخون۔

اندرز بقول برہان بازاے ہوز بروزن کم عرض بمعنی (۱) پند ونصیحت و (۲) حکایت و (۳) وصیت و (۴) کتاب باشد وصاحب ناصری بر وصیت ونصیحت قانع وہم او فرماید کہ (اندرزنامہ) وصیت نامہ را گویند۔ صاحب سروری وجہانگیری ہم بر معنی اول وسوم قانع وصاحب رشیدی بر معنی اول خان آرزو فرماید کہ بضم دال مہملہ بمعنی نصیحت است ومعانی دیگر اگر بہ ثبوت رسد مجاز باشد۔ صاحب جامع ذکر معنی اول وسوم وچہارم کردہ (حکیم سنائی س ۵) ہمہ اندرز من بتو اینست ؎ کہ تو طفلی وخانہ رنگین است ؎ (حکیم خاقانی س ۵) مرا طبیب دل اندرزگونہ کرد دست ؎ گزین سواد بترس از حوادث سودا ؎ بترش وتلخ رضا دہ بخوان گیتی بر ؎ کہ نیشتر خوری ار بیشتر خوری حلوا ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است

صاحبان گویند وانند صراحت این کردہ اند و از کلام فیضی کہ صاحب انند نقلش کردہ فتح دال مہملہ ثابت است
چنانکہ صاحب برہان گفتہ (ع) آنگاہ کشود لب باندرزہا انگیخت سخن بدلنشین طرزہا (اردو)
(۱) نصیحت مؤنث (۲) حکایت مؤنث (۳) وصیت مؤنث (۴) تحریر۔ کتابت۔ مؤنث۔

اندرزرا بقول صاحبان برہان و ناصری وسراج و سروری بر وزن صندل ساگا و زہرہ را گویند
و آن سنگی بود کہ درمیان زہرۂ گاو یا شیردان متکون شود و بتازی حجر البقر گویند۔ صاحب محیط بر آندرزا
بزای عجم فرماید کہ حجر البقر است و بر حجر البقر گوید کہ در اندلس سوترس و بشیرازی آندرزا و بفارسے
گاو دارو گویند و در ہند بہ گاورہن معروف و در صیدنہ جا آورہن معرب گاورھن نوشتہ و گویند
بہ فارسی مہرۂ زہرہ و گاوزہرہ نامند۔ گاہی در شیردان مادہ گاو یافتہ میشود۔ قائم مقام فادزہر باشد
گرم و خشک در آخر دوم۔ محلل۔ مسمن و مدر بول و حیض و جالی و مفتت سنگ وجہتہ یرقان و مرض
ذبۂ اطفال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما۔ آندرزا مرکب باشد از آندر کہ مزید علیہ در
باشد و زا مخفف زہرہ بہ تبدیل ہاے ہوز با الف یا اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی پیدا شوندہ در داخل
کہ زا امر است از زائیدن و خان آرزو در سراج ہم اشارۂ این بابہام کردہ یا اسم جامد باشد واللہ اعلم
(اردو) گاورہن بقول صاحب جامع الادویہ۔ سنگ گاو۔ حجر البقر۔ گاے کے پتے مین ایک پتھری
ہوتی ہے مشہور۔ زردی مائل۔

اندرفت بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی شلغم سرخ و سفید کہ او را کنجدہ گویند۔ دیگر
کسی ذکر این نکردہ صاحب محیط ہم ازین ساکت و در تعریف شلغم سرخ و سفید ہم نشان این یافتہ نمیشود
و کنجدہ ورای شلغم است کہ برا کرد ہک ذکرش کردہ ایم خیال ما اینست کہ در اسم بیان کردۂ صاحب شمس

تحریف راہ یافت وکاتب چابکدست انرزوت را کہ بمعنی کنجدہ باشد آندرفت نوشت ونمیدانیم کہ شلغم سرخ وسفید را مرادف کنجدہ چہ طور قرار دادہ بالجملہ این لغتی است کہ متحقق نشد۔ ومعاصرین عجم ہم ازین خبر ندارند۔

اندروا بقول برہان بروزن اندرزا (۱) بمعنی آرزو وحاجتمندی و (۲) سرنگون وآویختہ وحیران وپریشان۔ صاحبان سروری وجہانگیری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول می فرمایند کہ بمعنی حاجت ومراد باشد وما با ایشان اتفاق داریم زیرا کہ بدین معنی اصل این اندروایست باشد مبدل اندر بایست وخیال خان آرزو ہمانست کہ بر اندر بایست ذکرش کردہ ایم وحقیقت ہر دو معنی وماخذ را ہم ہمدرانجا نوشتہ ایم بالجملہ اندروا بمعنی اول مخفف اندروای کہ می آید واندروای مخفف اندروایست۔ باشد وبمعنی دوم مخفف اندرواز کہ می آید (کمال اسمعیل س) ایکہ از ہر سر موی تو دلی اندرواست ٭ یک سر موی ترا ہر دو جہان نیم بہاست ٭ (اردو) دیکھو اندرای۔

اندرواج بقول صاحب ہفت بفتح اول وسکون نون وفتح دال وسکون رای مہملہ دواو بالف کشیدہ وجیم زدہ بمعنی اندرواست کہ (۱) آرزو وحاجتمندی و (۲) سرنگون وآویختہ دواژگون باشد دیگری ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مبدل اندرواژ کہ برای فارسی می آید زای ہوز بدل شدہ بجیم ہمچون چوزہ وچوجہ صراحت معنی این بر اندرواژ کنیم ودرینجا ہمین قدر اشارہ کنیم کہ این مرادف اندروانیست زیرا کہ اندروا بہ دو معنی آمدہ وچنانکہ بجایش گذشت واندرواژ صرف یک معنی دارد بخشش ہمدرانجا کنیم پس بخیال ما این بمعنی دوم است وبس (اردو) دیکھو اندرواژ۔

اندرواژ بقول خان آرزو وسراج برای فارسی بروزن چنبر باز بمعنی نگونسار وآویختہ۔ صاحب برہان گوید کہ مرادف اندروا کہ (۱) آرزو وحاجتمندی (۲) سرگشتہ وحیران وسرنگون وآویختہ باشد صاحب

ناصری فرماید کہ مرادف اندرواے و اندر روائی ہم
بیک معنی - صاحب جامع ہم اینہا بہر دو معنی مرادف
اندروا گفتہ - **مؤلف** عرض کند کہ با خان آرزو
اتفاق داریم کہ صرف یک معنی نگونسار و آویختہ
دارد و معنی حاجتمندی نیست و نباشد زیرا کہ
ما ماخذ این را بر اندرباے بیان کردہ ایم کہ مرکب
است از اندر و واژ و (واژ بزاے فارسی مبدل
(واز بزاے عربی است) بمعنی عکس و قلب - کذا
فی الکنز - پس معنی لفظی (اندرواژ) چیزی کہ در عکس
و قلب باشد کنایہ از آویختہ و نگونسار - و معنی
حاجت و حاجتمندی را ازین ہیچ تعلق نیست زیرا کہ
ما بر اندرباے بیان کردہ ایم و بعض محققین ہم ذکر
کردہ اند کہ اندرباے بمعنی حاجت مخفف (اندربایست)
باشد و بایست اسم مصدر بایستن است پس معنی
حاجت در اندرباے بہ ہمین وجہ پیدا شد - اندرینصورت
معنی مذکور را از اندرواژ پیدا کردن خلاف ماخذ
و تسامح اہل تحقیق است فتامل - آنچہ صاحب ناصری
این را مرادف اندر روائی نوشتہ است غلط کردہ است
کہ اندر روائی بمعنی حاجتمندی و سرنگونی است کہ می آید
و یاے مصدری در و موجود است پس اندرواژ را
بمعنی اندر روائی گفتن غلط محض است (**اردو**)
دیکھو اندرباے کے دوسرے معنی -

اندرواہ بقول برہان بروزن لنگرگاہ بمعنی اندرواژ
است کہ (۱) سرگشتہ و حیران و سرنگون و آویختہ و (۲) احتیاج
باشد - صاحب جہانگیری این را مرادف اندروا
و اندرواژ گفتہ و صاحب جامع ہم بر معنی دوم
آرزومند را اضافہ کردہ **مؤلف** عرض کند کہ
اگر ہاے ہوز آخرہ را زائد گوئیم و این را مزید علیہ
اندروا دانیم ہمچون خونخوار و خونخوارہ یا ہاے ہوز
را مبدل یاے تحتانی گرفتہ این را مبدل اندرواے
قرار دہیم ہمچون شایگان و شاہگان البتہ درانصورت
ہر دو معنی این درست باشد چنانکہ صراحت این بر
اندرباے گذشت و لیکن این درست نیست کہ
بہر دو معنی مرادف اندرواژ دانیم زیرا کہ بر اندرواژ

از تسامح اہل تحقیق خبر دادہ ایم (اردو) دیکھو اندربایے

اندرواے بقول برہان بروزن صندل سایے بمعنی اندرواہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اندروا مخفف اینست و ما صراحت ماخذ و تعریف این بر اندربایے کردہ ایم و این مبدل آنست کہ بایے موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب و آو (اردو) دیکھو اندربایے

اندروایست بقول رشیدی مرادف اندربایست کہ گذشت۔ بایے موحدہ بہ واو بدل شد ہمچون آب و آو (اردو) دیکھو اندربایست۔

اندروائی بقول برہان بروزن کم پروائی بمعنی (۱) حاجتمندی و (۲) سرنگونی و سرگشتگی صاحب سروری گوید کہ بمعنی آرزومندی و حاجت و نگون آونجیگی و صاحب جامع نذیل اندروا فرماید کہ اندروائی مصدر آنست۔ **مؤلف** عرض کند کہ یایے مصدری بر اندروایے زیادہ شد از ینجاست کہ معنی مصدری پیدا کردہ است ولیکن نتوان گفت کہ این مصدر اندرواست (اردو) (۱) حاجتمندی مؤنث (۲) سرنگونی و سرگشتگی۔ مؤنث۔

اندروب بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثالث بروزن کندکعب نام نوعی از جوشش است کہ پوست بدن را سیاہ و خشن گرداند و با خارش باشد و آنرا بعربی قوبا گویند صاحب ناصری فرماید کہ آندوب و آندوج مرادف این است کہ می آید۔ صاحب جہانگیری گوید کہ ہمین را بزبان فرس اندروب ہم نام است و بہندی داد گویند۔ خان آرزو در سراج۔ اندروب و آندوب را مخفف این گفتہ صاحب انند صراحت فرماید کہ این لغت فارسی است۔ بعض محققین این را بہ بایے فارسی نوشتہ اند بعوض بایے عربی در آخر (اردو) داد۔ مذکر۔ دیکھو ادرفن۔

اندروج بفتح اول و جیم عربی در آخر بقول صاحب انند ہمان اندروپ باشد کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آن۔ کہ بایے فارسی بجیم عربی بدل شود ہمچون پالیز و جالیز (اردو) دیکھو ادرفن۔

اندروخون بقول برہان وہفت وانند بضم خاے نقطه دار وسکون واو ونون - چوب دار شیشغان و آن رستنی سطبر خارناک باشد - ماذکر این بر اشتلابوس کرده ایم واین رابیونانی اندروخوسون نام است وجا دارد که این مخفف آن باشد (**اردو**) دیکھو اشتلابوس -

اندرون بقول صاحب انند بالفتح وضم را مهمله (۱) بمعنی اندر که ترجمهٔ فی است و (۲) بمعنی دل ورووده و (۳) باطن **مؤلف** عرض کند که (۱) فرید علیه اندر و مبدل اندران که الف بواو بدل شده اندرون شد ہمچون تاغ و توغ (انوری ۵) گر حرم را چون حریم حرمتت بودی شکوه ؛ اندرون کعبه ہرگز آمدی عزی ولات ؛ (انوری ۵) بکف دو ذوالفقار مرتضوی ؛ که بحرب اندرون چو شیر نراست ؛ و (۲) مجاز باشد که دل از اعضاے داخلی است و بمعنی شکم وغیر آن ہم آمده وتخصیص بارووده ندارد (سعدی ۵) توانم آنکه نیازارم اندرون کسی ؛ حسود را چه کنم کو زخود برنج دراست ؛ (وله ۵) اندرون از طعام خالی دار ؛ تا درو نور معرفت بینی ؛ و (۳) ہم مجاز معنی اول است که ظاہر و باطن را بیرون واندرون گویند (ظہوری ۵۳) تف داغ برون واندرون دستی بہم داده است ؛ نفس ہم شعله شد خواہم که خوش بر یکدگر جوشم ؛ (**اردو**) (۱) دیکھو اندر (۲) دل پیٹ - مذکر (۳) باطن - مذکر -

اندرونی بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی باطن و درون و (۲) بمعنی کتان بهتر - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده وبخیال ما معنی اول متعلق به اندرون است نه اندرونی که در اندرونی یاے نسبت باشد و معنی آن باطنی و درونی - محققین بالا از غور کار نگرفته اند ہمچون داغ اندرونی و مرض اندرونی و حال اندرونی و نسبت معنی دوم عرض میشود که معاصرین عجم ساکت اند اگر سندی پیش شود - اسم جامد توان گرفت که لباس کتان را در بلاد سرد اکثر داخل لباس ها می پوشند جا دارد که ہمین وجه کتان موسوم شد

بہ اندرونی (اردو) (۱) اندر کا جیسے ؎ اندر کا حال خدا ہی جانے ؎ (۲) عمدہ قسم کا کتان۔ صاحب آصفیہ نے کتان پر فرمایا ہے کہ ایک قسم کا باریک کپڑا جو علف یعنی گھاس سے تیار کیا جاتا ہے اس کا پہننا بدن کی رطوبت و عرق کو جذب کرتا ہے کہتے ہین کہ اگر کوئی فربہ اندام دبلا ہونا چاہے تو جاڑے کے موسم مین کتان کا کورا کپڑا پہنے اور گرمی مین دہلا ہوا اور اگر لاغر ہونا منظور نہ ہو تو اس کے برعکس کرے شاعرون نے اسکی نسبت یہ خیال کیا ہے کہ وہ چاندنی مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لیکن جن لوگون نے اس کا تجربہ کیا ہے وہ بے اصل بیان کرتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہہ کپڑا السی کے درخت کی چھال سن کے کپڑے کی طرح تیار کیا جاتا ہے اور نور ماہ کے سامنے اسے ٹھیرنے کی تاب نہین۔ تار تار الگ ہو جاتا ہے (تجمل ۵) باغ مین گلگشت کو آیا ہے کیا وہ رشک ماہ ؎ دامن گل ٹکڑے ٹکڑے جون کتان ہونے لگا ؎

اندرہست بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح ہائے ہوز و سکون سین مہملہ و تائے مثناۃ لغت فارسی است بمعنی زعفران دشتی۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ صاحب محیط ذکر این نمود و بر زعفران فرماید کہ اسم عربی است و بیونانی قروقس و بسریانی کرکم و بفارسی کیاس و در انگریزی سنا قران و بہندی کیسر و کم کم و کنکم و کنکون و آن تارہاست شبیہہ بعصفر و بسیار خوشبو و زرد تیرہ رنگ مائل بسرخی گرم در دوم و خشک در اول۔ قابض و محلل و منضج و مفتح و منافع بسیار دارد وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد (اردو) کیسر بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ زعفران۔ ایک قسم کا نہایت خوشبو دار زرد پھول۔ ہماری رائے مین اس کا ترجمہ جنگلی زعفران ہے اور مدراس مین کیسر کا پھول مشہور ہے اور خود ہمارے باغ مین ہے اس کا رنگ سفید اور ڈنڈیان سرخ مثل زعفران کے خوشبو جس سے کپڑے رنگتے ہین اور زرد رنگ خوشبو دار کپڑون پر آجاتا ہے اہل دکن اسی کیسر کو ہار سنگار کہتے ہین غالباً

جنگلی زعفران یہی ہے۔ صاحب آصفیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اندرہندسی بقول صاحب شمس لغت فارسی است بالفتح۔ بمعنی طول وعرض۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد وبخیال ما این همان اندازه هندسی است که بهمین معنی گذشت۔ به تسامح صاحب شمس اندازه صورت اندر گرفت یا کاتبین مطابع تصرف کرده اند۔ وای برحال محققین که تحقیق شان از دست اهل مطابع برباد میرود و وای بر محققینی که سلسلهٔ ردیف درحروف لغت قائم ندارند و مورد تصرف اهل مطابع می شوند (اردو) دیکھو اندازۂ ہندسی۔

اندرین باغ چو طاوس بکار آمگس مثل۔ صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده اند و ازمحل استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید که فارسیان بصفت خال رخسارهٔ محبوب استعمال این کنند مقصود آنست که چنانکه وجود طاوس زینت باغ وبهار افزاید همچنان وجود خال هم بر روی محبوب باعث زیب وزینت آن۔ و روی محبوب را استعاره کرده اند از باغ (اردو) ع۔ مگس خال ہے طاؤس ترے گلشن کا۔

اندرستین بقول شمس بالفتح بمعنی آستین برزده ودرمالیده۔ فرماید که لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ومعاصرین عجم هم ساکت اند وسند استعمال این پیش نشد۔ **مؤلف** گوید که اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که مخفف اندر آستین است همچون پسندر و دختندر که مخفف پسراندر و دختراندر که اشاره اش بر کلمهٔ اندر کرده ایم و معنی لفظی اندر آستین غیر از آستین باشد متعلق به معنی دوم لفظ اندر و کنایه از کسی که آستین برزده و آستین درمالیده و آستین بلند کرده و مراد از شخص آماده و مستعد بکاری که درهمچو حالت عادت است که آستین را بسوی مرفق بلند کنند و برزنند و حصهٔ ابتدائی دست بی آستین و برهنه میشود۔ (اردو) آستین چڑھایا ہوا۔ مستعد۔ آمادہ۔

(الف) **اندشمار** بقول صاحب انند (الف) بفتح اول وکسر دال وسکون شین معجمه و رای مهمله (ب) **اندشمال** بمعنی (۱) درسن و (۲) گفتار و (ب) بقولش بفتح اول وکسر ثالث وسکون شین معجمه مثلہ و (۳) بمعنی آواز بلند نیز۔ برای ہر دو لغت استنادکند از فرہنگ فرنگ و فرماید کہ ہر دو لغت فارسی است حیف است کہ صاحبان تحقیق ازین ساکت اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند وسند استعمال پیش نشد۔ اگر شاہدے بدست آید توانیم عرض کرد کہ (الف) مخفف اندیشہ مادر است و اندشمار مخفف آن ومعنی لفظی اندیشہ مادر بہ قلب اضافت مادر اندیشہ وظاہر است کہ از گفتار خیال وفکر واندیشہ الانسان می تراود وپیدا می شود ازاینجاست کہ اورا مادر اندیشہ گفتند و (ب) مبدل آن ہمچون چنار وچنال ومعانی دیگر مجاز گفتار (اردو) الف (۱) سبق مذکر (۲) گفتار بقول آصفیہ (فارسی) مؤنث۔ سخن گویائی۔ کلام۔ تقریر۔ ب (۱) و (۲) دیکھو الف و (۳) بلند آواز۔ مؤنث۔

اندک بقول برہان بسکون کاف تصغیر اند باشد (کہ گذشت) بہار گوید کہ مقابل بسیار وبیش وگاہی مقابل فراوان نیز آید اگرچہ ہر کدام مرادف ہم است وبحوالۂ خان آرزو گوید کہ گاہی در مقام معدوم و نفی مطلق ہم استعمال کنند مثل کم چنانچہ گویند ”زید کم مرتکب این کار می شود“ وغرض عدم ارتکاب وے باشد (نظامی ۵) پس وپیش چون آفتابم یکی است ؎ فروغم فراوان فریب اندکیست ؎ و فرماید کہ درین شعر غرض نہ آنست کہ من فی الجملہ فریب ہم دارم بلکہ مدعا آنست کہ فریب اصلا نیست چنانکہ ناصحی بکسی گوید کہ ”دروغ کمتر بگو“ وغرض آن نمی باشد کہ من رخصت دادہ ام کہ اندک دروغ خود می گفتہ باشی لیکن اختیار مانند این کلام بجہت آنست کہ آدمی بمقتضای بشریت از اقسام چنین قبایح بالکلیہ پاک نمی تواند ماند پس اگر باین طور امرے کند ممکن الاتیان باشد واگر خبری دہد محمول بر صدق تواند شد و

ازین قبیل است در این بیت (سہ) مرا دل یکی بود و پیمان یکی ﴿ درستی فراوان فریب اندکی ﴾ (اردو) تھوڑا۔ بہت تھوڑا۔

اندکان بقول برہان و جامع و سراج بروزن بندگان نام شہر و ولایتست مابین سمرقند و چین و بقول ناصری شہریست در ترکستان۔ معرب این اندجان است وجہ تسمیۂ این متحقق نشد (اردو) اندکان ایک شہر اور ولایت کا نام ہے جو سمرقند اور چین کے درمیان واقع ہے اسی کا معرب اندجان ہے۔

اندک اندک ہمی شود بسیار مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت بخیال ما این مثل مرادف (قطرہ قطرہ سیلے و اندک اندک خیلے) است کہ فارسیان بجائی زنند کہ مقصود بہ بیان این باشد کہ ہر چیز و ہر کار قلیل ہم چون سلسلۂ آن جاری باشد بصورت بسیار ظاہر شود و نتیجہ خوبی پیدا می کند (اردو) پھوئیون پھوئیون تال بھرتا ہے۔ بوند کا چوکا گھڑا و ڈہلکا دے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ دکن مین کہتے ہین۔ کچھ کچھ آخر مین سب کچھ۔ مطلب یہ ہے کہ انسان اگر کسی کام کو کم کم اور مسلسل کرتا جائے تو آخر یہ وہ نتیجہ بخش ہوتا ہے اور بہت بھاری حیثیت پیدا کرتا ہے۔

اندک سال استعمال۔ بقول بہار بمعنی خورد سال است (میرزا جلال اسیر سہ) شوخی ہر ذرہ دار آفتابی در بغل ﴿ پیر صبح از جلوۂ طفلان اندک سال بود ﴾ (اردو) خورد سال۔ بقول آصفیہ (فارسی) کم عمر۔ کم سن۔ صغیر سن۔ بچہ۔

اندکی جمال بہ از بسیاری مال مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند۔ فارسیان این مثل را بہ ترجیح جمال استعمال کنند و این مخصوص است برائے زن یعنی چون کسی قصد عروسی کند و از حال عروس خبر گیرد و طالب زن دولت مند شود فارسیان این مثل را زنند مقصود آنست کہ دولت مندی زن را بدرجہ دوم خیال باید کرد اول چیزی کہ قابل پسند

و مرجح بر دولت مندی اوست حسن و جمال باشد اگر زنی بسیار دولت منداست و زن دیگر دولت ندارد ولیکن اندکی جمال دارد - این اترجیح است	برآن (اردو) دکن مین کہتے ہین ‘‘ جب صورت نہ بھاے تولین دین چولھے مین جاے ’’ اس کا مطلب یہہ ہے کہ حسن زن کو دولتمندی پر ترجیح ہے

اَنْدَلُس بقول برہان بضم اول وثالث ولام وسکون ثانی وسین بے نقطہ نام شہریست در حدود مغرب ونام جزیرۂ ہم ہست در بالاے کوہی و بہر دو معنی بفتح اول وثالث ورابع ہم آمدہ - صاحب ناصری در دیباچۂ کتاب بذیل آرایش چارم گوید کہ صاحب برہان در تحقیق لغت مسامحہ تمام کردہ است ودر مقامش فرماید کہ نام الکہ ایست از مضافات اسپانیول و اسپانیول سلطنتی است از سلطنت ہاے مستقلۂ فرنگستان ومورخین عرب تمام اسپانیول را اندلس دانند وحقیقت آنست کہ چون در سنۂ ہفتاد وشش از ہجرت سپاہ اسلام از جانب عبد الملک مروان بہ تسخیر آن ملک مامور شد اول ولایتی کہ فتح شد ملکِ اندلس بود وباین نام مشہور شد پس بہر و رممالک دیگر مفتوح گردید و نیز از تواریخ وکتب معلوم می شود کہ لفظ اندلس واندالوس بزبان اہل اسپانیول نام طائفہ ایست کہ مولد وموطن آنہا قریب بحدود روس بود ودر سنۂ چارصد ونہ مسیحیہ دو لیست وسیزدہ سال قبل آغاز سنۂ ہجری بر ممالک اسپانیول مستولی گشتہ لیکن چون مورخین عرب ماخذ اصلی لفظ اندلس را درنیافتند - چنانکہ رسم ایشان است نوشتند کہ یکی از فرزندان یافث بن نوح کہ اندلس نام داشت یکی از جزائر متصلہ بارض اسپانیول بطریق میراث یافتہ دران شہرے ساختہ باسم خود موسوم کرد وصاحب تقویم البلدان (ابوالفدا - بفتح اول وضم ششم ضبط کردہ است) الخ (اردو) اندلس - اسپین - ہسپانیہ (دیکھو اسپانیول)

اندمہ بقول برہان و ناصری و سروری و سراج و جامع و رشیدی بر وزن سردمہ بیاد آوردن غمہاے گذشتہ (رودکی ؎) بہترین یاران و نزدیکان ہمہ ٭ نزد شان دارم سزد گر بود اندمہ ٭ بعض محققین در شرح ثانی (شریک اندمہ) نوشتہ اند صاحبان انند و شمس صراحت کنند کہ لغت فارسی است ۔ مولف عرض کند کہ از سند رودکی می کشاید کہ اندمہ یاد و ذکر و بیان غمہاے گذشتہ باشد و جز این نباشد کہ اینجا اسم جامد است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) گزشتہ غموں کی یاد ۔

اندو بقول برہان بر وزن انجو (۱) بمعنی اندرون باشد کہ مقابل بیرون است صاحب جہانگیری از حکیم فردوسی سند آوردہ (؎) ازان جایگہ شد باندوے شہر ٭ کہ بردارد از روزگار ویش بہرہ ٭ صاحب ناصری فرماید کہ مخفف اندرون باشد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ مبدل آندر باشد کہ راے مہملہ بواو بدل شود ہمچون کلار و کلاو و استعمال این کہ بیاے موحدہ شدہ است غیر ازین نباشد کہ باے زائد است و بہ تحقیق ما (۲) بمعنی گلابہ و کاہگل کہ صراحت کامل این بر اندود می آید (اردو) (۱) دیکھو آندر کے پہلے معنی (۲) دیکھو اندود ۔

اندوب بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بر وزن منکوب مرادف اندروب (افضل الدین کرمانی ؎) ترارہ کے بود در پیش محبوب ٭ کہ داری در ہمہ اندام اندوب ٭ ما ذکر این بر اندروب ہم کردہ ایم و جز این نباشد کہ این مخفف آندروب است و بعض محققین آندروب را بباے فارسی گفتہ اند (اردو) دیکھو ادرفن ۔

اندوتہ بقول صاحب ناصری کہ بذیل اندوختن آوردہ مخفف اندوختہ کہ اسم مفعول اندوختن است و فرماید کہ پارسی دری است کہ اہل کوہستانات بیشتر بآن متکلم بودہ اند خاصہ اہل تبرستان و رے و توابع آن

(۱۸۲)

(بابا طاہر ہمدانی سـہ) نوا سے نالہ ہم اندوتہ ذونو؛ عیار زرّ خالص بوتہ ذونو؛ فرماید کہ ذونو بمعنی دانم باشد (اردو) اندوختہ۔ اندوختن کا اسم مفعول نے جمع کیا ہوا۔

اندوج بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع مرادف آندوب کہ گذشت۔ بخیال ما مبدل اندوپ است یعنی بعض محققین آندروب را بابائے فارسی گفتہ اند دریں صورت اندوپ ہم بباے فارسی باشد وفارسیان باے فارسی را بجیم بدل کردہ آندوج کردند ہمچون پالیز وجالیز (اردو) دیکھو ادرفن۔

اندوختن بقول برہان بروزن افروختن بمعنی (۱) جمع کردن وفراہم آوردن و(۲) بمعنی قرض واپس دادن ہم صاحب بحر بذکر ہردو معنی این را کامل التصریف گفتہ ومضارع این آندوزد صاحبان موارد ونوادر وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحبان سروری وجہانگیری بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این آندوز باشد کہ اسم جامد فارسی زبان واسم ہمین مصدر است کہ بمعنی فراہم وجمع آمدہ وتسامح اہل تحقیق است کہ آندوز را بمعنی جمع کردہ شدہ نوشتہ اند بالجملہ فارسیان زاے ہوز را بخاے معجمہ بدل کردند کہ عادت ایشان در اکثر افعال ہمین است وپس از ان علامت مصدر تن براو زیادہ کردہ مصدری ساختند۔ ومعنی دوم مجاز آنست کہ اداے قرض ہم مماثل اندوختن است کہ پول قرض گرفتہ شدہ داخل مداخل شدہ است پس ادائی آن خرچ حقیقی نیست بخیال ما این مصدر اصلی است کہ وضع شد از اسم جامد فارسی زبان وبخیال محققین فارسی اصلی و سماعی۔ وبہ تحقیق ما سماعی نیست زیرا کہ ثابت کردہ ایم کہ وضع شدہ است وجا دارد کہ ماخذ این اندوختن گیریم کہ بمعنی نفع وسود می آید شین معجمہ آخر را حذف کردہ بزیادت علامت مصدر اندوختن کردند

کہ معنی حقیقی این نفع وسود کردن است ومجاز آن جمع کردن وفراہم آوردن ومعنی دوم مجاز مجاز واللہ اعلم (اردو) (۱) جمع کرنا (۲) قرض ادا کرنا۔

اندوخش بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث وکسر خاے منقوطہ و سکون شین معجمہ لغت فارسی زبان است بمعنی نفع وسود۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ اسم جامد است وجا دارد کہ اسم مصدر اندوختن گیریم بحذف شین معجمۂ آخر (اردو) فائدہ۔ مذکر۔

(الف) **اندود** (الف) بقول برہان وجامع بروزن مقصود کاہ گل وگلابہ را گویند کہ بربام و (ب) **اندودن** دیوار کردہ باشند وبقول ناصری بمعنی کاہ گل مالیدن فرماید کہ آنرا اندودن گویند وسیم اندودہ وزر اندودہ ودود اندودہ وامثال آن ازان برخیزد و (ب) بقول برہان (۱) کاہ گل وگلابہ مالیدن و (۲) مطلّا وملمّع کردن۔ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف ومضارع این اندآید و بقول بہار وسراج وسروری ومواردمرادف اندائیدن بہمہ معانیش کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بہ فتح واو ازروی قواعد فارسی مضارع (ب) ولیکن استعمال این نیست بلکہ بجایش اندآید مستعمل کہ مضارع اندائیدن است آنچہ صاحب بحر اندآید را مضارع اندودن گفتہ درست نکردہ می باید کہ صراحت می کرد کہ مضارع اندودن مستعمل نیست بہ تحقیق ما اندود (۱) ماضی اندودن بہ سکون واو۔ و (۲) مخفف اندودہ کہ اسم مفعول اندودن است (جمال الدین عبد الرزاق ؎) درین متفرس زنگار خوردہ دود اندود ہا مرا بکام بد اندیش چند باید بود ہا حیف است کہ صاحب برہان وجامع این را بمعنی کلہ گل وگلابہ نوشت وسندی پیش نکردو بہ تحقیق ما مجرد اندو بدون دال مہملہ آخر بمعنی کاہ گل وگلابہ باشد کہ مبدّل اندا است۔ الف بواو بدل شد ہمچو تاغ وتوغ وازہمین اندو مصدر اندودن

یعنی (ب) وضع شد بزیادت علامت مصدر (دن) در آخرش۔ و آنچه صاحب ناصری (الف) را بمعنی کاہگل مالیدن گفته غلط محض است بالجمله متحقق شد که (ب) مصدریست مرکب از آند و معنی حقیقی این (۱) گلابه کردنست و (۲) مجازاً بمعنی ملمع کردن و نهفتن و پرشدن چیزی بچیزی و در استعمال فرس بمعنی لازم هم آمده چنانکه در ملحقات می آید (اردو) (الف) (۱) لیپا۔ گلابه کیا۔ اندودن کا ماضی کل معنون کے لیئے۔ (۲) لیپا ہوا۔ گلابه کیا ہوا۔ اندودن کا اسم مفعول۔ تمام معنون مین (ب) (۱) گلابه کرنا۔ لیپنا (۲) ملمع کرنا۔ ایک چیز کو دوسری چیز مین چھپانا۔ بھر جانا۔

اندودن آتش استعمال۔ بمعنی پر از آتش و آتشین شدن است از ہمین مصدر است آتش اندود مخفف آتش اندوده بمعنی آتشین چنانکه صائب گوید (ع) نه شد روشن چراغم از عذار آتش اندودش ؎ مگر چشمی دہم در موسم خط آب از دودش ؎ مخفی مباد که این متعلق است بمعنی مجازی اندودن که گذشت و استعمال مصدر اندودن درینجا بمعنی لازم شده۔ (اردو) آتشین ہونا۔

اندودن آفتاب استعمال۔ بمعنی پر از آفتاب شدن که کنایه باشد از روشن شدن چنانکه ظهوری گوید (ع) ز شمع رایت اگر سایه بر سہا افتد ؎ شود درون و برون شب آفتاب اندوده ؎ مخفی مباد که آفتاب اندود درین شعر مخفف آفتاب اندوده باشد۔ و اندودن متعلق بمعنی مجازش و درین شعر بمعنی لازم مستعمل شد (اردو) روشن ہونا۔

اندودن پوست بشیرینی استعمال۔ بمعنی پر از شیرینی بودن (شیخ شیراز ع) چو خرما بشیرینی اندوده پوست ؎ چو بازش کنی استخوانی در وست ؎ مخفی مباد که استعمال اندودن درین شعر بمعنی لازم است و متعلق بمعنی مجازیش که گذشت (اردو) شیرین ہونا۔

اندودن چاک استعمال۔ بمعنی چاک داشتن و چاکدار بودن است چنانکه واله ہروی گفته (ع)

ضعف و آله را و بجید زخمہائے خویش دیدہ از تعجب

بخیہ زد آن تار چاک اندودرا، مخفی مباد کہ چاک اندود

دریجا مخفف چاک اندودہ بمعنی چاک دار و پیراز چاک

است و اندودن درین شعر بمعنی لازم مستعمل و متعلق

بمعنی مجازش کہ گذشت۔ (اردو) چاکدار ہونا۔

اندودن چمن استعمال۔ بمعنی چمن داشتن است

و سرسبز و پر بہار بودن چنانکہ میرزا بیدل فرماید (ع)

شوق موسی نگہم رام تسلّی نشود، تا دو عالم چمن اندود

تجلّی نشود، مخفی مباد کہ چمن اندود دریجا بمعنی لازم

است و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت (اردو)

پر بہار ہونا۔ سرسبز ہونا۔

اندودن خرقہ از دود استعمال بمعنی پرشیدن

خرقہ از دخان است چنانکہ عرفی گوید (ع) نامید از تیم

شید اینک بدوش انداختیم، خرقۂ از دود آتش خانۂ

اندودہ را، مخفی مباد کہ این متعلق است بمعنی مجازی

اندودن کہ گذشت و استعمال اندودن درین شعر

بمعنی لازم آمدہ (اردو) خرقہ کا دھوین سے بھر جانا

اندودن دیوار از طلا استعمال بمعنی

ملمع کردن از طلا است و متعلق بمعنی مجازش کہ

گذشت (ملّا قاسم مشہدی ع) خانۂ ما را چو

گل از خون دل رنگین کنند، آنکہ دیوار خزان را

از طلا اندودہ است، (اردو) دیوار پر

طلا کاری کرنا۔

اندودن صبح استعمال۔ پر از صبح و کنایہ از

روشن شدن چنانکہ ملّا علی رضا تجلّی گوید (ع)

نقابش از صفائے چہرہ صبح اندودمی گردد، گل

رخسارش از مہتاب گرد آلودمی گردد، مخفی مباد

کہ اندودن دریجا متعلق بمعنی مجاز اوست کہ گذشت

و استعمالش درین شعر بمعنی لازم (اردو)

روشن ہونا۔

اندوز بقول برہان و ناصری بروزن سردوز بمعنی (۱) فراہم آوردہ و جمع کردہ شدہ باشد و

(۲) امر باین معنی، صاحبان سروری و رشیدی نسبت معنی اول گویند کہ بمعنی جمع کنندہ و جمع کن (خسرو

سلہ) نقد بقا را عمل اندوز کن ؎ قیمت فردائے خود امروز کن ؎ (بدرالدین ساجرمی ۱۵ہ) گنجہا گیرد سائلان رانجش ؎ دوست اندوز و دشمنان راسوز ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی اول بیان کردۂ محققین بالا اہم ازینکہ فاعلی باشد یا مفعولی متعلق باسم فاعل ومفعول ترکیبی است کہ بحالت ترکیب امر با اسمی پیدا شود ومعنی دوم متعلق است از مصدر اندوزیدن کہ می آید و فارسیان برائے مصدر اندوختن ہم ہمین اندوز را بمعنی امر استعمال کردہ اند ولیکن بتحقیق ما اندوز (۳) بمعنی مطلق فراہم وجمع باشد چنانکہ ذکرش بر مصدر اندوختن گذشت وہمین است اسم مصدر اندوختن بقاعدۂ تبدیل یعنی (اندوخ) واسم مصدر اندوزیدن بدون تبدیل ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) جمع کیا ہوا۔ (۲) جمع کر (۳) جمع ۔ اندوختہ ۔

اندوزانیدن بقول صاحب موارد متعدی اندوختن است کہ گذشت مؤلف گوید کہ چراگوئیم کہ متعدی اندوزیدن کہ کار از اصل گرفتن بہتر است از مبدّل واین ہم درست نباشد کہ متعدی اندوزیدن با اندوختن گوئیم زیرا کہ اندوختن ہم متعدی است بلکہ باید کہ اندوزانیدن را متعدی بدو مفعول دانیم کہ معنی این جمع وفراہم کنانیدن است ۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این مصدر نکرد ولیکن موافق قواعد فارسی ومطابق قیاس است ۔ (اردو) جمع کرانا ۔

اندوزہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است وبالفتح بمعنی بنفشہ باشد ۔ صاحب محیط ذکر این نکرد وبر بنفشہ فرماید کہ اسم فارسی است ومعرب آن بنفسج وبفارسی کاکوش ہم گویند و بعربی فرفیر وبرومی اثرہ وہو وبیونانی ابرو ولبربانی بگیناس سرد وتر در اول تسمیدن آن مسکن صداع حار و در آن رطوبت فضلیہ وتلئین وحرارت اندک ولطافت ولزوجت وازلاق وجذب اسہال

است ومنافع بسیار دارد حیف است کہ محققین فرس از اندوزہ ساکت اند وخیال ما جز این نیست کہ
ہاے لیاقت بر لفظ اندوز زیادہ کردہ نام این نبات نہادہ اند کہ لائق جمع کردن است نظر بر منافع
آن کہ متاع قیمتی را ماند (اردو) بنفشہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک بوٹی کا نام ہے جو
اکثر برفانی پہاڑون پر یا لب دریا پیدا ہوتی ہے۔

اندوزیدن بقول موارد (۱) بمعنی جمع کردن وفراہم آوردن و (۲) قرض واپس دادن۔ مرادف اندوختن۔ صاحبان ضمیمہ برہان ونوادر ہم ذکر این کردہ اند وبقول بحر کامل التصریف ومضارع این اندوزد۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از اسم جامد اندوز و یاے معروف وعلامت مصدر دن وبقول مقننین فارسی مصدر جعلی وما اصلی گوئیم از انکہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شدہ وصراحت کامل ہر دو معنی این بر اندوختن گذشت (اردو) دیکھو اندوختن۔

اندوشہ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث وفتح شین معجمہ لغت فارسی است نام گلی است وہیچ صراحت مزید نکرد ومحققین فرس ومفردات طب ازین ساکت اند حیف است کہ بیان مجمل افادہ نہ بخشید ومعلوم نشد کہ کدام گل است ودر السنۂ غیر چہ نام دارد (اردو) اندوشہ فارسی مین ایک پھول کا نام ہے۔

اندوک بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث لغت فارسی است وبمعنی سختی ورنج باشد۔ دیگر محققین فرس ازین ساکت اند **مؤلف** گوید کہ جز این نیست کہ مبدل اندوہ باشد کہ می آید فارسیان ہاے ہوز را بہ کاف عربی بدل کنند ہمچون پیدانہ وپروانک (اردو) سختی۔ مؤنث۔ رنج۔ مذکر۔

اندول بقول برہان و ناصری و جامع بروزن معقول گلیمی باشد کہ آنرا بر چہار چوب بابیچہا محکم کنند و بجہت استراحت برآن نشینند و این در ملک زنگبار معمول است۔ صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ الحلیمی گوید کہ نشست گاہ حکام باشد چنانکہ اسدی گوید (س٥) نشستنگہ ناز داند و کام ہا در آن بوش اندول خوانند نام ہا خان آرزو در سراج فرماید کہ این لفظ غیر فارسی باشد و عجب است کہ صاحب فرہنگہا ازان غافل ماندہ اند و صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ **مؤلف** گوید کہ جادارد کہ فارسیان لغت زنگبار را استعمال کردہ باشند۔ (اردو) وہ چارپائی جس پر کمبل بجائے نواڑ منڈھا ہوا ہو۔

اندون بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث لغت فارسی است بمعنی کاہگل وکلابہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندے ہم پیش نشد و ظاہر اغلطی کتابت باشد کہ برآند و نون زیادہ کردہ اند اگر سندے بدست آید توانیم گفت کہ نون زائد است برآند و کہ بہمین معنی گذشت ہچون گذارش و گذارشن (اردو) دیکھو اندو۔

اندوند بقول برہان و ناصری و جامع بفتح رابع وسکون نون و دال ابجد از اتباعست بمعنی تار و مار کہ زیر و زبر شدہ و ازہم پاشیدہ خان آرزو در سراج بہ دو واو (اندووند) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سندی پیش نشد و بخیال ما قول خان آرزو ہم صحیح باشد کہ (تارمار) و (تارومار) ہر دو آمدہ و بتحقیق ما این مرادف تارمار و زیر و زبر نباشد بلکہ معنی این محض آلودہ و ملوث کہ ماخذ این ہمان اندا است کہ بمعنی کاہگل گذشت و آند در ینجا مخفف آن کہ اصل این (انداوندا) بود الف چہارم را و ہشتم حذف شدہ (اندوند) باقی ماند و اگر بقول خان آرزو دو واو گیریم۔ واو دوم برائے عطف باشد (اردو) لتھ پتھ۔ بقول آصفیہ آلودہ۔ ملوث۔ بھرا ہوا۔ شوربور۔ شرابور۔ خستہ حال۔

اندوہ بقول برہان بر وزن انبوہ گرفتگی دل و دلگیری را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بحذف واو مخفف آن و اندہان جمع این (کہ ذکرش بجاے خودش آید) بہار گوید کہ اندوہ بمعنی غم و ملال و فرماید کہ بالفظ خوردن و داشتن و کشیدن و گفتن مستعمل بخیال ما انحصار این مصادر خوب نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود و بقول صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است و ہم بقول انند این اسم جامد فارسی زبان است بمعنی غم و ہم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است اسم مصدر اندوہیدن کہ می آید (عرفی ؎) راحت آمد تا کشاید قفل اندوہ از دلم ؛ از کلید و دست خود کمیشت خاکستر گذاشت ؛ (**اردو**) اندوہ بقول امیر (فارسی) ۔ مذکر ۔ رنج و غم (آتش ؎) طفلی سے سامنا غم و اندوہ کا رہا ؛ کیا کیا نہ حادثے ہوے ہم پر قدیم سے ؛

اندوہ آمدن استعمال ۔ بمعنی واقع شدن رنج و غم باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (نظامی گنجوی ؎) چو اندوہ آید شو ناسپاس ؛ نہ محکم تر اندوہ اندر ہراس ؛ (**اردو**) مبتلاے رنج و غم ہونا ۔ رنج پہنچنا ۔

اندوہان بقول صاحب انند ۔ جمع اندوہ ۔ برخلاف قیاس و صاحب برہان بر اندہان نوشتہ کہ جمع اندوہ باشد برخلاف قیاس چہ بغیر از جانور را بالف و نون جمع نتوان کرد ۔ خان آرزو در سراج بذیل اندوہ فرماید کہ درین تامل است چراکہ درختان و نہالان و ابروان و چشمان بسیار آمدہ و حق آنست کہ قیاسی بدو وجہ است یکی آنکہ وجہ صحت لفظ تواند شد چنانکہ ہر جا با و نون جمع شوند و اول ساکن بود جائز است کہ ہر دو بمیم بدل شوند چنانکہ خنب و خم و دنب و دم و چنانکہ الف در اوائل کلمات بیا بدل شود ہمچون الگدش و یلگدش و ارمغان و یرمغان وغیرہ ہاے ہوز بدل شود ہمچون انگامہ و ہنگامہ و وجہ دوم آنست کہ حکم بوجوب آن کنند مثلاً گویند کہ

جمع الف و نون - غیر جاندار را درست نیست و
نفی چیزی که بر نفی مجهول نشود به کلمۂ نادرست نیست
و مراد ازین آنست که هر جا چنین کلمه واقع شود بی مراعات
و لحاظ روزمرّہ حیوان بعمل آرند پس آنچه درینباب مخالف
باشد بر همانقدر که مسموع و آمده باشد اقتصار نمایند
و بیدان و چناران نگویند چنانکه درختان و نهالان
و همچنین بجاے ناکام - نامقصود نیز نگویند (انتهی)
مؤلف عرض کند که خان آرزو بطور اعتراض
بر برهان بحثی که کرده است و تصفیه که در آخر بحث
خود فرموده از آن تردید قول برهان نمی شود و حق اینست
که قاعدۂ جمع که صاحب برهان ذکرش فرموده و
الف و نون را با جانوران مخصوص کرده مقصود عام
از جانداران است یعنی مطلق حیوان که انسان هم
دران شامل باشد و بقول مقتنین فارسی هم جمع با الف
و نون مخصوص است با ذوی الارواح و آنچه بر خلاف
این کلیه براے غیر ذوی الارواح هم استعمال این یافته
شد مستثنی باشد همچو درختان و همین قسم استثنا در
جمع غیر ذوی الارواح هم یافته شده که تخصیص ها در ان
یافته نشد چنانکه بعض محققین و متقدمین انسانان را
انسان ها و شیران را شیرها هم آورده اند و این هم
استثنا باشد در استعمال و جا دارد که این قسم استثنا
بضرورت شعر گیریم بهرحال قاعده که مقتنین فرس
بلحاظ کثرت استعمال قائم کرده اند قیاسی است و
منظائر استعمال که بر خلاف آن یافته شد سماعی است
و آنچه خان آرزو فرماید که اتباع سماعی در همان
الفاظ مخصوص که سماعت یافته شد عیبی ندارد و
بر خلاف آن درست نیست نسبت این عرض همی شود
که پابندی ما را بر استعمال پیشینیان مخصوص کردن مرده
پسند نیست و ما استعمال معاصرین عجم را اندر تخصیص
فائق تر دانیم از متقدمین و متاخرین زیرا که در هر زمان
اصلاح زبان می شود و آنچه حالا در روزمرّۂ فارسیان
اہل زبان است بحق ما بهتر و موافق محاوره باشد بر
خلاف محاورۂ پیشینیان و همین اصول در هر یک
زبان اولی - فتامل (اردو) رنج - غم - بحالت جمع

اندوه بردن استعمال۔ دفع کردن رنج وغم است صاحب آصفی ذکر این کردہ (تاثیر اصفہانی ؎) برد اندوه زدل تہمت زرداری ہم ؛ داغ بردل نبود لالۂ عباسی را ؛ (اردو) رنج وغم مٹانا۔ دفع کرنا۔

اندوه بودن دردل استعمال۔ بمعنی بودن رنج وغم است کہ حاصل آن مبتلای رنج وغم بودن باشد۔ صاحب آصفی ذکر اندوه بودن کردہ (وحشی یا فغانی ؎) دران پیری کہ صد غم حاصلش بود ؛ ہمان اندوہ یوسف در دلش بود ؛ (اردو) غم رہنا۔ غم ہونا۔ مبتلاے رنج وغم ہونا رہنا۔

اندوه پرسیدن استعمال۔ استفسار رنج وغم کسی کردن و رنج وغم کسی را دریافت کردن باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو ؎) اندوہ جدائی زکسی پرس کہ یکچند ؛ دور فلکت از صحبت یار نگہ جدا داشت ؛ (اردو) رنج وغم کی حالت دریافت کرنا۔ پوچھنا۔

اندوه پیشه استعمال۔ فارسیان بصفت دل استعمال این کردہ اند یعنی کسی کہ پیشۂ او اندوه وغم است و مبتلای رنج وغم می ماند (عرفی ؎) دارم بچشم او دل اندوه پیشہ را ؛ غافل کہ مست می شکند زود شیشہ را ؛ (اردو) مبتلای رنج وغم۔

اندوه داشتن استعمال۔ بمعنی رنج وغم داشتن و مبتلاے رنج وغم بودن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (فغانی شیرازی ؎) دلم زروز بد خویش ماتمی دارد ؛ چہ ماتم است کہ اندوه عالمی دارد ؛ (اردو) رنج وغم رکھنا۔ مبتلاے رنج وغم ہونا۔

اندوه دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی واقف بودن از رنج وغم است (خسرو ؎) توسہل می شماری اندوه خسرو آری ؛ آنکو ندیدہ رنجی اندوه کس چہ داند ؛ (اردو) رنج وغم واندوه سے واقف ہونا۔

اندوه رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج وغم رسیدن باشد و مبتلای رنج وغم شدن (نظیری نیشاپوری ؎) زبس بود

دل خود کام و ناسپاس مرا ؎ زر روی ہم رسد اندوہ
بیقیاس مرا ؎ (اردو) رنج پہنچنا جیسے ؎ میرے
دلکو اس واقعہ سے رنج پہنچا ہے ؎ مبتلاے رنج و غم ہونا۔

اندوہ کاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی کم کردن و شدن اندوہ باشد۔
(خسرو ؎) گہ بہ نغمات تر و اندوہ کاہ ؎ یافتہ در
عرصۂ باخرز راہ ؎ (اردو) رنج و غم گھٹانا گھٹنا

اندوہ کشاد استعمال بقول صاحب شمس بمعنی
غمگسار **مؤلف** عرض کند کہ اگر معنی بیان کردہ اش
را تسلیم کنیم متعلق باشد باندوہ کشایدن دال مہملہ
در آخر کہ اسم فاعل ترکیبی باشد از اندوہ کشادن۔
اندوہ کشاد بدال مہملہ در آخر بدین معنی غلط است دیگر
کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ شک نیست کہ
فارسیان (یادکرد) را بمعنی یادگار استعمال کردہ اند
ولیکن اندوہ کشاد را بغیر وجود سند استعمال تسلیم نکنیم
(اردو) غمگسار بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر
غمخوار۔ ہمدرد۔ دلسوز (عارف ؎) جاگے گا ایک
شام سے کسطرح صبح تک ؎ درکار مجھے مریض کو ہین
غمگسار دو ؎

اندوہ کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی رنج و غم کشیدن و مبتلای رنج و غم
شدن است (فخری اصفہانی ؎) ازان سپس کہ
کشیدم ز تب بسی اندوہ ؎ ز فرط خواب ملالت زدم
بسی آسا ؎ (اردو) رنج کھینچنا۔ رنج و غم میں مبتلا ہونا۔

اندوہ گسار استعمال۔ بقول بہار شکنندۂ اندوہ
باشد و سند این بر (اندہ گسار) می آید کہ مخفف این است
و کنایہ باشد از غمخوار و متعلق باشد از (اندوہ گساردن)
کہ بمعنی اندوہ خوردن است و کنایہ از غمخواری کردن
و غمخوار شدن (اردو) غمگسار دیکھو اندوہ کشاد۔

اندوہگین استعمال۔ بقول بہار بہ معنی غمگین است
باشد این از کلام ظہوری یافتہ ایم (؎) ندارم شکوہ
گر خاطرم اندوہگین باشد ؎ دل دلدار می خواہد چنان
باشد چنین باشد ؎ مخفی مباد کہ گین بقول برہان بمعنی حسنا
و خداوند آمدہ چون با کلمہ ترکیب کنند ہمچون غمگین و

شرمگین بمعنی صفت ہم ہست ہرگاہ با صفت مرکب سازند و بعضی گویند بمعنی پر است کہ در مقابل خالی باشد چہ گین در اصل آگین بود (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ توجیہ آخرین اقوی (**اردو**) اندوہگین بقول امیر غمگین۔ رنجیدہ (وزیر ؎) ہیں راسب دشمنوں کا چاہتے ہیں میں خوش ہوں جب سے دل اندوہگین ہے ؎

اندوہگین باشیدن استعمال۔ بمعنی غمگین بودن است سند این بر اندوہگین گذشت (اردو) غمگین ہونا۔ غمگین رہنا۔ اندوہگین رہنا۔

اندوہ ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی باقی بودن رنج و غم است (فغانی شیرازی ؎) خود ز العشق لالہ رخان سوختم تمام اندوہ دوزخ و ہوس جنتم نماند ؎ (**اردو**) رنج و غم رہنا۔

اندوہناک استعمال۔ بقول بہار مرادف اندوہگین۔ **مؤلف** عرض کند کہ ناک بقول برہان لفظی است کہ بجہت بیان اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند چنانکہ دردناک یعنی بردارندۂ درد چیزی ہمچون طربناک و غمناک و مانند آن (انوری ؎) تا بود ز اختلاف جنبش چرخ ہالکی اندوہناک و دیگر شاد ؎ (**اردو**) اندوہناک۔ بقول امیر بمعنی اندوہگین (بحر ؎) نکتور ہے بات بات میں ہیں خو ہے یار کی ؎ کیا غم ہے کوئی خوش ہو کہ اندوہناک ہو۔

اندوہیدن بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح مصدر فارسی است بمعنی غمگین شدن۔ دیگری کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و بقاعدۂ مقننین فارسی مصدر جعلی کہ بزیادت یاے معروف و علامت مصدر (دن) بر لفظ اندوہ وضع شد و باصول ما مصدر اصلی کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع کردند۔ کامل التصریف۔ مضارع این اندوہد (**اردو**) غمگین ہونا۔

(۱۸۶۸)

(الف) اندہ (الف) بقول برہان وجامع وناصری مخفف اندوہ باشد

(ب) اندہان (ب) بقولش جمع اندہ وما صراحت کامل (ب) بر اندوہان کردہ ایم کہ جمع اندوہ گذشت (انوری ؎) بار اندہ مکش کہ بار دگر ٭ برہانیدت از غم ایزد بازہ ٭ صاحبان سروری وجامع وناصری وبرہان ہم ذکر (ب) کردہ اند (سروری ؎) روزی سہ چار اندہ او داشت ہر کسی ٭ آن سوز بر طرف شد وآن اندہان نماند ٭ (اردو) (الف وب) دیکھو اندوہ اور اندوہان۔

اندہ خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی غمگین شدن است (خسرو ؎) مگوای پندگو اندہ مخور بیہودہ چندین ٭ چہ خار از پا کشی آنرا کہ پیکان در دلش باشد ٭۔ (اردو) غم کھانا۔ بقول آصفیہ رنج اٹھانا۔ (ع) غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بھرتی ٭

اندہ قوقو بقول برہان بضم دو قاف وسکون دو واو۔ دوائیست کہ آنرا حنذقوقی خوانند۔ کلف را نافع است وما ذکر این بر آزورد کردہ ایم وصاحب برہان بر آزورد صراحت کردہ است کہ اندہ قوقو لغت فارسی است وماخذ این جز این نباشد کہ معنی حقیقی این تکمۂ رنج وغم باشد۔ بقول محیط کہ بر آزورد مذکور شد مولد خون غلیظ است ومضار این زائد از منافع وجا دارد کہ این نام را بلحاظ منافعش گیریم کہ تکمۂ پیرہن محافظت جسم کند وپیرہن را بر بدن انسان چست ودرست میکند پس اندرین صورت معنی این بند واصلاح کنندۂ رنج وغم باشد کہ کنایہ الیست وبس (اردو) دیکھو آزورد۔

اندہ گذاشتن استعمال۔ بمعنی مبتلای اندوہ کردن واندوہ را بحال خود گذاشتن وبدفع آن نپرداختن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (خاقانی ؎) اندہ گسار من شدہ اندہ بمن گذاشتہ

وامق چه کرد از غم عذرا من آن کنم ؛ (اردو) رنج وغم مین مبتلا کرنا ۔ رنج وغم کا دفعیہ نکرنا ۔

(الف) **اندہ گسار** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده مرادف ومخفف اندوه گسار است که گذشت وسند این بر اندہ گذاشتن مذکور شد واین متعلق است با مصدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **اندہ گساردن** صاحب آصفی ذکر این هم کرده که بمعنی شکستن اندوه باشد (اشرفی سمرقندی ؎) خنده خندان ببند و بر لب نهاد ؛ جام می آن همچو می اندہ گسار ؛ (اردو) (الف) غم گھٹانے والا ۔ اندوه گسار (ب) غم گھٹانا

اندہ گفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی بیان رنج وغم کردن است (سعدی شیرازی ؎) مگو اندہ خویش با دشمنان ؛ که لاحول گویند شادی کنان ؛ (اردو) رنج وغم کی حالت بیان کرنا ۔

(الف) **اندی** (الف) بقول برهان وهفت بروزن لندی (۱) بمعنی خاصه باشد که در مقابل

(ب) **اندیدن** خرجی است و (۲) بمعنی امیدواری هم و (۳) بجاے لفظ تو که باشد که هم استعمال کنند و (۴) بمعنی آن لحظه هم که ایام گذشته باشد و (۵) تعجب را نیز گویند و (۶) بمعنی نیز هم آمده که بعربی ایضاً خوانند ونسبت (ب) فرماید که بروزن خندیدن (۱) بمعنی تعجب کردن و (۲) سخنی را نیز گویند که از روی شک وریب وآهستگی گفته میشود ۔ صاحب نوادر نسبت معنی سوم (الف) فرماید که بمعنی تو که و باشد که ونسبت (ب) فرماید که بمعنی گمان بردن وسخن بگمان گفتن ۔ وصاحب جامع نسبت (الف) باتفاق معانی برهان نسبت معنی سوم گوید که کلمهٔ تمنّی وآرزو باشد ۔ صاحب بحر نسبت (ب) با برهان متفق وفرماید که سالم التصریف است ۔ وبقول ناصری سخنی که از روے شک وریب وآهستگی وحیرت وتعجب گفته شود وبقول موارد تعجب کردن وسخن بگمان وشک گفتن وفرماید که حاصل بالمصدر این آند ومضارع این آند د ۔ خان آرزو در سراج بر معنی دوم

(ب) متفق با برہان و معنی اوّلش را غلط داند و صاحبان سروری و جہانگیری ہم بر معنی دوّمش قانع کہ سخن بشک گفتن باشد بخیال ما (الف) اسم جامد و اسم مصدر (ب) باشد و ترکیب (الف) چنین باشد کہ لفظ آند را با یائے نسبت مرکب کردہ آندی کردند و معنی حقیقی آن منسوب بہ چند و منسوب بمقدار غیر معین و حاصل آن مشتبہ و شاید کہ آندہم مجاز بمعنی شک و گمان بر معنی چارمش گذشت و ہمین معنی سوم (الف) اصل است یعنی باشد و تواند شاید کہ اظہار شک کند و یقین ندارد چنانکہ خان آرزو آوردہ (ع) گر روی باغ زرد شد از فصل دے چہ باک ؂ آندی کہ سرخ باشد روی نمدانگان ؂ و معنی دوم بیان کردۂ برہان متعلق است با معنی ششم آند کہ گذشت و بزیادت تحتانی مصدری یا نسبت معنی امیدواری پیدا کند و نسبت معنی اول حیف است کہ سندی پیش نشد مشتاق آن باشیم کہ خصوصیت و خاصۂ متبائن است از ماخذ۔ و چارۂ نیست کہ بدین معنی اسم جامد گیریم حالا عرض میشود نسبت معنی چارم الف کہ بخیال ما مرکب است با آن (اسم اشارہ) و دی بمعنی روز گذشتہ و مجازاً بمعنی آن لحظہ گذشتہ کہ فارسیان در استعمال خود ممدودہ را بمقصورہ مضموم خوانند و حقیقت معنی پنجم و ششم عزیز نیست کہ آندی اسم جامد فارسی زبان است۔ و مصدر (ب) وضع شد از (الف) بزیادت علامت مصدر (دن) و معنی (۱) تعجب کردن و (۲) سخن بشک و گمان گفتن پیدا شد از معنی پنجم و سوم اسم جامد کہ تعریفش بالا گذشت خان آرزو (الف) را ترک کرد و بر اندیک کہ می آید بحثی کردہ است و ما ہم ہمہ را انجا ذوقی بردارم

(اردو) (الف) (۱) خاص القول آصفیہ مخصوص۔ عمدہ۔ منتخب چیدہ (۲) امیدواری مؤنث (۳) شاید کلمۂ شک۔ (۴) اُس لحظہ۔ اُس وقت (۵) تعجب۔ عجب۔ (۶) بھی۔ نیز۔ ایضاً

(ب) (۱) تعجب کرنا (۲) کسی بات کو شک اور گمان سے کہنا۔

(الف) اندیش
(ب) اندیشمند
(ج) اندیشناک
(د) اندیشہ

(د) بقول برہان و ناصری وجامع بروزن ہم پیشہ (۱) بمعنی فکر وخیال و (۲) بمعنی ترس وبیم آمدہ (ناصری ۵۱) اندیشہ کس راہ بکنہ تو ندارد ؎ بے چیز کہ ہست از تو نشان ست و نشان نیست ؎ خان آرزو در چراغ فرماید کہ معنی اول حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (سلیم ۹۵) از آہ خفتہ در دل من اثر دہا سلیم ؎ سیلاب ازین خرابہ باندیشہ بگذرد ؎ بہار گوید کہ تباہ وخام ودراز وروزرد از صفات اوست و بالفظ انداختن وبردن وبستن وخوردن وداشتن ودانستن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما اندایش کہ حاصل بالمصدر اندائیدن بمعنی کاہگل مالی وگلابہ سازی وگچ کاری گذشت ماخذ این است فارسیان ہائے نسبت در آخرش زیادہ کردند کہ بمعنی منسوب بہ کاہگل مالی وگلابہ سازی وگچ کاری است وکنایہ از فکر وخیال کہ چون فکر وخیال بردل ودماغ مستولی شود گلابہ سازی وگچ کاری را ماند کہ غلبۂ آن گویا دل ودماغ را بپوشد و فارسیان کنایۃً بمعنی فکر وخیال ومجازاً بمعنی ترس وبیم استعمالش کردند والف چہارم بکثرت استعمال حذف شدہ اندیشہ شد و (الف) بحذف ہائے ہوز آخرہ (۱) مخفف (د) و اسم مصدر اندیشیدن کہ می آید ہمین است و (۲) امر از مصدر اندیشیدن ہم۔ آنچہ صاحب رشیدی (الف) را اسم فاعل اندیشیدن ہم گفتہ تسامح اوست کہ از خیر اندیش وبداندیش اینمعنی پیدا کردہ باشد و این اسم فاعل ترکیبی است کہ بدون ترکیب امر با اسمی اینمعنی پیدا نمیشود (انوری ۵) گرش بہتان نہد خصم بداندیش ؎ ورش عصیان کند چرخ ستمگر ؎ و (ب) و (ج) از قبیل

فکرمند و خوفناک است و استعمال این بہ تحقیق ما مخصوص باشد با معنی دوم (د) (نظامی ے) در آن رہگذر ہائے اندیشناک ؎ پراگندہ شد در سرم مغز پاک ؎ (اردو) (الف) (۱) دیکھو (د) (۲) اندیشہ کر سوچ۔ ڈر۔ (ب) و (ج) بقول امیر اندیشہ ناک۔ پرخطر۔ خوفناک۔ (د) (۱) فکر۔ مؤنث۔ خیال مذکر (۲) اندیشہ دیکھو اسکال۔

اندیشہ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیدا شدن فکر و خیال و خوف باشد (بدیع سبزواری ے) دوشم اندیشۂ مرگ آمد و بیدار شدم ؎ یاد آن خواب گران کردم و بیدار شدم ؎ (اردو) خیال کرنا۔ فکر ہونا۔ خوف پیدا ہونا۔ اندیشہ پیدا ہونا۔

اندیشہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف اندیشہ آمدن باشد (ملا جامی ے) گر فتدت گہ گہی اندیشہ اش ؎ کوش کہ چون من نکنی پیشہ اش ؎ (اردو) دیکھو اندیشہ آمدن

اندیشہ انداختن استعمال۔ بمعنی فکر و خیال و خوف کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این مصدر مرکب کردہ است (فردوسی طوسی ے)

وزآن پس یکی چارۂ ساختن ؎ زہر گونہ اندیشہ انداختن ؎ (اردو) فکر کرنا۔ خیال کرنا۔ اندیشہ کرنا۔

اندیشہ باشیدن استعمال۔ بمعنی فکر و خیال ماندن و بودن است (جامی ے) باشد بہ ہر دم کی اندیشۂ درمانی ؎ بردار ز دل بادردت اندیشۂ درمانہا ؎ (اردو) فکر و خیال رہنا۔ ہونا۔

اندیشہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (۱) بمعنی فکر و خیال و خوف دور کردن است (حافظ ے) طبیب عشق منم بادہ خور کہ این معجون ؎ فراغت آرد و اندیشۂ خطا ببرد ؎ و (۲) بمعنی فکر و تأمل کردن۔ بہار بذیل اندیشہ ذکر این کردہ (فرخی ے) شاہ را گو تو بشادی و طرب دل نہ و بس ؎ از پی ساختن مملکت اندیشہ مبر ؎

(اردو) (۱) فکر وخیال سے مستغنی کرنا خوف مٹانا بے خوف کرنا۔ (۲) فکر و تامل کرنا۔

اندیشہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر وخیال کردن و قائم کردن خیال است (حافظ شیرازی ؎) ہرچہ اندیشہ دران بند ہمی بیابی از خدائے ؛ زانکہ تدبیر تو با تقدیر او یکسان نبود ؛ (اردو) فکر وخیال کرنا۔ خیال قائم کرنا۔

اندیشہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خوف بودن وخیال داشتن و مناسب فکر وخیال بودن است (عرفی ؎) از لب ہر ذرہ ام خون انا الحق می چکد ؛ طعنہ نامحرم و اندیشۂ داری نبود ؛ (ظہوری ؎) در آن صحرا کہ میگردد سمند رشت خاکستر ؛ مباد اندیشہ پرواز بال و پر پرستان رابکو (نظامی گنجوی ؎) شنیدستم کہ دولت پیشہ بود ؛ کہ با یوسف زخش اندیشہ بود ؛ (اردو) خوف ہونا۔ فکر وخیال ہونا۔ ڈرنا فکر ہونا۔

اندیشہ پیش نہادن استعمال۔ بمعنی مبتلائے فکر وخیال وخوف کردن است (ظہوری ؎) یادش اندیشہ سودائے دگر پیش نہاد ؛ غم ہجر وطرب وصل فراموشش باد ؛ (اردو) فکر مین مبتلا کرنا۔ خوف زدہ کرنا ؛

اندیشہ خوردن استعمال۔ بہار و آصفی ذکر این کردہ۔ وسند استعمال پیش نشد۔ معاصرین عجم البتہ بر زبان دارند کہ بمعنی خوف خوردن است و مبتلائے فکر وخوف شدن (اردو) خوف کھانا فکر مین مبتلا ہونا۔

اندیشہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر وخیال وخوف داشتن است (والہی قمی ؎) گرکنم آرزوی بوس وگہی میل کنار ؛ یک کف خاک و صد اندیشۂ باطل دارم ؛ (حافظ شیرازی ؎) با یار کجا نشیند آن کو ؛ اندیشہ خاص وعام دارد ؛ (ظہوری ؎) چہ باک از سوختن اندیشۂ واسوختن دارم ؛ امیدا نم چہ خواہد شد برای

خود کباب من ﴿ (صائب ۔) اندیشہ چہ اعشق ز کس داشتہ باشد ﴿ پروانہ چہ پروائے عسس داشتہ باشد ﴿ (اردو) فکر اور خیال اور خوف رکھنا ﴿

اندیشہ دانستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ درینجا اندیشہ بمعنی فکر و خوف و منصوبہ باشد و دانستن بمعنی خودش یعنی خیال کردن چنانکہ (حافظ شیرازی ۔) بکوے میکدہ ہر سالکی کہ رہ دانست ﴿ در دگر زدن اندیشۂ تبہ دانست ﴿ یعنی منصوبہ تباہ و خوف تباہی خیال کرد (اردو) خوف کرنا خیال کرنا۔

(۱۸۸۸) **اندیشہ در دل گردیدن** استعمال ۔ بمعنی خیال در دل پیدا شدن (صائب ۔) نیست در مغز زمین چون گرد بادم ریشۂ ﴿ جز سفر در دل نمی گردد مرا اندیشۂ ﴿ (اردو) خیال دل مین پیدا ہونا ۔

(۱۸۸۹) **اندیشہ راندن** استعمال ۔ بمعنی دور کردن فکر و خیال است (ظہوری ۔) زخمی تو ز دل اندیشۂ مرہم راند ﴿ ہر کہ زہر تو خورد کے پی شکر پردازد ﴿ (اردو) فکر و خیال دور کرنا ۔

اندیشہ رسیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رسیدن فکر و خیال است و درینجا اندیشہ مجازاً بمعنی بلند پروازی مستعمل (کمال اصفہانی ۔) امید آدمی بوصالت نمی رسد ﴿ اندیشۂ خرد بکمالت نمی رسد ﴿ (اردو) فکر و خیال کا پہنچنا ۔

اندیشہ رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع شدن فکر و خیال است (ہلالی سبزواری ۔) روز ہجر از خاطرم اندیشۂ وصلت نرفت ﴿ آرزوی صحت از دل کے رود بیمار را ﴿ (اردو) فکر دفع ہونا ۔ خیال جاتا رہنا ۔

(۱۸۹۰) **اندیشہ سرعت فشان** استعمال ۔ بمعنی فکر و خیال سریع التیر و زود رسندہ باشد چنانکہ عرفی گوید (۔) یک نفس اندیشۂ سرعت فشان ﴿ گر بوے از جہل شود ہمعنان ﴿ مخفی مبادکہ سرعت فشان

اسم فاعل ترکیبی است که صفت اندیشه واقع شد
(اردو) خیال بلند۔ بلند خیال۔

اندیشه سنجیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی فکر وخیال کردن است و اندیشه سنج از قبیل سخن سنج اسم فاعل ترکیبی این که بمعنی فکر وخیال کننده وصاحب فکر وخیال باشد صاحب بهار ذکر اندیشه سنج کرده (خسرو ؎) چه روشن دلی باشد اندیشه سنج ٭ گزین در کلیدی رساند بگنج ٭ (اردو) سونچنا۔ فکر وخیال کرنا۔ صاحب فکر وخیال کو اندیشه سنج کهه سکتے ہین ٭

(۱۸۶۱) **اندیشه سوختن** استعمال۔ بمعنی بیکار شدن فکر وخیال است (عرفی ؎) حیرت زہم آغوشی من همی نالد ٭ اندیشه ز آرزوی من می سوزد ٭
(اردو) فکر وخیال بے کار ہونا۔

(۱۸۶۲) **اندیشه شستن** استعمال۔ بمعنی دور ودفع کردن خیال است (عرفی ؎) آسوده تر حسود که ما از ضمیر دل ٭ اندیشه زیان وغم سود شسته ایم ٭
(اردو) خیال دفع کرنا۔ خیال دور کرنا۔

(۱۸۶۳) **اندیشه فراز آمدن** استعمال۔ قریب آمدن خوف است (عرفی ؎) باز آ که فراق جانگداز آمده است ٭ اندیشه مردنم فراز آمده است ٭
(اردو) اندیشه قریب الوقوع ہونا۔

اندیشه کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی (۱) خوف کردن است۔ (حزین اصفهانی ؎) چو مردین نه از نفس کافر برنمی آئی ٭ سکندر نیستی اندیشه از نیروی دارا کن ٭ و (۲) فکر وخیال کردن (ظهوری ؎) ترا چه رتبه که اندیشهٔ وصال کنی ٭ ادب خوش است ظهوری چنین ظهور مکن ٭ (وله ؎) از اشک صبح وشام ظهوری است سبحه ساز ٭ اندیشهٔ طراوت او را دکر ده ایم ٭ (اردو) (۱) اندیشه کرنا۔ خوف کرنا۔ (۲) فکر وخیال کرنا۔

(۱۸۶۴) **اندیشه گذشتن بخاطر** استعمال۔ بمعنی خیال پیدا شدن در دل (ظهوری ؎) گاهی نگاه جوری

سوی گناہ گاران ؛ گر بگذر د بخاطر اندیشۂ ثوابی ؛
(اردو) خیال ہونا ـ خیال دل مین پیدا ہونا ـ

اندیشہ گرفتن استعمال ـ بمعنی فکر و خوف کردن است ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ (حزین اصفہانی ع) نذارد رہرو دار الامان خامشی کلفت ؛ صدف اندیشۂ از تلخی دریائی گیرد ؛ (اردو) خوف کرنا ـ اندیشہ کرنا ـ

(۱) **اندیشہ مند** استعمال بہار ذکر ہر دو کردہ

(۲) **اندیشہ ناک** از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی فکر مند و خوفناک است کہ کلمہ مند و ناک ہر دو افادۂ معنی فاعلی کند (عرفی ۵۱) گاہ اندیشہ مند و حیران وش ؛ گہ عبارت نور دو رمز ناک ؛ (اردو) (۱) فکر مند (۲) خوفناک ـ

(الف) **اندیشہ نما** استعمال ـ بقول بہار کنایہ از چہرۂ بغایت صاف و پاکیزہ کہ اندیشہ در ان بنماید و این ادعا مبالغہ باشد (صائب ۵) گرد دل من گر ہوس بوسہ نگردید ؛ اندیشہ از آن چہرۂ اندیشہ نما داشت ؛ صاحب آصفی ذکر ـ ـ ـ ـ

(ب) **اندیشہ نمودن** کردہ و سندے از حزین اصفہانی آوردہ (نثر) چون دیدہ کشاید و اندیشہ نماید داند کہ شہرستان نظم سواد اعظم عالم معنی است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) بمعنی حقیقی خود است یعنی ظاہر کردن و شدن فکر و خیال و (الف) اسم فاعل ترکیبی است از (ب) و بخیال ما در (الف) ہیچ ادعا مبالغہ نیست ـ عادت است کہ از چہرہ و قیافۂ بعض انسانان اندیشہ و فکری کہ در دل شان باشد ظاہر می شود و چہرۂ اندیشہ نما بمعنی چہرہ ایست کہ فکر و اندیشہ از آن ظاہر شود و ہیچ ضرورت نیست کہ از این مضمون غایت صفائی و پاکیزگی چہرہ ظاہر شود البتہ این مضمون پیدا می شد اگر صائب مصرع ثانی را چنین می گفت (ع) اندیشہ ز آئینۂ اندیشہ نما داشت ؛ اندرین صورت از آئینہ استعارہ چہرۂ صاف مقصود می بود ـ (اردو) (الف) فکر مند (ب) اندیشہ اور خوف اور فکر و خیال ظاہر کرنا ـ ہونا ـ

اندیشه نهادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی فکر کردن است (فردوسی طوسی ۵) شب تیره کرد از جهاندار یاد ؞ پس اندیشه بر آب حیوان نهاد ؞ (اردو) فکر کرنا۔

اندیشیدن بقول بحر (۱) فکر و تامل کردن و خیال و اندیشه و غور نمودن در هر کار و هر چیز و (۲) ترسیدن و بیم بردن و (۳) غم خوردن فرتام که کامل التصریف است و مضارع این اندیشد صاحب موارد دو لو ادر بمعنی اول و دوم قانع **مؤلف** عرض کند که این مصدر یست که وضع شد از اندیش که مخفف اندیشه گذشت و یائے معروف و علامت مصدر دن و معنی فکر و خیال و خوف در لفظ اندیش و اندیشه موجود است و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد و بس که هر که می ترسد غم می خورد (انوری ۵) رو بیندیش که از بهر تو ام نخریدی ؞ بمثل قیمت من گر نگذشتی ز هزار ؞ (صائب ۵۲) نمی اندیشد از زخم زبان چون عشق صادق شد ؞ بدندان صبح گیرد تیغ خورشید قیامت را ؞ (اردو) (۱) فکر و خیال کرنا۔ تامل کرنا۔ غور کرنا (۲) ڈرنا۔ اندیشه کرنا۔ خوف کرنا۔ (۳) غم کھانا۔

اندیک بقول برهان و جامع بروزن نزدیک لفظی است از کلمات تمنی که در عربی لیت و لعل و عسی گویند بمعنی باشد که دلو دکه دباید که و زیرا که و از برائے آن و ازین جهت۔ صاحبان سروری و رشیدی می فرمایند که بمعنی بوک و بحواله ادات الفضلاء و فرهنگ گوید که بمعنی باید که و چرا که هم آمده و بقول صاحب جهانگیری بمعنی بود که و باشد که و چرا که و زیرا که۔ خان آرزو در سراج اللغات گوید که بمعنی بوکه و باشد که و فرماید که بقول بعضی بمعنی باید که و بقول بعض بمعنی زیرا که و بحواله قوسی گوید که مرکب از اندی و کاف صله و اندی بمعنی خاصه و رائے خود ظاهر فرماید که همان

معنی اول مناسب است و آنچہ بہ تحقیق پیوستہ آنست کہ این لفظ ماخوذ است از اندیدن بمعنی گمان
بردن و مجازاً بمعنی توکہ و باشد کہ مستعمل و معانی دیگر سند می خواہد (انتہی) **مؤلف** این کتاب
عرض کند کہ تحقیق خان آرزو معکوس است کہ اندیک ماخوذ از اندیدن نیست بلکہ اندیدن مصنوع
از اندی باشد کہ اصل اندیک است و اندیک مخفف اندیکہ - از قبیل زیراکہ مخفف زیراکہ باشد
و ما تحقیق معنی اندی بجائش کردہ ایم و ما خارش راہم ہمدرانجا بیان کردہ ایم پس (۱) معنی حقیقی اندیک
شاید کہ و باشد کہ وجہ دارد کہ دیگر ہمہ معانی کہ بر لفظ اندی گذشت بزیادت کاف صلہ در
اندیک ہم باشد (حکیم قطران ؎) گر یار نداند خطر و قدر تو شاید ؛ اندیک فلک داند قدر و
خطر تو ؛ مخفی مباد کہ لفظ شاید در مصرع اول بمعنی (چنانکہ باید و شاید) است و (۲) استعمال
این معنی زیراکہ منظر آمدہ و بدین معنی اسم جامد باشد (اخسیکتی ؎) با آنکہ من از عشق تو رسوای
جہانم ؛ ہم راضیم اندیک تو زیبای جہانی ؛ و (۳) بمعنی باید کہ ہم (استاد عمارہ ؎) گر
خوار شدم پیش بت خویش روا بود ؛ اندیک بر مہتر خود خوار نباشم ؛ و جا دارد کہ از ہمین شعر
معنی اول ہم گیریم و (۴) بمعنی تعجب کہ و این ہمان است کہ بر معنی پنجم اندی گذشت (رشید الدین
وطواط ؎) ہر چند کہ بودیم ز ہجران تو غمگین ؛ اندیک ز ہجران تو شادیم دگر بار ؛ و (۵) بمعنی بو کہ
یعنی امید کہ و این تعلق دارد با معنی دوم اندی (حکیم خاقانی ؎) گر حلۂ حیات مطرا نہ گردد ت ؛
اندیک و رنمانی از این کسوت از بہا ؛ (اردو) (۱) شاید کہ - ممکن ہے کہ - (۲) اسلئے کہ (۳)
چاہئیے کہ (۴) تعجب ہے کہ (۵) امید ہے کہ -

اندینہ | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث و فتح نون لغت فارسی است بمعنی

تربز دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکردہ و صاحب محیط ہم این اسم را ترک کردہ و بر تربوز ہم ذکر آندبہ نکردہ و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) تربوز۔ مذکر۔ بقول آصفیہ اس کی فارسی تربز۔ ہم اس کا کامل بیان تربز پر کرین گے۔

اندرو بقول برہان و سروری و ہفت و جامع با ذال نقطہ دار و راے بے نقطہ بروزن لبلبو۔ پازہر باشد و آن رافادزہر ہم گویند و فرماید کہ بجاے ذال نقطہ دار زاے ہوز ہم آمدہ۔ خان آرزو با زاے ہوز فرماید کہ مخفف انزروت باشد و ذکر این با ذال معجمہ نکردہ بخیال ما غلطی کتابت و تسامح محققین است کہ این را بذال معجمہ قائم کردند و ما صراحت کامل انزرو بزاے معجمہ بجایش کنیم (اردو) دیکھو انزرو۔

انر بقول برہان و ناصری و جامع و سروری و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون راے قرشت ہر چیز زشت و بد را گویند (محتشم کاشانی سہ) چہ درگشت با چہرۂ گل اناری ہا ز پے عاشقان انر کلہ کلہ ۂ خان آرزو در سراج بذکر این فرماید کہ بقول بعض ہمان است کہ انر مخفف آنست **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ انر کہ بمعنی زشت و ناہموار آمدہ مخفف اینست۔ بخیال ما انر مخفف نرہ کہ اسم جامد فارسی است بمعنی کریہ و ناہموار و انر مزید علیہ نر۔ بزیادت الف وصلی در اولش دیگر ہیچ (اردو) زشت۔ بدصورت۔

انرل بقول صاحب ہفت بضم اول و سکون نون و ضم راے مہملہ و لام زدہ بمعنی دروغ و کذب آمدہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ و متحقق نشد کہ لغت کدام زبان است و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ازین ساکت و ما خذ این ہم متحقق نیست۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد گوئیم (اردو) جھوٹ۔ مذکر۔

انروب بقول برہان بروزن منکوب (۱) جوششی است با خارش کہ بعربی قوبا خوانند و (۲) بعضی

گویند کہ جوششی کہ آنرا بفارسی گرد و بتازی جرب گویند و بازاے نقطہ دار ہم گفتہ اند ۔ صاحبان زبدی
و ناصری و جامع و جہانگیری ہم ذکر این بمعنی اول الذکر کردہ اند و ما اشارۂ این بر آندروب کردہ ایم
کہ انروب بحذف دال مہملہ مخفف آندروب باشد صاحب سروری فرماید کہ این مرادف جرب است
کہ بریون وگوآردن ہم نام دارد ۔ صاحب برہان بر گوآردن و بریون فرماید کہ ہمان قوبا است و صاحب
غیاث جرب مطلق خارش را گفتہ بخیال ما معنی دوم مجاز باشد کہ ہر دو از امراض پوست و خارش دار
است (اردو) (۱) دیکھو اندروب (۲) خارش یا خارشت (فارسی) اسم مؤنث ۔ کھجلی ۔ ایک
سوداوی مرض کا نام جس سے تمام جسم پھیل جاتا اور کھجلاتا ہے ۔

انز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و سکون نون و زاے ہوز در آخر لغت فارسی است
بمعنی عدس ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ۔ صاحب محیط بر عدس فرماید کہ در یمن بلسن و بہ
فارسی نشکت و مرجومک و نبوسرخ و بہندی مسور گویند و آن غلہ ایست از ماکولات ۔ ما صراحت
کامل این بر استرار کردہ ایم و حیف است کہ تائید قول انند از محقق دیگر نشد جا دارد کہ این را مبدل
و مخفف انژہ گیریم کہ بہمین معنی می آید ہاے ہوز آخرہ حذف شد و زاے فارسی بعربی بدل شد چنانکہ
آژیر و آزیر (اردو) دیکھو استرار ۔

انزارہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی کہگل کہ از دیوار بیفتد ۔ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد و بخیال ما این مفرس باشد فارسیان از لغت عربی انزار بزیادت ہاے نسبت ساختہ اند و
انزار بقول صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب بمعنی کم گردانیدن است (اردو) دیوار سے گرا ہوا کاہگل گلاوہ

انزال بقول بہار بمعنی فرو فرستادن و فرو آوردن و آب از مرد جدا شدن ۔ فرماید کہ فارسیان

بمعنی مطلق آب خواہ از مرد باشد یا از زن و بالفظ دادن و زدن وکردن استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالکسر۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر است وبرای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب کنند که در ملحقات آید (**اردو**) انزال بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ لغوی معنی اترنا۔ اتارنا۔ اصطلاحی معنی منی نکلنا۔ جھڑنا۔

(۱) **انزال دادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وسندے که پیش کردہ از ان ۔۔۔

(۲) **انزال دادن قلم** پیدا است بمعنی ریختن آب قلم کنایہ از ریختن مدادش (زلالی خانساری در وصف دختر پیرزال ؎) بوصف غنچہ اش راندم قلم پیش ؛ قلم انزال داد و رفت از خویش ؛ **مؤلف** عرض کند که معنی (۱) منزل شدن است وبس (**اردو**) (۱) منزل ہونا بقول آصفیہ انزال ہونا۔ جھڑنا۔ منی نکلنا (۲) قلم سے سیاہی ٹپکنا۔ ٹپکنا۔

انزال زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ که بمعنی انزال دادن است (فوقی یزدی ؎) منم آن رند دانشور که ہرگہ کیرادراکم ؛ زند انزال معنی عقل سازد جان بقربانش ؛ (حکیم زلالی در تعریف خلوت ؎) ز انگیز قلم در حسن تمثال ؛ بمثل خویش میسنزد صورت انزال ؛ (**اردو**) دیکھو انزال دادن ۔

انزرو بقول برہان وناصری وجہانگیری بفتح اول وزای ہوز و رای قرشت بواو رسیدہ بمعنی پازہر است و فادزہر نیز گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید که ظاہر المخفف انزروت که بزیادت فوقانی بمعنی دوائی است که در مرہم بکار آید۔ **مؤلف** گوید که خیال خان آرزو صحیح باشد که محققین مفردات طب ذکر این نکردہ اند و بر انزروت قناعت کردہ اند که می آید و فادزہر دوائی خاص نیست بلکه مطلق دافع اثر سموم را گویند وہرگاہ این صمغ را که صراحتش بر

اگروہک کردہ ایم داخل مرہم ہا کنند و دفع اثر سمی کند فادزہر گفتند واللہ اعلم (اردو) دیکھو انزروت اور اگروہک۔

انزروت بقول برہان و ناصری بروزن و معنی عنزروت است و آن صمغی باشد تلخ کہ بیشتر در مرہم ہا بکار برند و عنزروت معرب آنست و در مؤید الفضلا باین معنی باذال نقطہ دار و بائے ابجد ہم آمدہ کہ انذروب باشد۔ خان آرزو بذیل انزروذکر این کردہ و انزرو را مخفف این گفتہ۔ صاحب محیط این را نوشت و ما صراحت کامل این بر اگروہک کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است۔ (اردو) دیکھو اگروہک۔

انزن بالفتح و فتح زائے ہوز بقول صاحب ضمیمۂ برہان ترجمۂ عرض است **مؤلف** عرض کند کہ محققین دیگر ازین ساکت اند و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش می شد قیاس می کردیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است از شان لغت معلوم می شود کہ این لغت ترکی باشد چنانکہ صاحب لغات ترکی اوزن بمعنی دراز گفتہ ولیکن محققین لغات ترکی ہم ذکر انزن نکردہ اند (اردو) عرض بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ چوڑان۔ چوڑائی۔ پہنائی۔ پنا۔ پاٹ۔ طول کا نقیض۔

انزوا بقول بہار بمعنی گوشہ گرفتن۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بکسر اول۔ صاحب منتخب گوید کہ بمعنی یکسو شدن از خلق است۔ فارسیان استعمال این بمعنی یکسوئی و گوشہ نشینی و عزلت کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات آید (اردو) گوشہ نشینی۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عزلت۔ خلوت نشینی۔

انزوا گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر	این کردہ کہ بمعنی گوشہ نشین شدن و عزلت گزیدن

است (معزی نیشاپوری ؎) صحراے دولت تو خوش وسبز وخرم است ؛ نتوان گرفت بیهده در خانہ انزوا (اردو) گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

انزواگزیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف انزواگرفتن است (نثر حسین اصفہانی) در یکی از جبال کہ پناہی وآبی داشتہ باشد انزواگزینیم'' (اردو) دیکھو انزواگرفتن۔

انزہ بقول برہان با زاے فارسی بر وزن غمزہ مرکب باشد کہ آنرا العربی عدس گویند۔ صاحبان ناصری وجامع وجہانگیری ذکر این کردہ اند بہ تحقیق ما اسم جامد فارسی زبان باشد واین ہمان است کہ تعریف این براستر ارکردہ ایم (اردو) دیکھو استرار۔

انس بقول بہار بالضم بمعنی خوگرفتن بچیزی۔ فرماید کہ بالفظ گرفتن مستعمل۔ **مؤلف** گوید کہ لغت عرب است وبقول صاحب منتخب آرام گرفتن ہم۔ فارسیان این بمعنی دوستی ومحبت استعمال کنند وبراے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند (انوری ؎) روضۂ خلد بود مجلس انسش زخواص ؛ موقف حشر بود درگہ بارش زعوام ؛ (اردو) انس بقول امیر محبت (سحر ؎) دو دن کی زندگی تھی کس لطف سے گزرتی ؛ تم مجھ سے انس کرتے مین تمکو پیار کرتا ؛

انسان عین استعمال۔ بقول صاحب بحر وانند مردمک کہ بہندی پتلی نامند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی انسانی کہ در چشم است (اردو) آنکھون کی پتلی بقول امیر آنکھون کی سیاہی (رند ؎) گئین جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے ؛ کرینگی حشر کو آنکھون کی پتلیان فریاد ؛ پتلی بقول آصفیہ مردمک چشم۔ سیاہی چشم۔ (مونث)

انستہ بقول برہان بفتح اول وکسر ثانی وسکون سین بے نقطہ وفتح فوقانی مقصور آنستہ وآن بیخ

گیاہی باشد خوشبوی کہ بعربی سعد گویند **مؤلف** گوید کہ تعریف کامل این در ممدودہ گذشت۔ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند (**اردو**) دیکھو آنستہ۔

انستی تو استعمال۔ معاصرین عجم برای مجلسی استعمال این کنند کہ خاص است برای نشر علوم صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ صاحب بول چال فرماید و درست فرماید کہ مفرس است از انستیٹیوٹ کہ لغت انگلیسی زبان است بہ ہرسہ تاے ہندی (**اردو**) انسٹیٹیوٹ بقول امیر (انگریزی) مؤنث۔ افادۂ عام کی کمیٹی۔ ترقی علوم و فنون کی انجمن۔

انس داشتن استعمال بمعنی محبت داشتن صاحب آصفی ذکر این کردہ (نثر حزین اصفہانی) بانس و الفتی کہ باو الداین خاکسار داشت پیوستہ بمنزل ایشان رسیدہ ‹‹ (**اردو**) انس و محبت رکھنا۔

انس گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محبت داشتن است (وحشی بافقی ؎) نوید آشنائی می دہد چشم سخنگویت ؏ گرفتہ انس گو با ر ز می ماتندی خویت ؏ (ظہوری ؎) انس گرفتند باغمی چو ظہوری ؏ از طرب و عیش روزگار رسیدند ؏ (انوری ؎) اندر حریم حرمت تو دیدہ چشم خلق ؏ انسی گرفتہ فوج غنم مربع ذئاب ؏ (**اردو**) انس حاصل کرنا محبت پیدا کرنا۔

انس ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محبت ماندن است (خان آرزو ؎) ما را کہ ہیچ انس دد و دام ہم نماند ؏ گویا جنون ما ست ز مجنون زیادہ تر ؏ (**اردو**) انس رہنا محبت رہنا۔

انسی بقول بہار بالکسر (۱) باصطلاح اطبا طرف درون عضو خلاف وحشی۔ صاحب بحر الجواہر ذکر این کردہ و (۲) باصطلاح خطاطان طرف راست قط قلم انسی است و طرف چپ وحشی (نعمت خان عالی ؎) نزد کاتب صنع از پی ایجاد رقم را ؏ این ہر دو جہان انسی و وحشی ست قلم را ؏ وارستہ ہم

ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (۳) فارسیان این را بمعنی انسانی استعمال کنند بزیادت تحتانی مصدری (انوری ؎) از پے کثرت خدام تو بخشندہ قوی ٭ نطفہ را صورت انسی ہمہ اندر ارحام ٭ (**اردو**) (۱) ہر عضو کا اندرونی حصہ۔ مذکر (۲) نوک قلم کا سیدہا رخ۔ مذکر۔ (۳) انسانی۔ انسان کا۔ انسان کے۔ جیسے صفات انسانی۔ امیر نے لفظ انسانیت پر اس کا ذکر کیا ہے۔

انشا بقول بہار آفریدن و آغاز کردن و از خود چیزی گفتن و فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عربست و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان این را بمعنی عبارت و طرز تحریر استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و در کلام استادان سخن انشا کردن بمعنی پیدا کردن ہم آمدہ (ظہوری ؎) قلم در پیش انشائے محبت نامہ دارد ٭ کہ مضمونش بخون در پرچہ تحریر می غلطد ٭ (انوری ؎) چو روز جلوۂ انشائے راوی مدحت کو ببارگاہ در آرد عروس انشا را ٭ (**اردو**) انشا بقول امیر (عربی) مؤنث۔ دل سے کوئی بات پیدا کرنا۔ عبارت۔ طرز تحریر۔ (رشک ؎) نامہ جانان ہے کیا لکھا مری تقدیر کا ٭ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ٭

انشاثا بقول برہان و مغت بفتح اول و سکون ثانی و شین قرشت و ثائے مثلثہ ہر دو بالف کشیدہ بسریانی دوائیست کہ آنرا بفارسی مویزک و بعربی زبیب الجبل خوانند صاحب محیط بر انشاثا گوید کہ مویزج است و بر مویزج فرماید کہ معرب مویزک فارسی و بعربی زبیب الجبل و زبیب البر نیز و بیونانی اسطافیس اغریا و بقول دیاسقوریدس اسطافیس و بقولی اسطافیدسا اغریا نامند یعنی مویز صحرائی نبات آن شبیہ بہ نبات کرم و از آن کوچک و ضعیف۔ یکے مثلث شکل و آن مویزج شامی است و دوم طولانی

و آن را موتیزج مغربی و حب الراسن نامند۔ مزاج آن گرم و خشک در آخر سوم و در ان جلاے شدید و تقطیع و تحلیل و حرافت قوی و حدت است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) جنگلی منقی۔

انشاد | بقول بہار بدال مہملہ۔ شعر خواندن و تعریف گم شدہ کردن و فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ فرماید کہ انشاد سراے بمعنی شعر خوان است و بمعنی ہجو کردن ہم آمدہ و این از لغات اضداد است۔ بہ تحقیق ما فارسیان استعمال این بمعنی مطلق شعر خوانی کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است و براے معنی مصدری با سمادر فرس آوردہ اند کہ در ملحقات آید (انوری ؎) وین خدمت شاہ است کہ در جلوۂ انشاد ٭ دو شیزۂ شیرین حرکات و سکنات است ٭ (ولہ ؎) آن مشتری لقا کہ در انشاد این غزل ٭ راوی بزم او منظر زہرہ بار یافت ٭ (اردو) شعر خوانی مؤنث

انشاد کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خواندن چیزے است و لیکن مخصوص است با شعر و سخن (نثر خسرو) این شعر بطریق تفاخر انشاد کردی ٭ (اردو) شعر پڑھنا۔

انشا شدن | استعمال۔ بمعنی نوشتہ شدن است (ظہوری ؎) صبر دل ظہوری در سی نمی توان کرد ٭ بر لوح مصلحت شد انشاے افترائی ٭ (اردو) لکھا جانا۔

انشا فرمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تحریر کردن است (نثر حزین اصفہانی) دو خطبہ الیست کہ در جلوس شاہ سلیمان و شاہ سلطان حسین صفوی انشا فرمودہ ٭ (اردو) لکھنا۔ تحریر کرنا۔

انشا کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی مطلق نوشتن است (اثر شیرازی ؎) می کند کلک سخن پرداز انشا مطلعی ٭ تا گلستان حضور ش را شود دستان سرا ٭ (صائب ؎) ہمچو ماہی فلس گردون جمع در بحر وجود ٭ بہر قتل خویشتن انشاے محضر کردہ است ٭ و (۲) بمعنی نوشتن احوال ہم آمدہ (صائب ؎)

در سینۂ آتش نفسان دود بر آید ؎ چون خامۂ صائب کند انشاے قیامت ؎ و (۳) بمعنی پیدا کردن وقائم کردن ہم (صائب ؎) گوہر از گرد یتیمی ساحل انشا می کند ؎ ورنہ آن دریای رحمت بی کنار افتادہ است ؎ حاصل اینست کہ - - - - - -

انشا کردن ساحل متعلق است بمعنی
انشا کردن قیامت دوم وسوم متذکرہ بالا

(اردو) (۱) لکھنا۔ (۲) کسی احوال کا تحریر کرنا (۳) پیدا کرنا۔ قائم کرنا۔

انشا نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ مرادف انشا کردن بمعنی اول است (نثر نصیر بدخشانی) بعضی اوقات بتقریب خطابی و بہانۂ جوابی ابداع نامہ وانشاے مکتوبی نمودند ؎ (اردو) لکھنا۔

انصاف بقول بہار داد دادن وراستی کردن وبنیمہ رسیدن وفرماید کہ بعضی قید روز نیز کردہ اند وبمعنی اول با لفظ دادن ودیدن وشدن وکردن وکشیدن مستعمل (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بہ کسر اوّل وصاحب منتخب ذکراین کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی داد وراستی استعمال کنند وبراے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ درملحقات آید (صائب ؎) آن را کہ بانگشت توان عیب شمردن ؎ در عالم انصاف زہر دان حساب است ؎ (ظہوری ؎) بخونم کرد رشک غیر رنگین تیغ غیرت را ؎ بانصاف آشنائی باد شوخ بیمروت را ؎ (مسیح کاشی ؎) این چہ عدلست وچہ انصاف کہ این چرخ پلید ؎ حیف مستان ہمہ از مردم ہشیار گرفت ؎ (اردو) انصاف بقول امیر (عربی) مذکر۔ داد۔ نیاؤ۔ احقاق حق (رند ؎) روند اقتیل جرم محبت کی لاش کو ؎ انصاف ترک شوخ کے رہوار نے کیا ؎

انصاف بالاے طاعت است مثل صاحب بحر وبہار ذکراین کردہ وبراے محل استعمال

(۱۸۹۶) (۱۸۹۷)

ازملا کاتبی سندی آوردہ (ﮯ) من کیستم کہ سجدہ برم پیش ابروش ؛ انصاف گفتہ اند کہ بالاے طاعت است ؛ مؤلف گوید کہ فارسیان استعمال این برائے اظہار مرتبۂ بلند انصاف کنند کہ بہترین طاعت وعبادت باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین ''انصاف کا بول بالا'' اس کا مطلب یہی ہے کہ کل صفات و عبادات سے انصاف کا رتبہ بلند ہے۔

انصاف بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی ودیعت وعطا کردن صفت انصاف ومخلوق کردن بصفت عدل باشد (صائب ﮯ) خدا آن لب جان بخش بخشد انصافی ؛ کہ بوسہ نہ دہد تا مرا بجان آرد ؛ (اردو) انصاف عطا کرنا۔ انصاف کی توفیق دینا۔

انصاف بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی پیش نظر بودن انصاف وعدل و انصاف کردن وعدل ساختن است (ثنائی مشہدی ﮯ) این زرق وشید وحیلہ کہ نسبت کنم بغیر ؛ انصاف گر بود ہمہ در وادی من است ؛ (اردو) انصاف ہونا۔ انصاف کرنا۔

انصاف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی داد خواستن است وطلب انصاف کردن (شفائی اصفہانی ﮯ) سوالی می کنم اے خسرو انصاف از تو می خواہم ؛ حیات جاودان بہ یا برغبت جان فدا کردن (انوری ﮯ) از دو این ظلم را انصاف خواہم ؛ اگر او ہم نخواہد داد او دادم (اردو) انصاف چاہنا۔

انصاف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ (۱) بمعنی انصاف کردن است (فیضی ﮯ) انصاف بدہ کہ نیست بازی ؛ با بریکت سربود و پا تازی ؛ (عرفی ﮯ) عرفی انصاف دہم آنچہ کہ کردی ہمہ عمر ؛ گر ہمہ طاعت حق بود نکردن بہ بود و (۲) بمعنی انصاف عطا کردن۔ مرادف انصاف بخشیدن کہ گذشت (ظہوری ﮯ) ندادہ است حق انصاف دل فریبان را ؛ چہ عشوہ ہا کہ ندادند ناشکیبان را ؛

(اردو) (۱) انصاف کرنا۔ (۲) دیکھو انصاف بخشیدن۔

انصاف داشتن استعمال۔ بمعنی صاحب عدل وداد و منصف بودن است (ظہوری ع) بہ بحر و بر نشنیدم بعمر خویش از تو؛ زہے مروت و انصاف تا کجا دارد؛ (اردو) منصف ہونا انصاف کرنا۔ انصاف کا خیال رکھنا۔

انصاف دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بحالت انصاف۔ قرار یافتن و معلوم شدن امرے (شرح زین اصفہانی) درین ارخلاے طبع وارتحال و تفرقہ بال۔ انصاف داند کہ مساعدت حافظہ چہ مقدار تواند بود" مقصود اینست کہ اگر تو انصاف کنی دانی یعنی انصاف تو داند۔ (اردو) انصاف جاننا جیسے "تیرا انصاف اس بات کو جانیگا کہ مین بیقصور ہون یا قصوروار" یعنی اگر تو انصاف کریگا تو تجھکو معلوم ہوگا۔

انصاف دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کسی دیدن باشد۔ (قدسی مشہدی ع) انصاف بین کہ ساقی مجلس بکام ما؛ می آنقدر بجام نریزد کہ بو کنند؛ بخیال ما بو کردن درینجا بمعنی سر را خم دادن لشکرانہ است چنانکہ اہل ولایت کنند و صراحت کامل این بجایش آید۔ (اردو) انصاف دیکھنا جیسے "انکا انصاف دیکھو کہ ہمکو کوئی صلہ نہین دیا"

انصاف رسانیدن استعمال۔ بمعنی رسانیدن بانصاف و انصاف کردن و دادخواہ را بدادش رساندن است (انوری ع) دستور جلال الوزرا گر زدر غالبش؛ انصاف رسانند ہر انصاف رسان را؛ (اردو) انصاف کرنا۔ دادخواہ کو داد دینا اور اُس کے ساتھ انصاف کرنا۔

انصاف ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کردن است (نظامی گنجوی ع) کجا آن عدل و آن انصاف سازی؛

کہ با فرزند زین سان کرد بازی؛ (اردو) انصاف کرنا۔ عدل کرنا۔

انصاف شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی بے اختیار کردن و حکومت گرفتن و بر مرتبۂ نظامت و فصل خصومات قائم نداشتن و انصاف کردن و معاوضہ گرفتن و بپاداش رساندن ہم بطریق مجاز (خسروؔ) یارب کہ ازان خدائے ناترس؛ انصاف من شکستہ بستان؛ (اردو) انصاف کرنا۔ بے اختیار کر دینا۔ حکومت باقی نہ رکھنا۔ بدلہ لینا۔

انصاف شیوہ ایست کہ بالائے طاعتست مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از صراحت محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان (انصاف بالائے طاعت است) باشد کہ گذشت و ہمین رامو زون کردہ اند و این مرادف آنست (اردو) دیکھو انصاف بالائے طاعتست۔

انصاف طرازیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کردن است و رقم انصاف کردن و فیصلۂ منصفانہ نوشتن۔ (نثر ابو الفضل) اے نفس معربد اگر آہنگ انصاف طرازی در سرت ہست الخ؛ (اردو) انصاف کرنا۔ انصاف سے لکھنا۔

انصاف کردن استعمال۔ صاحب آصفی و بہار ذکر این کردہ کہ بمعنی عدل کردن است معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و گویند؛ منصف است و خیلی عدل و انصاف میکند؛ (اردو) انصاف کرنا۔

انصاف کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انصاف شدن باشد کہ گذشت۔ (حافظ شیرازی ؎) گر ہمہ خلق جہان بر من و توحیف خورند؛ بکشند از ہمہ انصاف ستم داور ما؛ (اردو) دیکھو انصاف شدن۔

(الف) **انصاف گذاردن** استعمال۔

(ب) انصاف گذاشتن | صاحب آصفی ذکر (ب) کرده که (۱) بمعنی اجازت دادن انصاف است و بخیال ما اولی تر است که سند پیش کرده اش را متعلق به (الف) کنیم به همین معنی و در (۲) بصورتی که انصاف را مفعول گیریم بمعنی انصاف از دست دادن است یعنی نا انصاف شدن (حزین اصفهانی ؎) نگذاردم انصاف که من نالم و گویم ؛ زباد دل شدگان یار جفا پیشه جفا کرد ؛ (اردو) (الف و ب) (۱) انصاف کا اجازت دینا جیسے "انصاف اجازت نہیں دیتا کہ میں اسکو بغیر سزا کے چھوڑ دوں" (۲) انصاف کو چھوڑ دینا، نا انصافی کرنا۔

انصاف گزیدن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی صاحب انصاف بودن است و از همین است انصاف گزین بمعنی انصاف قبول کننده و صاحب انصاف (و اسم فاعل ترکیبی) (ابوالفضل) مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد ؛ (اردو) انصاف کرنا، صاحب انصاف ہونا۔

انصاف ماندن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده است که بمعنی انصاف باقی ماندن است و بودن عدل و عدالت در کسی و چیزی (صائب ؎) امروز قدر نکتهٔ موزون نمانده است ؛ انصاف در نظر و گردون نمانده است ؛ (اردو) انصاف رہنا، باقی رہنا جیسے "افسوس ہے کہ ان لوگوں میں انصاف نہیں رہا"

انصاف یافتن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حاصل کردن انصاف و داد باشد (سید نگر شیرازی ؎) انصاف چون نیافت گروه از دگر گروه ؛ من بنده را گزید نظرشان بداوری ؛ (اردو) انصاف پانا۔ داد کو پہنچنا۔

انطلیون | بقول برهان و جهانگیری در دستور پنجم خاتمه بذیل لغات عربیه با طای حطی و لام و تحتانی بر وزن عنبرگون بلغت یونانی قوس قزح را گویند و صاحب سروری این را بزیادت

سین مہملہ بعد تحتانی انطلیسون نوشتہ و این ہمان است کہ ما متعرض بر اغلیسون کردہ ایم (اردو) دیکھو اغلیسون۔

انطونیا بقول برہان بروزن افلونیا لغت یونانی است۔ کاسنی شامی را گویند و آن سرد و تر باشد و جگر گرم را نافع۔ صاحب محیط بر انطونیا۔ حوالہ کاسنی بستانی کردہ فرماید کہ ہندبا ے بلخی است و بر کاسنی شامی گوید کہ ہمان کاسنی بستانی و بر کاسنی نوشتہ کہ اسم فارسی است و در ہندی نیز ہمین لغت مشہور و بہ عربی ہندبا و بفارسی کسناج و بیونانی سارس و سیریس و انطونیا و برومی اندیقیا و آن نباتی است معروف۔ بری و بستانی و بقول شیخ کاسنی تر و تازہ سرد در اول و تر در آخر اول و بستانی ابرد و ارطب۔ مفتح سدد احشا و عروق و مصفی رنگت و خون و موسع مجاری و مسکن حرارت خون و حدت صفرا و تشنگی است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) کاسنی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک دوا کا نام جسے عربی مین ہندبا کہتے ہین۔

انعام بقول بہار نعمت دادن فرماید کہ بمعنی باستعمل مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب نعمت دادن و نازکی کردن و چشم روشن گردانیدن و زیادہ شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی نعمت و عطا استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ع) تا در انعام تو بر آفرینش باز شد ؛ آز را پیوستہ دریائی نیاز در رہم است ؛ (ولہ ع) انعام تو بر اہل ہنر گرچہ بحد لیست ؛ در شکر تو کام ہمہ شان چون شکر آمد ؛ (اردو) انعام بقول امیر (عربی) مذکر۔ عطیہ۔ بخشش۔ کسی بات کا صلہ (منیر ع) کس کے لئے مین شعر کہون کون ہے ایسا ؛ انعام دے جو گوہر مدحت کے برابر ؛ (فقرہ) جو انھون نے انعام و اکرام

یں دیدیا وہ تمھیں نصیب بھی نہوگا۔

انعام دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی نعمت دادن است۔ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم بمعنی صلہ دادن استعمال می کنند و بیشتر با مصدر کردن مستعمل (فقرہ) براے ہر کارش انعامی تازہ می دہد'' (اردو) انعام دینا۔

انعام رفتن استعمال۔ بمعنی عطا شدن انعام است چنانکہ انوری گوید (ـہ) گرچہ از تاثیر نہ گردون بدست روزگارہا ساکنان چرخ را انعام بحدی می رود ؛ (اردو) انعام ملنا۔ انعام دیا جانا عطا ہونا

انعام فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم انعام دادن وانعام دادن وکردن است (سعدی شیرازی ـہ) اگر من بنالیدم از درد خویش ؛ وے انعام فرمود در خورد خویش ؛ (اردو) انعام کا حکم دینا۔ انعام دینا۔ نعمت عطا کرنا۔

انعام کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن است (نظام استرابادی ـہ) وعدۂ بوسہ نمودی ونفرمودی لطف ؛ در امید کشودی ونکردی انعام ؛ (عرفی ـہ) ناصیہ را لوح ادب نام کرد ؛ بوس زمین خودش انعام کرد ؛ (اردو) عطا کرنا

انعام گردانیدن دیہہ استعمال۔ صاحب آصفی ذکر انعام گردانیدن کردہ واز سند پیش کشیدہ اش است (انعام گردانیدن دیہہ) بمعنی عطا کردن دیہہ بمعافی محاصل پیداست وخصوصیت ندارد با دیہہ جا دارد کہ اراضی وامثال آن را ہم بجاے دیہہ استعمال کنیم (نثر خسرو '' دیہہ پرپ سوز را اعمال مہر از استقبال خریف انعام گردانیدیم '' (اردو) موضع کا بطریق انعام عطا کرنا۔ یعنی اوس کے محاصل کو معطی لہ کے لئے معاف کر دینا۔

انعام نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بخیال ما مرادف انعام گردانیدن دیہہ است (بر ندق سمرقندی ـہ) پس بوزالتون

مرا نمود انعام ؎ لطف سلطان بہ بندہ بسیار است ؎	(اردو) دیکھو انعام گردانیدن دیہہ ۔

انفاس مسیحا اصطلاح ۔ فارسیان این را بمعنی دم مسیحا و اعجاز مسیح استعمال کنند اگرچہ انفاس جمع نفس است ولیکن استعمال بمعنی واحدمی شود وکنایہ از قم باذن اللہ است کہ عیسی علیہ السلام بوسیلہ آن مردہ را زندہ میکرد (ظہوری ۵) شد عبث سعی طبیبان دل بیمار غمت ؎ شکر للہ کہ بانفاس مسیحا نشگفت ؎ (اردو) دیکھو اعجاز مسیح ۔

انفاق بقول برہان وجامع وہفت بکسر اول وسکون ثانی وفای بالف کشیدہ وبقاف زدہ روغن زیتون تازہ را گویند وصاحب محیط فرماید کہ روغن زیتون نارسیدہ و بر زیت فرماید کہ روغن است وبیونانی الاد وسلیطا و درانگریزی آولیو آئل نامند وآنچہ از زیتون پختہ بگیرند آنرا زیت عذب نام است واز مطلق زیت مراد ہمین است وآنچہ از خام بستانند زیت انفاق نام دارد گرم در دوم وبایبوست وقبض وگویند سرد وخشک در اول مقوی بدن ومنشط حرکت مصفی و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** گوید کہ انفاق در زبان عرب بقول صراح بمعنی روزینہ مقرر کردن وخرچ کردن است وجا دارد کہ فارسیان بمعنی مطلق روزی استعمال کردہ باشند وبرای روغن زیتون نام نہادند کہ در ولایت ہا جزو اعظم اغذیہ باشد کہ بعوض روغن زرد استعمال این می شود و بقول منتہی الارب نفاق جمع نفقہ آمدہ پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اولش زیادہ کردہ روغن زیتون را نام نہادہ باشند کہ جزو اعظم غذاے اہل ولایت است (اردو) زیتون کا تیل ۔ مذکر

انفت بقول برہان وجامع وجہانگیری وہفت وناصری وسراج بروزن رحمت بمعنی نقصان وخسارت وزیان وغبن ودر عربی بمعنی ننگ وعار آمدہ (مختار ی ۵) ہر آئینہ انفت کردہ باشد

از دانش ہا کسی کہ تجربہ تناے تو باشدش مفخر ہا صاحب انند صراحت کنند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ از سند مختاری مصدر - - - - - - - - - - - - - - -

انفت کردن بمعنی نقصان کردن پیداست و بفتح اول و دوم وسوم درست معلوم می شود۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اسم جامد فارسی قدیم باشد ومعنی دوم مجاز معنی اول (اردو) نقصان۔ غبن۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے غبن پر لکھا ہے (عربی) خرید و فروخت میں نقصان دینا۔ تغلب وتصرف بیجا۔ خورد وبرد خیانت۔

(الف) **انفحت** (ب) **انفختن** (ج) **انفخد** (د) **انفخیدن**

(الف) بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی سرمایہ۔ محققین مصادر ذکر (ب) نکردہ اند ولیکن وجود ماضیش کہ بر (الف) گذشت تصدیق وجود مصدر می کند و (ج) بقول ضمیمۂ برہان مرادف (الف) یعنی سرمایہ و (د) بمعنی اندوختن وحاصل کردن **مؤلف** عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر (ب) باشد بمعنی سرمایہ و (۲) ماضی (ب) ہم و (ب) وضع شد بترکیب (الف) با علامت مصدر تن و باجتماع دو تاے فوقانی یکی از آن حذف شدہ انفختن شد و (ج) بہ ابدال و مرادف (الف) کہ تاے فوقانی با دال مہملہ بدل شود ہمچون توت وتود و (۲) ماضی مطلق و مضارع (د) ہم و (د) مصدر (ج) باشد یعنی فارسیان از انفخد دال مہملۂ آخر را حذف کردہ بزیادت یاے معروف و علامت مصدر دن۔ مصدر جعلی وضع کردند۔ محققین مصادر یعنی صاحبان بحر و موارد و نوادر (ب) و (د) ہر دو را ترک کردہ اند۔ آنچہ بخیال ما میرسد اینست کہ مصادر (الفختن بہ لام دوم و انفختن۔ بنون دوم) از عدم تحقیق صاحبان تحقیق اشتباہے پیدا کردہ و بعض محققین بہ غلطی کتابت نون دوم را لام

خیال کردند وبعض بالعکس آن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ بدین وجہ کہ ماہر دو را در ذخیرۂ تحقیقات شان یافتیم ماخذش را بیان کردیم ۔ معاصرین عجم ہر دو را برزبان ندارند و استعمال متاخرین ومتقدمین در معرض شبہی است کہ ذکرش بالا مذکور شد (اردو) (الف) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا (ب) جمع کرنا (ج) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا ۔ جمع کرے ۔ (د) جمع کرنا ۔

انفست بقول برہان وناصری وجہانگیری وسراج ورشیدی وجامع بروزن بدست پردہ وتنیدۂ عنکبوت را گویند (شمس فخری ؎) شہنشاہی کہ خیط شمس گردون ؛ بود بر طاق ایوان وی انفست ؛ صاحب انند صراحت فرمود کہ لغت فارسی است ۔ (اردو) جالا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر ۔ وہ سفید اور کاغذسی جھلی جو مکڑی اپنے لعاب دہن سے بناتی یا وہ چند تار جو عنکبوت تنتی ہے (ذوق ؎) مہ میں کہاں جو تاب رخ سیمتن میں ہے ؛ جالا سا عنکبوت کا سقف کہن میں ہے ؛

انفست برتنیدن استعمال ۔ یعنی قائم کردن عنکبوت پردہ وتنیدہ را (خسرو ؎) عنکبوت بلاش بر دل من ؛ گرد بر گرد برتنید انفست ؛ (اردو) مکڑی کا جالا بنانا ۔

انفعال ۔ بقول بہار شرمندہ شدن واثر پذیرفتن از چیزی وفرماید کہ بالفظ بردن ودادن وداشتن وکشیدن مستعمل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عربست ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی خجلت وشرمساری وشرم استعمال کنند وبرای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) چون ظہوری در گذار انفعال ناکسی ؛ چون بناشتم نیکنامی چون تو بدنام من است ؛ (انوری ؎) گوش ما از

انفعال این سخن ؛ بازخر گو ایہا الساقی تعال ؛ (اردو) انفعال ۔ بقول امیر ۔ (عربی) مذکر شرمندگی ۔ ندامت (سحر ؎) نگاہ تیر ہے ڈریئے تمہارے دیدے سے ؛ شہید کر کے مجھے انفعال بھی نہوا

انفعال آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شرم آمدن و منفعل شدن باشد (حزین اصفہانی ؎) شب زلف تو در خیالم آمد ؛ از بخت خود انفعالم آمد ؛ (اردو) شرم آنا ۔ شرمندہ ہونا ۔ منفعل ہونا ۔

انفعال بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل شدن باشد (سلمان ساوجی ؎) می شود از روی تو ماہ فلک منفعل ؛ می برد از رای تو شاہ فلک انفعال ؛ (اردو) منفعل ہونا ۔ شرمندہ ہونا ۔

انفعال دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل کردن است (حافظ شیرازی ؎) کہ نام قند مصری بر د آنجا ؛ کہ شیرینان بدادند انفعالش ؛ (اردو) شرمندہ کرنا ۔ منفعل کرنا ۔

انفعال داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل بودن و شرمساری داشتن است (امیلی ہروی ؎) برنگیرم آستین از چشم گریان ہمچو شمع ؛ بسکہ دارم انفعال از میگساری ہای خویش ؛ (اردو) منفعل ہونا ۔ شرمندہ ہونا ۔

انفعال کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل شدن است (باقر کاشی ؎) باقر رسید و یار تغافل کنان گذشت ؛ شرمندہ دمی کہ کشید انفعال ہا ؛ (اردو) منفعل ہونا ۔

(الف) **انفقدن** صاحب دری و پہلوی (الف) را بمعنی اندوختن و حاصل کردن آوردہ

(ب) **انفقدہ** از ناصر خسرو سند دہد (؎) تو بی تمیز بر انفقدن ثواب مرا ؛ اگر بدانی مزدور رایگان شدہ ؛ و بر (ب) فرماید کہ مرادف اندوختہ باشد و از کلام شمس فخری استناد کند

(ب) ابو اسحاق شاہی گر جیا لش ۶ سلاطین سلطنت انفقدہ باشند۷ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ مؤلف عرض کند کہ جادارد کہ (الف) را مرکب از انفقد و علامت مصدر دن گیریم وانفقد مبدل انفخ باشد کہ بہ خاے معجمہ بمعنی سرمایہ گذشت۔ خاے معجمہ بہ قاف بدل شود ہمچون چخماخ وچقماق و (ب) اسم مفعول ہمین مصدر روا از انفقدن یک دال مہملہ حذف شدہ انفقدن شد ولیکن سند (الف) را محققین فرس بر انفغدن نقل کردہ اند کہ بالام دوم وغین معجمہ چارم گذشت وجادارد کہ ہمین قسم تحریف وتصرف در سند (ب) ہم شدہ باشد کہ لام دوم را کاتبین بنون بدل کردند وبجاے غین معجمہ قاف نوشتند واللہ اعلم۔ باری حال این مصدر ہست کہ حالا بر زبان معاصرین عجم استعمالش متروک است وصراحت ماخذ این بر انفخ مذکور شد (اردو) (الف) جمع کرنا (ب) جمع کیا ہوا۔ اندوختہ

انقردیا بقول برہان وہفت بفتح اول وقاف وسکون ثانی ورا ودال بے نقطہ وتحتانی بالف کشیدہ لغتی است رومی وبقول بعض یونانی ومعنی آن مانند دل وآن چیزیست کہ آنرا بلادر گویند وبہترین دے آنست کہ فربہ وسیاہ باشد وچون بشکنند پر شیرہ بود گرم وخشک است در چہارم۔ قوت حافظہ دہد و ذہن را تیز کند ودر عربی ثمرۃ البلادر خوانند وبہندی بلاوہ۔ صاحب محیط بر بلادر فرماید کہ لغت فارسی است وماخوذ از بھلانوہ ہندی وگویند معرب بھلاوہ ہندی وبیونانی یا رومی انقردیا وآن ثمر شجریست کہ در بلاد ہند وچین یافتہ می شود۔ عسل آن گرم وخشک در چہارم ولپوست آن در سوم ومغز آن گرم در سوم وخشک در اول وعسل آن مفرح وموّرم۔ مسخن ومحلل وملطف ومقرح جلد ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بھلاوان بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک پھل کا نام ہے جو اکثر دواؤں میں پڑتا ہے۔ بلادر۔

انقطاع بقول بہار بریدہ شدن۔ **مؤلف** عرض کند کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قطع کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) قطع۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیونت۔

انقطاع پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قطع شدن است (نثر خسرو) در علم لفظ تصرفش بحدیست کہ اگر در عرب رود نزاع کوفیان و بصریان پیش او انقطاع پذیرد۔ (اردو) قطع ہونا۔

انقطاع داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منقطع شدن است (اسیری لاہجی ؎) گرشدی عاشق دلا قطع نظر کن از دو کون ؛ نیستی محرم بہ عشقش گر نداری انقطاع ؛ (اردو) جدا ہونا۔ ٹوٹ جانا۔ منقطع ہونا۔

انقلاب بقول بہار بمعنی واژگون شدن۔ فرماید کہ با لفظ افتادن و گرفتن بمعنی منقلب شدن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است و بقول صاحب منتخب بمعنی واگردیدن فارسیان این را بمعنی واژگونی و تغیر و تبدل استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (صائب ؎) زخون شگفتہ شود چون شراب شیشہ ما ؛ شکستہ دل نشود ز انقلاب شیشہ ما ؛ (ولہ ؎) عالمی بے انقلابی ہست اگر زیر فلک ؛ پیش ارباب نظر دار الامان حیرت است ؛ (اردو) انقلاب بقول امیر (عربی) مذکر۔ تغیر و تبدل۔ الٹ پلٹ۔ نیرنگ زمانہ (ہلال ؎) انقلاب الفت مین یہ کیسا ہے اے گردون دون ؛ دوست ہم جس کے ہوئے وہ صاف دشمن ہو گیا ؛ (رشک ؎) طرح طرح کے دکھاتے ہو عالم

رخ و زلف ؛ ہمارے گھر شب و روز انقلاب رہتا ہے ؛

انقلاب افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تفرقہ افتادن و زیر و زبر و برہم شدن است (ظہوری ۵) انگیخت شوق لشکر از شست فتح ابدل ؛ در کورۂ تخیل افتادہ انقلابی ؛ (اردو) انقلاب واقع ہونا۔

انقلاب انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہم و زیر و زبر کردن و تفرقہ انداختن است (طبخی قزوینی ۵) غارتگرا بملک دلم تا در آمدی ؛ انداختی بکشور جان انقلابرا ؛ (اردو) تفرقہ ڈالنا۔ انقلاب پیدا کرنا۔

انقلاب انگیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہمی قائم کردن و برہم کردن و تہ و بالا کردن و تفرقہ پیدا کردن است۔ (نثر ظغرائے مشہدی) گل کاریشہ بسکہ انقلاب در مزاج خویش انگیخت۔ خون و سفرائے زرد آب معصفر شبنگیر آمیخت ؛ (اردو) انقلاب پیدا کرنا۔ برہمی پیدا کرنا۔ تہ و بالا کرنا۔

انقلاب بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تہ و بالائی بودن و واقع شدن انقلاب است (شانی مشہدی ۵) دیشب کہ یار بر سر ناز و عتاب بود ؛ تا روز در دیار دلم انقلاب بود ؛ (اردو) تہ و بالائی ہونا۔ انقلاب واقع ہونا۔

انقلاب رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع و منتقل شدن انقلاب باشد (علی خراسانی ۵) جیب زمانہ از در و یاقوت شد تہی ؛ این انقلاب رفت و بدریا و کان فتاد ؛ (اردو) انقلاب دفع ہونا۔ انقلاب منتقل ہونا۔

انقلاب فتادن استعمال۔ ہمان انقلاب افتادن است کہ گذشت۔ صاحب آصفی سند این بر انقلاب افتادن آوردہ و ما نقلش بر انقلاب فتادن

کردہ ایم (ظہوری ع) فتد در جہان شکیب انقلاب

(اردو) دیکھو انقلاب افتادن۔

انقلاب گرفتن از کسی

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر انقلاب گرفتن کردہ و از سندش انقلاب حاصل کردن از کسی و انقلاب پذیرفتن از کسی پیداست (صائب ع) شور من آورد صائب آسمانہا را بوجد ٭ بحر لنگر دار

ہستی انقلاب از من گرفت ٭ (اردو) انقلاب حاصل کرنا کسی شخص سے۔

انقلاب نہادن

استعمال بمعنی انقلاب و تہ و بالائی پیدا کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (بدر چاچی ع) شریک حلم تو خرقاف کس نشان ندہد ٭ و شبیک عزم تو در قطب انقلاب نہد (اردو) انقلاب پیدا کرنا ٭

انقلیا

بقول برہان و ہفت و انند بکسر اول و قاف و سکون ثانی و لام و تحتانی بالف کشیدہ بلغت اہل مغرب دوائی است کہ او را بفارسی شنکار گویند و بعربی شجرۃ الدم خوانند و آن نوعی از سرخ مرو است۔ برگ آن سرخ و بسیاہی مائل می باشد۔ باپیہ بزکوہی بر خنازیر نہند نافع بود۔ بعضی گویند کہ لغت رومی است و ما صراحت کامل این بر انجا و انخوسا کردہ ایم (اردو) دیکھو انجوسا

انقون

بقول برہان و ہفت باقاف بروزن میمون بلغت یونانی گل کندہ را گویند آن نوعی از کماۃ باشد و آن را بجہتہ فربہی حلوا کردہ خورند و بعربی ورد المنتن خوانند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ فرماید کہ اسم ورد منتن و دریاس باشد و بر دریاس گوید کہ معرب از دروس فارسی و یونانی انقون نوعی از ورد منتن گرم و خشک در سوم۔ مرکب القوی از جزو ناری و ارضی۔ گیلانی نوشتہ کہ این نبات بجملہ اجزاے خود مرکب از حرارت و برودت و تازۂ آن مسکر قوی و محلل بلغم و سودا و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب محیط نے ورد منتن پر فرمایا ہے کہ اسکو ہندی میں

بھانٹل اور سد گلاب کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے سد گلاب پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے پھولا رہتا ہے۔ اس میں خوشبو کم ہوتی ہے کہتے ہیں کہ یہ گلاب چین سے آیا تھا

انکار | بقول بہار بالکسر باور نداشتن و قبول نکردن، و بقول لطائف باور نداشتن و ذکر کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عربی است و بقول منتخب بمعنی نشناختن و ناپسندیده داشتن هم۔ فارسیان این را بمعنی ضد اقرار استعمال کنند و علامت معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) هیچ حسنی رو مکن لشد قبولات درکف است ؛ صد زبان بهتر زیک انکار۔ اقراری بجز ؛ (وله ؎) قبولم هست او بهر چه باشم ؛ به انکار اقراری در آرم ؛ (اردو) انکار بقول امیر (عربی) مذکر۔ اقرار کی ضد (جان صاحب ؎) تم جھوٹ کے پتلے ہو تمھیں سچ سے ہے کیا کام ؛ انکار سے بدتر ہیں سب اقرار تمھارے ؛

انکار آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بوقوع آمدن انکار باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) از کاتبی نیاید انکار روی نیکو ؛ مومن کجا تواند منکر شدن لقا را ؛ (اردو) انکار واقع ہونا۔

(۱) **انکار باشیدن** | استعمال صاحب آصفی ذکر (۲)

(۲) **انکار بودن** | کرده و از سند ش (۱) پیدا می شود بمعنی بودن انکار و ماندن انکار (سعدی شیرازی ؎) گر دست بشمشیر بری عشق همانست ؛ کانجا که ارادت بود انکار نباشد ؛ (اردو) انکار رہونا۔

انکار توانستن | استعمال۔ بمعنی منکر شدن توانستن و انکار کردن توانستن که لفظ انکار درین مصدر مرکب بمعنی مصدر راست (حزین اصفهانی ؎) گریبان پاره می آیم مکوبیت هر سحر ترسم ؛ که مستم محتسب پندارد و انکار نتوانم ؛ (اردو) انکار کر سکنا۔

انکار داشتن استعمال۔ بمعنی منکر بودن صاحب آصفی ذکر این کردہ (طالب آملی ؎) یکی عارف ناز پروردہ مشرب ٭ کہ از قید ہر مذہب انکار دارم ٭ (اردو) انکار رکھنا۔ منکر ہونا۔

انکار رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حق انکار بودن و جائز بودن انکار باشد (حافظ شیرازی ؎) بحسن و خلق و وفا کس بیار ما نرسد ٭ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ٭ (اردو) انکار کا حق ہونا۔ انکار جائز ہونا۔

انکار شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی سماعت انکار کردن و انکار را جائز داشتن است (سعدی شیرازی ؎) دگر مگوے کہ من ترک عشق خواہم گفت ٭ کہ قاضی از پس اقرار نشنود انکار ٭ (اردو) انکار کو جائز رکھنا۔ انکار کی سماعت کرنا۔

انکار کردن استعمال بمعنی منکر شدن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (صائب ؎) شرمندہ نیستی کہ بدین دستگاہ حسن ٭ دل می بری ز مردم و انکار می کنی ٭ (اردو) انکار کرنا۔ مکر جانا۔

انکار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انکار کردن است (نثر خسرو) اگر انکار نمود ہمان مصرع انکار کارش تمام کند (اردو) انکار کرنا۔ منکر ہونا۔

انگت بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اول و سکون نون و کاف فارسی (۱) ممر آب را گویند کہ گوزہ از سفال سازند و بجہتہ مرور کردن آب بہم وصل کنند و (۲) نام ولائیتست در ہندوستان صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول گوید کہ این را انگت و منگت ہم گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت دوم فرماید کہ ظاہر انگ را کہ بتائے ہندی است انگ خواندہ اند و آن جائی است کہ برلب دریاے سندہ در راہ کابل واقع و در چراغ فرماید کہ (۳) بفتح اول و سکون نون و کاف فارسی نشانیکہ بزازان در پارچہ ہا کنند برائے حسابی کہ پیش ایشان مقرر باشد (تاثیر ؎) از سخن

تاثیر بار از نقطہ ہائے انتخاب ۱۲ بستہ ہائے خوش قماشی پر زانگ آوردہ است ۱۲ و فرماید کہ قافیۂ غزل رنگ
و جنگ است و بخاطر می رسد کہ این ہمان انک است کہ در ہندی بکاف تازی است بمعنی رقوم اعداد
و تبرا زان ہند موافق قرار داد خود یک چیزی مقرر نمایند و موافق آن حساب کنند و آن گاہی نقاط باشد
و چون قافیۂ حرف تازی با فارسی صحیح است چنانچہ شنک و سگ شاعر مذکور در ذیل قوافی کاف فارسی
آوردہ پس مفرس باشد و ظاہر اتوافق لسانین نباشد چرا کہ در کلام قدما بدین معنی مطلقا بنظر نیامدہ (انتہی)
و ہم او بذیل ہمین لغت شش صور اشتراک لغات در فارسی و ہندی آوردہ و ما بیانش را در اینجا بے محل
دانیم زیرا کہ در تحقیق ماخذ ہر یک لغت خوش صراحتی می کنیم پس انحصار این شش صور بذیل یک لغت
افادۂ ندارد۔ بہار بمعنی سوم قانع و گوید کہ ظاہرا ہمان آنگ است کہ بالمد و کاف تازی باشد **مؤلف**
عرض کند کہ (۱) اسم جامد فارسی زبان است و صاحب انند صراحت کردہ و نسبت (۲) رائے
خان آرزو درست است کہ انک را کہ بنائے ہندی بود فارسیان آنگ بنائی عربی و کاف فارسی
نوشتہ باشند و بغلطی کتابت بحذف یک نقطہ صورت انگ گرفت۔ نسبت (۳) عرض می شود کہ
آنک بہ ممدودہ و انک بمقصورہ ہر دو بکاف عربی لغت سنسکرت است بقول صاحب ساطع
بفتح اول و سکون نون و کاف نشان و شکل و عدد و حرفی از حروف تہجی و نشانیکہ بر قمشہ کنند تا بہای
آن معلوم شود و جسم و تن و معانقہ را نیز گویند پس جادارد کہ فارسیان **کاف** عربی را بفارسی بدل
کردہ باشند ہمچون کند و گند پس بمعنی سوم مفرس است و جادارد کہ فارسیان (۱) را از لغت سنسکرت
نل ساختہ باشند کہ نے میان خالی را نام است و در ہندی آنرا نیز نل و نلوا گویند کہ کوزہ گران
از سفال سازند باغراض ساختن راہ آب نہر پس لام بکاف بدل شد ہمچون آلماک و الکماک و

کاف عربی بفارسی ہمچون کند و گند و الف وصلی در اولش آوردند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال و (۲) معنی حقیقت کہ صاحب رشیدی بر انگدان صراحت این کردہ کہ می آید و این اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) (۱) نل بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر مٹی کا خالی نلوا جو پانی کے واسطے موری کی جائے لگایا جاتا ہے۔ موٹی نلی (۲) انگت ایک مقام کا نام ہے جس کا دریا، دریائے انگت مشہور ہے (مصحفی سلمہ) اک طرف نعرہ کنان جاتے ہیں دریائے انگت پہ اک طرف دیکھیے انگیل پہ ہے آئی چنبیل پہ (۳) آنگت بقول امیر (ہندی) مؤنث ...... جو کچھ کہ نقصان وغیرہ پر کرتا ہوتا ہے یا بیچنے والے کسی رنگت سے ...... (۴) دیکھو انگد۔

(الف) انگار — ہر چہار لغت متحقق بکاف فارسی است۔ (الف) بقول برہان بروزن
(ب) انگاردن — زنگار (۱) بمعنی تصور و پندار باشد و (۲) تصور کنندہ را نیز گویند و (۳)
(ج) انگاردہ — امر باین معنی ہم ہست و (۴) بمعنی انگارہ نیز آمدہ۔ صاحب جامع ذکر
(د) انگارش — معنی اول و سوم و چہارم کردہ (امیر خسرو سلمہ) تشبیہ کردن مردان

بنامردان چنان ماند کہ بر آب روان صورت نگار د مردم انگاری (ب) بقول برہان بمعنی (۱) پنداشتن و تصور کردن و گمان بردن صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این انگارد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) بمعنی نقش کردن و تصویر نمودن ہم ذکر باید کرد تحقیق مؤلف آنست کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن چرا کہ گمان بردن نیز منقش کردن است بخاطر و نگاردن مخفف آن۔ صاحب موارد بذکر معنی اول نسبت معنی دوم نقش بستن و تصور کردن گفتہ و فرماید کہ (الف) و (د) حاصل بالمصدر انیست و بقول صاحب نوادر نقش بستن و

تصویر کردن و پنداشتن وگمان بردن یعنی متفق است با خان آرزو و صاحبان جهانگیری و جامع و سروری را با صاحب بحر اتفاق و (ج) بقول برهان و ناصری بمعنی افسانه و سرگذشت و (د) بقول بعضی مرادف (ج) (حکیم سنائی ؎) خواست از پیش درم بگذرد از بیخبری ٭ چون چنان دید شد از غم دل من زیر و زبر ٭ بانگ برداشتم از غایت نومیدی عشق ٭ گفتم ای عشوه فروشنده انگارده خر (مسعود سعد ع) رو رو که همه عشوهٔ و انگاردهٔ ٭ و صاحب جامع نسبت (ج) و (د) فرماید که بمعنی سرگذشت و شهرت مؤلف عرض کند که (الف) اسم جامد و اسم مصدر هست که (ب) وضع شد از همین و امر حاضر (ب) هم - و از هر دو معانی (ب) معنی اوّل اصل باشد که موافق ماخذ است و معنی دوم را اگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل است و بدون وجود سند محل نظر باشد که با ماخذ هیچ تعلق ندارد و معلوم می شود که محققین غور نفرموده اند و تصور را تصویر خیال کرده اند و (ج) اسم مفعول (ب) باشد و برای معنی افسانه و سرگذشت هم طالب سند استعمال باشیم که معنی حقیقی این تصور کرده شده و پنداشته یا نقش کرده شده و (د) حاصل بالمصدر (ب) و معنی لفظی این گمان بری و تصور سازی یا نقاشی و مصوری و من وجه جا دارد که بمعنی تصور و پندار هم گیریم که این معنی ازین پیدا می شود و لیکن برای معنی افسانه و سرگذشت مشتاق سند استعمال باشیم و سندی که از کلام حکیم سنائی و مسعود سعد بالا گذشت مفید ادعا نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که بدین معنی مبدل انگاره باشد که فارسیان های هوز را به شین معجمه بدل کنند و ذکر این به انگاره می آید - آنچه صاحب موارد (الف) را حاصل بالمصدر (ب) گفته نزاکت خیالش امتیاز اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچه صاحب برهان (الف) را به معنی دوم آورده تسامح اوست

که افادهٔ اسم فاعل ترکیبی از مجرد اسمی پیدا نمی شود و سهل انگار است و همین سهل انگار را سند دعوی
خود قرار می دهد و نمی داند که لفظ انگار تا آنکه با کلمهٔ سهل مرکب نشد افادهٔ معنی فاعلی نکرد - فتامل -
(اردو) (الف) (۱) تصوّر - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - کسی شی کی صورت دل مین باندهنا -
تامّل - غور - دهیان - خیال - (۲) تصوّر کرنے والا (۳) تصوّر کر - (۴) دیکهو انگاره (ب) (۱)
سمجهنا - تصوّر کرنا - گمان کرنا - خیال کرنا (۲) نقش کرنا - تصویر اتارنا (ج) سرگذشت - مؤنث
هماری راے کے موافق تصوّر کیا هوا - سمجها هوا - خیال کیا هوا - نقش کیا هوا (د) سرگذشت -
مؤنث - هماری راے کے مطابق - تصوّر - خیال - مذکر - نقّاشی - مصوّری - مؤنث -

انگاره بقول برهان و جامع بروزن
همواره (۱) بمعنی هر چیز ناتمام باشد - صاحب جهانگیری
بر معروف قانع - خان آرزو در سراج فرماید که
نقش ناتمام خواه نقش سایه دار باشد یا بی سایه
چنانکه تصویر - بخیال ما مقصودش جز این نه باشد
که نقش ناتمام تصویر قلمی بود یا بُت - صاحب رهنما
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار نقش ناتمام
را گفته و حالا بر زبان معاصرین مستعمل است بهار
برای این معنی از نصیرای بدخشانی سندی آورده
(ـ۵) در انجمن عشق اویسی لقب ماست ٭ پهلوان
نزده ٭ مجلس انگارهٔ ما را ٭ مؤلف عرض کند که
تخصیص این با نقش و تصویر یا بت هم درست نیست
و تعمیمی که در قول محقّقین اول الذکر گذشت همان
درست باشد چنانکه حکیم زلالی گفته (ـ۵) چو این
صندوق شد انگارهٔ علاج ٭ تبسّم قفل شکر خنده
تاراج ٭ به تحقیق ما این مخفف باشد از انگارده که
اسم مفعول انگاردن گذشت یا هاى نسبت بر
انگار زیاده کرده انگاره ساختند و اوّل الذکر اقوی
است که انگاردن بمعنی نقش کردن هم آمده پس
معنی لفظی این نقش کرده شده و آنچه هر چیز ناتمام را

انگارہ گفتہ اند مجاز است (اردو) دکن مین انگا
ئی نقش یا اور کسی کام کو کہتے ہین جو صفائی اور
نوک پلک مین مکمل نہ ہوا ہو۔ موٹا کام۔ ابتدائی کام
اور اصطلاح معماران مین دہ گچ جو دیوار پر تھوپ
دی گئی ہو اور صاف نہ کی گئی ہو۔

(۲) انگارہ۔ بقول برہان و ناصری وجہانگیری
وجامع ورشیدی وسراج و (دری وپہلوی) بمعنی
افسانہ وسرگذشت کہ مرادف انگارش باشد کہ گذشت
صاحبان برہان وناصری صراحت کنند کہ یاد
گذشتہا کردن واز سر گرفتن سرگذشت وافسانہ
بطریق کنایہ چنانکہ اگر کسی بسیار و مکرر از گذشتہ بگوید
گویند کہ انگارہ می کند یعنی باز از سر می گیرد۔ صاحب
سروری بحوالہ شرفنامہ ذکر این معنی کردہ از شمس
فخری سند دہد (ــه) ہر کجا مجمعی بود ز شہان ۞ ہمہ
از وی کنند انگارہ ۞ مؤلف گوید کہ ہای نسبت
بر لغت انگار زیادہ کردہ بدین معنی استعمال کردہ اند
و معنی حقیقی این منسوب بہ تصور وخیال وکنایہ از
افسانہ وسرگذشت وانچہ انگارش را بہ ہمین معنی
آوردہ اند کہ گذشت مبدل این باشد چنانکہ پاتنگ
را پاشنگ کردند حاصل انیست کہ معنی این مجرد
افسانہ باشد وسرگذشت مجاز آن وصراحت
مزید اہل تحقیق کہ بالا گذشت ہیچ است کہ از مصدر
انگارہ کردن کہ می آید پیدا کردہ اند (اردو)
سرگذشت۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
ذکر۔ حال۔ احوال۔ حکایت۔ داستان۔ روایت
قصہ۔ کہانی۔ سوانح عمری۔

(۳) انگارہ۔ بقول برہان وناصری وسراج
پس پس خزندہ از شرم وحیا را نیز گفتہ اند۔ صاحب جامع
فرماید کہ کسی کہ از شرم وحیا پس پس رود۔ مؤلف
عرض کند کہ مشتاق سند باشیم۔ حیف است کہ پیش
نشد و بدست نیامد و معاصرین عجم بدین معنی بزبان
ندارند واگر سندی پیش شود خیال کنیم کہ اسم جامد
باشد ماخوذ از ہمان انگار کہ بمعنی تصور وخیال گذشت
یعنی منسوب بہ تصور وخیال شرم بمعنی شرمندہ (اردو)

شرمنده - یعنی وہ شخص جو شرم و حیا سے چھپا چھپا پھرے

(۴) انگاره - بقول برہان معنی دفتر حساب ہم آمده وصاحبان سراج و ناصری و (دری و پہلوی) وجہانگیری بدون واو عطف دفتر حساب را گویند - و صاحبان ناصری وبرہان ہمین را نامۂ اعمال ہم گفته اند و از کلام استاد لبیبی سند گرفته و صاحب جہانگیری برای معنی بیان کرده خود ہم از ہمین سند استناد کرده

(س ه) زان پیش که پیش آیدت آن روز پر از ہول
بنشین وتن اندر ده وانگاره به پیش آر - صاحبان جامع وسروری ہم ذکر ہردو معنی بالا بطور مرادف کرده اند وصاحب رشیدی بر جرید حساب قانع مؤلف عرض کند که ماخذ ہم ہمان انگاره که معنی تصور وخیال گذشت وزیادت ہای نسبت بمعنی منسوب به تصور وخیال وکنایه از نامۂ اعمال که در تصور وخیال حاصل است محققین اول الذکر در تعریف نامۂ اعمال دفتر حساب را آورده اند و دیگر ہیچ (اردو) نامۂ اعمال - بقول آصفیه (اسم مذکر) اعمالنامہ - چال چلن کا رجسٹر - خط سرگذشت (نسیم س ه) کمر باندھی ہے قاصد نے رقابت کا خطر ٹھہرا میں اپنے
نامۂ اعمال کا خود نامه بر ٹھہرا؛

(۵) انگاره - بقول صاحب سخندان در فارسی زبان پارۂ آتش را گویند وفرماید که انگار لغت سنسکرت است به ہمین معنی مؤلف گوید که محققین فرس ازین معنی ساکت ومعاصرین عجم دست بر دہان کنند - ندانیم که صاحب سخندان پارسی استعمال این از کجا پیدا کرد - معلوم میشود که ہای نسبت ادراک تسامح انداخت ودر سنسکرت این لفظ به ہمین معنی بالف آخر است یعنی انگارا (اردو) انگارا - بقول ساطع - زبان سنسکرت مین انگر - جمره - اور بقول امیر - مذکر - پاره آتش - آگ کا دہکتا ہوا بڑا ٹکڑا -

(بحر س ه) مین نے کبھی جو داغ جگر کا کیا ہے ذکر
انگارا رکھدیا ہے کسی نے زبان پر؛

انگاره آمدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی آمدن بحالت ناصاف که بدون اصلاح ودرستی باشد واین متعلق است به معنی اول

لفظ انگارہ (صائب ـــه) آمدی انگارۂ انگارہ رفتی از جہان ؛ باد وصد سوہان نکردی خویش را ہموار حیف ؛ (اردو) ناصاف آنا۔ بغیر اصلاح کے آنا۔ ناقص حالت مین آنا۔

انگارہ بودن استعمال۔ بمعنی ناصاف و بدون اصلاح بحالت ابتدائی بودن است (ظہوری ـــه) بصد امید دل انگارہ بود غم خانہ ؛ بماندہ آہ فغان ناتمام حیف چہ حیف ؛ (اردو) ابتدائی حالت مین رہنا۔ ناتمام رہنا۔ بدون اصلاح رہنا۔

انگارۂ توپ استعمال۔ مرکّب اضافی۔ معاصرین عجم استعمال این کردہ اند و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و صاحب بول چال ہم آوردہ کہ بمعنی حالت ابتدائی و ناتمام توپ است کہ ناصاف و ناکمل باشد۔ و این متعلق است بہ معنی اوّل انگارہ (اردو) بقول صاحب رہنما و بول چال توپ کا ڈھانچ یعنی ابتدائی حالت جو بعد ڈھالنے کے ہو۔ ناصاف توپ یعنی غیر مکمّل۔

انگارہ رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ نقیض انگارہ آمدن باشد یعنی بحالت نادرست و ناصاف رفتن سند این ہمانست کہ از کلام صائب بر انگارہ آمدن گذشت (اردو) ناصاف غیر اصلاح حالت مین جانا۔

انگارہ ریختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی چیزی را در قالب ریختن کہ محتاج اصلاح و درستی و سوہان کاری باشد و این متعلق است بہ معنی اوّل انگارہ کہ گذشت (یحیی کاشی ـــه) فکر نظم و این غزل یحیی بسی دور از ہم اند ؛ معجز طبع مسیح وقت این انگارہ ریخت ؛ (اردو) ڈھالنا۔ یعنی ابتدائی حالت تیار کرنا۔ خاکہ بنانا۔ ڈھانچ قائم کرنا۔

انگارہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بمعنی صورت و حلیۂ ناصاف پیدا کردن کہ حالت ابتدائی باشد پیش از سوہان کاری

(۱۹۰۲)

که بعد ریختن در قالب پیدا می شود و متعلق است به معنی اوّل انگاره (کلیم ہمدانی سے) عمر آخر شد و انگارۂ آدم نشدیم ؛ گرچه ز دست قضا این همه سوہان مارا ؛ (اردو) ڈہلا جانا۔ خاکا بنانا

انگاره کردن | استعمال به معنی افسانه و سرگذشت بیان کردن است و این متعلق است به معنی دوم انگاره وسند این بر معنی دوم انگاره از کلام شمس فخری گذشت که صاحب سروری ذکرش کرده (اردو) سرگذشت بیان کرنا۔

انگاریدن | بقول صاحب بحر مرادف انگاردن که گذشت ۔ صاحبان برہان و موارد ونوادر و ناصری و سراج وجامع ہم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی سے) زشت باید دید و انگارید خوب ؛ زهر باید خورد و انگارید قند ؛ **مؤلف** گوید که این مصدر وضع شد از اسم جامد و اسم مصدر انگارید یا دست یای معروف و علامت مصدر دن بقاعدۂ مضارع جعلی و باصول ما مصدر اصلی است که وضع شد از اسم جامد فارسی زبان ۔ بعضی بر آنند که انگاردن که گذشت مخفف همین است و ما برخلاف ایشانیم و حقیقت وضع انگاردن بجایش ذکر کرده ایم ۔ بقول صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این انگارد و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر این انگارش (اردو) دیکھو انگاردن ۔

انگاز | محقق به کاف فارسی است بقول برہان بازای هوز بر وزن پرواز افزار پیشه وران را گویند و بعربی ادوات خوانند که جمع آن ادوات است ۔ صاحبان سروری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی سے) گرم در آ گرم که آن گرم کار ؛ صنعت نو دارد و انگاز نو ؛ (وله سے) او کند انداخت ما را او کشید ؛ ما بدست صانع انگاز آمدیم ؛

صاحب انند صراحت فرموده که این لغت فارسی است - اسم جامد باشد (اردو) پیشه ور کا آله - اوزار - مذکّر -

انگاشتن | بقول بحر مرادف انگاردن - کامل التصریف مضارع این انگارد - صاحبان برهان وجهانگیری ومؤارد وناصری وجامع هم ذکر این کرده اند وصاحب سروری ذکر ماضی این کرده (شیخ سعدی ؎) من آنگاه انگاشتم دشمنش ؛ که خسرو فروتر نشاند ازمنش مؤلّف عرض کند که این مبدّل انگاردن است که فارسیان رای مهمله را به شین معجمه بدل کنند واین عمل از بعض مصادر دیگر هم پیدا است همچون آغاردن و آغاشتن وانباردن وانباشتن که گذشت و در امر کار از اصل گرفته اند - وتبدیل دران راه نیافت وبحال خود است صاحب ازاحة الاغلاط صراحت کند که آنانکه این را بکاف تازی گیرند از صحت دوراست (اردو) دیکھو انگاردن -

انگام | بقول برهان وهفت وناصری وسروری وسراج بر وزن ومعنی هنگام است صاحب جامع صراحت کاف فارسی کرده وسکوت دیگر اهل تحقیق ناقابل لحاظ که اصل این هنگام است واین مبدلش که فارسیان الف را به های هوز بدل کنند همچون اپیون و هپیون (خلّاق المعانی در تعریف دندان ؎) همه ثابت قدم انگام کوشش ؛ همه در وقت راحت لذّت افزای (کمال اسمعیل ؎) چه انگام سرسبزی تست وشهری ؛ سیه گشته زین ماتم ناگهانی ؛ صاحب برهان بر هنگام صراحت کند که (۱) بمعنی وقت وزمان وگاه باشد و (۲) بمعنی موسم وفصل و (۳) به معنی هنگامه که معرکه ومجمع وانجمن باشد مؤلّف عرض کند

که به معنی سوم مخفف انگامه که می آید واگر در حقیقتِ انگام پی بریم جا دارد که این را مبدل (آن گاه) گیریم فارسیان الف ممدوده را به مقصوره بدل کردند۔ چنانکه اکثر عادت ایشان است وهای هوز را به میم همچون با سره و با سرم که معنی حقیقی این آن وقت باشد و آن در فارسی زبان همچون الف ولام عربی آید برای تخصیص ومجازاً بمعنی مطلق وقت مستعمل شدند درین صورت باید که انگام را اصل گیریم و هنگام را مبدلش والله اعلم (اردو) هنگام (۱) بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ وقت۔ زمانہ۔ (۲) موسم۔ مذکر۔ فصل۔ مؤنث۔ (۳) بہ معنی ہنگامہ مجمع۔ ہجوم۔ مذکر۔

انگامه بقول برهان وجامع بر وزن ومعنی هنگامه که مجمع وانجمن بازیگران وقصه خوانان باشد وبقول جهانگیری به معنی هنگامه (کمال اسمعیل ع) انگامه ایست گرم زشکر عواطفت هر کوی وبرزنی که من آنجا فرارسم ؛ صاحب ناصری فرماید که های هوز بالف بدل شد بمعنی هر جا که محل اجتماع باشد وبر محل جنگ هم مستعمل۔ بخیال ما های نسبت در آخر انگام زیاده کردند به معنی منسوب به وقت یعنی چیزی که واقع شد در آن وقت ومجازاً به معنی مجمع۔ مخفی مباد که هنگ در فارسی زبان به معنی قصد وعزم وقوت وبسیار وفراوان وسپاه وفوج وضرب وصدمه وآسیب وآزار آمده (کذا فی البرهان) وتبدیل های هوز بالف موافق قیاس همچون هنباز وانباز ومه۔ بقول برهان بمعنی بزرگ که مهتر از همین است الحاصل (انگ ومه) بمعنی فوج وصدمه وآزار بسیار باشد۔ کنایه از مجمع وجا دارد که به معنی بسیار وبزرگ هم گیریم وکنایه از مجمع۔ واو بدل شد بالف همچون ورج وارج پس (انگ و

مہ) (انگامہ) شد و جا دارد کہ الف دوم را زائد گیریم کہ میان انگ و مہ آمدہ واللہ اعلم۔
(اردو) ہنگامہ۔ مذکر۔ دیکھو انگام کے تیسرے معنی۔

انگبان | بقول رشیدی مرادف انگوان درختی است کہ انگزد یعنی حلتیت صمغ آنست صاحب محیط بہ انگزد حوالۂ حلتیت کند و بہ حلتیت گوید کہ صمغ انجدان باشد و انجدان معرب انگدان بجا یش گذشت۔ در قواعد فارسی تبدیل دال مہملہ بہ بای موحدہ آید چنانکہ دالان و بالان پس جا دارد کہ انگبان را مبدل انگدان گیریم و انگوان ہم بہ ہمین معنی می آید و ممکن است کہ این را مبدلش ہم گیریم کہ واو بہ بای موحدہ بدل شود ہچون آو و آب صاحب رشیدی ذکر این بدیل انگدان کردہ و صاحب محیط ذکر این نکرد (اردو) دیکھو انجدان۔

انگبین | بقول برہان و جامع و سروری و رشیدی بابای ابجد بر وزن عنبرین (۱) عسل و شہد را گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) مجازاً بہر چیز شیرین اطلاق کنند مانند تر انگبین و گز انگبین و سکنگبین کہ معروف است و سک بہ معنی سرکہ و آتش سرکہ را سکبا گویند و سرکہ و انگبین را چون مخلوط سازند سکنگبین گویند و سکنجبین معرب آنست خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ مشہور بضم کاف است و صاحب ہفت صراحت کاف فارسی کردہ و بفتح اول نوشتہ (شیخ سعدی ؎) شکر خندۂ انگبین می فروخت ٭ کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت ٭ صاحب محیط فرماید کہ اسم مشہور شہد است و بہ شہد گوید کہ بیونانی مالی و القولیس و بسریانی دبیا و بترکی بال و بعربی عسل و در انگریزی ہنی و بہندی مدہ و پہپ رس و مہیر گویند و مراد از مطلق آن عسل نحل و آن شبنمی است کہ بر گلہا می افتد و نحل آنرا می چیند و در خانہ خود ذخیرہ می کند۔ تازۂ آن

گرم در دوم و خشک در اول - قوت جلا و تفتیح سدد و افواه عروق و جذب رطوبات از قعر بدن و فضول ، مانع از منافع او ست و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت کند کہ این لغت فارسی است - ہمہ محققین این را بفتح کاف گفتہ اند بجز صاحبان مؤید و خان آرزو کہ بضم کاف نوشتہ اند و صاحب مؤید ذکر فتح آن ہم کردہ و نسبت معنی دوم کسی بجز صاحب ناصری ذکری نکردہ و از گز انگبین اینقدر ثابت می شود کہ نام حلوائیست مطلقاً و اہل تحقیق صراحت نکردہ اند کہ از انگبین ساختہ می شود مگر خیال ما اینست کہ در نسخۂ او شہد داخل باشد و جا دارد کہ از شکر ہم درست کنند و نامش گز انگبین باقی ماند و از کلام ظہوری من وجہ سند این ہم میرسد (ــہ) تا نباشند تلخ گوی تبان ؛ می زکنج لب انگبین روید ؛ (اردو) (۱) انگبین - بقول امیر (فارسی) شہد (ناسخ ــہ) میرے ہوئے کو امیر النحل ملنا تھا خطاب خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا ؛ (۲) ہر میٹھی چیز کو فارسیون نے مجازاً انگبین کہا ہی -

انگبین خانہ اصطلاح - بقول بحر و ضمیمہ برہان و مؤید خانۂ زنبور است مؤلف گوید کہ قلب اضافت باشد و بس و خانۂ شہد کنایہ باشد از خانۂ زنبور کہ زنبور شہد را در خانہ خود جمع کند مرادف آشیانۂ زنبور کہ در ممدودہ گذشت (اردو) چھتا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - مہال کی مکھیون یا بھڑون کا گھر - خانۂ زنبور - دیکھو آشیانۂ زنبور -

انگبین خشک استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب محیط خشکنجبین باشد و بر خشکنجبین فرماید کہ معرب انگبین خشک است و آنرا بعربی عسل یابس گویند و آن عسلی است بغایت خشک و تند بوکہ از جبال فارس و حدود کازرون می آورند و گویند شبنمی کہ بر اشجار افتد و سبز و زرد و سفید و

سیاہ و سرخ می باشد و در تنکابن شکری و در دیلم و طبرستان اسپ دندان می نامند۔ شہرت آن بسیار کم از عسل زیراکہ بسیار گرم است و گویند گرم و خشک در دوم و در غایت جلا و تقطیع و تحلیل لزوجات و سرخ آن قوی تر از سپید و سبز آن بسیار گرم مائل بہ تلخی و سیاہ آن قریب بعسل بلادر (اردو) خشک شہد ایک خاص قسم ہے شہد کی جسکو فارسیون نے انگبین خشک کہا ہو جو خاص پہاڑون سے دستیاب ہوتا ہے۔ مذکر۔

انگبینہ | اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن شنبلینہ نام حلوائیست و آن عسلی باشد کہ نیک بقوام آوردہ باشند و بر طبقی ریزند تا سخت شود و دندان گیر گردد **مؤلف** گوید کہ ہا نسبت در آخر انگبین زیادہ کردہ نام این حلوا نہادہ اند دیگر ہیچ (اردو) فارسی مین انگبینہ ایک حلوے کا نام ہے جو شہد سے بنایا جاتا ہے جو خشک ہونے پر چبانے مین دانتون کو پکڑتا ہے جیسے دکن مین لبڑی۔ یا ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین حلوا سوہن۔ کی ایک قسم۔

انگختن | بفتح اوّل و کسر کاف فارسی و فتح تای فوقانی مخفف انگیختن کہ می آید صاحب جامع بذیل انگیختن ذکر این کردہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ این را آوردہ (اردو) دیکھو انگیختن۔

انگدان | بقول برہان و ناصری و سراج بضم ثالث و دال بالف کشیدہ بر وزن مردمان (۱) نسناس را گویند یعنی دیو مردم و آن جانوری باشد وحشی شبیہ بہ آدمی و بحوالۂ مؤید گوید کہ (۲) بمعنی نسناس آمدہ کہ بہندی جاد تری گویند واللہ اعلم و (۳) نام درختی ہم ہست کہ صمغ آنرا بعربی حلتیت خوانند و معرّب آن انجدان باشد و باین معنی با ذال نقطہ دار ہم آمدہ

(۴) نام قریه ایست از قرای کاشان که بانگوان اشتهار دارد - صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل وسوم وچهارم برای معنی سوّم از فلکی شروانی سند آورده (۵۳) تا بمذاق انس و جان ندهد وناورد جهان ؛ نکهت گل زانگدان لذّت مل زآمله ؛ صاحب سروری بر معنی اوّل وسوّم قانع وفرماید که این را انگبان هم گویند (لامعی جرجانی ۵۵) پنجاه روزه دوغی صد ساله انگدانی ؛ بی دانه آسیائی بی گوشت استخوانی ؛ صاحب جامع متفق با جهانگیری - صاحب رشیدی نسبت معنی سوم فرماید که این مرکّب است از انگ ودان - انگ بمعنی حلتیت و دان به معنی جای پس انگدان بمعنی جای حلتیت است وکنایه از درخت حلتیت و انگبان وانگوان مرادف این وانجذان بضم جیم وذال معجمه معرّبش مؤلّف عرض کند که باصراحت معنی اوّل وسوم وچهارم بر انجدان کرده ایم - حالا نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحب محیط بر لبساسه فرماید که اسم عربی است که بیونانی ماقن والماتن والاتن وبرومی غوسیا دفرسیا وبفارسی بزبازه - و جارگون وبهندی جاوتری گویند وآن پوستی است که بالای جوزبوا پیچیده می باشد - گرم وخشک در دوّم باقوت قابضه وحرارت ملطفه وجوهر ارضیهٔ غالیه - خوشبو کنندهٔ بوی دهان - مفرّح و هاضم ومفتّح سدد ومجفّف رطوبات ومحلّل ریاح ومنافع بسیار دارد (الخ) صاحب محیط از اسم انگدان ساکت است وباتفاق محققین فرس اسم جامد زبان فارسی است ووجه تسمیه (۱) هیچ بفهم مانیامد وجزین که اسم جامد دانیم یا نظر بر شباهت این دشتی در صفات یا رنگ با درخت حلتیت این را به انگدان موسوم کرده باشند ووجه تسمیهٔ (۴) جزین نباشد که دران قریه درختهای انگدان بکثرت باشد وآن قریه بنام درختان مذکور موسوم شد والله اعلم (ارد و) (۱) دیکھو

انجدان کے دوسرے معنی (۲) جوتری - بقول آصفیہ ہندی - اسم مؤنث - جوز یا جائیفل کا پھول (۳) دیکھو انجدان کے پہلے معنی (۴) دیکھو انجدان کے تیسرے معنی -

انگران بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کہ با انگوران نوشتہ لغت فارسی و نام رستنی است - دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت - ترک این مبایش تفوق داشت کہ ابہام تعریفش ہیچ اطمینان بخش نیست اگر مقصودش این باشد کہ انگر بالضم مخفف انگور است و انگران جمع آن می بایست کہ صراحت و سند استعمال پیش می کرد -

(اردو) انگران - ایک پودے کا نام ہے جس کو صاحب فرہنگ فرنگ اور انند کے سوا اور کوئی نہین جانتا -

انگروہ بقول برہان و جامع و ہفت بضم ثالث بہ وزن افسردہ دانۂ انگور کہ از خوشہ جدا شدہ باشد - صاحب ناصری فرماید کہ در فرنگہا نیافتیم - ہمانا انگورہ را انگروہ خواندہ اند صاحب سروری بحوالہ صیدنۂ ابی ریحان ذکر این کردہ فرماید کہ حرکتش ظاہر نشد - خان آرزو در سراج متفق با برہان مؤلف گوید کہ صاحب ناصری کہ از اہل زبان است این لغت را در فرہنگہا نیافت و ما در ہر قدر فرہنگہا کہ یافتیم ذکر آن کردہ ایم و صاحبان جامع و سروری ہم از اہل زبان اند با تصدیق این ہر دو کافی است - بخیال ما اصل این انگورہ باشد بزیادت ہای زائد بآخر لفظ انگور بمعنی دانہ انگور ہمچون خونخوار و خونخوارہ و بقلب بعض انگروہ شد کہ رای مہملہ مقدم و واو مؤخر شد ہمچون اشکخر و اشطرخ و اغلغدہ و الغدہ و این قسم تقدیم و تاخیر در لغات فارسی و السنۂ دیگر ہم بنظر آمدہ ولیکن حیف است برین کہ صاحبان مطابع و آنند و رادرین لغت

دال مہلہ نوشتہ اند و این تصرف و تحریف شان است و بیچارہ صاحب ہفت کہ از ماخذ خبر ندارد صراحت کرد کہ بجای حرف پنجم دال باشد (اردو) انگور کا دانہ جو خوشہ سے جدا ہوگیا ہو ٭
انگرزیر بقول برہان بسکون ثالث بروزن زنگرزیر (۱) رستنی باشد و گل آن مانند گل خسک زردمی شود و اطرافش خار دارد و آنرا بعربی قرطم بری خوانند و بیونانی طرنیغان گویند و (۲) نوعی از مردم فرنگ صاحب ناصری بر معنی اول قانع - صاحب جامع نسبت معنی دوم صراحت کند کہ بالکسر است - خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم فرماید کہ ظاہرا فارسی نباشد - صاحب محیط بہ قرطم بری فرماید کہ در عصفر بری مذکور شد و بر عصفر بری نوشتہ کہ صاحب اختیارات قرطم بری را طرنیفان گفتہ و شیخ الرئیس غیر آن دانستہ و بحوالہ محمد بن احمد گوید کہ گل خاردار است و آن را شتران می خورند و آن فادزہر برای سم و مزاجش گرم در دوم و خشک در سوم و بر عصفر گوید کہ اسم ہندی این کسم و کسنبہ کہ ازان پارچہا رنگین می سازند و بر قرطم ہم فرماید کہ بہندی تخم کسنبہ نام دارد - نافع قولنج و مسہل شکم و مخرج بلغم و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما انگرزیر مبدل زنگرزیر باشد بدین وجہ کہ رنگی سرخ ازین حاصل می شود بدین نام موسوم شد کہ اسم فاعل ترکیبی است و باستعمال عوام برخلاف قیاس رای مہلہ بالف بدل شدہ انگرزیر شد و اللہ اعلم و نسبت معنی دوم عرض میشود کہ فارسیان قدیم نصارای ولایت زاراکہ بوجہ میخواری و کثرت خون سرخ رنگ می باشند نظر بہ معنی اول بہمین نام موسوم کردہ باشند و اصل آن ہم زنگرزیر باشد ولیکن معاصرین عجم از لغت انگلیسی (انگلش) حالا این قوم را انگلیس بہ سین مہلہ نامند و این معرب باشد (اردو) (۱) کسم یا کسنبہ

بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو احمر ابیض۔ (۲) انگریز۔ بقول امیر انگلستین۔ فرنگی (ناسخ ســـ۵)
دل ملک انگریز مین جینے سے تنگ ہے ؛ قید حیات بھی مجھے قید فرنگ ہے ؛

انگریک | بقول ناصری وانند بفتح اول و ثانی وکسر را بیای زده وسکون کاف در آخر کاف اول فارسی و دویم عربی نام باغی است از باغهای خوارزم که در خارج شہر خیوق ساختہ اند فواکہ نیکو دارد۔ خاصتہً انگور که بس ممتاز است و در اصل ـ باغ انگورنیک نام داشتہ چہ خوارزمیان سابقاً بالفاظ فارسی تکلم بودہ اند خوارزم از اجزای ایران بود و انگریک مخفف انگورنیک است وہمچنین باغی دیگر است و در آن شہر و آنرا رفنیک گویند و بہ تحقیق معلوم شد کہ رفنیک در اصل راہ پی نیک بود یعنی مبارک پی (ســـ۵) بودہ چون این باغ را انگورنیک ؛ نام ہم کردند ترکان انگریک ؛ (اردو) انگریک ایک باغ کا نام ہے جو خوارزم مین واقع ہے جس کے انگور نہایت ممتاز ہین ۔

انگز | بقول برہان و ناصری بفتح اول وسکون ثانی وضم ثالث وزای نقطہ دار ساکن (۱) بیلی باشد کہ بآن زمین را ہموار سازند۔ صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) آلتیست کہ بدان پیل را رام کنند (شاعر ســـ۵۲) تو گوئی کہ طور است وموسی مہابت ؛ بجای عصا انگز ماربیکر ؛ صاحب ناصری ہمین شعر را بسند انگز آوردہ کہ بزای فارسی می آید۔ صاحب جامع بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج فرماید کہ صحیح بزای تازی است و در اصل بسین مہملہ بود و در ہندی ہم بسین مہملہ آمدہ ۔ چون پیل ہندی الاصل است آلات راندنش نیز ہندی الاصل باشد پس از عالم توافق زبان نبودہ و فارسی این کجک و اگر گویند تبدیل زا و سین دلالت دارد

که فارسی باشد گوئیم نه ازان جهت بلکه در فارسی تلفظ آنکس فحش بود لهذا بحرفی که مبدل او سین بود تبدیل کردند مؤلف عرض کند که شک نیست که آنکس به کاف عربی وسین مهمله در آخر لغت سنسکرت است بمعنی دوم چنانکه صاحب ساطع ذکرش کرده فارسیان کاف عربی را بکاف فارسی بدل کردند همچون کند و گند وسین مهمله را به زای هوز همچون سمار و زمار وغ پس انگز را بمعنی دوم منفرس گوئیم و معنی اول مجاز باشد نظر به شباهتی که آله هموار زمین را با آنکس است (اردو) (۱) آهنی آله جس سے زمین هموار کرتے هین اس کا نام دکن مین پکاس هے جو آنکس سے مشابه هوتا هے (۲) آنکس - بقول امیر (هندی) مذکر - اسکی فارسی کجک وه آنکڑا جسے فیلبان هاتھی پر سواری کے وقت هاتھ مین رکھتے هین اور اسی سے هاتھی کو کوچتے هین (سودا ؎) هے سربلند اتنا یه بهی عجب نهین هے ؛ آنکس په ماه نو کے گردست فیلبان هو ؛ آپ فرماتے هین که یه اصل مین بضم کاف هے لیکن فصحا لفظ کی کراهت سے آنکس بفتح کاف بولتے هین -

انگزک بقول برهان و جامع و سراج بروزن مرجک - کجک فیل را گویند (مرادف معنی دوم انگز) فرماید که به زای فارسی هم بنظر آمده مؤلف گوید که صاحب هفت این را بهر دو کاف عربی نوشته ما صراحت ماخذ این به انگز کرده ایم و بلحاظ ماخذ با کاف عربی سوم غلط نباشد فارسیان کاف زائد در آخر انگز زیاده کرده اند و بس چنانکه پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو انگز کے دوسرے معنی

انگژ بقول برهان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و زای فارسی مرادف انگزک که به زای تازی گذشت - صاحبان برهان و هفت و جامع در کتابت بکاف عربی نوشته اند و صاحب

جهانگیری صراحت کند که بکاف عجمی مضموم است
(حکیم خاقانی ـــ۵) پیل مستم مغزم از انگز بیاشوبد
ازانکه گر بیاسایم دمی هندوستان یاد آورم
مؤلف عرض کند که مبدل انگز بمعنی دوم است
که بزای هوز گذشت فارسیان زای هوز را بزای
فارسی بدل کنند همچون آزیره و آژیره و به کاف
سوم عربی هم غلط باشد زیراکه در ماخذ این کاف
عربی است که ذکرش بر انگز گذشت (اردو)
دیکھو انگز کے دوسرے معنی۔

انگژد | بقول برهان بفتح اوّل وضم ثالث
و سکون ثانی و زای فارسی و دال ابجد ساکن
مطلقاً صمغها و صمغی باشد بغایت بدبوی و آنرا
بعربی حلتیت خوانند و وجه تسمیه این است که
صمغ درخت انگدان است و اصل آن انگدان ژد
باشد و ژد بلغت فرس بمعنی صمغ است و صاحب
ناصری هم ذکر همین وجه تسمیه کرده صاحب
جهانگیری از نظامی سند آورده صراحت کرده
که کاف فارسی است و زای عجمی مفتوح
(ـــ۵) خواجه چین چو مشک بار کند مشک
راز انگژد حصار کند و فرماید که مرادف انگژد
باشد به های هوز در آخر۔ صاحب سروری
هم به همین شعر استناد کرده خان آرزو در
سراج درست گوید که این مرکب است از
انگ و ژد۔ انگ بمعنی حلتیت (و صراحت
معنی ژد بالا گذشت) و درست نگوید که یا این
مخفف انگدان گیریم وضم کاف دلالت دارد
که مخفف انگدان بضم کاف بود زیراکه انگدان
بمعنی درخت حلتیت است چنانکه بجایش
ذکر کردیم و انگ بمعنی حلتیت آمده که بهندی
آنرا هینگ گویند پس اگر انگ را مخفف انگدان
گیریم معنی انگژد صمغ درخت انگ باشد و هرگاه
و آن را داخل این لغت نگیریم معنی لفظی انگژد
صمغ حلتیت است یعنی صمغی که حلتیت نام
دارد پس مقصد ما ازین حاصل و واضح‌تر است

چه حاجت است که انگ را مخفف انگدان بدون ضرورت گیریم - بخیال ما - انگژ و قلب اضافت (ژد انگ) است بمعنی صمغ حلتیت و از سند پیش شده تصدیق این می شود که بفتح زای فارسی صحیح باشد - صاحب محیط هم ذکر این کرده گوید که اسم فارسی حلتیت باشد و تعریف کامل این به انگدان کرده ایم (اردو) دیکھو انگدان --

انگژدا بقول برهان بکسر ثالث و سکون زای فارسی و واو بالف کشیده به وزن منزلها[1] جائی را گویند که شبها گوسفندان را در انجا نگاهدارند و (۲) گوسفندان را نیز گفته اند و (۳) خستهٔ میوها هم - صاحب ناصری بمعنی اول قانع - صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم صراحت کاف فارسی کرده و صاحب رشیدی بذکر معنی اول کاف فارسی را لمکسور نوشته فرماید که زای فارسی و بعده واو و الف - صاحب جامع بکاف عربی آورده بمعنی اول و سوم اکتفا کرده خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی آورده ذکر معنی اول کند و فرماید که بمعنی دوم و سوم خطاست نیز فرماید که بجای زای فارسی رای مهمله هم گفته اند و یکی ازین دو تصحیف است انتهی مؤلف عرض کند که حیف است که برای یک معنی هم سند استعمال پیش نشد و خان آرزو برخلاف محققین زباندان انچه معنی دوم و سوم را تسلیم نمی کند حجتی بران ندارد - بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است برای هر سه معنی و حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) رات مین بکرون کے قیام کی جگہ - مونث (۲) بکرے - مذکر - (۳) میوے کا تخم مذکر - یا میوے کی گٹھلی - مونث

انگژه بقول برهان با زای فارسی مفتوح بر وزن خربزه مخفف انگوژه که صمغ درخت انگدان باشد و بعربی حلتیت و شیرازیان انگشت گنده خوانند و با زای هوز نیز آمده - صاحب ناصری

سندی آورده (انوری ع) بنده را شاگرد خواندست
شیطان هیکلی ؛ کان چنان هیکل نه در کوه و نه در هامون
کنند ؛ یکدم از غالی شود حلقش که زهرش باد و مارش
رهست چون دیوی بود کش انگژه در کون کنند ؛ صاحب
جهانگیری و سروری صراحت کنند که بکاف فارسی مضموم

باشد مؤلف عرض کند که مبدل انگژ که دال مهمله به های
هوز بدل شود همچون تبرزد و تبرزه وگر هیچ و آنچه صاحب
برهان این را مخفف انگوژه گفته درست نیست خیال ما
اینست که واو در انگوژه زائد است برای اظهار ضمه
بقاعدهٔ ترکیان (اردو) دیکهو انگژه ـ

(الف) انگسبه | بقول برهان بفتح اول وثالث وسکون ثانی وسین بی نقطه وفتح بای ابجد
برزگیر را گویند که صاحب سامان وکارکنان وزراعت کار را بسیار داشته باشد و ـ ـ ـ

(ب) انگشبه | به شین معجمه مرادف الف است که صاحب سامان و سوداگر صاحب مایه
باشد ـ صاحب ناصری ذکر الف بحوالهٔ برهان کرده و بذیل آن (ب) را هم نوشته فرماید که
در فرهنگها نیافتیم ـ صاحب سروری بر (ب) فرماید که برزیگری بود که او را سرمایه نیک بود
وکارکنان بسی دارد و بسین مهمله هم آمده و به بای فارسی هم آید و فرماید که در فرهنگ به تای قرشت
آمده بر وزن سرگشته (استاد رودکی ب ع) در راه نشاپور دهی دیدم بس خوب ؛ انگشته او را
نه عدد بود نه مره ؛ صاحب جامع هم ذکر (الف) کرده و صاحب رشیدی بر (ب) ذکر الف
هم کرده فرماید که به بای فارسی نیز خوانده اند و بذکر انگشته به تای پنجم هر سه را مرادف یکدیگر
داند و سند رودکی را که بالا گذشت بذیل (انگشته به فوقانی پنجم) آورده و مصرع ثانی آن
همین لغت را نقل کرده و به استاد کسائی منسوب کرده مؤلف عرض کند که انگشته به فوقانی
پنجم بمعنی آلتی است که مزارعان بدان خرمن را باد دهند و بشکل پنجهٔ باشد ـ فارسیان

برزیگر صاحب ثروت راکہ کارکنان بسیار داشتہ باشد مجازاً بہ ہمین نام موسوم کردہ اندکہ چنانکہ انگشتہ شکل پنچہ دارد وانگشت ہای متعددہ ہمچنان مزارع صاحب ثروت کارکنان متعدد دارد انچہ فارسیان شین معجمہ را بہ سین مہملہ بدل کردہ انگسبہ کردند موافق قیاس است کہ شین بہ سین بدل شود ہمچون کستی وکشتی وتبدیل بای موحدہ با بای فارسی ہم آمدہ چنانکہ تب وتپ البتہ تبدیل فوقانی بہ بای موحدہ خلاف قیاس است وبخیال ما غلطی کتابت وتصحیف مطلق است از عدم وقوف ماخذ۔ ازینجاست کہ بعضی کلام رودکی را سند (انگشبہ بہ موحدۂ پنجم) گرفتہ اند وبعضی ہمین شعر راسند (انگشتہ بہ فوقانی پنجم) قرار دادہ اند (اردو) (الف وب) نمبردار۔ مزارع۔ جس کے تحت مین متعدد کاشتکار ہون دکن مین اسی کو پٹہ دار بھی کہتے ہین جو صاحب ثروت ہو اور اپنے ملازمین اور شکمی دارون کے ذریعے زراعت کا انتظام کرتا ہو دولت مند مزارع۔

انگشت بقول برہان بضم ثالث (۱) معروف است کہ ہر یک از انگشتان دست و پای باشد و (۲) بکسر ثالث زغال را گویند کہ انگشتہ شدہ است۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید کہ آتش زغال را گویند۔ صاحب جہانگیری این را بکسر کاف عجمی نوشتہ بذکر معنی دوم فرماید کہ (۳) خستۂ میوہ را ہم گویند وصاحب جامع ذکر ہر سہ معنی کردہ وصاحب رشیدی بر ہر دو معنی اوّل قانع ونسبت معنی دوم گوید کہ زگال افروختہ باشد۔ خان آرزو در سراج متفق با رشیدی و فرماید کہ قوسی نسبت معنی دوم مطلق زغال آوردہ وقید افروختن نکردہ واعتماد برہمین قول است وشہرت نیز ہمین دارد۔ بہار گوید کہ بہ معنی اوّل بلورین۔ بحنا گرفتہ۔ حنا بستہ

حنا مالیدہ فندق بند از صفات و جدول و دوم قاقم و شیشہ و ماہی از تشبیہات اوست (رکی از شعرا سلہ) بانگشت بلورین زلف را از ہم چو بکشود ی؛ زہر سو ماہیان سیم را در دام میدیدم (ابو طالب کلیم سلہ) جدول انگشت را آب روانی خشک شد؛ تا بآن غایت کہ ناخن گشت نومید از نما؛ (خواجہ نظامی سلہ) بلورین تن و قاقمین پشت او؛ بشکل دم قاقم انگشت او؛ (ولہ سلہ) آن دلارام دارد از زمی؛ سر انگشت چون دم قاقم؛ (حسین ثنائی سلہ) گوش کوکر شیشہ انگشت می؛ بر لب شوق خروشان می زنم؛ (عسجدی سلہ) گر دست بدل نہم از سوختن دل؛ انگشت شود در دہم ور دست من انگشت؛ مؤلف عرض کند کہ (۱) بہ تای ہندی در آخر لغت سنسکرت است صاحب سخندان ذکر این کردہ۔ فارسیان تای ہندی را بہ مثناہ فوقانی بدل کردہ مفرس کردہ اند و معنی دوم مجازیہ آنست کہ زغال ہم نظر بہ درازی و طوالت مشابہ انگشت باشد و کسر سوم تصرف فارسیان است و استعمال بہ معنی مطلق زغال و قید افروختہ نیست ولیکن استعمال انگشت بمعنی زغال افروختہ ہم یافتہ شد چنانکہ در کلام عسجدی گذشت و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ ما استعمال این را نیافتہ ایم اگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد کہ مخصوص باشد بحستہ خرما یا مماثل آن کہ درازی داشتہ باشد کہ تقاضای ماخذ ہمین است (اردو) (۱) انگلی۔ بقول امیر (سنسکرت) مؤنث۔ انگشت (رشک سہ) کہان یہ لطف چھیتے نے کمر پائی اگر پتلی؛ تمہارے ہو ٹھ پتلے انگلیان پتلی کمر پتلی؛ اردو مین انگشت بھی مستعمل ہے۔ مؤنث (ظفر سہ) جبکہ ناخن کو تراشا اس کے لال انگشت پر؛ دست بوسی کے لئے اترا ہلال انگشت پر؛ (۲) کوئیلا۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ انگشت۔ زغال۔ جلی ہوئی لکڑی کا بجھا ہوا ٹکرا۔ دیکھو انشتو۔

اور (بلحاظ استعمال بعض فارسیان) سلگا ہوا کوئلا۔ روشن کوئیلا۔ (۳) گٹھلی (اسم مونث) دیکھو اسفنت

انگشت آسیا | اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بحر وبہار روانند بمعنی میل آسیاست کہ بدست گرفتہ آس را بزور دست بدان گردانند حیف است کہ سندی پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست و این کنایہ باشد کہ میل آسیا ہم انگشت را ماند معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) کھونٹا بقول آصفیہ چکی کا ہتّا۔ اسم مذکر۔

انگشت آفتاب | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از خطوط شعاعی (سلیم سہ) شمار دور فلک از سلیم اگر پرسی ؎ چو آفتاب بانگشت خود حساب کند ؎ مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد کہ خطوط شعاعی ہم درازی و ارد مثل انگشت (اردو) کرن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ آفتاب کے شعاعی خطوط۔ قرن الشمس۔

انگشت اشارت | اصطلاح۔ مرکب اضافی است وبہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ انگشتی باشد کہ بدان اشارہ کنند بطریق اعتراض و در محاورۂ فرس انگشت اعتراض ہم گویند کہ می آید یعنی انگشت بر داشتن و اشارہ کردن بسوی کسی کہ مطعون و در معرض اعتراض باشد (صائب سہ) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ؎ خلق زانگشت اشارت تیر باران کنند ؎ (انوری سہ) انگشت اشارت بکمالت نرسد زانکہ ؎ از پایۂ او ہرچہ ز قدر تو قصیر است ؎ (اردو) اشارے کی انگلی۔ اعتراض کی انگلی۔ مؤنث۔ یعنی وہ انگلی جس سے اشارہ کرین اور اعتراض کرین۔ اکثر رسوا اور مطعون شخص کی طرف اشارہ کرتے ہین اور انگلی اٹھاتے ہین جیسے ؎ انکی رسوائی کا یہ حال ہے کہ جدہر نکلتے ہین لوگ انگلیان اٹھاتے ہین ؎ انگشت اشارت اسی مصدر پہ استعمال کا حاصل بالمصدر ہے۔

انگشت اعتراض | اصطلاح۔ مرکب اضافی

است - بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت ساختن با
مرادف انگشت اشارت است کہ گذشت و اشارۂ
این ہمدر انجا کردہ ایم (محتشم کاشی سے) بر حرف
من قلم شود انگشت اعتراض :: تیغ و ترنج گریبان
آورد کسی :: (اردو) انگشت اعتراض کہ سکتے ہین
یعنی وہ انگلی جو معترضانہ کسی پر اٹھا ہے - دیکھو
انگشت اشارت -

انگشت اعتراض نہادن بر حرف کسی (مصدر
اصطلاحی - بمعنی اعتراض کردن است (صائب
ع) بحرف ہیچکس انگشت اعتراض منہ :: (ولہ ع)
انگشت اعتراض بگفتار ما منہ (اردو) حرف پر انگشت
رکہنا - بمعنی نکتہ چینی کرنا - عیب نکالنا - (غالب
سے) لکھتا ہون اسد سوزش دل سے سخن گرم
تا رکھہ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت :: (مصحفی
سے) نہ لکھہ نہ پڑھ کہ زمانہ ہے عیب جوئی کا ::
رکھے ہے حرف پہ یان سب کے روزگار انگشت ::
(مومن سے) کیا تاب میرے حرف پہ انگشت
رکھہ سکے :: ہر خط پہ نکتہ چین کو ہے وہم و گمان تیغ ::

انگشت افشردن مصدر اصطلاحی - بقول
بہار بمعنی آگاہانیدن است - مؤلف عرض
کند کہ رسم ولایت است کہ چون دست بدست
کسی باشد یا در وقت مصافحہ از برای یاد دہانیدن
چیزی یا واقعۂ کہ ما فی الضمیر ہر دو یا برای اظہار
خصوصیت و محبت - دست رامی افشرند و زور
کنند در مصافحہ - و از ہمین طرز عمل این کنایہ شد
برای آگاہانیدن (قدسی مشہدی سے) ہمچو
طفلی کہ بود در کف استادکفش :: ادب انگشت
من افشرد و خبر کرد مرا :: (اردو) دکن مین کہتے
ہین ہاتھ دبانا - یعنی مصافحہ کے وقت اظہار گرمجوشی
کرنا - یا اس اشارے کے ذریعے سے کسی دل کی بات
یا وعدہ کو یاد دلانا - یا کسی اور کے قول و فعل کی
جانب متوجہ کرنا -

انگشت اگر در گوش کنی بسرگین می رسد مثل -
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند

وازمحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بطور موعظت وپند برای احتراز از تمسخر- زنند کہ تمسخر خلاف تہذیب است ونتیجۂ بد پیدا کند- رسم است کہ سوقیان فارس از برای تمسخر باکسی انگشت درکونش کنند ونتیجۂ قیاسی این عمل است کہ انگشت درکون کسی کردن انگشت خود ناپاک کردن است- پس فارسیان بوسیلۂ این مثل بلیغ ازان رسم مکروہ خبری دہند وبرای احتراز از تمسخر موعظت وپند کنند وگویند کہ اگرکسی انگشت درگوش کند یعنی بدگوئی وتمسخر کسی را در گوش خود نگیرد وخود درجواب مسخرگی نیاید نقصانی نہ بردارد و انگشت خود را ناپاک نہ کند حاصل اینست کہ اگرکسی با تومسخرگی کند یا بہ بدگوئی پیش آید نباید کہ جوابش دہی بلکہ تجاہل کن وانگشت درگوش باش کہ گویا ہیچ نشنیدۂ (اردو) وکن مین کہتے ہین "گانڈ مین انگلی کرنے سے کان مین کرنا بہتر ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرکوئی ٹھٹھول یا مسخرہ پن کرتا ہے تو اغماض اورتجاہل اولی ہے گویا کہ سنا ہی نہین- اگرتم بھی اس کا جواب دوگے توآخرپر فساد اورجھگڑا قائم ہوگا- کان مین انگلی رکہنا یعنی نہ سننا اورکان بند کرلینا مستعمل ہے-

انگستال بقول برہان وجامع وسراج ورشیدی بکسرثالث وفوقانی بالف کشیدہ ولام ساکن مردم ضعیف ونحیف وعلیل وبیمارناک وصاحب نقاہت را گویند- صاحب ناصری فرماید کہ بیمار ودردناک باشد وفرماید کہ این لغت درفرہنگہاست ودربرہان ندیدہ ام مؤلف گوید کہ غالباً برہان ندیدہ باشد اگرمی دید برہان می یافت- صاحب جہانگیری بہ بیمار ومریض قانع (ابوالعباس ؎) زخانمان ومراتب بغربت افتادم ؛ بماندم اینجا بی برگ وساز وانگستال ؛ مؤلف عرض کند کہ ازقبیل چنگال باشد- ما بہ انگشت بیان کردہ ایم کہ این بہ تای ہندی لغت سنسکرت است

ودر سنسکرت لام در آخر برای تانیث می آرند همچون انگل که مونث انگشت است فارسیان انگشتل را به تبدیل تامی هندی به تای فوقانی وزیادت الف بعد فوقانی انگشتال کرده باشند و بدینوجه که شخص بیمار وضعیف ونحیف پوست واستخوان می باشد نظر به تشبیه انگشت او را انگشتال گفته باشند و جا دارد که اصل این به رای مهمله نسبت انگشتر باشد بمعنی منسوب به انگشت به سبب ضعف ونحافت و پس ازان رای مهمله را به لام بدل کردند همچون چنار و چنال که انگشتل شد همچون خنگل و بعد ازان الف زائد کرده انگشتال کردند چنانکه خنگل را خنگال کردند واین اقوی است والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دبلا - پتلا - نحیف - ناتوان - بیمار - نقیهه -

(الف) **انگشت امان** | اصطلاح - مرکب اضافی است - بقول بهار معروف - مولف گوید که در ولایت رسم است که چون لشکر مغلوب می شد لشکریان سبابه را بلند می کردند واین علامت امان خواهی بود - ازینجا ست که انگشت امان محاوره شد (میرزا حبیب الله ابن میرزا شفیع مستوفی ایران سنه) ز جفاییت علم ناله بر افرشته شد * آه انگشت امانیست که برداشته دل ------------

(ب) **انگشت امان برداشتن** | پیداست و صاحب آصفی بسند همین شعر ذکر این کرده (اردو) (الف) انگشت امان کا استعمال اردو مین اوس انگلی کے لئے کر سکتے ہین جو امان خواہی کے لئے بلند کی جائے (مونث) اور اسی کا مصدر (ب) انگشت امان بلند کرنا - اٹھانا - فی زماننا امان خواہی کے لئے ہندوستان مین سپید پھریرا یا بیرق بلند کرتے ہین اور یہ افواج کی امان خواہی کی خاص علامت ہے -

انگشتان | صاحب هفت ذکر این کرده به نون آخر بمعنی مردم علیل وصاحب نقاهت است - دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نه کرد و نه سندی پیش شد و او بسلسله ردیف لغت انگشتال را ترک کرد

که ذکرش به همین معنی گذشت بخیال ما تسامح او بیش
نیست که لام آخره را نون خیال کرده و اگر سندی برای
استعمال این گیر آید توانیم قیاس کرد که الف و نون
نسبت در آخر انگشت زیاده کرده اند همچون ایران
و توران که ذکر این بر کلمه آن بجایش گذشت (اردو)
دیکھو انگشتال۔

انگشتان کنیزکان | اصطلاح۔ مرکب اضافی

بقول صاحب ضمیمهٔ برهان دیگر انگور کوهی را گویند
و عربان اصابع الجواری خوانند و هم او بهمین معنی
انگشت کنیزکان هم گفته که می آید و حقیقت این چنین
باشد که انگور سیاه و دراز و نازک را کنایةً بدین
نام موسوم کردند چنانکه انگور مدور و سیاه را خایهٔ غلامان
گفتند و حقیقت این است که انگشت کنیزکان را
در ینجا جمع آورده که انگشتان جمع انگشت است
(اردو) انگور سیاه کی ایک قسم ہے جس کا دانہ نازک
اور دراز ہوتا ہے جس کو فارسیون نے انگشتان کنیزکان
اور انگشت کنیزکان سے موسوم کیا ہے۔ مذکر۔

انگشت به بینی نمیتوان کرد | اصطلاح۔ صاحب
آنند ذکر این کرده گوید که یعنی جائیکه مکان خوف و
تهمت باشد و سندی پیش نشد و بهار همین را به همین
معنی (انگشت بر بینی نمیتوان کرد) نوشته مؤلف گوید
که تسامح هر دو است و این بشکل مثل است و همچو مثلی
مستعمل نیست و معنی که هر دو محققین بیان کرده اند غیر
متعلق و خلاف قیاس است اگر این را مثل پیشینیان
تسلیم کنیم و سند استعمال شان بدست آید توانیم عرض
کرد که فارسیان محلی استعمال کرده باشند که ممانعت کنند
برای رفتن بجائیکه محل خوف و بیم است چنانکه بینی
اگرچه سوراخ دارد ولیکن این سوراخ برای آن
نیست که در آن انگشت کنند زیرا که از روی حکمت
انگشت در بینی کردن مرض ها پیدا کند و نزله و زکام
عارض شود و رعاف بوقوع آید یعنی خون از بینی جاری
شود (اردو) دکن مین کہتے ہین ناک مین انگلی مت کرو
اسکا استعمال حقیقی معنون مین ہے بطور مثل نہین ہے
نیز کہتے ہین وہ اپنے ہاتھون خطرے مین مت پڑو

بلا مول نہ لوٹ" یہ دونون کہاوت ہین اس کا یہ مطلب ہے
کہ ہر کام دیکھہ بھال کر کرو - بے موقع اور بے غوری سے
ایسا کام نہ کرو کہ اُس سے نقصان پہنچے - جیسے ناک مین
انگلی کرنے سے نکسیر پھوٹتی ہے -

انگشت بجای حلق است | مثل - صاحبان
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل
استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود آنست کہ
اگر دست و انگشت نباشد حلق بکاری نخورد یعنی چیزیکہ
آش و نان بحلق رساند انگشت است فارسیان
چون کسی را بکاری محتاج دیگری بینند کہ بی وسیلۂ
آن کار صورت نگیرد - این مثل را زنند - معاصرین
عجم حالا استعمال این نمی کنند (اردو) انگلیون کے
بغیر حلق بے کار ہے - انگلیون ہی کی بدولت حلق
کا کام چلتا ہے - یہ صرف ترجمہ ہے فارسی مثل کا
دکن مین کہتے ہین " سر کے ساتھ دونون ہاتھ " اسکا
مقصد قریب قریب فارسی مثل کے ہے - یعنی دونون
ہاتھ سر کے لازمہ مین داخل ہین - صرف سر سے
انسان کی زندگی بیکار ہے جب تک دونون ہاتھ
نہون کام نہین چل سکتا - ہاتھون ہی سے سر کی
حفاظت ہے اور ہاتھون ہی سے غذا حلق مین
جاتی ہے - اگر حلق مین کوئی شے اٹک جائے تو
انگلیون ہی سے وہ نکالی جا سکتی ہے - دکن مین یہ
مثل خدمتیون کی ضرورت اور احتیاج کے
موقع پر مستعمل ہے -

انگشت بچشم نہادن | مصدر اصطلاحی -
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مرادف
انگشت بر چشم نہادن است کہ می آید (اردو)
دیکھو انگشت بر چشم نہادن -

انگشت بحرف نہادن | مصدر اصطلاحی
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مرادف
انگشت بر حرف نہادن است کہ می آید (اردو)
دیکھو انگشت بر حرف نہادن -

انگشت بدندان | اصطلاح - بقول جہانگیری
کہ در خاتمۂ کتاب بذیل دستور اوّل فرماید و بقول

ناصری و رشیدی (۱) کنایہ از تعجب و تحیر و (۲)
کنایہ از حیرت و افسوس (سعدی ۵) او در من
من در رو فتادہ ؛ خلقی تبفرج اند خندان ؛ انگشت
تعجب از جہانی ؛ از گفت و شنود من بدندان ؛ مؤلف
عرض کند کہ (۳) این اسم فاعل ترکیبی ہم باشد (الف)
معنی متعجب (ب) افسوسناک مخفی مباد کہ عادت
است کہ چون کسی متعجب یا افسوسناک شود انگشت
بدندان گیرد (اردو) (۱) تعجب اور تحیر مذکر۔
(۲) حسرت مؤنث اور افسوس۔ مذکر۔ (۳)
(الف) متعجب۔ حیرت زدہ۔ انگشت بدندان
(ب) افسوسناک (غالب الف ۵۳) خامہ انگشت
بدندان کہ اسے کیا لکھئے ؛ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے
کیا کہئے ؛

انگشت بدندان گرفتن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و سراج (۱) تعجب کردن و تحیر نمودن و (۲)
حسرت و افسوس خوردن مؤلف عرض کند
کہ ما صراحت این بذ (انگشت بدندان) کردہ ایم
و این مصدر مرکب است از ہمان (اردو) انگشت
بدندان ہونا۔ بقول امیر (۱) دانتون تلے انگلی
دبانا۔ تحیر کی جگہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (۲) حسرت
اور افسوس کرنا۔ ہماری راے مین انگشت بدندان
ہونا یا دانت مین انگلی پکڑنا بھی معنی دوم کے لئے
کہ سکتے ہین۔ اس لئے کہ عادت ہے کہ جب کوئی
شخص متعجب ہوتا ہے یا افسوس کرتا ہے تو دونون
حالتون مین انگشت شہادت کو اپنے دانتون مین
پکڑتا ہے۔ امیر مغفور نے صرف معنی اول پر اس لئے
قناعت فرمائی ہے کہ شاید یہ طرز عمل دہلی یا لکھنو
مین نہو گا لیکن دکن مین ہے۔

انگشت بدندان گزیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و جامع و رشیدی و (جہانگیری بذیل دستور
اول در خاتمۂ کتاب) مرادف انگشت بدندان
گرفتن بہر دو معنی۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ
انگشت گزیدن ہرگز بمعنی حیرانی و حسرت نیست
بلکہ انگشت حسرت بلب گویند یا انگشت بلب

بمعنی ندامت و پشیمانی انگشت گزیدن است نہ بمعنی
حیرت چرا کہ حیران را قدرت گزیدن انگشت معلوم
مؤلف عرض کند کہ محقق ہندی نژاد می خواہد کہ
بر رسم و عادت و طرز و روش اہل زبان حرف
نہد۔ صاحب جامع از اہل تبریز است تصدیق
او برای ما کافی و سند باشد ما را با ہر دو معنی بیان
کردہ محققین اول الذکر اتفاق کلی است و عجب از
خان آرزو ست کہ در گرفتن و گزیدن فرقی نازک
پیدا کردہ و نمی داند کہ مقصود ہر دو مصدر در ینجا
یکی است (اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن

انگشت بدندان نہادن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر بمعنی تعجب کردن۔ صاحب رشیدی
این را ہر دو معنی مرادف انگشت بدندان گزیدن
گفتہ و خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی
ساکت مؤلف گوید کہ قول صاحب رشیدی
قابل تسلیم و موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بر
زبان دارند و تخصیص صاحب بحر با یک معنی غیر صحیح

(اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔

انگشت بدہان ماندن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر مرادف انگشت بدندان
گرفتن بہر دو معنی۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر
این نکرد و سندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس
است و معاصرین عجم تصدیق این می کنند۔
(اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔

انگشت بدیدہ نہادن | مصدر اصطلاحی

خان آرزو در سراج فرماید کہ کنایہ از قبول کردن
است و مرادف انگشت بہ چشم نہادن مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس و اشارہ بسر و چشم قبول
کردن و ترجمہ بالراس والعین۔ معاصرین عجم
تصدیق این می کنند (اردو) دیکھو انگشت
بر چشم نہادن۔

انگشت بر آتش زدن | مصدر اصطلاحی

بقول انند بحوالہ شرح سکندرنامہ مخالف عقل
کار کردن۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔

حیف است کہ نقل سند این نکرد ولیکن موافق تیاس است (اردو) عقل کے خلاف کام کرنا۔

(۱) انگشت بہ آوردن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و خان آرزو در چراغ) از ستم زنہاری و فریادی شدن۔ صاحب آصفی۔ ۔ ۔

(۲) انگشت بر آوردن از ستم | قائم کردہ

و از رکنای مسیح سند آوردہ (ســ) بہ آرد از ستم آن ثمرہ ستم انگشت ؛ زند خنجر مژگان او بہم انگشت ؛ مؤلف عرض کند کہ حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند محاورۂ فارسی قدیم است (اردو) فریاد کرنا۔ امان چاہنا۔

انگشت بر بینی نخیتوان کرد | مثل بہار

ذکر این کردہ و ما صراحت کافی بر (انگشت بہ بینی نخیتوان کرد) کردہ ایم (اردو) دیکھو انگشت بہ بینی نخیتوان کرد۔

انگشت بہ جبین نہادن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ کنایہ از سلام کردن (زلالی ذرہ و خورشید گوید ســ) چرخ تعظیم درت را مہ و سال ؛ بر جبین می نہد انگشت ہلال ؛ (اردو) ہاتھ سر پر رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ سلام کرنا۔ ماتھے پہ ہاتھ رکھنا۔

انگشت بر چشم نہادن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و مسلم داشتن مرادف (انگشت بر دیدہ نہادن) کہ می آید (محمد قلی سلیم ســ) چو فرمانش مرا زد دست بر پشت ؛ نہادم چون مژہ بر چشم انگشت ؛ (میرزا صائب ســ) باتہی دستی نہد انگشت بر چشم قبول ؛ ہر دل بی برگ را کز وی تمنای نو است ؛ ما صراحت کامل معنی این بر (انگشت بر دیدہ گذاشتن) کنیم۔ صاحبان ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) قبول کرنا۔ دیکھو انگشت بر دیدہ نہادن کے پہلے معنی

انگشت بر چیزی گذاشتن | (مصادر اصطلاحی)

انگشت بر چیزی نهادن | بقول صاحب بحر دخل و اعتراض کردن و بگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که این تعمیم در غلط اندازد زیرا که (انگشت بر چشم نهادن) و (انگشت بر جبین نهادن) هم که گذشت داخل این می شود و معنی آن دخل و اعتراض کردن نیست و صاحب بحر این تعمیم از مصادر مرکبه (انگشت بر حرف نهادن) و (انگشت اعتراض نهادن برحرف) و مماثل آن قائم کرده است و ما ازین تعمیم اختلاف کلی داریم (اردو) اعتراض کرنا - دیکھو انگشت اعتراض نهادن برحرف اور انگشت برحرف نهادن -

(الف) انگشت برحرف زدن | مصادر
(ب) انگشت برحرف نهادن | اصطلاحی
صاحب هفت ذکر (الف) کرده که کنایه از نکته گیری و عیب گرفتن است و صاحب بحر بر (ب) ذکر این معنی فرموده و صاحبان رشیدی و جهانگیری و جامع هم ذکر (ب) کرده اند و این مرادف (انگشت اعتراض نهادن برحرف) است که گذشت (ظهوری ے) در دل زحمد آتش زردشت منه ؛ انصاف خوشست روی بر پشت منه ؛ در دست شکستن تو رمزیست درست ؛ زنهار بحرف کسی انگشت منه ؛ (اردو) دیکھو انگشت اعتراض نهادن برحرف -

انگشت بر در زدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بهار استجازت باز خواستن و بقول وارسته استجازت باز کردن ظهوری در صفت نورس پور ے) بکاشانهٔ بادا گر سر زنند ؛ پی رخصت انگشت بر در زنند ؛ (اردو) کواڑ کھٹکھٹانا - بقول آصفیه زنجیر در کھڑکھڑانا کنڈی مارنا -

(الف) انگشت بر دهان گذاشتن | مصادر
(ب) انگشت بر دهان نهادن | اصطلاحی
(الف) بقول برهان و بحر (۱) کنایه از حیرت

وتعجب و (۲) حسرت وافسوس و (۳) اشاره کردن
بخاموشی ہم وصاحبان بحر وجامع (ب) را مرادف این گفته اند
بهرسه معنی بالا وصاحب جهانگیری نسبت (ب) بر معنی
اول وسوم قانع حیف است که سندی پیش نشد ولیکن
موافق قیاس است ومعاصرین عجم باہر سه معنی ہر دو مصادر
مرکبه متفق (اردو) (الف وب) ۱ و ۲ دیکھو انگشت
بدندان گرفتن (۳) انگشت بلب ہونا۔ بقول امیر
ہونٹون پر انگلی رکہنا خموش رہنے کا اشارہ کرنیکی جگہ
(مومن ؎) چپ خامشی کی یہ جا ہے مومن ؛ انگشت
بلب حیا ہے مومن ؛

(الف) انگشت بر دیده گذاشتن — مصادر اصطلاحی

(ب) انگشت بر دیده نهادن — بقول بحر (۱)

مرادف انگشت بر چشم نهادن وبقول بهار (۲) چشم بستن
(حکیم نزاری قهستانی ؎) خرد از روی تو انگشت نهد بر
دیده ؛ عقل در کوی تو بر خاک نهد پیشانی (ملا طاہر غنی ؎)
میکنم ہر گاه از جانان نگاہی التماس ؛ می نهد بر دیده
انگشت التفاتش رہبین ؛ صاحب جهانگیری در خاتمه
کتاب با معنی اول متفق وصاحب رشیدی ہم۔ محیط اعظم
(الف) بمعنی قبول کردن بدل وجان وبسر وچشم باشد
ومعنی دوم۔ پیدا کرده بهار است وہیچ ضرورت ندارد
که معنی اول و ہر دو اسناد بالا خیلی لطیف ونازک است
واتفاق محققین ہم بر مجرد معنی اول (اردو) (۱)
قبول کرنا تسلیم کرنا۔ صاحب امیر اللغات نے فرمایا ہے
آنکھون سے بجا لانا۔ نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا۔
(کیف ؎) غیر ڈرتے ہین ڈرین خون جگر روتے ہو ہمتو
آنکھونسے بجا لائین جو ارشاد کرو ؛ (آتش ؎) بجا لاتے ہین
آنکھونسے اے دوست ؛ کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا ؛ (ظفر ؎)
خوش ہین گر دل پر ہماری وہ تو ہان بہتر یہی ؛ ہم بجا لائینگے
آنکھونسے جو کچھہ فرمائینگے ؛ آپ ہی نے فرمایا ہے آنکھون سے
کوئی کام کرنا۔ بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا (جلال
؎) جان جان پیش نظر حسن کی رو داد کرو ؛ آنکھونسے انہی
کی فرد یہ تم صاد کرو ؛ (سحر ؎) وہ بلاتے ہین اگر چلئے تو آنکھوں سے
چلون ؛ زندہ پہنچونگا مگر تا در جانان کیونکر ؛ بسر وچشم قبول کرنا بھی
کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے بسر وچشم کا ذکر فرمایا ہے (۲) آنکھ پر سند کرنا

اعلان وقف کتب

ہمارے تالیفات کی (۱۶) جلدین جنکی تفصیل اس رسالہ کے صفحہ (۳۰) پر ہے قیمتی لعہ ۵
مختلف مواقع اور تقاریب پر ہندوستان کی کل پبلک لائبریزا ور مدارس خانگی کے لئے
وقف اور اس وقت تک (۵۰) لائبریریون اور مدارس پر حسب درخواست روانہ
ہوچکی ہین اور آیندہ بھی جس پبلک لائبریری اور مدرسۂ غیر سرکاری سے اوس کی درخواست
پیش ہوگی اور ہمکو صاحب ضلع یا مشاہیر مقامی کی تصدیق سے اطمینان کرادیا جائیگا اوس
کے سکرٹری کے نام یہ سولہ جلدین بلا معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹپہ کے ویلیو پر جو مجموعی
پارسل کے لئے (لعہ) مبلغ چار روپیہ ہے روانہ کیجائینگی۔ عام شائقین سے جن حضرات
کو یہ کتابین بدون معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹپہ پر لینا مقصود ہو اون کو لازم ہے کہ محمدن
علیگڈہ کالج کو ننہ۳ چندہ ادا فرماکر اوسکی رسید ہمارے پاس بھیجدین۔ ہم اون کی خدمت
مین کل کتابین صرف خرچ ٹپہ (لعہ) کے ویلیو پر بھیجدینگے اور آیندہ آصف اللغات کی
ہر ایک جلد مطبوعہ وقت بوقت اون کی خدمت اور نیز پبلک لائبریزا ور مدارس مذکور
پر صرف مہ خرچ ٹپہ کے ویلیو پر روانہ ہوا کرے گی۔ باشندگان کلکتہ پریسیڈنسی اگر یہی رقم
ننہ۳ کی انجمن مفید الاسلام کلکتہ کو عطا کرکے آنریری سکرٹری صاحب انجمن کی باضابطہ رسید
ہمارے پاس بھیجدین تو اونکے ساتھ بھی رعایت بالا کیجائیگی۔

راقم۔ خاکسار عزیز جنگ مؤلف

فہرست تالیفات خان بہادر - شمس العلماء - نواب عزیز جنگ بہادر

(۱) تاریخ النوائط - یہ فن تاریخ کی کتاب ہے ۵۹۲ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت پانچ روپیہ خرچ ٹپہ ۸ر

(۲) عطیات سلطانی - یہ شاہان سلف کے عطایای نقدی و اراضی کی تاریخ ہے ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت تین روپیہ خرچ ٹپہ ۶ر

(۳) محبوب السیر - یہ فرمانروایان دکن کی تاریخ ہے تا زمانہ حضرت غفران مکان میر محبوب علیخان بہادر نور اللہ مرقدہ مع ضمیمہ نگارستان آصفی ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت تین روپیہ خرچ ٹپہ ۵ر

(۴) سیاق دکن - یہ عربوں کے سیاق قدیم کی تاریخ ہے جسمیں حیدرآباد کے دفتری سیاق کا بھی بیان ہے ۱۸۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت سے رخرچ ٹپہ ۴ر

(۵) فلاحۃ النخل - یہ فن زراعت میں کاشت کھجور سے متعلق ہے اور ۲۸۸ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۵ر

(۶) کاشت انگور - یہ فن زراعت میں انگور سے مخصوص ہے اور ۲۴۴ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت ایک روپیہ خرچ ٹپہ ۶ر

(۷) کاشت ترکاری - یہ فن زراعت میں ترکاریوں کی کاشت سے متعلق ہے اور ۱۵۷ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۴ر

(۸) غرائب الجمل - یہ فن تاریخ گوئی سے متعلق ہے اور ۱۸۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت سے رخرچ ٹپہ ۷ر

(۹) حیوۃ الحمام - یہ فن طیور سے متعلق کبوتر سے مخصوص ہے اور ۱۴۳ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۱ر

(۱۰) کلیات نظم ولا - یہ فن شعر و سخن میں ہے اور یہ قصائد اور غزلیات اور رباعیات اور قطعات تاریخ کا مجموعہ ہے جسکے دیباچہ میں مؤلف کی مختصر سوانح عمری ہے ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت عہ خرچ ٹپہ ۵ر

(۱۱ تا ۱۶) آصف اللغات - یہ فن لغت میں ایک مبسوط کتاب جو ۲۴ جلد پر شامل ہے جسمیں صرف چھ جلدیں چھپی اور باقی جلدیں چھپ رہی ہیں - فارسی اردو زبان کا لغت مطبوعہ چھٹوں جلد ۳۶۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی مع ترجمہ اردو پانچ جلدوں کی قیمت ۱۵ خرچ ٹپہ عہ

مندرجہ بالا کل کتب پبلک لائبریریز کے لئے صرف خرچ ٹپہ پر وقف ہیں -

[illegible]

[illegible] ضابطہ [illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۴۔ [illegible] کتاب [illegible] لازم ہے [illegible]

۵۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

[illegible] قلمی نسخے [illegible] والے کی کتابیں [illegible]

[illegible] فقط